اخون درویزه بابا رح

اخون درویزہ بابا کے متعلق مذہبی، تاریخی، علمی وادبی واقعات کا انسائیکلوپیڈیا

مولف

مياں ظاہر شاہ قادری

ایم اے اسلامیات مولوی فاضل منشی فاضل، فاضل تنظیم المدارس و فاضل درس نظامی ورکن پاکستان سنی رائٹرز گلڈ

مقدمہ: ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم MA. Phd.

تاثرات:۔ ڈاکٹر حافظ عبدالغفور MA. Phd.

ناشر۔

مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد۔

دارالاخلاص صدف پلازہ قصہ خوانی محلہ جنگی پشاور شہر

ہدیہ: ۱۵۰ روپے

Marfat.com

اخون درویزہ بابا رح

اخون درویزہ بابا کے متعلق مذہبی، تاریخی، علمی وادبی واقعات کا انسائیکلوپیڈیا

مولف

میاں ظاہر شاہ قادری

ایم اے اسلامیات مولوی فاضل منشی فاضل، فاضل تنظیم المدارس وفاضل درس نظامی ورکن پاکستان سی رائٹرز گلڈ

مقدمہ: ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم MA. Phd.

تاثرات: ڈاکٹر حافظ عبدالغفور MA. Phd.

ناشر۔

مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد۔

ہدیہ ۲۵۱ روپے

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب	اخون درویزہ باباؒ
مولف	میاں ظاہر شاہ قادری
سائز	۱۸ X ۲۳ / ۸
کتابت	ارشاد حسین خیبر بازار پشاور
صفحات	
تعداد	ایک ہزار
سن اشاعت	اکتوبر ۲۰۰۰ء
تقدیم	ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم
تاثرات	ڈاکٹر حافظ عبدالغفور
تقریظ	پروفیسر لطیف الرحمان قادری
پیش لفظ	مفتی مولانا خلیل الرحمان
کچھ مولف کے بارے میں	محمد پرویش شاہین
ابتدائیہ کلمات	سید محمد طاہر بخاری
ناشر	مکتبہ غوثیہ مدین سوات
ہدیہ	۱۵۰ روپے

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس چھوٹی سی کاوش
کو حضرت پیر باباؒ اور حضرت
اخون درویزہ باباؒ کی خدمت
میں پیش کرتا ہوں اور قبولیت
کا بھی امیدوار ہوں گر قبول
افتد زہے عزو شرف۔

میاں ظاہر شاہ مدین سوات

ذخیرہ

Marfat.com

قطعہ تاریخ سال طباعت کتاب اخون درویزہ باباؒ

اخون درویزہ سے ہے رشتہ نسب
ظاہر ہے اس سے اس کی عقیدت
اخون درویزہ سلطان عرفاء ربانی
ہے وہ علَم دار شریعت و طریقت
مشعل راہ طریقہ چشتیہ اجمیری
امیر قافلہ و سلطان عرفاء صداقت
قادری کا ہے مدین میں سکونت
پھیل چکا ہے اس کا سلسلہ قادریت
نام ہے ظاہر شاہ اس کا عیاں
ہے قلم کی ضیاء سے یہ کتاب ثبت
اہل نظر جانتے ہیں فراست اس کی
ہے اس میں علم و چراغ معرفت
ہے صد شکر فیضیاب بہروری کا
کہ انجم کو ملا ہے آپ سے فقر ولایت

(انجم)

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم' ڈاکٹر عبدالغفور	۹-۱۱
۲۔	تقریظ پروفیسر لطیف الرحمان قادری	۲۹
۳۔	سید طاہر بخاری	۴۵
۴۔	محمد پرویش شاہین	۵۰
۵۔	مفتی خلیل الرحمان	۶۱
۶۔	خطبہ و آغاز کتاب	-
۷۔	حضرت اخون درویزہ باباؒ کا شجرہ نسب	۹۸
۸۔	حضرت عثمان غنی ذی النورینؓ	۱۰۴
۹۔	ولادت باسعادت حضرت اخون درویزہ باباؒ	-
۱۰۔	تحصیل علوم اسلامیہ	۱۲۸
۱۱۔	پیر بابا سے ملاقات اور شرف بیعت	۱۳۶
۱۲۔	شجرہ نسب حضرت پیر باباؒ	۱۴۰
۱۳۔	سلسلہ سہروردیہ	۱۵۰
۱۴۔	تالیفات حضرت اخون درویزہ باباؒ	۱۵۷
۱۵۔	مخزن الاسلام	۱۵۷
۱۶۔	ارشاد الطالبین	۱۷۹

Marfat.com

۱۷۔ ارشاد الطالبین میں معمولات اسلامیہ کے متعلق اظہار خیال ۱۸۲
۱۸۔ توسل۔ ۱۸۷
۱۹۔ الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا۔ ۱۸۹
۲۰۔ اذان میں حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا۔ ۱۹۱
۲۱۔ مردوں کے لئے خیرات کرنا برائے ایصال الثواب۔ ۱۹۳
۲۲۔ سورہ روم وعنکبوت تیسواں رمضان کے شب پڑھنا۔ ۱۹۹
۲۳۔ نماز کے بعد کلمہ طیبہ کو جہر سے پڑھنا ۲۰۰
۲۴۔ نماز غوثیہ برائے قضائے حاجات ۲۰۳
۲۵۔ مجرب عملیات ۲۰۵
۲۶۔ برائے جادو وآسیب ودشمن پر فتح مندی، تپ لرزہ، فراوانی رزق۔ ۲۰۷
۲۷۔ شرح قصیدہ امالی ۲۱۳
۲۸۔ قران مخلوق نہیں ہے قدیم ہے۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲۰
۲۹۔ تمام انبیاء پر ایمان فرض ہے۔۔۔۔۔ ۲۲۲
۳۰۔ حضور انور خاتم النبیین ہیں۔ ۲۲۵

Marfat.com

۳۱۔ حضور امام الانبیاء ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک ہے۔ ۲۲۷
۳۲۔ انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ ۲۲۹
۳۳۔ اولیاء کرامات حق ہیں ۔۔۔۔۔ ۲۳۰
۳۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ۲۳۳
۳۵۔ ارشاد المریدین ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳۵
۳۶۔ وحدت الوجود اور اخون درویزہ بابا ۔۔۔۔۔۔ ۲۵۱
۳۷۔ لباس دوم تعین اول ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۰
۳۸۔ لباس سوم تعین ثانی ۔۔۔۔۔۔ ۲۶۷
۳۹۔ تذکرۃ الابرار والاشرار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ -
۴۰۔ بایزید انصاری المعروف پیر تاریک ۳۰۰
۴۱۔ کیا حضرت پیر بابا اور اخون درویزہ باباؒ مغل کے ایجنٹ تھے۔ ۳۵۹
۴۲۔ بایزید انصاری اور ریاستی ہوس ۔۔۔۔۔۔۔ ۳۷۵
۴۳۔ پیر بابا کی شادی ۔۔۔۔۔ ۳۸۲
۴۴۔ حضرت پیر باباؒ کے مریدین اور خلفاء ۴۰۱

Marfat.com

۴۵۔ حضرت اخون درویزہ بابا کی اولاد ۴۰۲
۴۶۔ حضرت عبدالکریم المعروف اخون کریم داد ۴۰۶
۴۷۔ شجرہ اولاد میاں کریم داد بابا -
۴۸۔ حضرت میاں نور محمد ابن اخون کریم داد ۴۳۴
۴۹۔ آپ کی اولاد کا سلسلہ اور شجرہ ۴۶۹
۵۰۔ شجرہ اولاد -
۵۱۔ شجرہ حضرت ابوبکر ابن میاں جو بابا ۴۷۶
۵۲۔ شجرہ مولف کتاب ھذا ۴۸۱
۵۳۔ شجرہ میاں شاہ گدائی ابن میاں جو بابا -
۵۴۔ حضرت میاں پیر امام عرف اخون میاواں -
۵۵۔ وفا محمد گلونو بابا -
۵۶۔ حضرت اخون درویزہ بابا علماء وصوفیاے و دانشوروں کی نظر میں۔ ۴۹۱
۵۷۔ اقوال حضرت اخون درویزہ باباؒ ۵۱۵
۵۸۔ خوشحال خان کی کہانی ان کے اشعار کی زبانی ۵۲۵
۵۹۔ ماخذ ۵۴۶

Marfat.com

تاثرات

از

ڈاکٹر پروفیسر حافظ عبدالغفور
ایم اے پی ایچ ڈی ڈائریکٹر اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

برصغیر پاک وھند میں دین اسلام کی نشرو اشاعت کے سلسلے میں جن اولیاء کرام مشائخ عظام علمائے حق اور صوفیائے دین نے خدمات انجام دیں ہیں ان میں حضرت اخون درویزہؒ کا نام بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے دسویں صدی ہجری میں حدود قندھار سے لے کر برصغیر تک بحیثیت مجموعی افغان قوم کی حالت بے حد خراب تھی انتہائی جہل کی وجہ سے حق و باطل میں تمیز مشکل ہوگئی تھی اور مسلمانوں کی مذہبی حالت مزید ابتر ہوتی گئی چنانچہ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے ان حالات کو سدھارنے کی خاطر حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا المتوفی ۹۹۰ھ حضرت اخون پنجو بابا المتوفی ۱۰۴۰ھ اور حضرت اخون درویزہ المتوفی ۱۰۴۸ھ جیسی نامور شخصیات

Marfat.com

مذاہب باطلہ کی تردید اور اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ کے پرچار کے لئے دن رات کام کرتے رہے اور جہاں کہیں بھی کسی باطل پرست کی اطلاع ملتی دشت و بیابان اور کوہ و صحراء میں جا جا کر اس کے خلاف آواز بلند کرتے اور ان عقائد بد کے اثرات سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کی سعی فرماتے اس دور کے حالات کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان علماء حق کی مخلصانہ مساعی سے حالات کافی حد تک سنبھل گئے تھے مگر کامل اصلاح کے لئے مزید کوشش اور انتھک محنت درکار تھی کیونکہ لوگوں کے عقائد و اعمال میں کافی فساد و فتور موجود تھا اور یہ ڈر تھا کہ کسی نہ کسی شکل میں فساد و انقلاب کا ظہور رہوتا رہے۔ چنانچہ دسویں کے وسط میں حضرت اخون درویزہؒ نے اپنے بزرگ اور پیشوا کے ہمراہ اہل سنت والجماعت کی اشاعت اور اہل باطل کے عقائد کے اثرات مٹانے کی غرض سے اصلاح احوال کا بیڑہ اٹھایا اور اصلاح معاشرہ کی تحریک چلائی جس سے بہت سے افغانوں کے عقائد سنورنے میں مدد ملی اور اس کا سہرا حضرت اخون درویزہ کے سر ہے۔

فاضل مولف میاں ظاہر شاہ قادری جن کا تعلق ان کے خاندان سے ہے اپنی کتاب میں حضرت اخون درویزہؒ کے حالات و واقعات کو ان کی جملہ تالیف اور تصنیفات سے

Marfat.com

استفادہ کر کے ایک کتابی شکل میں جمع کیا جو ایک بہت بڑا علمی کارنامہ ہے اور آنے والی نسل کیلئے مفید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

حافظ عبدالغفور
پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور ڈائریکٹر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

ذخیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بایزید واخون بابا اور یہ کتاب

از قلم ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم
ایم اے پی ایچ ڈی پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی

شیطانی اور طاغوتی سازشوں کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان کی ابتداء یہاں اس دنیا میں حضرت انسان کے والد محترم حضرت آدم علیہ السلام اور انسان کے والد محترم کے دشمن یعنی شیطان کے اترنے سے پہلے ہی ہوئی تھی اور اگر کہا جائے کہ ہمارے والد محترمؑ جب ان کا دشمن اپنا بدلہ کسی اور طریقہ سے نہ لے سکا تو ان کے خلاف سازش کی چنانچہ ہمارے والد محترم

Marfat.com

سے شیطان نے دشمنی کی اور سازش کر کے کامیاب وار کیا لہٰذا دستور اور پشتون روایات کے مطابق دنیا میں آ کر بس جانے کے بعد حملہ کی باری ہماری رہی ہے۔ اس ''باری'' کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد باری باری آتی ہے اور موت پر اسی باری کا خاتمہ ہو جاتا ہے جس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کے صحیح ورثاء اور باپ کے دشمن سے بدلے اپنی بارے کا حق ادا کرنے کے بعد ہو جاتا ہے جس کے بعد اسی جگہ واپس چلے جاتے ہیں اور جہاں سے ان کے باپ نکالے گئے تھے اور جو اپنے باپ پر غیرت کرنے کی بجائے اس کے دشمن سے ناطہ جوڑے رکھے اپنا وقت پورا کرتے ہیں تو وہ دوسری طرف چلے جاتے ہیں ایسے کئی کم ظرفوں نے اپنے دوست کو خوش کرنے کیلئے خدائی کا دعویٰ بھی کیا اور کئی ایسے بے غیرتوں نے اپنے دوست کو خوش کرنے کیلئے خدائی کا دعوی بھی کیا ولایت اور پیری کا دعوی کرنا تو آسان ہی ہے چنانچہ بے شمار کم ظرفوں نے ولایت کے دعوے بھی کئے یہاں تک کہ صحیح اور حقیقی صورتحال کے سلسلہ میں لوگوں کو شک میں ڈال دیا اور بے شمار لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے اپنے لئے بے شمار ساتھی بنا لئے یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا اس وقت تک جب امتحان کا وقت ختم ہو گیا

Marfat.com

اور یہاں کوئی نیا امیدوار نہیں آئے گا بندگان خدا کو گمراہ کرنے اور انبیاء کے بعد صلحاء کو مشکوک و متنازعہ بنانے کے طریقے بھی وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہے نیز نئے نئے محاذ بھی کھل گئے اور اس کے ساتھ ساتھ شیطان کی اولاد نے جدید سائنسی ایجادات کا استعمال بھی بھرپور طریقے سے اپنایا انسان کے دشمن کی اولاد اور ہمارے کم ظرف بھائیوں بہنوں کی ملی بھگت سے حق وسچائی کے خلاف سائنسی بنیادوں پر غور وخوض ہوا اور طے پایا کہ ان مراکز کو مسمار کیا جائے جن سے ان کے خلاف یا ان کی انسداد کے لئے فوج تیار ہوکر نکلتی ہے یا ان سرچشموں کا قلع قمع کیا جائے جن سے ان کے مخالف عنصر یعنی آدم علیہ السلام کے غیرتی فرزندوں کو متحرک رہنے کے لئے روحانی ایندھن فراہم ہوتی ہو نیز ان مکانات و مقامات کو ڈھادیا جائے جہاں حضرت آدم کی نیک اولاد اور غیرتی بچے آرام کے ساتھ سکھ کا سانس لے کر زندگی گذارتے ہیں۔ چنانچہ شیاطین اور اس کے سپاہی چارسو پھیل کر مسجد مدرسے اور خانقاہ کو بدنام کرنے کی کوشش میں لگ گئے ان کے خیال خام میں یہ مقدس اور پاک مقامات بدنام اور داغ دار ہوجائے تو کوئی ان کی طرف مڑکر بھی نہیں دیکھے گا۔ اور نتیجتاً حضرت آدم علیہ السلام کی وفادار اور غیرتی اولاد یعنی

Marfat.com

سچے مسلمان خوار و ذلیل ہوں گے میں یہ نہیں کہتا کہ بایزید انصاری شیطان کا ساتھی اور آلہ کار تھے مگر ان کی بدبختی یہ ہوئی کہ ایک عرصہ (جس کا ذکر آگے آ رہا ہے) سے انہیں جس مصنوعی مقام پر رکھ کر حضرت آدم علیہ السلام کی شیطان دوست اولاد جس ناپاک مقصد کے لئے استعمال کر رہی ہے اس کی وجہ سے ان کی روح بھی بے آرام ہو گی انہیں جس مقام پر رکھا جا رہا ہے اس سے نہ بایزید انصاری کا کوئی واسطہ ہے نہ ہی کوئی فائدہ اسے پہنچتا ہے کیونکہ ان کے نظریات، علمی استطاعت اور معاشرتی معاملات کے بارے میں ان کا فہم سب کو معلوم ہے اس لئے کہ ان سب چیزوں کے شواہد ہمارے پاس موجود ہیں بایزید انصاری کو شہرت و مقام ایک دینی راہنما کی حیثیت میں ملی وہ نہ قوم پرست تھے اور نہ انہوں نے ایک سیاسی یا قومی راہنما کی حیثیت سے کام کا ابتداء کیا مسجد سے باہر ان کا ایک سیاسی لیڈر بننا بھی اسی دینی پلیٹ فارم کی مرہون منت ہے وہ کسی امیر کبیر یا رئیس و نواب کے بیٹے بھی نہیں تھے بلکہ ایک جید عالم دین کے فرزند ناخلف تھے۔ تاہم لگتا ہے وہ ذہین، چالاک اور محنتی تھے انہوں نے اپنے لئے ایک راستہ نکالا جس پر چل کر نکلا اور مقام حاصل کیا ان کے گرد لوگ بھی جمع ہوئے مگر علاقائی سرکاری حکام کو ان سے

Marfat.com

ایک قومی اور عوامی لیڈر کی حیثیت سے کوئی ڈر نہیں لگتی تھی بلکہ ان کی دینی لیڈر کی حیثیت سے حاصل کئے گئے مقام سے البتہ خوف کھاتے ہوں گے وہ بھی اس لئے کہ وہ پشتونوں میں ہوتے تھے اور پشتونوں کا ان سے یا تو دینی عقیدت تھی اور یا روحانی اور ان دو رشتوں کی خاطر پشتون بڑی سے بڑی قربانی دیتے ہیں ۔ بایزید انصاری اپنے حلقے کے دینی اور روحانی عقیدت مندوں کے انہی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے بھی تقریری اور تالیفی کام کرتے وہ چونکہ باسواد نہیں تھے لہذا اپنی بات لکھوادی اور ایک انتہائی مشہور کتاب جو کہ پشتو ادبی تاریخ میں بلند مقام کا حامل رہی ہے خیر البیان سامنے آئی بقول ان کے جوان کی اپنی فہم اور اٹکل کے مطابق تھی نہ کہ علم کے متعلقہ شعبہ کے مسلم اصول و حقائق کے مطابق ۔ اس کتاب کا انداز بیان تصوف کے دائرے میں ان کی اختراعات اور دینی احکام کے سلسلہ میں ان کی تشریحات ایسی چیزیں تھیں کہ انہیں جان کر اس وقت کے ایک بہت بڑے عالم اور مبلغ بے بدل جن کا باطن بھی منور تھا حضرت اخون درویزہ بابا سے نہ رہا گیا چنانچہ اخون بابا نے خیر البیان وغیرہ کے منفی اثرات کو ممکن حد تک زائل کرنے کے لئے عقائد عبادات اور تصوف وغیرہ پر علمی زبان میں سے پہلے سے موجود اور مستند رسالوں کو

Marfat.com

پشتو میں ترجمہ کر کے پیش کیا کیونکہ وہ جانتے اور کہتے تھے کہ دین میں کسی کی جانب سے خلل اندازی کے وقت علماء پر امر بالمعروف و نهي عن المنكر یعنی خلل اندازی کا علاج فرض ہو جاتا ہے پھر فارسی زبان میں ایک کتاب تذکرۃ الابرار و الاشرار لکھی جس میں پشتون قبائل بالخصوص غوری خیل یعنی خلیل مہمند اور داؤدزئی اور یوسف زئی کی تاریخ اور غوری پشتون خوا میں جتنے بھی بدعتی دین میں لغویات اور تصوف میں گندگی داخل کرنے والے تھے ان کے خلاف برس برس کر بات کی شیطان دوست ادیبوں اور خلاصہ سازوں نے لکھا ہے کہ خیر البیان تصنیف ہے اور مخزن الاسلام ترجمہ ہے مخزن الاسلام بے شک ترجمہ ہے مگر خیر البیان نہ تصنیف ہے نہ ترجمہ نہ تالیف ہے بلکہ وہ ایک مصلے یا ممبر و محراب میں بیٹھے ہوئے ہوشیار آدمی کی تقریر ہے جسے سننے والے نے لکھی ہے تقریر میں مقرر کی زبانیں استعمال کر سکتا ہے جب کہ تحریر کے اپنے آداب ہوتے ہیں اور کتاب یا تصنیف کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں یہ تو درمیان میں اور بات آ گئی جاری بات یہ تھی کہ حضرت اخون بابا نے قلمی کوشش شروع کی جو کہ پشتونوں کو دینی بے راہ روی سے بچانے کی خاطر تھی اور آخر تک یہ سلسلہ جاری رکھا۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو

Marfat.com

گالیاں نظر آتی ہیں اور سن کر لوگ ان سے خفہ اور غصہ بھی ہو جاتے ہیں مگر بعض اوقات حسب حال اور مناسب موقع الفاظ کہے اور لکھے بغیر چارہ ہی نہیں ہوتا چنانچہ انہی الفاظ کو شیطان دوست لوگ اٹھا اٹھا کر کہتے ہیں کہ فلاں اتنے معزز آدمی ہیں اور گالیاں دیتا پھرتا ہے بات دراصل گنجے کو گنجا کہنے کی ہے اور اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں شیطان دوست طبقہ جو کہ دراصل کمیونسٹوں کے نظریات اور خیالات سے متاثر ہونے والے ناپختہ ذہن و عقل اور ادھوری سمجھ کے مالک افراد پر مشتمل ہے نے گنجے کو گنجا کہنے پر برا منایا ان لوگوں کو چاہئے کہ خود بایزید انصاری سے منسوب کتب اور اخون درویزہ باباؒ کی تحریریں پڑھ لینے کی استطاعت اور اہلیت پیدا کر کے ان کا تجزیہ کر لیں تو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور تب ان پر روسی کمیونسٹوں کے وہ مقاصد جو وہ ان دو شخصیات کے مابین ایک فرضی مخالفت کی ہوا کھڑی کر کے حاصل کرنا چاہتے ہیں آشکارہ ہو جائیں گی روسیوں نے اپنے مقاصد کے لئے بلکہ مقاصد کے لئے اکثر افغانستان کے دانشوروں، شاعروں اور ادیبوں کو خوب استعمال کیا بعض پاکستانی پشتون لکھاری افغانیوں کے توسط سے اس شیطان دوست طبقہ میں شامل ہوئے ان کی نشانی یہ ہے کہ نماز نہیں پڑھتے ۔ رمضان کے

Marfat.com

روزے شاید عادتاً یا ماحول کی ڈر کی وجہ سے رکھتے ہیں ان کا کردار کمزور اور عقیدہ ضعیف ہوتا ہے یہ تو پشتون خصوصاً مثلاً مہمان نوازی حوصلہ مندی، جرات اور بہادری اور دوستانے میں ایثار وقربانی اور وفاء سے عاری ہوتے ہیں یہ بڑی حد تک کنجوس اور بزدل ہوتے ہیں یہ لوگ انتہائی مطلب پرست ہوتے ہیں یہی لوگ کمیونسٹوں کی کوششوں کا حاصل ہوتے ہیں اور بلحاظ زبان پشتون علمی طور پر اپنے ملک اور وطن کے بھی خیر خواہ نہیں ہوتے شیطان دوست طبقہ کے بڑوں یعنی روسی کمیونسٹوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ مسلمانوں کے مراکز دینیہ کو اجھاڑ اور ویران کرنا نہ صرف ضروری تھا بلکہ یہ کام انہوں نے اپنے ذمے لے لیا تاکہ وہ اپنے مذموم مقاصد کے مطابق آگے لے جائیں وسط ایشیاء یعنی بلخ، بخارا، تاشقند وغیرہ میں ایسی کچھ مقامات کو ذریعہ آمدن بناتے ہوئے اور ساتھ ساتھ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی غرض سے بحال رکھی ہیں اور ان میں خوب قالین وغیرہ بچھا رکھی ہیں تاکہ اگر سیاح اور کوئی سفارت کار آئیں تو انہیں دیکھنے کو کچھ تو ملے باقی کو پوری پوری آبادیوں کے ساتھ مصنوعی زلزلوں اور دیگر طریقوں سے اکھاڑ کر ان کی جگہ جدید تعمیرات کھڑی کر دی ہیں افغانستان میں کیا ہوا کیسے ہوا اور کیوں ہوا؟؟؟ یہ بھی

Marfat.com

داستانیں ہیں مگر اپنے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے کمیونسٹوں نے یہ ضروری سمجھا کہ مسجد مدرسے اور خانقاہ کو تاراج کریں مگر ان مراکز دینیہ کو بموں اور بلڈوزروں سے تاراج کرنا نہیں تھا کیونکہ بموں اور بلڈوزروں سے بہت سی ایسی مراکز کو صفحہ ہستی سے ہٹا بھی دیا ہے مگر ایک کی جگہ دودو بن جاتی رہی ہیں اس بار شیطان دوستوں نے ان مراکز دینیہ کے پاسداروں اور آباد رکھنے اور چلانے والوں کو معاشرے میں خوار اور بے وقعت کر کے لوگوں کی نظروں میں گرانا تھا اس سے دو فائدے حاصل کرنے کی توقع تھی ایک تو معاشرے کو ان مقامات سے متنفر کرنا تھا اور دوسری اس طرح ان مقامات کو سنسان کرنا ہمارے منطقے میں شیطان کبھی انگریز کی صورت میں کام کرتا ہوا نظر آیا اور کبھی روس کی صورت میں ان سب یہود و نصاریٰ نے اسلام اور مسلمانوں کو تتر بتر اور منتشر کرنے کے مختلف بالواسطہ طریقے ڈھونڈے تھے کبھی پرویزیت ، کبھی قادیانیت اور کبھی ذکری قبیلہ پیدا کر کے مسند نبوت اور دین متین پر حملے کرتے رہے اور کبھی کسی شخصیت کو اپنا کر اسے صلحاء کے خلاف استعمال کرتے رہے نیز تاریخ مسلمانان اور تاریخ پشتون کو مشکوک و متنازعہ بناتے ہوئے بعض تاریخی شخصیات کی سوانح میں مصنوعی قصے شامل کر کے اور کبھی بالخصوص پشتونوں

Marfat.com

کے دینی اور روحانی پیشواؤں کے بعد از وفات بدنام کرنے کے لئے ان پر مختلف قسم کے الزامات لگاتے رہے کیونکہ ان کی اور ان کے آباؤ اجداد کی توقعات کے خلاف ان صلحاء کی خانقاہیں برابر مراجع خاص و عام رہیں اور یہود و نصاریٰ کے مقاصد پورے نہ ہو سکے۔ عیسائیت متحرفہ کے پیروں اور روسی کمیونسٹوں نے بھی یہودوں اور انگریزوں کی طرح مسجد و مدرسے اور خانقاہ کو آخری دم تک معاف نہیں کیا چنانچہ پشتونوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے ان کے دینی و روحانی پیشواؤں کے کرداروں کو مشکوک اور ان کی حیثیت کو متنازعہ بنا کر پشتونوں کے دو گرہوں کو کچھ آپس میں لڑانے اور کچھ حکومت سے لڑوا کر انہیں ختم کرنے کی سازش تیار کی اور روسیوں نے پہلے تو پشتونوں کی نسل کے سلسلہ میں نئے نظریہ کی خوب اشاعت کی۔ اور پھر ان کو ختم کرنے کیلئے انہی کے گذشتہ مشاہیر و دینی یا روحانی پیشواؤں میں سے بعض کو پشتونوں کے ہیرو قرار دیتے اور بعض کو حکومت کے ایجنٹ کہہ کر بدنام کرنے کی کوشش کی ایسے ہی شخصیات میں حضرت بایزید انصاری اور حضرت اخون درویزہ بابا اور ان کے مرشد حضرت پیر باباؒ بھی تھے مصلے پر بیٹھ کر شہرت و عزت کی بلندیوں پر پہنچنے والے بایزید انصاری کو پشتون ہیرو قرار دیا

Marfat.com

گیا اور مسجد، مدرسے اور خانقاہ کے رونقوں اور دین کے خادموں کو حکومت وقت کے ایجنٹ قرار دیا گیا۔ یہ سبق جو افغانستان کے لکھے پڑھے اور ادیب ولکھاری طبقہ کو دیا گیا یہ گرم پانیوں تک پہنچنے کی بے قرار خواہش رکھنے والے کمیونسٹوں اور اشتراکیوں کے پروگراموں کا ایک حصہ تھا بالکل اس کے ساتھ دوسرا سبق پشتونستان کی رٹ تھی قومیت نسل پرستی اور زبان ورنگ کے آلے جذبات کے اندھا دھند کیفیات میں پشتونوں پر آزمائے گئے شیطان دوست طبقہ کے افراد افغانستان سے باہر پاکستان اور حتیٰ ہندوستان کے جس جس کونے میں تھے انہوں نے اس پیغام لعنت کو عام کرنے کی بھرپور کوشش کی تاریخ وحقائق کو پس پشت ڈال کر بے سروپا باتیں کی جانے لگیں اور یہی کوشش جاری بن کر بایزید انصاری کو پشتونوں کے قومی ہیرو ثابت کئے جائیں اور آخون درویزہ باباؒ کو مغل حکومت کے ایجنٹ کے طور پر پیش کیا جائے بایزید انصاری اور اخون درویزہ باباؒ کے مابین مناظروں اور مناقشوں کا زمانہ کبھی کا گذر چکا ہے کیا ہوا تھا اور کیسے وکہاں ہوا تھا؟ اس سلسلے میں ایک تاریخ موجود ہے اور یہ پرانی باتیں ہیں مگر سولہویں صدی عیسویں کے اوائل کی باتوں کو مکرر کرکے بعد از وقت مرد بحث میں جان ڈال کر اس میں

Marfat.com

پشتونوں کو الجھانے کے پس پشت کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟ یہ اس زمانے کی باتیں ہیں جب زار روس وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کو ہڑپ ہڑپ کر ہضم کر رہا تھا یہ تیمور خاندان کی حکومت کے بعد کی بات ہے جب شیبانوں (۱۵۰۰ء تا ۱۵۹۷ء) اور استرا خانیوں (۱۵۹۷ء تا ۱۶۸۰ء) کی حکومتیں تھیں تب وہاں مسلمانوں کی قومیت کا جنازہ بھی نکل چکا تھا اور ایک متحدہ مسلم حکومت ہی نہیں رہی تھی بلکہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں مثلاً قازقستان، بخارا، خیوہ اور فرغانہ وغیرہ وغیرہ میں بٹ چکی تھی اور اس وقت ان الگ الگ مسلمان ریاستوں کو ایک ایک کر آسان نوالوں کی طرح نگلنے کا پروگرام تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر بایزید انصاری پشتونوں کا ہیرو اور اخون درویزہ باباؒ اور حضرت پیر بابا بالفرض ایجنٹ تھے تو اس افترا کا پشتونوں کو نقصان پہنچتا ہے ان کی تاریخ مسخ ہو رہی ہے ان کی توانیاں ضائع ہو رہی ہیں ان کے احقاق و اتحاد کو نقصان پہنچ رہا ہے ان کے محسن و مرشد خواہ مخواہ متنازع بن رہے ہیں ان کی طاقت کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے اور وسطی ایشیاء کی ریاستوں کی طرح یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں اگر شیطان دوست طبقہ عقل و ہوش کے ناخن لیں تو انہیں اس اکیسویں صدی کے دہلیز پر اپنا رویہ انتہائی نامناسب معلوم ہوگا

81575

Marfat.com

تو کیوں؟ اس لئے کہ سائنس وحکمت کے اس روشن دور میں ایسی بے پر کیاں اڑانا اور بے سروپا باتیں بنانا بے وقوفی اور جہالت کی نشانیاں ہی ہوسکتی ہیں آج نہیں بلکہ شروع سے اسلام دلائل وحقائق اور شواہد وثبوت کا قائل رہا ہے جھوٹ پر اسلام لعنت بھیجتا ہے ہر حقیقت و دعوٰی کے ثبوت کے لئے شواہد مانگتا ہے کوئی بات یا کام بغیر دلائل کے معتبر نہیں سمجھتا چنانچہ کامیاب دنیا کے بھی یہی اصول ہیں موجودہ دور میں جھوٹ بولنے پر حیرت اس لئے ہوتے ہے کہ بہت کچھ خود بخود واضح ہو چکا ہے بہت سی گھتیاں وقت نے لوگوں کے سامنے کھول کر رکھی ہیں لہذا اندھیروں میں تیریں مارنے کی عادت چھوڑ کر حقیقت پسند بننا چاہئے شیطان دوست طبقہ کو اپنے رویئے میں لچک پیدا کرنا اور اپنے اس الزام کے دلائل وثبوت کا پتہ لگانا ہوگا کہ حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ باباؒ پر مغل حکومت کے ایجنٹ ہونے کا جو الزام ہے وہ کس حد تک درست ہے زیر نظر کتاب میں میاں ظاہر شاہ صاحب نے اس سلسلے میں معقول بحث کی ہے انہوں نے عقلی و نقلی دونوں دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ باباؒ کو مغل حکومت کے ایجنٹ قرار دینا ان پر بہتان ہے اس امر کی کوئی عقلی یا نقلی دلیل موجود نہیں بلکہ

Marfat.com

اس امر کے وافر دلائل موجود ہیں کہ وہ مبلغین اسلام تھے سچے مسلمان اور اس خطے کے باسیوں کے محسن تھے جنہوں نے ان کی دینی و روحانی رہنمائی کا بیڑا اٹھایا نیز انہوں نے اس امر کا خاص خیال رکھا کہ پشتونوں کے عقائد کو فتنوں اور آلائشوں سے پاک صاف رکھیں تاکہ جہاد کے یہ متوالے اور شہادت کے عاشق چوکس رہے ہیں مغل حکومت ہو یا ان کے بعد سکھ اور انگریزی کی حکومتیں ہوں ایجنٹ جس حکومت کا بھی ہو وہ بڑے مزے کی زندگی گذارے تھے۔ میں کہتا ہوں روسی اور یہود و نصاریٰ تھے ہی عقل کے اندھے مگر شیطان دوست طبقے سے تعلق رکھنے والے موجودہ دور کے لوگ ان سے بھی زیادہ بے وقوف معلوم ہوتے ہیں کہ اتنی وسیع و عریض سلطنت و حکومت کے ایجنٹ ان لوگوں کو قرار دیتے ہیں جو پہاڑوں اور جنگلوں میں بسیرا کر کے عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے وہ مغل کے ایجنٹ نہیں ہے البتہ پیر باباؒ کی والدہ ماجدہ مغلوں کی شاہی خاندان میں سے تھیں۔ میاں ظاہر شاہ صاحب نے اس سلسلے میں اچھی تحقیق پیش کی ہے میں اتنا کہوں گا کہ کم از کم افغانستان یا پاکستان کے پشتون تو اس الزام کا جائزہ لیں کیونکہ ہمارے معاشرے میں ہر جگہ مغل اور انگریزوں کے ایجنٹوں کی اولادیں اب تک موجود ہیں آج تک وہ سرکاری

Marfat.com

جاگیروں پر خانیاں کرتے ہیں مغل حکومتوں کے جو ایجنٹ تھے وہی لوگ انگریز کے بھی ایجنٹ رہے اور وہی لوگ سکھوں کے دور کوتاہ کے وقت بھی حکومت کے ایجنٹ رہے مغلوں اور انگریزوں اور سکھوں کے ایجنٹوں کی اولادوں نے پاکستان پر بھی ۵۳ سال تک حکومت کی اور آج تک پاکستانی معاشرے کے گردن پر بیٹھے ہوئے ہیں عجیب بے وقوفانہ الزام ہے مگر حیرت اس شیطان دوست کمیونسٹ اور اشتراکی طبقہ کی عقل پر ہے کہ نہ کسی کی بات سنتے ہیں نہ آنکھوں سے کام لیتے ہیں دراصل بنیادی طور پر یہ ہوتے ہی ہیں جاہل اور عقل کے اندھے شیطان دوست طبقہ کی پہچان یہی ہے۔

حضرت اخون درویزہ باباؒ نے پشتونوں کے عقائد اخلاقیات کے نظام کی جو حفاظت کی ہے وہ اپنی جگہ پر ان کا ایک احسان ہے اور پشتو زبان وادب کی جو خدمت کی ہے وہ ان کا الگ کارنامہ ہے ان کے نسلی رشتے جس قوم سے جوڑا جاتا ہے وہ تحقیق طلب ہے مجھے اخون بابا مکمل پشتون معلوم ہوتے ہیں تاجک انہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے اباؤ اجداد تاجک ماجک میں رہے جو افغانستان میں ایک گاؤں کا نام تھا بالکل اسی طرح جس طرح تہکال بالا میں پہلے دلہ زاک رہتے تھے اور سولہویں صدی عیسوی کی ابتداء سے یہاں

Marfat.com

اسی گاؤں میں خلیل رہنے لگے ہیں جن سے راقم الحروف کا تعلق ہے یہ ایک الگ بحث ہے مگر شیطان دوست طبقہ یہ بات بھی زور دے کر کہتا ہے کہ بایزید پشتون تھے اور اخون بابا پشتون نہیں تھے گذشتہ صفحات میں شیطان دوست طبقہ کے کوائف و علامات کا ذکر ہوا ہے یہ وہ علامات ہیں جو ایک پشتون کی نہیں ہو سکتی مثلاً کنجوسی بزدلی بے وفائی خود غرضی، مطلب پرستی، بے نیازی اور بے مروتی جب کہ صحیح پشتون حقیقت پسند مہمان نواز، وفادار، سخی، نمازی و دیندار اور دریا دل ہوتے ہیں میں مزید تفصیل میں بھی جانا نہیں چاہتا کیونکہ نہ ختم ہونے والا بیان ہے لہذا آتے ہیں میاں ظاہر شاہ صاحب کی کتاب کی طرف۔ میاں صاحب ظاہر شاہ قادری کی اس تصنیف کی محرک شیر افضل خان بریکوٹی صاحب کی کتب ہیں جو انہوں نے پیر بابا اور بایزید انصاری پر لکھیں ہیں ان کتب کا سرسری مطالعہ راقم الحروف نے بھی کیا ہے مگر میاں صاحب نے دقیق عمیق مطالعہ کر کے ان دو مشاہیر کے حوالے سے بہت سے متعلقہ تاریک گوشوں کو روشن کرنا ضروری سمجھا واقعی یہ مطالعہ جو کہ نہ صرف پشتو ادب کا ایک الگ دور تشکیل دیتا ہے بلکہ تاریخی لحاظ سے بھی خاطر خواہ اہمیت کا حامل رہا ہے اس لحاظ سے بھی یہ دور توجہ طلب رہا ہے کہ اس کا شیطان

Marfat.com

دوست طبقہ کے ذریعے یہود و نصاریٰ نے بھی استحصال کیا ہے اور اپنی مطلب براری کے خاطر اس کی تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے جہاں تک جناب بریکوٹی صاحب کی تحریر کا تعلق ہے تو میں س اس سلسلے میں اتنا کہوں گا کہ وہ کوئی خاص عالمانہ تحقیق پر مبنی نہیں۔ بلکہ انہوں نے ایک موضوع پر مختلف افراد کی تحریروں سے ان کی اراء کی تالیف کی ہے اور کوئی معیاری تحقیق تشکیل نہیں دیتیں تاہم جو آراء انہوں نے لے کر اب اپنی کتب میں لکھی ہیں وہ ان کی تحریر کا رخ متعین کرتی ہیں اور مؤلف کے عقیدے کی عکاسی کرتی ہیں یہ الگ بات ہے کہ جناب بریکوٹی صاحب نے کسی رائے کو پرکھا نہیں نہ اس کا تجزیہ کر کے معاصر تاریخ کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی ہے یہی وجہ ہے کہ میاں ظاہر شاہ صاحب کو لکھنا پڑا اور سواتی کی تالیفات سواتی ہی کے لئے چیلنج بن گئیں مگر یہ امر جناب بریکوٹی صاحب کے لئے ان کی دل شکنی یا پست حوصلگی کی وجہ نہیں بننا چاہئے اور انہیں تالیف و تصنیف کا کام جاری رکھنا چاہئے۔ زیر نظر کتاب ایک لحاظ سے تنقید بھی ہے اور تحقیق بھی اس میں جناب میاں صاحب ظاہر شاہ نے حضرت اخون درویزہ باباؒ پر بسیط اور حضرت پیر باباؒ پر سیر حاصل بحث کی ہے یہ ایک ایسی تحریر ہے جس کی ویسے بھی ضرورت محسوس کی جاتی

Marfat.com

تھی اگر بریکوٹی صاحب کی تالیفات اس کی محرک نہ بنتیں تو شاید میاں صاحب یہ کام نہ کرتے اس لحاظ سے ہم جناب بریکوٹی صاحب کے بھی مشکور ہیں۔

میاں صاحب کی اس کتاب کی منجملہ دوسری خصوصیات کے ایک یہ بھی ہے کہ سوایتوں کے بارے میں خوشحال خان خٹک کی رائے کی اس میں خوب تشریح موجود ہے کتاب کا حصہ خاصا دلچسپ ہے نیز خوشحال خان خٹک کی بعض دوسری اختصارات یعنی اشعار جن میں کہ بعض انتہائی اہم تاریخی واقعات کی طرف اشارے ہیں کی تفصیل بھی اس کتاب میں اہتمام کے ساتھ دی گئی ہے خصوصاً خوشحال خان خٹک نے اپنی قید کے بارے میں جو حقیقت اگل دی تھی اور کہا تھا (ترجمہ) میں اورنگزیب عالمگیر کا قیدی نہیں کہ جس سے رہائی ملے گی مجھے تو شیخ رحم کار کاکا صاحب (زیڑی بابا) نے گرفتار کیا ہوا ہے۔

میاں صاحب چونکہ ایک متبحر عالم ہیں مشرقی زبانوں میں کئی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اس لئے لکھ لکھ کر نہ تھکتے ہیں اور نہ تنگ ہوتے ہیں تقریباً پچاس کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں ان سے میری غائبانہ آشنائی ۱۹۸۰ء کے عشرہ کے ابتدائی سالوں کے دوران اس وقت ہوئی تھی جب میں پی ایچ ڈی کر

Marfat.com

رہا تھا اوران سے خط وکتابت ہوتی تھی میں نے انہیں ہمیشہ تعاون کے جذبہ سے سرشار پایا اورخطوط کے جوابات نہایت مستعدی سے دیتے تھے فی الحال مزید خداحافظ ۔ فقط

ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم

پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی

۹۔۱۰۔۔۔۔۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمان ایم اے فارسی ، ایم اے

ایجوکیشن ، ایم اے سائیکالوجی ، ماہر لسانیات وادب ماہر تدوین نصاب وتربیت

الحمد للہ وکفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمان الرحیم. ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء

Marfat.com

وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقاً
(النساء ۶۹)

ترجمہ:۔ اور وہ جس نے اطاعت کی اللہ کی اور رسولؐ کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور وہ انعام یافتہ لوگ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ اور ان سے بہتر ساتھی دوسرا کوئی نہیں۔

چند دن قبل میرے ایک محترم دوست میاں ظاہر شاہ قادری صاحب میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ بغل میں ایک بستہ نما چیز بھی رکھتے تھے۔ اور انداز تکلم سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی بیرونی ہاتھ نے بہت ستایا ہے۔

میاں ظاہر شاہ قادری صاحب محتاج تعارف نہیں لیکن حقوق احباب کی وجہ سے موصوف کے بارے میں چند حقائق پیش کرنا لازم سمجھتا ہوں۔ اس طرح دوستی کا حق بھی ادا ہو جائے گا اور قارئین کرام کو بھی کچھ آگاہی نصیب ہوگی۔

میاں ظاہر شاہ صاحب حضرت میاں عبدالعظیم عرف ملاباچہ صاحب کے فرزند ارجمند ہیں مدین ضلع سوات سے تعلق رکھتے ہیں ان کے آباؤاجداد نے ہمیشہ سے اسلام کی خدمت کی ہے ہر دور میں اسلام کی سربلندی کا تحفظ ان کا شعار رہا ہے۔ میاں صاحب بڑے عالم ہیں محکمہ تعلیم میں تدریسی فرائض

Marfat.com

ذخیرہ

انجام دے رہے ہیں ایک متوکل انسان ہیں اور جہاں بھی
سنت والجماعت کے خلاف کسی نے حرکت کی میاں صاحب نے
برجستہ جواب دیا۔ حنفیہ عقائد پر بے شمار تصنیفات اور
تالیفات لکھی ہیں۔ میاں صاحب میں یہ بھی ایک ملکہ موجود
ہے کہ اگر بے خبری میں یا سہواً تقریری یا تحریری غلطی کرتے
ہیں تو اس کا ازالہ اسی وقت کرتے ہیں۔ میاں صاحب نے
بتایا کہ اس بستے میں ایک دو کتابیں اور میرا لکھا ہوا مسودہ بھی
ہیں کتاب بایزید انصاری المعروف بہ پیر روخان اور دوسری
کتاب پیر باباؒ پر لکھی ہے پیر روخان والی کتاب میں حضرت
اخون درویزہ باباؒ کے خلاف بریکوٹی صاحب نے خوب
تجاوزات سے کام لیا ہے اور حضرت پیر بابا صاحبؒ کے متعلق
قدرے اختصار سے کام لیا ہے۔ اس کے برعکس پیر روخان
کی شخصیت کے متعلق مؤلف بریکوٹی نے ایڑی چوٹی کا زور لگا
کر حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ باباؒ سے بالاتر
ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

شیر افضل بریکوٹی صاحب نے یہ سب تحقیق کچھ اپنے
ملک میں اور زیادہ تر لندن میں کی ہے۔ اس کا اندازہ مؤلف
کی تصاویر سے لگایا جا سکتا ہے جو جامع مسجد پیر بابا صاحبؒ میں
کھینچی گئی ہیں ان کتابوں میں ایک خاص چیز یہ دیکھنے میں آئی

Marfat.com

ہے کہ بریکوٹی صاحب اپنی کتاب کا تحفہ انڈیا آفس لائبریری لندن کے ڈپٹی ڈائریکٹر جی ۔ ڈبلیو شاؤ کو پیش کررہے ہیں اور اس سے بھی زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ پیر بابا صاحبؒ کی کتاب کے ایک صفحے پر بریکوٹی اور مسٹر شاؤ کی تصاویر نظر آ رہی ہیں جو ٹوپی ، ٹائی ، کوٹ ، لباس ، عینک اور شکل و شباہت کے لحاظ سے منطبق ہیں ۔

اہل بصیرت لوگ ان تمام مناظر سے تناظر کا اندازہ لگانا خوب جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اہل یورپ خاص کر برطانیہ اور انگلینڈ وغیرہ کا اسلام سے کیا رشتہ ہے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رسالت کو کس نظر سے دیکھا تھا ۔ اور پھر حضورؐ کی یہ حدیث شریف کو عیسائیوں اور یہودیوں کو سرزمین عرب سے نکال دو کیا معنی رکھتا ہے ۔

محترم قارئین کرام ! میں نے ابتداء میں ایک آیت کریمہ پیش کیا ہے اس کی روشنی میں چند گزارشات پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں ۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوقات میں سے انسانوں کو چار زمروں پر منقسم فرمایا ہے ۔ نمبر ۱ انبیاء نمبر ۲ صدیقین نمبر ۳ شہداء اور نمبر ۴ صالحین ۔

ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان پر میں نے انعام فرمایا ہے اور جو لوگ ان چاروں میں سے کسی

Marfat.com

ایک کے ساتھ تعلق رکھے گا وہ انعام یافتہ لوگوں میں شمار ہوں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ لوگوں کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے خود کلام عظیم الشان میں ایک Criteria فارمولا پیش فرمایا ہے۔ اور اس میں کسی محقق یا مؤلف اور فلسفی کا بس نہیں چل سکتا کہ چوں چراں کرے کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا جس نے تکذیب کی ہے صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہے جس نے عمرانیات کا مطالعہ کیا ہو اس کو یہ حقیقت معلوم ہے۔

انبیاء کا عالم بشریت میں آنا بند ہو چکا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ تمام انبیاء حیات ہیں اور ان کی حیات مسلمہ ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کی کیفیت عام نہیں خاص ہے۔ معراج کی شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیمؑ اور کئی پیغمبروں سے ہوئی ہے حالانکہ ان کا زمانہ بہت پہلے تھا۔

انبیاء کے علاوہ صدیقین، شہداء اور صالحین اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں تمام کے مختلف مدارج ہیں اور عروج ونزول میں کام کررہے ہیں جو دنیا سے پردہ کر چکے ہیں وہ بھی عالم برزخ میں حیات ہیں اور جو ابھی دنیا میں زندگی پوری فرما دیتے ہیں وہ بھی اپنے اپنے مدار میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَموْتُوْن وَلٰکِنْ یَنقلبوْن من دارالیٰ دار
ترجمہ :۔ اولیاء مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کو منتقل ہو جاتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء و صالحین کا کیا مقام ہے مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
رَبِّ ھبْ لِیْ حکماً وَّالْحِقْنِی بالصّالِحِیْنَ (الشعراء آیت 83
یہ ارمان اور خواہش حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے اللہ مجھے وہ علم عطا فرما جس پر میں عمل کرسکوں اور مجھے صالحین میں سے کر۔ یہ ہے صالحین کا مقام۔

یہ مکان و مقام تب حاصل ہوتا ہے کہ انسان اقدار ذمیمہ کو ختم کرے ظاہر و باطن کا تزکیہ اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مکمل طور پر کرے۔ جزوی اتباع سے یہ مقام حاصل نہیں ہوتا اور نہ زبانی جمع خرچ سے کوئی صدیق، شہید یا صالح بن سکتا ہے۔

اب عنوان کی طرف راجع ہو کر حضرت پیر صاحبؒ اور حضرت اخون درویزہ باباؒ پر مختصر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ تفصیل میاں صاحب نے پیش کی ہے اور مکمل تاریخی پس منظر بیان کیا ہے قارئین حضرات انشاءاللہ میاں صاحب کی زیرِ نظر کتاب میں ان دونوں حضرات کے بارے میں مکمل حالات پڑھ لیں گے۔ میں از روئے تصوف صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ باباؒ حضرت پیر بابا کے مرید تھے اور مدارج تصوف طے کرتے کرتے حضرت پیر باباؒ نے حضرت اخون درویزہ باباؒ کو اپنا خلیفہ اکبر نامزد فرمایا تھا۔ خلیفہ اکبر وہ ہوتا ہے جو ہر لحاظ سے قولاً و فعلاً شریعت محمدی کا پابند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ترین دوستوں میں شامل ہوجاتا ہے۔ گویا حضرت اخون درویزہ باباؒ کا یہ ایک منفرد اعزاز ہے۔ الحمد للہ ۔اخون درویزہ باباؒ کی پوری زندگی اسلام کی پاسداری کیلئے وقف تھی اور تقویٰ اور ورع میں کامل تھے۔ اپنے اولیاء کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ۔ الخ ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو جو ایمان لائے ہیں منکرین اور مخالفین سے تحفظ فرماتے ہیں۔ سورۃ الحج ۳۸-

اس کا مطلب صاف ظاہر ہے اور عالمی تاریخ سے بھی پتہ چل سکتا ہے کہ ہر زمان میں مخالفین موجود ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ کا مقام تو اپنی جگہ ہے ایسے لوگ بھی گزرے ہیں کہ جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا وہ بھی غرق ہوگئے اور اسی طرح نبوت کے دعویدار بھی اپنے انجام تک پہنچ گئے ہیں۔

Marfat.com

اگر اولیاء کے مخالفین مخالفت کریں۔ پیران کامل کے خلاف جعلی پیر پیدا ہوں تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اولیاء کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ لاکھ کتابیں مخالفت میں لکھی جائیں ان کی تردید اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی ذریعے سے کر دیتے ہیں۔

جس طرح فرعون کیلئے موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور فرعون واصل جہنم ہوئے جس کی تشریح اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ''فما بکت علیھم السماء و الارض و ما کانو منظرین'' کے ذریعے مفصل بیان فرمایا ہے۔ نمرود کی تباہی کیلئے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے یہ بنیادی اصول ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اس دنیا میں اپنے دوستوں کیلئے بروئے کار لارہے ہیں اور وہی طریقہ اولیاء کیلئے بھی ہے جب بھی کسی نے کسی ولی کو ستایا وہ اللہ تعالیٰ کی عتاب میں آیا اور اس پر تاریخ گواہ ہے۔

اب آتے ہیں پیر روخان کی طرف۔ یہ ایک مخالف شریعت آدمی تھا۔ اس کے عقائد اسلامی نظریات کے خلاف تھے۔ اس کا نام بایزید انصاری ارمڑ تھا۔ اس نے اپنے فرقے کا نام روخانیہ رکھا۔ اور اس فرقے کے بنیادی عقائد عقل پر مبنی تھے اور وہمی الہامات پر کام کرتے تھے۔ عوام کو

Marfat.com

اعمال میں کمی کر کے عوام کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن پاک میں تحریف سے بھی منہ نہیں موڑا۔ مثلاً ایک آیت کریمہ ہے قرآن پاک کی۔ انَّ اللّٰہَ علیٰ کلِّ شیٍٔ محیط۔ پیر روخان صاحب نے اس کو یوں بنایا انَّ اللّٰہ مع کلِّ شیٍٔ محیط۔ یہ متفقہ امر ہے کہ تحریف فی القرآن کفر ہے۔

اسی طرح پیر روخان وحدت الوجود کے بھی قائل تھے اور قرآن ناطق ہے کہ لیس کمثلہ شیٔ و ھو السمیع البصیر۔ اتنا واضح حکم کے باوجود اگر کوئی اس مسئلے کو چھیڑتا ہے تو فاش غلطی کرتا ہے۔

پیر روخان کے بارے میں مزید معلومات عبدالحلیم اثر افغانی کی کتاب روحانی رابطہ میں کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ قارئین حضرات کو پیر روخان کی تمام خرافات کا علم ہو سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت اخون درویزہ بابا نے مل کر اس کا نام پیر تاریک رکھا جو بجا تھا پیر تاریک کا قلع قمع کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر بابا اور اخون درویزہ بابا پیدا فرمائے اور عوام کو پیر تاریک سے نجات دلائی۔ الحمد للہ۔

یہ دستور زمان ہے کہ خدا کو شکست دینے کیلئے خدائی کا

Marfat.com

دعویٰ۔ نبی کو شکست دینے کیلئے نبوت کا دعویٰ۔ ولی کو بدنام کرنے کیلئے ولایت کا دعویٰ اور پیر کو نا کام بنانے کیلئے پیری کا دعویٰ کیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے لیکن حقیقت اور تصنع میں فرق ہوتا ہے۔

جب بھی دشمنوں نے نقصان پہنچایا تو دوستی کی آڑ میں پہنچایا۔ اگر کسی کو شک ہو ''ہمفرے کے اعترافات'' والی کتاب پڑھے جس کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ موجود ہے اور اس کا نام ہے۔

The Conzessions of an English spy

اس میں ہمفرے نے اپنا نام محمد ظاہر کیا تھا۔ اس کو انگلینڈ میں خوب تربیت دی گئی تھی اور اس نام نہاد محمد جو درحقیقت ایک عیسائی تھا۔ اس نے عبدالوہاب بخدی کو پٹڑی سے اتارا اور آج تک مسلمان اس فتنے کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث موجود نہیں ہے کہ عیسائی اور یہودیوں کو جزیرۃ العرب سے نکالو۔ ان کو اپنی علم نبوت سے معلوم تھا کہ مسلمانوں کو نقصان یہ لوگ پہنچائیں گے اس لئے یہی پیشن گوئی فرمائی اور جو صحیح ثابت ہو رہی ہے ہمارے محققین اور مؤلفین جب بھی کوئی مذہبی کتاب لکھنا چاہتے

Marfat.com

ہیں تو ان کو لندن یاد آتا ہے۔ گویا لندن اسلام کا مرکز ہے۔ وہی لندن جس نے ہمفرے کو سعودی عرب بھیجا اور اس کا لگایا ہوا پودا آج تک اہل سنت والجماعت کیلئے دردسر ہے۔ اور یہ بھی حیرانگی کی بات ہے کہ لندن والوں کو اسلامی تحقیق کا اتنا غم کیوں ہے۔

لندن میں تو مسلمانوں کی تباہی کے پلان بنتے ہیں اور یہ حضرات لندن کا رخ کر کے اپنا کمال دکھاتے ہیں۔

نوآبادیاتی نظام کس ملک کا پیداوار ہے برصغیر کو سینکڑوں سال غلام رکھنے کا کام کس قوم کی وجہ سے تھا۔ نہر سویز کو اپنے تسلط میں رکھنا کن کا کام رہا ہے عراق کی تباہی کون کرا رہا ہے۔ کیا یہ لندن والوں کا کام نہیں ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ تاریخ کی بات ہے۔ عالمی تاریخ پڑھیں۔ آنکھ کھل جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث شریف ہے۔ ''مَنْ تَشَبَّہ بقوم فھو منھُم'' یعنی جو جس قوم کے ساتھ مشابہت کرے گا ان ہی میں سے ہوگا۔

محترم بریکوئی صاحب نے تحقیق کیلئے لندن کا انتخاب کیا۔ کتاب تحفتاً جی ڈبلیو شاؤ کو پیش کی جا رہی ہے۔ لباس وہی پسند فرمایا ہے جو شاؤ کا ہے اس انطباق کا کیا مطلب نکل

Marfat.com

سکتا ہے کہ محترم بریکوٹی کیوں اور کس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

واقعی وہ اسلامی تحقیق کر رہے ہیں یا اسلام کے خلاف برسر پیکار ہیں یو ایس اے میں علم نفسیات پر لکھی ہوئی ایک کتاب بلیئر۔ جان اینڈ سمسن'' ملاحظہ کریں اس میں ایک باب ہے کہ ہر حرکت کیلئے ایک محرک ہوتا ہے انگریزی میں Behavior is Cavsed کہتے ہیں

اگر صرف ان تین الفاظ کی تشریح ہو جائے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا کہ یہ کتابیں کیوں لکھی گئی ہیں۔

میں خود بھی حیران ہوں کہ اسلامی تحقیق کا غم لندن والوں کے ساتھ کیوں ہے اس کا جواب مجھے چاہئے۔ میاں صاحب کی طرح میرے لئے بھی اولیاء کی شان میں گستاخی نا قابل برداشت ہے اس لئے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ جن حضرات نے ان دونوں کتابوں پر مقدمات اور تمہیدات لکھی ہیں اور تقریباً بریکوٹی صاحب کی حمایت کی ہے انہوں نے بھی بن دیکھے سب کچھ لکھا ہے ان میں سے اکثر حضرات کو کافی قریب سے جانتا ہوں ان کی نظریات اور عقائد اسے نہیں جیسے دکھائی ہیں۔

Marfat.com

میں حیران ہوں کہ وہ کیسے بریکوٹی صاحب کے دام میں پھنس گئے۔ بعض اوقات مندرجہ ذیل شعر جیسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے اور انسان مجبوراً اپنے ضمیر کے خلاف کرتا ہے۔

ان کی نظر میں میری تباہی کے واسطے
اتنا خلوص تھا کہ شکایت نہ کر سکے

ویسے ایک چھوٹا مشورہ اگر میں دے دوں تو بہتر رہے گا کہ دین کا کام دینی مسائل، تصوف وغیرہ میں بہت احتیاط کرنا چاہئے۔

قرآن پاک کی آیت '' وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم۔ سورہ یوسف ۷۶

ترجمہ:۔ ہر عالم سے بڑھ کر دوسرا عالم موجود ہے۔ ہر آدمی اقبال جیسا نہیں ہوسکتا وہ کہتے ہیں۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

تمام مسلمان اتنے غافل نہیں کہ بس کتاب آگئی اور اس پر یقین کرلیا گیا چاہے کتنے خوشنما اور اسلامی عنوانات ہوں اہل بصیرت کو دھوکہ نہیں ہوتا اور خاص کر میاں ظاہر شاہ تو اس تاک میں ہوتے ہیں کہ کب نئی کتاب آئے گی جب بھی آتی ہے میاں صاحب سرجن بن کر اس کا خوب آپریشن

Marfat.com

کر دیتے ہیں۔

حسب معمول اللہ تبارک و تعالیٰ کی حکمت دیکھیں کہ یہ کتابیں ایک سواتی نژاد باشندے نے لکھی ہیں اور تردید کیلئے بھی میاں صاحب جو مدین سوات کا باشندہ اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ سبحان اللہ۔

میاں صاحب عربی، فارسی، اردو، پشتو پر عبور رکھتے ہیں اور شعر و ادب سے بھی لگاؤ ہے۔ اپنی زیر نظر کتاب میں خوشحال خان خٹک کے چند اشعار پیش کئے ہیں جو تقریباً شگوفے ہیں اور سمجھنے والے دور تک سمجھ جاتے ہیں۔

جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے تو میاں صاحب اگرچہ ایک خاص نکتے پر لکھنا چاہتے تھے لیکن متبحر عالم کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے اور واپس آنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے لیکن میاں صاحب میں یہ کمال ہے کہ ایک جست سے اپنے عنوان پر آسکتے ہیں۔ حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ بابا جو میاں صاحب کے جد امجد بھی ہیں ان کا تحفظ فرمایا اس کے علاوہ اس کتاب میں تاریخ عالم، اوراد، وظائف، تصوف، طریقت، آداب اور نہ جانے کیا کیا شامل ہیں اگر اس کتاب کو انسائیکلو پیڈیا (دائرۃ المعارف) کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

Marfat.com

دعا ہے کہ میاں صاحب کی یہ خدمت جو دین کی خاطر کر رہے ہیں رضائے الٰہی کے موجب ثابت ہو۔آمین۔

اور میاں صاحب نے نہ صرف پیر باباؒ اور اخون درویزہ بابا کے خلاف منفی واقعات کو رد کیا بلکہ دنیا بھر کے اولیاء کا خیال رکھا۔ ہزاروں ہیں یا لاکھوں تمام اولیاء ایک ہی شاخ کے پھول ہوتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک آفاقی تالیف ہے نہ کہ طبقاتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ بھی اس سے خوش ہوئے ہیں کیونکہ نیکی ہے اور نیکی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

آخر میں ایک مشورہ میاں صاحب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے ہم مسلک، ہم عقیدہ اور ہم خیال دوستوں سے اسی طرح ضرور رابطہ رکھیں۔مشاورت میں برکت ہوتی ہے۔لیکن اگر مطلب پرست لوگ شامل ہو جائیں تو پیلاں بلغزند کے مصداق آدمی دور چلا جاتا ہے۔

زبانی بات کچھ اور ہوتی ہے اور تحریری کچھ اور تحریری بات کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا۔وہ پھر ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما بن جاتی ہے جس کا مٹانا ناممکن ہوتا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ میاں صاحب کی یہ تالیف خاص و عام کیلئے مشعل راہ کا کام دے اس میں کسی قسم کی بدنیتی شامل

Marfat.com

نہیں اور نہ کسی کی دل آزاری مدنظر ہے۔ عقائد کی بات ہے
جس کا جو عقیدہ تھا وہ پیش ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح اور
درست عقیدے پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو

پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمان پشاور

Marfat.com

کلمات ابتدائیہ

از قلم سید طاہر بخاری

محقق مؤلف مترجم دانشور

جناب میاں ظاہر شاہ قادری صاحب کو کہنے سننے کی حد تک نہیں بلکہ حقیقت میں ایک عالم، فاضل اور محقق ہیں اور میں دل کی گہرائیوں سے ان کی قدر کرتا ہوں اسی طرح ان کی بے شمار تالیفات اور تصنیفات انکے مداح ہیں۔ یہ سب کتابیں تصوف اور تصوف کی روح پر لکھی گئی ہیں یا حضرات اہل بیت علیہم السلام کی سوانح و کردار وغیرہ پر لکھی ہیں۔ زیر نظر کتاب ''اخون درویزہ بابا'' رحمتہ اللہ علیہ پر تحریر فرمائی اس عالمانہ اور تاریخی کتاب میں باچا صاحب نے وقت کے ایک اہم مسئلے پر قلم اٹھایا ہے۔ وہ حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کے دینی عقاید، وحدۃ الوجود اور ان کی ''سیاسی زندگی'' یعنی مغلوں سے تعلقات پر زور قلم دکھایا ہے۔ حضرت اخون رحمتہ اللہ علیہ کی سیاسی زندگی کا نام تو میں نے لے لیا۔ مگر اس کا وجود کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے بعض اہل قلم حضرات کہتے ہیں کہ اخون اور ان کے مرشد پاک حضرت سیدنا سید علی پیر بابا صاحب قدس سرہ مغل کے ایجنٹ تھے

Marfat.com

میں بذات خود اس الزام کو ایک لایعنی اور بے فایدہ بات سمجھتا ہوں ۔ جناب میاں ظاہر شاہ قادری صاحب نے ایسے الزام لگانے والوں کا منہ بند کرنے کیلئے مدلل اور مؤثر جوابات دیئے ہیں مثلاً حضرت سیدنا سید علی پیر بابا صاحب قدس سرہ نہ محل میں رہے نہ ہی کسی دہلی، لاہور اور آگرہ جیسے بادشاہی شہروں میں دفن ہوئے ۔ دوسری دلیل انہوں نے یہ دی ہے کہ اگرچہ ان کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا ایک مغل شہزادی تھیں لیکن یہ امر ہمارے اس دور تک عوام کے مشاہدے میں ہیں کہ حضرت سیدنا سید علی پیر بابا صاحب قدس سرہ شہروں بلکہ آبادی سے بھی دور علاقہ بونیر کے جنگلوں اور پہاڑ کے ایک غار میں رہے ۔ اور نیز کوئی مورخ یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ ... ہمایون یا اکبر نے اس کی اولاد کو کوئی جاگیر دی ہو ۔ حضرت سیدنا پیر بابا صاحب قدس سرہ کی اولاد کے پاس اگر جائیداد ہے تو وہ دیگر افغان یوسف زئیوں کی طرح مالکانہ ہے اگرچہ اکثر ترمذی سادات کو یوسف زئی پختونوں نے سیرئے کے طور پر زمینیں دی ہیں جناب میاں ظاہر شاہ صاحب کی یہ دلیل بے حد وزنی ہے بہر حال ہمارے بعض اہل قلم دوستوں نے میرے خیال میں غلط جگہ ہاتھ ڈالا ہے جذبات اور طبعاً ہنگامی جذبات کی رو میں بہہ کر وہ نہ علم کی

Marfat.com

خدمت کرتے ہیں اور نہ پختونوں کی۔

جناب میاں ظاہر شاہ صاحب نے حضرت پیر رخان کا بھی ذکر کیا ہے حضرت اخون درویزہ اور حضرت پیر روخان کے درمیان عقیدوں کے اختلاف کا بھی ذکر فرمایا ہے یہ بھی ایک عالمانہ بحث ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان وجود یعنی وحدۃ الوجود کے مسئلہ پر اختلاف کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ خود بھی اسی عقیدہ کے ایک نامی گرامی بزرگ تھے۔ خصوصاً ان کی ایک کتاب ''ارشاد المریدین'' میں تو نہ صرف علمی اور تحقیقی طور پر وحدۃ الوجود پر بحث کی ہے بلکہ وجدانی طور پر یہ مرتبہ ان کو حاصل تھا۔ ویسے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ ایک عالم تبحر بلکہ ایک ایسے عالم جو اپنے علم کے مطابق اوامر ونواہی پر عامل بھی تھے۔ اگر حضرت اخون درویزہ نے حضرت پیر روخان پر یہ اعتراض کیا ہو کہ ''صاحب! تمہارا مرشد نہیں چنانچہ بغیر مرشد کی تعلیمات اور ہدایات کے ایسی باتیں نشر نہ کریں جن کے متعلق مشائخ عظام بے حد احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ تو یہ کوئی بری بات نہ تھی اور حقیقت وجودی حضرات اور تمام اہل سلوک کو معلوم ہوگی۔ کہ پہنچے ہوئے اولیاء اور

Marfat.com

بزرگ ایسی باتوں کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ کیونکہ ایسی باتوں سے عوام کو گمراہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جناب باچا صاحب نے اس مسئلہ اور اسی طرح دوسرے متنازعہ مسائل کی صفائی کی ہے اور ثابت فرمایا ہے کہ حضرت اخون درویزہ ایک بے پناہ بڑے عالم فاضل اور وحدۃ الوجودی صوفی تھے۔ وہ دینی احکام پر سختی سے پابندی کے قائل تھے جبکہ حضرت پیر روخان صاحب رحمتہ اللہ کے بعض کمزور عقائد حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک پسندیدہ نہ تھے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ حضرت اخوندؒ حضرت پیر روخان کے مخالف تھے تو خدانخواستہ مغلوں کے ایجنٹ تھے۔ مراد یہ ہے کہ ہمارے بعض اہل قلم کو اپنا قلم ذرا قابو میں رکھنا چاہئے۔ اور خصوصاً حضرت اخون درویزہؒ یا سیدنا حضرت سید علی پیر بابا قدس سرہ کے متعلق کوئی ایسی بات نہ لکھنی چاہئے جس سے بے ادبی پائی جاتی ہو کم از کم حضرت اخون باباؒ کی ان خدمات کو یاد رکھنا چاہئے جو انہوں نے پختونوں کے علاوہ پختو زبان کی کی ہے اگر ہمارے بعض اہل قلم جذباتی باتیں نہ تحریر فرماتے تو زیر مطالعہ کتاب میں میرے محترم باچا صاحب خوشحال خٹک کا ذکر نہ کرتے میرے خیال میں اگر مستند اور مدلل تحریر نہ ہوتو ایسے اہل قلم حضرات کسی نازک علمی، تاریخی یا صوفیانہ مسئلے یا

Marfat.com

شخصیات پر قلم اٹھانے کی زحمت ہی نہ فرمائیں بس یہی ان کی سب سے بڑی قومی اور دینی خدمت ہوگی۔

آخر میں، میں جناب میاں ظاہر شاہ صاحب کو ایک اچھوتی موضوع پر قلم اٹھانے اور اس کا حق ادا کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں خدا کرے پختون عوام ان کی علمی اور متصوفانہ افکار سے اسی طرح مستفید ہوتی رہے۔

طاہر بخاری

موضع لاہور۔ ضلع صوابی

Marfat.com

کچھ مؤلف کے بارے میں

میاں ظاہر شاہ صاحب قادری

از

محمد پرویش شاہین ایم اے اردو
تاریخ پشتو گولڈ میڈلسٹ ریسرچ سکالر مینگورہ سوات

سوات کی حسین و جمیل وادی جو کہ حسین بھی ہے اور رنگین بھی ہے جو اپنی فطری رعنائی کے لئے دنیا بھر میں شہرت رکھتی ہے جو مختلف وقتوں میں مختلف مذاہب، مسالک اور تہذیبوں کا گہوارہ رہ چکی ہے اگر ایک طرف یہ سرزمین اپنی قدرتی رعنائی، سبزہ زاروں، مرغزاروں، بلند و بالا کہساروں، برف خوش پہاڑوں، بہتی ندی نالیوں، گنگناتے دریاؤں آبشاروں، گھنے جنگلوں، وافر پھل، پھول، لہلہاتی فصلوں اور بھرے کھیت کھلیانوں کے لئے مشہور ہے تو دوسری طرف یہ سرزمین اپنی گوناگوں تہذیبی اور تمدنی خصوصیات کی وجہ سے سیاحوں، ماہرین اراضیات ماہرین بشریات، ماہرین اثاریات، ماہرین نباتات کے لئے بھی ریسرچ فیلڈ کی ایک شاندار حیثیت رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس وادی میں ہر موسم اور ہر وقت میں

Marfat.com

بیرونی عالم مختلف کاموں میں لگے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور مختلف فیلڈوں میں اپنے اپنے تخلیقی کام میں مصروف نظر آتے ہیں۔

سوات مذہب کے لحاظ سے کچھ عجیب وغریب وادی رہ چکی ہے جب بھی یہاں کے باسیوں نے کوئی نیا مذہب قبول کرلیا ہے تو پھر ایسے شدومد کے ساتھ قبول کرلیا ہے کہ گویا یہی مذہب ان ہی کے ہاں پیدا ہوا ہے جس کی ترقی وترویج کے لئے انہوں نے خون پسینہ ایک کرلیا ہے اور یوں یہ مذہب اپنے آپ تک محدود بھی نہیں رکھا ہے بلکہ اسے دور دور کے علاقوں اور ملکوں کو برآمد بھی کرلیا ہے۔

جب خدا کا آخری دین، اسلام جو کہ ایک نور ہے ہدایت ہے اسی وادی میں غزنویوں کے عہد میں آ پہنچا تو پھر یہ سوات ہی کے باسی تھے جنہوں نے اسی دین مبین کو کشمیر، داریل، تانگیر، چیلاس، انڈس کوہستان، سوات کوہستان اور دیر کوہستان تک پہنچایا پھر ان میں خود ایسے ایسے بڑے موحد، مرشد اور عالم بھی پیدا ہوئے کہ جن کی شہرت سرزمین سوات سے نکل کر دور دور کے ملکوں ہندوستان، شام اور عراق تک پہنچ گئی۔

سوات کی اس حسین وجمیل سرزمین میں وادی مدین

Marfat.com

ایک دلکش اور دلکش وادی ہے جو اگر ایک طرف اپنے فطری حسن و جمال کے لئے شہرت رکھتی ہے تو دوسری طرف یہ وادی اوپر کے علاقوں کے لئے اسلام کا دروازہ ثابت ہو چکا ہے کیونکہ اسی مدین کو مرکز قرار دے کر مختلف علاقوں میں اسلام کا نور پھیلانے کے لئے ایک جہادی مرکز قائم کر لیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ اس وادی کی بابرکت اور مخلصانہ کوششوں کی وجہ سے کوہستانیات میں اسلام کا شمع فروزاں ہے۔

بظاہر اگر وادی مدین حسین بھی ہے رنگین بھی اور جمیل بھی ہے لیکن علمی سہولیات کی نظر سے دیکھا جائے تو یہاں وہ آسانیاں اور سہولتیں بالکل مفقود ہیں جو کسی لکھاری، محقق اور عالم کو مہیا ہونی چاہئے کیونکہ علمی اور تحقیقی کاموں کیلئے یہ سہولیات بڑی ناگزیر ہوتی ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں تحقیقی کام کا بروقت اور احسن طریقہ سے سرانجام دینا نہایت مشکل ہوتا ہے۔

لیکن جہاں تک میرا اپنا خیال اور تجربہ ہے کہ علم و عرفان کا شوق، جذبہ، لگن اور اسے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ایک غیبی طاقت کا مرہون منت ہوتا ہے اور اس بے سروسامانی کے باوجود قدرت ان پہاڑوں کے اندر بعض شخصیات سے ایسے ایسے کام کراتی ہے جو بعض اوقات بے پناہ سہولیات

Marfat.com

رکھنے کے باوجود کوئی بندہ نہیں کرسکتا۔

مدین کی اس مردم خیز مٹی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ یہاں ایک ایسے سپوت نے جنم لیا ہے جو کہ تمام بے سرو سامانی کے باوجود، علمی، تحقیقی اور روحانی دنیا میں وہ وہ کام سرانجام دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں اور اتنے مختصر وقت میں دے چکے ہیں کہ اقبال دنگ رہ جاتا ہے کہ کچھ بھی نہ رکھنے کے باوجود یہ اتنا ڈھیر سارا کام کیسے ہوا اور پھر اس میں بھی ایک اور مشکل مرحلہ یہ بھی ہے کہ اگر ایک طرف کوئی بیٹھ کر اپنے خون پسینے کو ایک کر کے کچھ کام کرے اور پھر وہ فائلوں میں بند رہ کر بند ہی رہ جائے اور کسی کو اس سے کوئی بھی فائدہ نہ پہنچے لیکن تعجب کے ساتھ ساتھ خوشی کی بات یہ بھی ہے کہ مدین کے اسی سپوت نے اپنا یہ سارا تحقیقی کام فائلوں میں بند نہ رکھ سکا بلکہ اسے بروقت چھپوا کر قارئین اور تشنگان علم کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر کتنی دولت اٹھی ہوگی اور اس کے لئے ان سپوت نے کیا کیا کچھ کیا ہوگا۔ اس کا اندازہ صرف اور صرف وہ کوئی لگا سکتا ہے جو اس میدان کے خود شہسوار ہو اور ان تمام مصائب، تکالیف اور دوڑ دھوپ سے آشنا ہو۔ اس لئے تو میں عرض کر رہا ہوں کہ اس قسم کے کام کے لئے غیبی طاقت مدد کر رہی ہوتی ہے۔

Marfat.com

وادی مدین کی اس عالم ، فاضل ، محقق کا نام میاں ظاہر شاہ ہے جو کہ علم ، عرفان تعلیم وتربیت ، تالیف وتصنیف ، تراجم کے علاوہ روحانی دنیا کے سلسلہ میں بھی رشد و ہدایت کے کام میں مصروف بہ عمل ہیں اوران سارے کاموں کو بیک وقت بہ نفس نفیس بلا روک ٹھوک بروقت پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں میں تو سوات کے پہاڑوں کے اس اصلی زمرد کی زندگی ، جدوجہد اوران تمام مشاغل کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہوں اوراس لئے بار بار یہی کہتا چلا آرہا ہوں کہ کوئی غیبی طاقت ان کی حوصلہ ، لگن جذبہ ، شعور اور جلا بخشتی ہے اوراسی طاقت ہی نے میاں ظاہر شاہ کو پیر طریقت اور میاں ظاہر شاہ قادری جیسے بابرکت نام سے نوازا ہے۔

میں ذاتی طور پر میاں صاحب کو گذشتہ تیس سالوں سے جانتا ہوں اور چونکہ میرا تعلق بھی لکھاری قبیلہ سے ہے لیکن جو جو کام میں چاہنے کے باوجود تا حال نہ کرسکا اور کئی کئی سال گزرنے کے باوجود نہ کرسکا دوسری طرف میاں صاحب ہیں کہ آج کسی کام کرنے کا ارادہ کرلیا اور کل ہی اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا یہی وجہ ہے کہ بہت تھوڑی عمر میں پینتالیس کتابیں چھپی ہوئی شکل میں قارئین تک پہنچا دیں اور کتاب وہ اچھی ہوتی ہے جسے قارئین پسند کرے ، خریدے اور پڑھے اس

Marfat.com

بارے میں میاں صاحب ایک دلعزیز مصنف ہیں کہ جونہی کتاب مارکیٹ میں آئی، ہاتھوں ہاتھ لے لی گئی اور بک گئی اور تھوڑے عرصے کے بعد قارئین بسیار تلاش کے باوجود اسے حاصل نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ ایک دوسرے سے اس کی فوٹو کاپیاں بنواتے ہیں اور یا مستعار لے کر پڑھتے ہیں۔

میاں صاحب کی بعض اراء سے قارئین اختلاف بھی کر سکتے ہیں لیکن یہ اختلاف علمی دنیا میں کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ ہمیشہ سے ہوتا آ رہا ہے لیکن ایک اختلاف ٹھوس علمی بنیادوں پر کی جاتی ہے اس قسم کے اختلاف کو علمی دنیا میں بڑی وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے لیکن دوسرا اختلاف اختلاف برائے اختلاف ہوتا ہے جو کہ بغض، حسد، اور ایک دوسرے کی ٹانگ پکڑنے کے لئے کی جاتی ہے اس قسم کا اختلاف وقتی طور پر شور، شرابا اور یہ اچھا وہ اچھا تو پیدا کر سکتا ہے لیکن بعد میں اس قسم کے اختلافات کے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے کیونکہ کسی ایک تحقیقی کتاب پر تنقیدی نظر ڈالنے کے لئے سینکڑوں مستند کتابیں پڑھنا پڑتی ہے اور اکثر ناقدین اس خوبی سے مبرا ہوتے ہیں اور لکھے پڑھے اور تحقیق و تنقید کے اصولوں اور اداب سے بے خبر میدان میں کود پڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ

Marfat.com

مصنف کا نہیں اپنا امیج خراب کر دیتے ہیں۔

یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میاں صاحب قادری اپنے مواد کی تلاش میں کہاں کہاں پہنچتے ہیں کتنا وقت، طاقت اور دولت خرچ کرتے ہیں اور ہاں میں ان کا مطالعہ کے زور اور رغبت سے بھی آگاہ ہوں کہ وہ اس کے لئے اتنی مصروفیات کے باوجود وقت کیسے نکالتے ہیں کتنا نکالتے ہیں اور کون کون سے مراحل طے کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے اور اس کے کاموں میں کوئی نہ کوئی بھول ضرور ہوتا ہے لیکن معاملہ اخلاص اور خلوص، مطالعہ، لگن، جذبہ، محنت اور صحیح اور غلط کے ادراک کا ہے اور میاں صاحب اس بارے میں اپنے علم کے مطابق پورے خلوص اور انہماک سے کام کرتے ہیں۔

میاں صاحب جو کچھ خود لکھتے ہیں تو پوری سند اور دلیل کیساتھ لکھتے ہیں اور جب دوسروں پر اصلاح کی نیت اور غرض سے تنقید کرتے ہیں تو بھی سند، دلیل اور برہان کے ساتھ ان کی بات کو رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اب قاری اور محقق کا فریضہ بنتا ہے کہ ان دو حضرات کے درمیان عدل و انصاف کا فیصلہ کر سکے اور اپنی چجی تلی رائے اصول، سند، دلیل، ماحول، حوالوں اور واقعات کی روشنی میں اپنی مدلل

Marfat.com

رائے پیش کر سکے۔

کیونکہ ان سب کچھ کا تعلق ہمارے مذہب، ہماری تاریخ اور ہمارے کلچر سے ہے اور دنیا کا کوئی بھی فرد اور بشر اپنے مذہب، تاریخ اور کلچر کو غلط بیانی اور مبالغہ آخیری کی نذر کرنا نہیں چاہتا اور ان سب کا دامن صاف اور شفاف رکھنے کا متمنی ہوتا ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی ملاوٹ کرنے کو تیار نہیں ہوتا کیونکہ افراد آتے جاتے ہیں مذہب اور تاریخ باقی رہ جاتی ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے ایک مشعل راہ کا کام کرتی ہے اس میں ان کا عروج بھی ہوتا ہے اور زوال بھی ہوتا ہے۔

اگر کسی وقت میں دانستہ طور پر کوئی غلط کام کیا جائے اور پھر اسی کام کو کتابی شکل دے دی جائے اور سامنے لائی جائے تو یہ پھر اسی ایک وقت کی بات نہیں ہوتی بلکہ عرصہ دراز تک وجہ تنازعہ بن جاتا ہے، اور ایک لمبے عرصے تک اس کے جواب در جواب میں بہت بڑا وقت بھی ضائع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس سے دلوں میں نفرت، کدورت پیدا ہو جاتی ہے اور آخر کار ایک عملی کام میدان کارزار بن جاتا ہے۔

اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کوئی بھی علمی اور تحریری کام، خراب نیت اپنائیت، اور غیریت اور پسند و ناپسند

Marfat.com

کی نظر سے نہ کیا جائے اور اگر ایسا کر لیا جائے تو پھر اس کو علمی ، تحقیقی اور اصلاحی کام نہیں کہا جا سکتا اس قسم کے کام کو پھر پروپیگنڈہ کام کا نام دیا جاتا ہے۔

میاں صاحب جو کہ ایک اچھے مؤلف ، مترجم ، مصنف اور محقق ہیں اپنے تحقیقی کاموں کے لئے ایک اچھی اور بھرپور لائبریری رکھتے ہیں جو اس قسم کے کاموں کے لئے نہایت ضروری ہوتی ہے مطالعے کے بڑے رسیا اور حافظے کے لحاظ سے بڑے تیز واقع ہوئے ہیں ہمت کے ذہنی ہیں اور ایک نہ تھکنے والے انسان ہیں ۔ ہر وقت لکھنے پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حافظہ میں یادداشت کا ایک انبار جمع کر چکے ہیں معمولی معمولی کام کے لئے لمبے لمبے ہاتھ ڈالتے ہیں اور اپنی کہی ہوئی بات کو مضبوط اور مستند بنانے کے لئے کئی کئی دلائل ، حوالے اور سند پیش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے کام میں پڑھنے والوں کو بہت کچھ میسر آ جاتا ہے۔ یہ میاں صاحب کی محنت اور لگن ہی کا جذبہ اور اثر ہے کہ ان کی کتابیں قارئین میں پسند کی جاتی ہیں خریدی جاتی ہیں اور پڑھی جاتی ہیں ۔ اور یہی ایک مصنف کی مستند ہونے کی بڑی دلیل ہوتی ہے۔

میاں صاحب بذات خود ایک سیدھے سادھے ، بے

Marfat.com

عیب اور بے ضرر انسان ہیں اتنے بڑے کام کے باوجود نہ بے جا شملہ اُونچا کرنے کی کوشش کرتے ہیں نہ اپنے کام کا خود پروپیگنڈہ کرتے ہیں نہ بہتر اور کہتر کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور نہ مستند ہے میرا فرمایا ہوا کا نقارہ بجاتے ہیں بلکہ کام کام اور کام ہی کر جاتے ہیں اور نتیجہ قارئین پر چھوڑ جاتے ہیں اور اگر محققین دلائل وبراہین کی روشنی میں کوئی اچھا، ٹھوس اور تحقیقی نتیجہ سامنے لاسکیں تو میاں صاحب اس کی قبولیت کے لئے ہر وقت اور ہر دم تیار رہا کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہیں۔

یہ ہماری بدقسمتی اور بدقسمتی کیا ایک قسم کی نا اہلی ہے۔ حسد ہے، بغض ہے اور نا قدری ہے کہ ہم اپنے لکھاریوں، مصنفوں، دانشوروں اور محققین کی زندگی میں قدر نہیں کرتے ان کی ساری جدو جہد، محنت، ہمت اور مصائب و تکالیف اٹھانا تو ہماری بقا، دانش اور بہتر زندگی گذارنے کے لئے ہوتا ہے کیونکہ اچھے دانشور روز روز پیدا نہیں ہوتے تصنیف و تالیف اور تحقیق کا کام جان جوکوں میں ڈالنے والا کام ہے اس میں آدمی کی پوری زندگی صرف ہو جاتی ہے اور وہ بھی تھکاوٹوں سے بھری ہوئی زندگی ہوتی ہے۔

بیدار اور ہوشیار اقوام وہ ہوتی ہیں جو ہر وقت اپنے

Marfat.com

دانشوروں کی قدر کریں ان کو سہولیات مہیا کریں اور ان کو روزگار کی فکر سے آزاد کردیں تاکہ وہ یکسو ہو کر اپنے کام میں مگن ہو سکے۔

لیکن دوسری طرف ہمارے دانشور اور محقق میاں ظاہر شاہ صاحب قادری ہیں جن کو کسی بھی قسم کی سہولت میسر اور مہیا نہیں ہے سوات کے پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے خون پسینہ کی کمائی کتب کی نذر کر کے ہمارے لئے بہت کچھ اور سب کچھ کر رہے ہیں اور مسلسل کر رہے ہیں اور آج کل کتاب کا لکھنا اور چھپوانا یقیناً ایک نہایت ہی مشکل کام ہے لیکن وہ یہ مشکل کر کے دکھاتے ہیں تو کیا اسی ملک کے ایک شہری کے ناطے حکومت کے مختلف اداروں کا یہ فرض عین نہیں بنتا کہ میاں صاحب کی کتابیں اپنے اپنے اداروں کے کتب خانوں کے لئے خریدنے کے احکامات جاری کردے تاکہ ہمارا یہ دانشور آگے آسانی کے ساتھ اور بروقت مزید کام کر سکے میں ذاتی طور پر میاں صاحب کے جذبے، لگن، مطالعے اور جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

احترام کے ساتھ۔

محمد پرویش شاہین
سکندر قلعہ منگلور سوات

فون ۰۹۳۶-۷۳۰۴۸۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

از

حضرت العلامہ مفتی خلیل الرحمان گلوزی پشاور

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام کے بعد دنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا فرمائے ہیں جنہیں اصطلاح شرع شریف میں اولیاء اللہ کہا جاتا ہے یہ حقیقت ہے کہ اولیاء اللہ کا مقام عام لوگوں سے بہت زیادہ ارفع و بالا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ لذات دنیاوی طلب جاہ مال وغیرہ یکسر ترک فرما دیتے ہیں ان کا مقصد صرف اور صرف قرب الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اس کے لئے وہ اپنے نفس امارہ کو زندہ درگور کرنے کیلئے اس کے ساتھ ہمہ وقت برسرِ پیکار رہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہیں سب سے بڑا جہاد (رَجَعْنَا اِلیٰ الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ) حدیث شریف مشہور ہے۔

شعر:۔

نہنگ و اژدہا شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

اپنے نفس امارہ پر قابو پانے کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں نفس امارہ کی شرارتوں سے محفوظ فرما دیتا ہے اور یہ پاکباز

Marfat.com

(مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا نمونہ بن جاتے ہیں)

یہ حضرات اپنے مجاہدات اور ریاضات کے دوران دنیا والوں سے بہت دور جنگلوں پہاڑوں ویرانوں میں جا کر بسیرا کر لیتے ہیں تا کہ انہیں اپنے مالک حقیقی سے حصول ثواب کے لئے پوری یکسوئی میسر آ سکے یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر سختی سے عمل پیرا رہتے ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر حصول ثواب و رضائے الٰہی کا حصول ناممکن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ۔ الایہ۔ ، یعنی آپ فرمائے کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے تو تو میری اتباع کرو۔ الخ۔)

شعر:۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یہ مردان خدا اتباع سنت کے ساتھ ساتھ اپنے پیرو مرشد کے حکم سے سالہا سال ان ویرانوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں اور دنیا سے سروکار نہ رکھتے ہوئے نہایت پرسکون اطمینان سے وقت گذارتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے (اَلَاْ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ) خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان اور سکون

Marfat.com

میسر ہوتا ہے۔

یہ اولیاءؒ جب اپنی عبادات مجاہدات اور طلب صادق کے ذریعے دائرہ قرب الٰہی میں پہنچتے ہیں تو پھر رب کائنات اپنی عنایات کے دروازے ان نفوس ذکیہ پر کھول دیتا ہے۔ جیسے کہ حدیث قدسی ہے روح البیان میں ہے فَیَکُوْنَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ھُوَالسَّمْعُ وَالْاَبْصَارُ ھُمْ وَاَلْسِنَتِھُمْ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ۔فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہٖ وَرِجْلَہُ الَّذِیْ یَمْشِیْ بِھَاوَاِنْ سَئَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہُ۔
مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۹ روح البیان جلد ۳ صفحہ ۲۷۶۔

ترجمہ:۔ پس میں اپنے ولی کے کان بن جاتا ہوں جسے وہ سنتا ہے اور میں اپنے ولی کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر میرا ولی مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کر دیتا ہوں۔

اَللّٰہُ تبارک و تعالیٰ وحدہٗ لا شریک لہٗ لا مثل لہٗ وَلامِثال لہٗ (لیس کمثلہ شیئی وھو السمیع البصیر) اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے

Marfat.com

اس کے مثل کوئی چیز نہیں حدیث قدسی میں رب ذوالجلال نے فرمایا کہ میں اپنے ولی کے کان آنکھ ہاتھ پیر بن جاتا ہوں جبکہ یہ صفات مخلوق کی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اسے پاک ومنزہ ہے تو حدیث شریف کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندے کو ایسی طاقت اور قدرت عطا فرماتا ہے جو کہ خدائی طاقت ہوتی ہے اور وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوتی۔

شعر:۔ تیر جستہ باز گرداند زراہ اور فرماتے ہیں۔

شعر:۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(مثنوی شریف)

جب یہ حضرات کامیاب و کامران ہوکر اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں تو پھر رب ذوالجلال انہیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے رشد و ہدایت کے لئے اعلیٰ مناصب پر فائز فرما دیتا ہے جو درحقیقت وارث انبیاء ہیں اور یہی حضرات و علماء ہیں جو ظاہری باطنی علوم سے مالا مال ہیں اور جن کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل) صفحہ ۲۵۵ جلد نمبر۳ تفسیر روح البیان۔ یعنی میری

Marfat.com

امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی مانند ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے (اَلشَّیْخُ فِی قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِی اُمَّتِہٖ) صفحہ ۴۶۶ جلد ۳ روح البیان یعنی شیخ اپنی قوم میں مثل نبی امت امت میں ہوتا ہے۔ مثنوی شریف میں رومی فرماتے ہیں۔

شعر:۔

گفت پیغمبر کہ شیخی رفتہ پیش
چوں نبی باشد میان قوم خویش

یہ اولیاء اللہ دنیا کے ہر ملک میں اشاعت اسلام اور کفر و شرک کی بیخ کنی میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں ان حضرات کو نہ مال وزکواۃ کی لالچ اور نہ جاہ وجلال کی خواہش ہوتی ہے اور نہ کسی کا خوف (وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ) کسی معاند مخالف سے نہ ڈرتے ہیں نہ ان کی پرواہ کرتے ہیں کیونکہ ان کے معاملات اور رابطہ مالک حقیقی سے استوار رہتا ہے جو بہت طاقت والا اور غالب ہے
(اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ)

مشاہیر اولیاء اللہ:۔ ان ہی گروہ اولیاء میں سے چند مشاہیر اولیاء کرام صوبہ سرحد اور نواحی علاقوں میں اپنا فریضہ ادا کرنے کیلئے دوسرے ممالک سے تشریف لائے ہیں کیونکہ

Marfat.com

آج سے تین چار سو سال قبل پشاور۔ شبقدر، علاقہ یوسفزئی، بونیر، دیر، سوات، کوہستان وغیرہ یہ سب علاقے کفر و شرک، بدھ مت، ہندو مت سے اٹے پڑے تھے اور کہیں کہیں سکھ راجے اور مہاراجے برسر اقتدار تھے ان حالات میں ان علاقوں میں رشد و ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے (اولیاء اللہ) پہنچے جن میں سے چند اولیاء اللہ حضرات کے نام یہ ہیں۔

حضرت شیخ جنید پشاوری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سید حسن رحمتہ اللہ علیہ پشاور، حضرت میاں محمد عمر (چمکنی) رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید عبدالوہاب (پنجو) رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت سفان بن محبق ھذلی رضی اللہ عنہ المعروف بہ اصحاب بابا چغرمٹی) ، حضرت غوث الزمان عبدالغفور رحمتہ اللہ علیہ (سوات)، حضرت علی غواص ترمذی المعروف بہ پیر بابا رحمتہ اللہ (بونیر)، حضرت شلمان بابا جی رحمتہ اللہ علیہ (لنڈ یکوتل) حضرت شیخ حافظ غلام محمد (المعروف بہ حافظ بدھائی) رحمتہ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ (مانکی شریف)، حضرت شیخ رحمکار رحمتہ اللہ علیہ، حضرت اخون درویزہ ننگرہاری رحمتہ اللہ علیہ۔

یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جنہوں نے دین اسلام کی

Marfat.com

اشاعت کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں جس علاقے میں کفر و شرک کی تاریکی دیکھتے وہاں پہنچ کر دین حق کی شمع روشن فرماتے لوگوں کو اللہ و رسول کی طرف بلاتے جہاں علوم ظاہری کی ضرورت ہوتی وہاں اسی سے رشد و ہدایت فرماتے جہاں علم و باطن کی ضرورت پڑتی وہاں اپنی خداداد باطنی روحانی طاقت سے مخلوق خدا کو راہ راست پر لاتے غرضیکہ ان نفوس ذکیہ محبوبان خدا کی مساعی جمیلہ سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں گم گشتگان راہ حق راہ راست پر آئے اور واصل بخدا ہوئے ان برگزیدگان خدا کا یہ معمول رہا ہے کہ کفر و شرک میں مبتلا لوگوں کو اسلامی تبلیغ کی بدولت راہ راست پر لگاتے اور اگر کوئی دشمن اسلام یا ملحدان کے ساتھ مقابلہ یا مناظرہ کرتا تو یہ مقبولان حق فوراً وہاں پہنچ کر اس کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے اور پھر نتیجہ وہی ہوتا جو ساحران موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوا تھا ان اولیاء کرام نے اپنے اپنے وقت میں جہاں ضرورت محسوس کی وہاں جا کر بھرپور طریقے سے دین اسلام کی خدمت فرمائی۔

شعر:۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

Marfat.com

ان کے مخلوق خدا کو رشد و ہدایت کے کارناموں سے لاتعداد کتابیں مزین ہیں یوں تو دین اسلام کی خدمت اور اشاعت کے سلسلے میں جو صعوبتیں اور تکالیف ان پاکبازان ملت اسلامیہ کو درپیش آئی ہیں وہ تاریخ کی اکثر کتابوں میں ثبت ہیں لیکن شیخ المشائخ حضرت سید علی غواص ترمذی المعروف (پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ) اور فخر العلماء حضرت اخون درویزہ بابا رحمتہ اللہ علیہ کا دور نہایت پرفتن اور پر آشوب دور تھا۔ حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت ۹۰۸ ہجری میں ہوئی اور وفات ۹۹۱ ہجری میں ہوئی آپ بڑے عالم فاضل انسان تھے جامع شریعت و طریقت تھے بڑے بڑے علماء سے ان کے مناظرے اور مجادلے ہوتے رہتے اس زمانے میں دشمنان اسلام کے ہتھکنڈے تو ایک طرف خاص کر اسلامی معاشرے میں جعلی پیروں کی بھرمار تھی جو اکثر ملحدانہ عقائد اور تناسخ اواگون جادو ٹونے وغیرہ کی پرچار عوام میں کیا کرتے۔ یوں تو ان گمراہوں کے سحر باطل کو توڑنے کے لئے پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کو ہوئے بایزید انصاری کو حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ نے پیر تاریک کا نام دیا اور اس کے پیروکاروں کو (تاریکی) کہا جانے لگا۔

بایزید انصاری کے علاوہ بھی بہت سے جعلی پیر لوگوں کو

Marfat.com

بشدت گمراہ کرنے میں مصروف تھے۔ جس میں سے۔ پیر پہلوان جو خراسان سے آ کر چکدرہ میں مقیم تھا اور رافضی عقیدے کا حامل تھا۔ لال شہباز قلندر۔ موضع لنگر میں مقیم تھا بھنگ پینے والا انسان تھا اس نے علاقہ ڈھوک پر حملہ کیا اس جنگ میں مارا گیا جہاں اس کو دفن کیا گیا اس جگہ کا نام شہباز گڑھ پڑ گیا۔ پیر طیب مدعی ولایت تھا یہ شخص عقیدہ تناسخ کا قائل تھا۔۴۔ پیر ولی بڑ پچی یہ بھی عقیدہ تناسخ کا قائل تھا۔۵۔ ملا میروان کا عقیدہ تھا کہ رب العزت ایک وسیع مکان میں انسان کی صورت میں متشکل ہو کر تخت پر جلوہ افروز ہے۔۶۔ شیخ میران صواتی علم غیب کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) اپنی خدائی کے اختیارات و تصرفات مجھے بتلاتا رہتا ہے۔۷۔ شیخ میرداد خیل۔ نت نئے عجیب وغریب دعوے کیا کرتا تھا وہ کہتا تھا میرے سابقہ کبیر گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیئے اور آئندہ بھی معاف کرتا رہے گا۔

۸۔ ملا رکن الدین۔ یہ شخص بدعقیدگی میں حد سے بڑھ گیا تھا اور ملحدانہ حدوں کو چھوتا تھا۔ ۹۔ ملا عبدالرحمان یہ ہندوستان سے وارد ہوا تھا یہ بعث ثانی احوال قیامت کا منکر تھا۔ ۱۰۔ زڑی خان یہ بھی پیر تھا تارک صوم وصلوۃ اور آزاد منش انسان تھا۔ غرضیکہ مصنف (حیات پیر باباؒ) نے اس قسم کے ۳۲

Marfat.com

سے زائد پیروں کا ذکر کیا ہے جو سب کے سب بدعقیدہ ملحد اور خود ساختہ پیر تھے یہ تھا اس عہد کے خود ساختہ پیروں کا حال لیکن اس قسم کے تمام پیروں کا سرغنہ وہ شخص تھا جو اپنے کو پیر روشن کہا کرتا تھا لیکن حضرت شیخ المشائخ سید علی غواص رحمتہ اللہ علیہ المعروف پیر باباؒ نے اس کو پیر تاریک کا نام دیا تھا۔ جس کا تھوڑا سا حال درج ذیل ہے۔

یوں تو حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ سید علی ترمذیؒ اور حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے اراتمندوں کو بہت سے بدعقیدے مدعیان ولایت سے مقابلے اور مناظرے کرنے پڑے تھے تاہم ان کی یادگار معرکے وہ تھے جو بایزید انصاری (پیر تاریک) اور ان کے ساتھیوں سے ہوئے صفحہ ۱۳۳ حیات پیر باباؒ بایزید انصاری (پیر تاریکے) وزیرستان کے مقام کانی گرام کے ارمڑ قبیلہ کا چشم و چراغ تھا اس کے والد کا نام قاضی عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔ اس کا سال ولادت ۱۵۲۵ء ہے یہ ان دنوں پیدا ہوا تھا جب بابر نے دہلی پر حملہ کیا تھا پیر تاریکے ملحدانہ عقائد کا حامل تھا۔ اس نے علم حاصل نہیں کیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ہادی اور رہنما کہتا تھا وہ کہتا تھا مجھے الہام ہوتا ہے۔ وہ کہتا تھا خلق منافق ہیں۔ صفحہ ۱۴۳ حیات پیر باباؒ۔ تاریکے اپنے مریدوں کے حلقہ

Marfat.com

میں بسا اوقات (نبی) ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا کرتا۔ وہ اصل میں اپنی نئی شریعت رائج کرنے کے درپے تھا۔

بایزید (تاریکے) کے پاس ایک مہر تھی جس پر یہ عبارت کندہ تھی۔ سبحانک الملک الباری۔ جدا کرد عالم نوری از ناری۔ بایزید انصاری) دوسری مہر تھی جس پر یہ عبارت نقش تھی۔ بایزید مسکین ہادی المضلین بایزید۔ پیر تاریک نے اپنے عقیدتمندوں مریدوں کو قتل و غارت لوٹ مار اور بدکاری کی بھی اجازت دے رکھی تھی یہ لوگ بزرگوں ائمہ دین کے متعلق بڑی بے باکی اور گستاخی سے باتیں کرتے۔ یہ لوگ بعث بعد الموت کے بھی منکر تھے اور کہتے کہ اس جسم کو جس قدر ناز و نعمت میں رکھو اچھا ہے ان کے خیال میں انسان مرنے کے بعد دوسری صورت میں جنم لیتا ہے نہ حساب ہے نہ کتاب نہ دوزخ ہے نہ جنت یہی دنیا۔ دنیا بھی ہے اور آخرت بھی۔ زندگی کے جتنے مزے لوٹ سکتے ہو لوٹو۔ اس پیر روشن (تاریکی) نے ایک عورت کو جس کا نام قاشی تھا اپنا خلیفہ بنا کر تبلیغ پر مامور کر رکھا تھا اصل میں یہ نوجوانوں اور فاسقوں کو جال میں پھنسانے کا ذریعہ تھی۔ پورا قصہ (حیات پیر باباؒ) میں ہے۔ بہر حال اس پرفتن دور میں کئی ایسے نام نہاد خود ساختہ جعلی پیروں کے ساتھ جو بدعقیدہ اور ملحد تھے حضرت شیخ المشائخ

Marfat.com

سید علی غواص المعروف (پیر باباؒ) اور حضرت العلامہ اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ نے مناظرے اور مقابلے کئے لیکن ہمیشہ جیت حق کی رہی اور ان جعلی پیروں کو منہ کی کھانی پڑی۔ بارہا ایسا ہوتا کہ پیر بابا ایسے گمراہوں کا مناظرہ اور مجادلہ حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد فرماتے یوں تو حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ ہر گمراہ کے ساتھ مناظرہ اور مقابلہ کرنے کے لئے خود پہنچ جایا کرتے اور اس گمراہ کو شکست فاش ہوتی نتیجتاً یا تو وہ راہ سنت پر آ جاتا یا پھر کہیں بھاگ جاتا۔ لیکن پیر تاریک (خود ساختہ پیر روشن) ایک ایسا شخص تھا جو کئی بار حضرت اخون درویزہ بابا رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں شکست فاش کھایا لیکن وہ راہ راست پر نہ آیا۔ سچ ہے (مَنْ یُضلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهُ) اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دے تو اسے راہ راست پر کون لائے) تذکرہ علماء و مشائخ سرحد میں ہے کہ حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ نے تین بار اس پیر تاریک سے مناظرہ کیا ہر بار اس نے شکست کھائی آخر کار چوتھی بار فیصلہ کن مناظرہ مباحثہ کیلئے اسے بلایا گیا تو وہ سامنے نہ آیا۔ اور آتا بھی کیسے حضرت پیر باباؒ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کے پاس خدائی طاقت تھی اور پیر تاریک کے پاس طاغوتی اور شیطانی طاقت تھی۔

Marfat.com

حضرت العلامہ اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ جید عالم جامع المعقول والمنقول تھے ولی کامل تھے صاحب خوارق و کرامات تھے ماحی البدعت محی السنتہ تھے۔ مبلغ اسلام تھے اپنی زندگی خدمت دین اسلام کیلئے وقف کر چکے تھے ہمیشہ ملحدوں زندیقوں جعلی پیروں کے ساتھ برسرپیکار رہتے تھے۔

جناب محمد شفیع صابر صاحب ایم اے انگریزی ہیں اور ساتھ ہی فارسی، عربی، پشتو، ہندو ادبیات کے فاضل بھی ہیں اپنی کتاب (حیات پیر باباؒ) میں صفحہ ۱۲۷ پر لکھتے ہیں۔ حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ کما حقہ ادا کیا انہوں نے قاشقار (چترال) کشمیر اور دوسرے دور و دراز مقامات کے دورے کئے اور وہاں کے علماء صلحاء فقراء سے استفادہ کیا جب واپس اپنے شیخ گرامی (پیر باباؒ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت اخون درویزہؒ کو چاروں سلسلوں میں انہیں ماذون اور خلیفہ بنایا۔ ماذون اور صاحب اجازت ہونے کے بعد انہوں نے عامتہ المسلمین کی اصلاح کی کوششوں کو تیز تر کر دیں جیسے کہ بتایا جا چکا ہے کہ وہ دور دینی اعتبار سے بڑی ابتری کا دور تھا جو بھی اٹھتا اپنے بھونڈے عقیدوں کا ڈھنڈورا پیٹتا۔ اکثر لوگ شرک و بدعت اور غیر اسلامی عقائد اختیار کر چکے تھے ہر طرف بے

Marfat.com

عمل علماء نام نہاد صوفی اور اباحتی پیروں کی بھرمار تھی وہ لوگ محض دنیوی فوائد کے لئے لوگوں کو اپنے شعبدہ بازیوں سے گمراہ کرنے میں مصروف تھے ایسے میں حضرت اخون درویزہؒ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ان ملحدوں اور منکران دین کے خلاف آخری دم تک اپنے قلم اور زبان سے جہاد کیا حضرت اخون درویزہؒ نے بتیس سے زائد گمراہوں کی نام نہاد پیشوائیت کا خاتمہ کیا الخ صفحہ ۱۵۸ حیات پیر باباؒ)

اسی کتاب میں آگے چل کر فرماتے ہیں حضرت پیر باباؒ کے خلفاء میں سب سے زیادہ شہرت حضرت اخون درویزہؒ کے حصے میں آئی انہوں نے اپنے مرشد گرامی حضرت پیر باباؒ کی زندگی میں بھی ۲۹ سال تک شب و روز ان کا ساتھ دیا۔ ان کی طرف سے مخالفین اور بدعقیدہ لوگوں سے مناظرے اور مجادلے کئے کفار کے خلاف جہاد میں سرگرم حصہ لیا۔ مرشد گرامی کے وصال کے بعد جس نے اپنے مرشد کے مشن کی وہ بھی حضرت اخون درویزہؒ ہی تھے۔ الی ان ---۔ حضرت اخون درویزہؒ متبحر عالم تھے۔ متقی انسان تھے۔ دین کے اس درجہ عاشق تھے کہ اپنے فرزند عزیز کو کوہستان میں کفار کے خلاف جہاد میں بھیجا جہاں وہ راہ حق میں شہید ہو گئے۔ صفحہ ۶۰) حیات پیر بابا رحمہ۔

Marfat.com

دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق حضرت اخون درویزہؒ ایک آتش بیان خطیب اثر انگیز مقرر و مؤلف اور نہایت سخت گیر محتسب تھے۔ پشتو، فارسی اور عربی میں تقریر کرتے تھے۔شعر کہتے تھے اور حاضرین پر چھا جانے کا وصف رکھتے تھےصفحہ۱۵۵حیات پیر باباؒ)

حضرت اخون درویزہؒ نے طویل عمر پائی زیادہ عرصہ یوسفزئی میں رہے اور وہیں زندگی گذاری تاہم آخری دنوں میں پشاور آگئے انہوں نے یہیں وفات پائی ان کا مزار پشاور شہر کے مشرق میں ہزار خوانی کے نواح میں مرجع خلائق ہے آج چار سو سال گذر جانے کے بعد بھی پیر باباؒ اور اخون درویزہؒ سے اہل سرحد کی عقیدت کا سلسلہ بدستور قائم ہے۔

لیکن بایزید انصاری۔ پیر تاریکے۔اور اس کے خلفاء کے کوئی اراتمند کہیں دیکھنے میں نہیں آئے) صفحہ۱۵۳حیات پیر باباؒ)

حضرت العلامہ شیخ القرآن والحدیث سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ حسنیہ یکہ توت شریف پشاور شہر کے سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی زیدہ عمرہ و دام فیضہ نے اپنی کتاب (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد) میں تحریر فرماتے ہیں (حضرت اخون درویزہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ ننگرہاری) ولادت

Marfat.com

۹۵۶ھ وفات ۱۰۴۸ھ آپ کا اسمی گرامی درویزہ والد کا نام گدا دادا کا نام سعدی اور لقب رئیس الفضلاء ہے آپ علاقہ ننگر ہار ملحقہ کابل کے رہنے والے تھے۔ (وضاحت) یہاں حضرت العلامہ مذکورہ نے لفظ اخون کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ اخون اخوند کا مرخم ہے یہ تورانی لفظ ہے جس کے معنی تبحر عالم کے ہیں۔ الخ)

حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ علوم متداولہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد معرفت میں کوشاں ہوتے آخر کار آپ کے استاد صاحب ملا سنجر صاحب نے آپ کو حضرت شیخ الاسلام والمسلمین جانشین حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سید علی ترمذی المشہور پیر بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر کیا۔

حضرت اخون درویزہؒ نے اپنے علم زہد وریاضت اور عبادت کا تمام حال عرض کیا اور ساتھ ہی اپنی پریشانی کا بھی تذکرہ کیا حضرت پیر باباؒ نے متبسمانہ انداز میں فرمایا (شیخ کامل افغانان گشتہ) یعنی افغانوں کے شیخ کامل بن گئے ہو الخ۔ صفحہ ۲۷ جلد اول تذکرہ علماء ومشائخ سرحد)

اس کے بعد حضرت اخون درویزہؒ اپنے مرشد گرامی کی اجازت سے ایک طویل سفر پر روانہ ہوئے یعنی چترال

Marfat.com

اور کشمیر وغیرہ کے علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے رہے جب واپس اپنے شیخ کی خدمت بابرکت میں پہنچے تو حضرت پیر باباؒ نے ہر چہار سلاسل میں آپ کو ماذون اور معنعن فرمایا (یعنی سلسلہ چشتیہ) سروردیہ، کبرویہ اور شطاریہ میں۔ آپ مسند آرائے شریعت و حقیقت ہوکر علم ظاہری و باطنی کی اشاعت میں مصروف ہوگئے۔ حضرت اخون درویزہؒ کا دور خاص بدعت اور الحاد و زندقہ کا دور تھا شیخ الاسلام و المسلمین حضرت پیر باباؒ کے زیر سایہ آپ نے بھی سر دھڑ کی بازی لگا کر اس الحاد و زندقہ کا خوب مقابلہ کیا۔ صفحہ ۲۹ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد۔ حضرت اخون درویزہؒ ایک مرد حق گو اور مرد خدا کی طرح اپنی جان خطرہ میں ڈال کر اپنے شیخ کے ارشاد پر عمل پیرا رہے اور ان منکرین کے خلاف جہاد بالقلم اور باللسان آخری دم تک جاری رکھی۔ صفحہ ۳۰ تذکرہ علماء و مشائخ اس وقت جن گمراہوں کے خلاف آپ نے قدم اٹھایا اور بحث و مباحثہ کیا ان میں سے مشہور ترین پیر پہلوان۔ بابا قلندر رافضی۔ پیر طیب غلجی۔ پیر ولی ٹرچی کریمداد ملحد۔ ملا رکن الدین، شیخ حسن تیراہی، خواجہ خضر افغانی، حاجی محمد، حاجی عمر غوری خیل، شیخ قاسم غوری خیل، بایزید انصاری الملقب پیر روشن، المعروف پیر تاریک، پیر قاسم۔

Marfat.com

یہ تمام خود ساختہ جعلی پیر نہایت بدعقیدہ اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ملحد تھے۔ صفحہ ۱۳۱ اول تذکرہ علماء و مشائخ سرحد۔

حضرت اخون درویزہؒ نے بہت کتابیں لکھی ہیں جو غالباً بیس ہیں ان میں پانچ چھپ چکی ہیں، تذکرہ الابرار والاشرار، ارشاد الطالبین، ارشاد المریدین، مخزن الاسلام (پشتو میں ہے) شرح قصیدۃ الامالی و شرح اسماء الحسنیٰ، بھی غالباً چھپی ہے۔

آپ جامع علوم ظاہر و باطن تھے اور اپنی ولایت کے جمال کو درس و تدریس اور تعلیم و ملائی میں پوشیدہ رکھتے تھے اور زنادقہ ملاحدہ اور رفضہ کے شر کو دفع کرنے میں بہت زیادہ کوشاں رہتے جب بھی سنتے کہ فلاں جگہ میں رافضی یا ملحد ہے فوراً وہاں پہنچتے اور اس کے ساتھ مقابلہ کرتے۔

آپ بہت زیادہ صاحب کرامات تھے لیکن ظاہر نہ فرماتے پھر بھی آپ کی ایک زندہ کرامت یہ ہے کہ اس وقت تک آپ کے مزار کے احاطہ میں کوئی عورت داخل نہیں ہو سکتی بلکہ باہر سے کھڑے ہو کر عورتیں فاتحہ پڑھتی ہیں۔ اور یہ کرامت بھی آپ کی مشہور ہے کہ جو بچہ غبی یا کند ذہن ہو یا

Marfat.com

جس حافظ قران کو قرآن حفظ نہ ہوتا ہو وہ آپ کے مزار اقدس پر جاکر تین یا پانچ یا سات جمعرات قرآن پڑھے تو اللہ تعالٰی کے فضل سے اس کی زبان رواں ہو جاتی ہے آپ کی وفات ۱۰۴۸ھ میں ہوئی اور آپ کے صاحبزادہ حضرت مولٰنا شہید کی وفات ۱۰۷۲ھ میں ہوئی انکا مزار کانجو سوات میں ہے۔ صفحہ ۳۸ تذکرہ عطاء ومشائخ۔

علامہ عالم فقری نے اپنی کتاب اولیاء پاکستان میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ بہت زیادہ مشہور ہیں۔ صفحہ ۳۹۱ تذکرہ علماء پاکستان مؤلف علامہ عالم فقری۔

زبدۃ المورخین حضرت علامہ قاضی مفتی غلام سرور لاہوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب خزینتہ الاصفیاء میں تحریر فرماتے ہیں مولانا درویزہ پشاوری چشتی قدس سرہ مرید وخلیفہ میر سید علی غواص است جامع علوم ظاہر و باطن بود جمال ولایت خودرا در پردہ تدریس وتعلیم و ملائی پوشیدہ میداشت و دردفع زنادقہ و ملاحدہ و رفضہ بسیاری کوشید و ہر جاکہ ملحدی یا رافضی شنیدی نزداورسیدے وبااوتذاکرہ کردے واورا ملزم ساختی خصوصا باعیسٰی بلوتی بسیار تذاکردو بایزید ملحد کہ خودرا پیر

Marfat.com

روشن نام نہادہ بود با او مذاکرہ کردے و اورابنام تاریکی فرمودے الخ (صفحہ ۱۷۴ جلد نمبر 1 خزینۃ الاصفیاء۔)

ترجمہ:۔ یعنی مولانا درویزہ رحمتہ اللہ علیہ چشتی قدس سرہ حضرت سید علی غواص ترمذی قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تھے جامع علوم ظاہر و باطن تھے اپنی ولایت اور کرامات کو درس و تدریس اور تعلیم و ملائی کے پردہ میں پوشیدہ رکھتے تھے زندیقوں ملحدوں رافضوں کو دفع کرنے میں بہت زیادہ کوشاں رہتے تھے جب سنتے کہ فلاں جگہ میں کوئی ملحد یا رافضی ہے تو دہن سے وہاں پہنچ جایا کرتے اور اس کے ساتھ مناظرہ مباحثہ کرتے یہاں تک کہ اس کو ملامت ہوتی اور شکست سے دوچار ہوتے حضرت اخون درویزہؒ نے خاص کر عیسیٰ بلوتی ملحد کے ساتھ بہت مناظرہ کیا اور بایزید ملحد کے ساتھ جو اپنے اوپر پیر روشن نام رکھا تھا اور وہ پیر تاریک کے نام سے پکارا جاتا تھا اس کے ساتھ بھی بہت مناظرہ مقابلہ کیا علامہ قاضی مفتی غلام سرور صاحب مرحوم صفحہ ۱۷۴ جلد اول خزینۃ الاصفیاء۔

حضرت علامہ مولنا عبدالحلیم اثر افغانی اپنی کتاب (روحانی رابطہ) اور روحانی تڑون) جو پشتو زبان میں ہے۔ میں حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات کو پوری تفصیل سے بیان فرمائے ہیں جس کا ترجمہ ہم اردو میں کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ ۔ ولادت ۔ ۹۴۰ھ ۔ وفات ۱۰۴۸ھ ۔

حضرت مولنا شیخ المشائخ قدوۃ العلماء الراسخین زبدۃ الاولیاء الکاملین شیخ عبداللہ المعروف بہ اللہ داد اور ملقب بہ اخون درویزہ ننگرہاریؒ ایک مشہور دینی عالم اور روحانی پیشوا تھے ۔ الخ ۔ صفحہ ۱۱۵ روحانی رابطہ ۔ حضرت اخون درویزہؒ مشہور بزرگ پیر شریعت پیر طریقت حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قدوۃ الاولیاء الکاملین قطب الوجود غوث العالم غواص بحرالاسرار والرموز والمعانی السید العلی الترمذی الحسینی ۔ المعروف پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے اپنے بوسیلہ ملا زنگیؒ حضرت پیر بابا سے بیعت فرمائی تھی ۔ بعد میں حضرت پیر باباؒ نے حضرت اخون درویزہؒ کو چاروں سلسلوں یعنی سلسلہ عالیہ قادریہ ۔ سہروردیہ ۔ چشتیہ اور کبرویہ میں خلافت و اجازت عطا فرمائی ۔ صفحہ ۱۱۳ روحانی حضرت اخون درویزہؒ نے اپنی طویل عمر میں علمی ، ادبی ، تاریخی مذہبی اور تبلیغی کارنامے انجام تک پہنچائے تھے اسی وجہ سے بعد میں آنے والے ادیبوں ، شاعروں ، عالموں نے ان کو ان الفاظ سے یعنی بحیثیت عالم ، ادیب مؤرخ ، صوفی ، واعظ ، مناظر ، مبلغ اسلام ، مصنف کے اپنی عقیدتمندی کا اظہار فرمایا اور بہت سے

Marfat.com

علماؤں، بزرگوں نے اپنی عقیدت کا اظہار ان الفاظ سے فرما دیا یعنی حضرت اخون درویزہؒ کی ذات بابرکات دین اسلام کا چراغ۔ مذہب اسلام کی روشنی، حق گو، فاضل عالم اہل ھوا اور اہل بدعت کے مقابلے میں ایمان و اسلام کے بڑے مدافع۔ قطب المملکتہ، رکن السنتہ۔ منبع الانوار، شیخ شیوخ الطریقہ امور شریعت کا علامہ، قبلتہ الابرار نقطتہ الاحرار، وحدت کے جذبات کا مجذوب، الشیخ فاضل، الولی الکامل۔
یہ ہے وہ ذات بابرکات حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کی جن کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار بعد میں آنے والے علماء کرام و مشائخ عظام نے مندرجہ بالا القابات کے ساتھ فرمایا اور ان کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ ذالک فضل اللہ۔

نوٹ:۔ ان تمام مذکورہ بالا حوالہ جات سے حضرت اخون درویزہؒ کا مرتبہ و مقام بخوبی آشکارا ہوا کہ وہ کون تھے اور کہاں تھے قارئین حضرات مذکورہ بالا حوالہ جات پر انصاف سے غور فرماویں۔

حضرت اخون درویزہؒ کے زمانے میں بکثرت ملحد بدعقیدہ گمراہ جعلی اور خودساختہ پیر تھے جو لوگوں کو صراط مستقیم سے بھٹکانے میں مصروف تھے اور عقائد اہل سنت والجماعت

Marfat.com

سے منحرف تھے حضرت اخون درویزہؒ نے اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ المشائخ علی غواص ترمذی معروف پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کی اجازت اور حکم سے ان تمام گمراہوں کے ساتھ مقابلے کئے اور ہر ایک گمراہ کو شکست فاش دی اور ان کا قلع قمع کر دیا لیکن سب سے زیادہ مقابلے مناظرے اپنے ان تمام ملحدین کے سرغنہ پیر روشان معروف بہ پیر تاریکے کے ساتھ کئے جو بہت بڑا گمراہ اور ملحد دائرہ اسلام سے خارج تھا اور اخون درویزہؒ اپنی کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار میں فرماتے ہیں کہ اگر اس دور میں ان بے دینوں اور ملحدین کا مقابلہ نہ کیا جاتا اور ان کا قلع قمع نہ ہوتا تو آج صوبہ سرحد میں ایک بھی مسلمان نظر نہ آتا۔

حضرت اخون درویزہؒ اگرچہ حق پر تھے اور ان کی تمام کوششیں اور کاوشیں دین مقدس اسلام کی سربلندی اور اشاعت اسلام کیلئے تھیں لیکن پھر بھی بعض لوگ حضرت اخون درویزہؒ کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں۔ اور ان کا کہنا یہ ہے کہ حضرت اخون درویزہؒ نے پیر روشان کے ساتھ مقابلہ نہ کیا ہوتا تو پیر روشان پختونوں کی ایک بڑی خود مختار ملکیت بنانے میں کامیاب ہو جاتے اور یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس وقت پیر روشان مغلوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف تھے

Marfat.com

اور نہایت سرگرمی سے مغلوں کے خلاف کام کرتے تھے لیکن اس کا پس منظر کچھ اور تھا جس کے لئے روحانی رابطہ کا مطالعہ ضروری ہے بہرحال اس ناقابل تسلیم اور بھونڈی وجہ سے بعض لوگ حضرت اخون درویزہؒ کی شان میں نامناسب گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان پر بے جا بے بنیاد الزام تراشی اور بہتان سے بھی گریز نہیں کرتے۔ یہ لوگ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت اخون درویزہؒ کے مقابلے مناظرے پیر روشان المعروف پیر تاریکی کے ساتھ اپنے مفادات یا عزت و ناموس کے لئے نہ تھے بلکہ وہ جو اتنی صعوبتیں اٹھا کر بے دینوں ملحدوں زندیقوں جعلی پیروں علماء سوء کے ساتھ مناظرے کیا کرتے تھے تو صرف اور صرف رضائے الٰہی اور اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے کرتے تھے اور اپنے آپ کو فریضہ تبلیغ کی بجا آوری سے عہدہ برآہ ہونے کے لئے

۔۔۔۔صفحہ ۳۸ ۵ روحانی رابطہ۔علامہ عبدالحلیم اثر۔

بہرحال حق پرستوں کے مخالفین دنیا میں ہوا کرتے ہیں قرآن کریم کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سلسلہ انبیاء کرام علیہ الصلواۃ والسلام سے جاری ہے ہر زمانے میں جو بھی نیک صالح ولی بزرگ دین اسلام کی خدمت کرتا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے بہت سے گمراہ جہلا اس کے

Marfat.com

مخالف بن جاتے ہیں اور اس کے ساتھ بغض و حسد کینہ عناد کرنے لگتے ہیں۔

اسی طرح حضرت اخون درویزہؒ کے بھی اس دور میں معاندین مخالفین موجود تھے جو ان کے مساعی جمیلہ کو اچھی نظر نہ دیکھتے تھے اور ان کی مخالفت پر ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے لیکن تعجب کا بھی مقام ہے اور افسوس کا بھی کہ آج چار سو سال بعد ایک کورچشم جس کا نام شیر افضل خان بریکوٹی سواتی ہے نے ایک کتاب بنام (بایزید انصاری پیر روشان) لکھی ہے کتاب کیا ہے بکواس اور خرافات کا مجموعہ ہے۔ کتاب میں مؤلف نے اپنی تصویر بھی چھاپی ہے۔ مؤلف نے مذکورہ کتاب میں جو اپنی تصویر چھاپی ہے مکمل طور پر وضع قطع اور لباس وغیرہ انگریزوں کا سا ہے مؤلف کے ساتھ ایک انگریز کھڑا ہے جس کو مؤلف اپنی مذکورہ کتاب تحفتاً دے رہا ہے۔ شرعی نقطۂ نگاہ سے تصویر نکالنا اشد ناجائز اور حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے جو تصویر نکالے گا خداوند کریم قیامت کے دن اسے کہے گا کہ اس کو زندہ کرو۔ مشکوٰۃ شریف۔

کفار کا لباس ایک سنی صحیح العقیدہ مسلمان کیلئے پہننا شرعاً ناجائز ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے مَنْ تشبہ

Marfat.com

بقوم فهو منهم ۔الحدیث ۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر یہ کتاب حق پر مبنی ہے تو پھر تو شیر افضل خان بریکوٹی کو چاہیئے تھا کہ کتاب کسی عالم دین کو دیتا نہ کہ انگریز کو اسے معلوم ہوا کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانان سرحد حضرت اخون درویزہؒ کو ایک جید عالم ظاہری اور باطنی علوم کا سمجھتے ہیں انہیں پیشوا و مقتدا مانتے ہیں اور انہیں ایک ولی کامل جانتے ہیں انہیں ایک غازی مجاہد مبلغ اسلام پیر طریقت رہبر شریعت کے طور پر پہنچانتے ہیں ایسے شخص کے خلاف اگر شیر افضل خان بریکوٹی نے ہرزہ سرائی ۔اور غلط بیانی کر کے کتاب لکھی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کتاب کو انگریز تحفہ میں قبول نہ کرے گا تو کون کرے گا اس کتاب کے لکھنے کا مقصد ہی اپنے انگریز آقاؤں کو خوش کرنا تھا لیکن اس طرف شیر افضل خان نے نہ دیکھا اور نہ سوچا کہ اس نے غضب الٰہی کو دعوت دی ۔مولنا رومی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ۔شعر ۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان زند

مثنوی یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی کو ذلیل کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو نیک پاک صلحاء لوگوں کی برائی کرنے کی

Marfat.com

طرف مائل کر دیتا ہے۔

حضرت اخون درویزہؒ اور حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے مانند دیگر اولیاء کرام بزرگان دین تو وہ ہستیاں ہیں جن کے بارے میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلآ اِنَّ اَولیاءَ اللہِ لاَ خوفٌ علیھِمْ ولاھُمْ یحزنونَ .الایہ.

خبردار:۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کے دوستوں کیلئے کوئی خوف نہیں دنیا اور آخرت میں ان حضرات کیلئے کوئی غم نہیں ۔

یہ ہے مقام اللہ کے دوستوں کا جسے ہم اولیاء کہتے ہیں ۔

اور حدیث قدسی ہے

(فکنت سمعہ الذی یسمع بہ الخ صفحہ ۱۸۹ مشکواۃ شریف)

ترجمہ:۔ میں اپنے ولی کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اپنے ولی کی آنکھ بن جاتا ہوں جسے وہ دیکھتا ہے اور میں اپنے ولی کے ہاتھ بن جاتا ہوں جسے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جسے وہ چلتا ہے اور اگر میرا ولی مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور اسے دیتا ہوں ۔

یہ ہے مقام اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا لیکن شیر افضل خان بریکوٹی کو یہ مقام اولیاء اللہ کا کہاں نظر آیا بہر حال شیر افضل خان بریکوٹی کو مقام اولیاء نظر آنے یا نہ آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

Marfat.com

شعر ہے۔

ماضر شمس الضحیٰ فی الافق طالعۃً
ان لا یریٰ ضؤھا من لیس ذا بصر

یعنی جب سورج افق آسمان پر طلوع ہو جاتا ہے تو اندھے کو نہ دیکھنے سے اس کی روشنی میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوتا۔ اب یہ اندھا اگر سورج کی عیب جوئی کرے تو تعجب کی بات اور مقام غور ضرور ہے۔ یہی کچھ حال ہے شیر افضل خان بریکوٹی صاحب کا۔ اور قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے (اُولٰئِکَ کَالا نعامِ بَلْ ھم اضل) یعنی ایسے لوگ جانوروں سے بھی گذرے ہیں) جنہیں حق سوجھنا ہی نہیں۔ اسی لئے تو حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ نے مثنوی میں فرمایا ہے۔

شعر:۔

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد
کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

ترجمہ:۔ اس وجہ سے پورا عالم گمراہ ہوگیا کیونکہ بہت کم لوگ اللہ تعالیٰ کے ابدال (اولیاء) سے آگاہ ہوئے (نوٹ) یقیناً شیر افضل خان انہیں لوگوں میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے مراتب اور مقامات سے بے خبر ہیں۔ مولانا رومی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

شعر:۔

اشقیار ا دیدہ بینا نبود

نیک و بد در دیدہ یکساں نمود

ترجمہ:۔ان بدبختوں کی دیکھنے والی آنکھ نہ تھی۔اچھا اور برا ان بدبختوں کی آنکھوں میں یکساں نظر آیا۔ مجھے مولانا کی بات سے اتفاق اس لئے ہے کہ جب میں نے شیر افضل خان بریکوٹی کی تصویر کو جب دیکھا تو مجھے اس میں نیک بختی کے کوئی آثار نظر نہیں آئے بلکہ نصاریٰ یعنی بدبختی کے آثار ضرور نظر آئے۔ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی کرنا انہیں اذیت پہنچانا ان کے ساتھ عناد رکھنا یہ سب وہ حرکات ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ متعلقہ شخص پر غضبناک ہوتا ہے۔ (جلد نمبر ۷۔

حدیث قدسی ہے۔ من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب، تفسیر روح البیان یعنی جس نے میرے ولی کو اذیت پہنچائی وہ میرے ساتھ لڑنے کو تیار ہو جائے کیا شیر افضل خان صاحب اللہ تعالیٰ سے لڑنے کی طاقت رکھتا ہے۔ حاشا ہرگز نہیں تو پھر توبہ تائب ہوکر بارگاہ رب العزت میں رجوع کرے اور اپنی کتاب (بایزید انصاری) کی رد میں (پیر تاریکی) کے نام سے ایک کتاب لکھ کر شائع

Marfat.com

کرے اور اقرار کرے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی تھی حقیقت میں
حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ولی اور
دوست تھے اور وہ حق پر تھے (فالحق احق ان یتبع)
پس حق ہی تابعداری کے لائق ہے اور اگر تو یہ نہیں نکالے گا تو
پھر (خسر الدنیا والاخرۃ) اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر
چکا ہے۔ اور اس کی کتاب (بایزید انصاری) کے رد میں
ہمارے محترم دوست حضرت العلامہ رہبر شریعت پیر طریقت
مولانا مولوی میاں ظاہر شاہ صاحب (مدین) سوات نے جو
کتاب (اخون درویزہؒ) کے نام سے تالیف فرمائی ہے جو
نہایت مستند اور مدلل ہے اور دلائل لاید سے مزین ہے۔ شیر
افضل خان (بریکوٹی) کی کتاب بایزید انصاری کیلئے صاعقہ
آسمانی ثابت ہوگی جس طرح بایزید انصاری (پیر تاریکے) کا
نام ونشان نہیں اور نہ اس کا نام لیوا کوئی ہے اسی طرح شیر
افضل خان بریکوٹی صاحب کی کتاب بایزید انصاری کا بھی نام
ونشان باقی نہ رہے گا میں حضرت العلامہ میاں ظاہر شاہ
صاحب مدظلہ کی کتاب کا مطالعہ کیا نہایت مفید کتاب ہے کما
حقہ علامہ موصوف نے حضرت اخون درویزہؒ کے مقام کو اجاگر
کیا اور ان کے دینی خدمات کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان
فرمایا اور ثابت کیا کہ حضرت اخون درویزہؒ صدفی صد حق کے

Marfat.com

راستہ پر گامزن تھے اور وہ ظاہری باطنی علوم کے جامع تھے اور کامل ولی اللہ صاحب خوارق وکرامات تھے ان کی ایک زندہ کرامت یہ ہے کہ آج بھی ان کے مزار اقدس کے احاطہ میں مستورات داخل نہیں ہوسکتیں اسی طرح حضرت علامہ موصوف نے اپنی کتاب (اخون درویزہؒ) میں پیر تاریکے کے تاریک کارناموں کی بھرپور وضاحت فرمائی فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

میری دعا ہے بارگاہ رب العزت میں کہ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کی کتاب (اخون درویزہ باباؒ) سے کما حقہ جملہ مسلمانوں کو مستفید فرماوے آمین اور اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کو عمر دراز عطا فرماوے تاکہ شیر افضل خان بریکوٹی کی طرح بے راہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لانے کیلئے رہنمائی فرماتے رہیں۔ امین ثم امین۔

خادم اسلام خلیل الرحمان قادری گولڑوی پشاور۔

Marfat.com

اظہار تشکر

فقیر حقیر پر تقصیر نے جب کتاب اخون درویزہ باباؒ مرتب کی اس سلسلہ میں کتابوں کی چھان بین کیلئے فقیر کو جو دشواری سامنے آئی اگر خداوند عالم کی مرضی شامل حال نہ ہوتی تو یہ کتاب بھی منصہ شہود میں ظاہر نہ ہوتی اور فقیر نے تقریباً ایک مہینہ میں اس کتاب کو مرتب کی یہ پیر باباؒ اور اخون درویزہ بابا کی کرامت تھی کہ اتنا مشکل کام آسان ہوا۔ جب کتاب کو ترتیب دی گئی اور مسودہ کو پشاور لے آیا تاکہ اس پر محققین کی آرا بھی شامل ہو جائے تو سب سے پہلے فقیر حضرت العلامہ مفتی خلیل الرحمان صاحب گلوزی پشاور کے پاس حاضر خدمت ہوا کتاب کا مسودہ دکھایا اور اس پر کچھ لکھنے کے لئے بھی عرض کیا حضرت العلامہ مفتی خلیل الرحمان صاحب نے بڑی فراخ دلی سے پیش لفظ لکھ دیا اور کتاب کا لب لباب اور خلاصہ لکھدیا اور ایک سمندر کو کوزے میں بند کیا حضرت العلامہ مفتی خلیل الرحمان صاحب کئی کتب کے مؤلف ہیں اور ماہنامہ الحسن کے لئے فتوے بھی لکھتے ہیں جو کہ علمی اور تحقیقی معلومات سے مزین ہوتے ہیں۔ آپ نے حیلہ اسقاط کے جائز ہونے پر اور دعاء بعد نماز جنازہ پر بھی کتب تالیف کی ہیں

Marfat.com

اور ایک رسالہ فضائل عمامہ پر بھی ہے حضرت شاہ محمد غوث
لاہوری کی فارسی شرح بخاری تیسرے پارے کا ترجمہ بھی
آپ نے کیا ہے جوکہ چار سو صفحات پر مشتمل ہیں۔اس کے بعد
اس مسودہ پروفیسر صاجزادہ لطیف الرحمان قادری صاحب
جو ماہر لسانیات وادب بھی ہے اور تدوین نصاب وتربیت کے
بھی ماہر ہے تعلیم ایم اے فارسی ایجوکیشن سائیکالوجی ہے کی
کتاب پر ایک علمی اور تحقیقی تقریظ قلم بند کی فقیر ان دنوں محققین
کا تہہ دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے فقیر کی فرمائش پر
اپنے قیمتی وقت نکال کر قیمتی موتیوں سے فقیر کا دامن بھر دیا اس
مرحلہ کے بعد ہمارے صوبہ سرحد اور خصوصاً ضلع سوات کا
شاہین محمد پرولیش جو ایک محقق و دانشور ہے بہت سی کتب کے
مؤلف بھی ہیں آپ کی تعلیمی قابلیت ایم اے اردو، تاریخ، پشتو
ہیں اور تقریباً سترہ گولڈ میڈل آپ کو مل چکے ہیں اور ان میں
سے ایک امریکہ کا بھی The man Ofeir کے
طور پر گولڈ میڈل عطا کیا ہے کراچی کے سائنس بورڈ نے آپ
کو دلائی لاما کا ایک اعزازی سرٹیفکیٹ بھی عنایت کیا ہے اور
صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا ہے آثار قدیمہ اور بدھ
مت کے متعلق آپ کی تالیفات میں سے بدھ مت پہ سوات
کے۔آپ کی شاہکار ہے اور مشرق کا سوئٹزرلینڈ، ہیونگ،

Marfat.com

سانگ کاکا، سواتیان اسلام اور پختانہ، سوات سردرو وطن، گل ورینے سوکے وغیرہ آپ نے تالیف کی ہیں۔

سوات ریسرچ ادارے کا سربراہ بھی ہے۔ آثار قدیمہ پر آپ کی جاندار کتب مرتب ہوئی ہیں مثلاً سواتیان سردرو وطن، گل ورینے سوکے اسلام اور پختانہ وغیرہ۔ میرے محترم محقق محمد پرویش شاہین نے جو کچھ لکھ دیا ہے فقیر نے جب دیکھا تو فقیر کے متعلق تھا فقیر کو یہ شوق نہیں کہ کتاب میں اپنا تعارف بھی پیش کردے لیکن جب انہوں نے اپنا خود نوشت رائے دے دیا تو وہ فقیر نے ضائع ہونے سے بچا دیا عنوان مؤلف کے بارے میں ہے۔ فقیر بھی اس کا تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ اس نے بھی اپنے خیال کا اظہار فرمایا اس اثناء میں محترم المقام سید طاہر بخاری سے بھی ملاقات ہوئی ان کو کتاب دکھائی آپ نے بھی اس کتاب کے متعلق کچھ اظہار خیال فرمایا اس کا عنوان کلمات ابتدایہ ہے آپ بھی کئی کتب کے مؤلف ہے مترجم بھی ہیں تجلیات محمد یہ، تذکرہ ستاریہ کو اردو میں ترجمہ کیا غزو نے حصہ غزل کی تشریح کی ہے اور برہ غون نثر قلندر مومند کی شاعری پر تنقیدی تبصرہ ہے۔ بادفرنگ یورپ پر تنقید ہے اور دروغ دروغ مشہور سیاسی لیڈروں پر محققانہ تبصرہ ہے، نغمے سید احمد خان، مولانا محمد حسین آزاد،

Marfat.com

مولانا حالی اور ترقی پسند ادیبوں پر مدلل تنقید ہے افسانوں میں دجادو ماڑی دنسوارو ڈبے، امانت، خپیلا بہ، شیطان انسان اور رحمان آپ نے لکھے ہیں مقالات آپ کے مندرجہ ذیل ہیں الوسی مظلوم ملفوظات حمزہ، رحمان بابا، ہلالی ادب اسلامی، صلیبی رائے۔

غزلیات نعت اور منقبت وحمد پر بھی آپ کی شاعری کا منہ بولتا ثبوت ہے ریڈیو کے لئے ڈرامے اور ڈائیلاک فیوچر اور افسانے لکھ کر ان میں سے دوہ نیمے مرلے، موٹر وغیرہ ہیں ٹی وی کے بچوں کے پروگراموں میں بھی آپ شامل ہوئے ہیں آپ نے قیمتی وقت نکال کر کتاب کلمات ابتدایہ کے عنوان سے اپنے زرین خیالات سے نوازا فقیر تہہ دل سے شکر گذار ہے اگر فقیر ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم پی ایچ ڈی کا ذکر نہ کرے تو بھی فقیر کی کوتاہی ہوگی۔ آپ ایک معروف ترین شخصیت ہے فقیر کے عرض پر آپ نے اپنے رائے سے فقیر اور قارئین کو مشرف فرمایا آپ نے حال ہی میں حافظ الپوری کی شاعری اور زندگی پر ایک کتاب مرتب کی ہے اس کتاب کا نام دیوانی مقدمہ ہے آپ پشاور یونیورسٹی میں پشتو اکیڈیمی میں ریسرچ آفیسر کے عہدہ پر فائز ہے اور سرپرست ادبی جرگہ پشتو ہے اور خلیل عوامی اتحاد پشاور کا چیئرمین بھی ہے اور ریسرچ بورڈ

Marfat.com

آف ایڈوائزر ABI یو، ایس اے کا ممبر بھی ہے آپ کے مقالے پر فقیر بھی شکر گذار ہے ڈاکٹر محمد عبدالغفور ڈائریکٹر شعبہ اسلامیات آپ نے پی ایچ ڈی حضرت اخون درویزہ باباؒ پر کی ہے اور یہ تحقیقی مقالہ پنجاب یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔

اس کا بھی تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ اس نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کے لئے اپنے تاثرات سے قارئین کو مستفید فرمایا اللہ تعالیٰ ان تمام عنایت گذاروں کو اجر عظیم سے نوازیں۔ اس عظیم کام کے ترتیب میں محترم ڈاکٹر پرویز مہجور خویشگی پی ایچ ڈی پشتو اکیڈمی میں ریسرچ آفیسر ہے کا بھی شکر گذار ہوں آپ نے صراط التوحید اور مقصد اقصی سے استفادہ کرنے میں تعاون فرمایا اس کے طباعت کے سلسلہ میں میاں سید رحمان داملئی مدین اور سرن زیب میاں اور کئی دوسرے میاں گان صاحبان کا بھی نہایت شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بھی اس سلسلہ میں اپنے سعی سے ہمارا حوصلہ بلند کیا اس کتاب میں تنقیدی پہلو سے زیادہ مثبت اور علمی نکات اور تشریحات سے قارئین کے لئے ایک انمول تحفہ پیش کیا امید واثق ہے کہ یہ فقیر کے لئے ایک توشہ آخرت ثابت ہوگا کہ فقیر نے ان دو بزرگوں یعنی پیر بابا اور حضرت اخون درویزہ باباؒ پر لگائے ہوئے الزامات کے تردید میں یہ تحقیقی مواد عوامی عدالت میں پیش کیا۔

از

میاں ظاہر شاہ مدین سوات۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ اَوْلِیَاءَ وَسِیْلَۃً لِعِرْفَانِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ قَسَمَ عِرْفَانَہٗ وَ رَحْمَۃً لِنَاسُوْتِہٖ وَ مَلَکُوْتِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ ھُمْ سَفِیْنَۃُ نُوْحٍ لِاُمَّتِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ ھُمْ نُجُوْمُ الْھِدَایَۃِ لِرَبِّہٖ اَمَّا بَعْدُ آج بمورخہ ۲۰۰۰-۷-۲۸ سے دو دن پہلے فقیر کے دوست اور خانوادہ اخون درویزہ بابا میاں سید رحمان صاحب نے فقیر کو مطالعہ کے لئے ایک کتاب عنایت کی اس کتاب کا نام ''پیر بابا'' تھا ٹائیٹل پر حضرت پیر بابا کے مزار کا فوٹو بھی تھا رنگین ٹائٹل جاذب نظر تھا مرتب کنند کا نام شیر افضل بریکوٹی تھا اس نے یہ کتاب جون ۱۹۹۹ء میں شائع کی ہے اس کا ناشر فضل ربی راہی ہے کتاب ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے اس پر مقدمہ پروفیسر پریشان خٹک نے کیا ہے اور تاثرات ناشر فضل ربی راہی نے قلم بند کئے اور تقریظ اس پر فضل محمود روخان نے لکھی ہے۔ فقیر کا خیال تھا کہ یہ کتاب پیر بابا کی سوانح عمری اور آپ کے روحانی کمالات اور کرامات اور ایک علمی مجموعہ ہوگا لیکن جب کھول کر پڑھنا شروع کیا تو کتاب پیر تاریک کی حمایت اور خصوصاً آپ کے مشہور مرید اور خلیفہ و ماذون حضرت العلامہ مجتہد العصر اخون درویزہ باباؒ

Marfat.com

کی مخالفت میں مرتب کی گئی تھی اور حضرت پیر باباؒ کے روحانیت پر کچھ خاص بحث نہیں کی گئی تھی بعض بعض جگہوں پر نرم انداز اور رکیک قسم کے حملے بھی تھے صرف بایزید انصاری کی طرف داری تھی اور اس کے لئے وکالت سرانجام دیا تھا محقق کا یہ کام ہوتا ہے کہ پہلے ایک انسان کے گردو پیش حالات کا جائزہ لیتا ہے اور اس کے سوسائٹی کی طرف بھی دیکھتا ہے اور بعد میں اس کے علمی سیاسی اور روحانی معلومات لکھتے ہیں۔

حضرت اخون درویزہ بابا کو نشانہ بنایا گیا کبھی الزام لگایا کہ وہ پیر یا ولی نہ تھے کبھی لکھا گیا کہ اس نے طریقت کی کوئی خدمت نہ کی حضرت اخون درویزہ باباؒ کے خلاف صرف ایک مشہور شاعر کے چند اشعار کو آڑ لے کر دل کی بھڑاس خوب نکالی۔ روشنائی تعلیمات سے متاثر نے اپنی مخالفت کو قرطاس ابیض کے شکل میں لکھ کر روشنائی تعلیمات سے متاثرین حضرات سے داد حاصل کیا اور بیرون ملک لندن میں بیٹھ کر مؤلف نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ نے بایزید انصاری کے خلاف تحریک چلانے کے لئے حضرت اخون درویزہ بابا رحمتہ اللہ علیہ کو نامزد کیا اور خود بھی ساتھ شریک تھے جیسا کہ حضرت

Marfat.com

اخون درویزہ بابا رحمتہ اللہ علیہ نے تذکرۃ الابرار والاشرار میں اس کا ذکر کیا ہے۔ بایزید کے دونوں مخالف تھے لیکن بریکوٹی صاحب نے حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کو اس بھنور سے نکالا اور اس کو بچا کر صرف حضرت اخون درویزہ بابا رحمتہ اللہ کو تنقید کا نشانہ بنایا مخالف دونوں تھے مؤلف کو یہ چاہئے تھا کہ دونوں پر تنقید کرتے لیکن اس نے ایسا نہ کیا پیر کو بچا کر مرید کو پکڑا اور الزامات کی بوچھاڑ سے حضرت اخون درویزہ باباؒ کو زخمی کیا۔ حضرت پیر بابا کو شاہ خراسان اور ولی کامل کے الفاظوں سے یاد کیا اور اس کے مرید کو طریقت سے باغی قرار دیا نہ اس نے خزینتہ الاصفیاء مطالعہ کیا اور نہ نتائج الحرمین کو مطالعہ میں لایا اور نہ مولوی نجم الغنی رامپوری کی کتاب مذاہب الاسلام کو پڑھا اور نہ آئمہ تلبیس دیکھی نہ حافظ الپوری کے دیوان کو ملاحظہ کیا ابتداء میں حافظ کے اشعار جو حضرت اخون درویزہ بابا رحمتہ اللہ کے منقبت میں ہیں وہ لکھ دی ہیں لیکن اس سے کوئی تاثر نہیں لیا۔ موازنہ کے لئے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ دونوں بایزید اور پیر باباؒ پیری مریدی کے دعویدار تھے اور دونوں روحانیت کے بھی دعویدار تھے ان دونوں کے لئے اکثر ثالثی کا کام سرانجام دینا ہو تو پھر روحانیت سے سرشار لوگوں کے تاثرات لکھ دیتا ہے تو اس وقت کے لگ بھگ جتنے

Marfat.com

پیران طریقت تھے جو عوام و خواص میں مشہور تھے وہ حضرت عبدالوہاب المعروف بہ اخون پنجو صاحب تھے جو کہ حضرت اخون درویزہ بابا اور پیر بابا کے مداح تھے اور ان کا پورا ساتھ دیا۔ حضرت بہادر بابا اور اس کے فرزندار جمند حضرت کیستر گل المعروف بہ کاکا صاحب تھے آپ بھی حضرت پیر بابا اور اخون درویزہ بابا کے مداح ہیں آپ کا صاحبزادہ حضرت حلیم گل بابا بھی حضرت اخون درویزہ بابا کے مداحوں میں سے تھے اس طرح صوبہ سرحد کے تمام صوفیائے کرام باتفاق ان کے ساتھ تھے خوشحال خان خٹک کے کچھ اشعار آپ کے خلاف ہیں لیکن بعد میں جو اشعار ان سے مروی ہے نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ اس نے حضرت اخون درویزہ بابا کو ایک مرد مومن اور داعی ایمان بھی کہا تھا اور بایزید انصاری کو کفر کی تلقین والا بیان کیا ہے۔ بریکوٹی صاحب نے جو بیانات قلم بند کئے ہیں وہ تمام کے تمام روحانیت سے عاری لوگوں کے ہیں اس نے جو کتب مطالعہ میں لائی ہیں ان تمام کتب میں روحانی لوگوں کی کتابیں بہت کم ہیں باقی ان لوگوں کی کتابیں ہیں جو روحانیت کے منکر ہیں اور عقائد اہلسنت کے پابند بھی نہیں ہیں۔

اس کتاب سے قبل بایزید انصاری کے معتقدین نے پیر باباؒ اور اخون درویزہ باباؒ دونوں پر خوب تنقید کئے اور

Marfat.com

یہاں تک لکھدیا کہ یہ دونوں مغلوں کے ایجنٹ تھے اور ایک صاحب نے تو حضرت پیر بابا کو بچا کر صرف حضرت اخون درویزہ بابا کو نشانہ بنایا کیونکہ اس کا اپنا پیرومرشد حضرت پیر بابا کے نواسے تھے اور لوگوں کے سنی سنائی باتوں کو لکھ کر تنقید کی۔ حضرت اخون درویزہ بابا پر جو تنقیدات مختلف حضرات نے قلم بند کی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱:۔ آپ وحدت الوجود مسئلہ کے قائل نہ تھے اور جو قائل تھے ان پر کفر کے فتوے لگاتے۔

۲:۔ آپ مغل حکومت کے ایجنٹ تھے۔

۳:۔ آپ طریقت سے بے بہرہ تھے۔

۴:۔ آپ اہل بیت اطہار کے مداح نہ تھے۔

ان الزامات کو سامنے رکھ کر روشنائی تعلیمات سے متاثر محققین نے حضرت اخون درویزہؒ کو نشانہ بنایا کسی منصف محقق نے ان حضرات کا یہ شکوہ دور نہ کیا اور نہ کسی نے اس دروازہ پر قدم رکھا فقیر کو جو معلومات حضرت اخون درویزہ باباؒ کے متعلق معلوم ہیں وہ ناظرین کے لئے پیش خدمت کرے گا۔ اور ان الزامات کے جوابات بھی دے گا جو کہ قارئین کرام کے لئے باعث فرحت و انبساط ہوگا اور ایک عظیم محقق اور صوفی و پیر کامل اور ایک فقیہ و مجتہد کے علوم سے آگاہی اور اس سے

Marfat.com

مستفید ہونے کا سبب ہوگا۔ اور یہ فیصلہ بھی قاری کے لئے آسان ہوگا کہ حق بجانب کون ہے و باللہ التوفیق و الیہ حسن المآب۔

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ باباؒ کا شجرہ نسب

اسلام کا درخشندہ ستارہ اور ذی النورین کے لقب سے سرفراز اور تیسرا خلیفہ برحق حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے کون واقف نہیں مسلمان تو چھوڑ دو بلکہ غیر مسلم بھی آپ کے نام اور بزرگی کے قائل ہیں حضرت اخون درویزہ باباؒ کا شجرہ نسب حضرت عثمان ذی النورین تک پہنچ جاتا ہے۔حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا صاحبزادہ حضرت ابانؒ جو کہ ایک محدث ہو گذرا ہے اور بہت سی احادیث کے راوی بھی ہے آپ کا شجرہ مندرجہ ذیل ہے حضرت اخون درویزہؒ آپ کا مزار مبارک ہزارخوانی پشاور شہر میں ہے بن شریف شرف الدین المعروف بہ اخون گدا باباؒ بن ظہیرالدین المعروف بہ اخون رحمت باباؒ بن سید جنید المعرف بن اخون جنتی باباؒ آپ کا مزار مبارک ننگرار میں ہے بن عرفان الدین باباؒ ہراتی بن ظفر شاہ بابا ہراتی بن مصور شاہ بابا ہراتی آپ کا مزار مبارک بھی ہرات میں ہے بن سید حسن بابا خوجندی بن سید احمد بابا خوجندی آپ کا مزار مبارک بھی خوجند میں ہے بن شرف الدین بابا مرغانی آپ کا مزار مبارک بھی مرغان میں موجود ہے اور یہی مرغان خوارزم کے قریب واقع ہے بن جلال

Marfat.com

الدین آپ کا مزار مبارک بھی خوارزم کے گرد و نواح میں ہے بن جلال الدین بخاری بن جمال الدین بخاری بن عبدالحکیم ان تین بزرگوں کے مزارات بخارا میں واقع ہیں بن عبدالسلام کوفی بن عبدالعظیم کوفی بن حضرت جابر کوفی بن حضرت عمران کوفی بن حضرت مسلم کوفی بن حضرت نعیم کوفی بن عبدالرشید کوفی ان تمام بزرگوں کے مزارات کوفہ میں واقع ہیں بن حضرت عبدالعزیز مدنی بن حضرت عبدالقادر مدنی بن حضرت عبدالرحمانؒ بن حضرت ابان مدنیؒ بن حضرت عثمان ذی النورینؓ بن عفان بن عاص بن امیہ بن عبدشمس عبد منا بن قصیٰ بن کلاب بن صرہ بن کعب بن لوی غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ین نزار بن معد بن عدنان الخ ۔

حضرت عثمان ذوالنورینؓ

معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عثمان میرا دنیا و آخرت میں دوست ہے ۔ نیز فرمایا عثمان بڑا شرمیلا ہے ۔ ملائک بھی اس سے حیا کرتے ہیں نیز فرمایا عثمان

Marfat.com

میری امت کا سب سے شرمیلا اور کریم ترین ہے نیز فرمایا ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت عثمانؓ ہے نیز فرمایا عثمان کی سفارش سے ستر ہزار جنت میں داخل کئے جائیں گے بغیر حساب کتاب کے جو سب کے سب مستحق نار ہوں گے نیز فرمایا میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے بنو تمیم کے اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے مناوی لکھتے ہیں وہ شخص عثمانؓ ہیں نیز فرمایا ہر نبی کا ایک امتی دوست ہوتا ہے میرا دوست عثمان بن عفان ہے نیز فرمایا اے اللہ! عثمان سے راضی رہ کیونکہ میں اس سے راضی ہوں۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں حضرت عثمانؓ نے جیش العرہ میں بہت مال خرچ کیا تھا کہ کسی نے اتنا نہ دیا تھا حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ جیش عسرت میں حضرت عثمان نے ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے لیس کئے حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ عثمان جیش عسرت کے دن دس ہزار دینار لائے وہ حضور معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈالے گئے تو آپ ہاتھ سے اشارہ کر کے اور ان کو لوٹ پلٹ کر فرماتے جاتے تھے اے عثمان! جو کچھ تم نے پوشیدہ یا اعلانیہ گناہ کئے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والے ہیں سب اللہ نے بخش دیئے اب عثمان کو پرواہ نہ کرنی چاہئے۔ عبدالرحمان بن خبابؓ کی بیہقی نے روایت درج کی ہے کہ

Marfat.com

رسول اللہؐ نے خطبہ دیا اور جیش عسرت پر لوگوں کو اکسایا تو حضرت عثمان نے عرض کی میں سو اونٹ مع ساز و سامان کے دو نگا پھر آپ منبر کی دوسری سیڑھی پر اترے اور لوگوں کو ترغیب دی تو حضرت عثمان نے عرض کیا میں سو اونٹ اور مع ساز و سامان کے دوں گا پھر آپ ایک سیڑھی نیچے اترے اور لوگوں کو ترغیب دیا تو حضرت عثمان نے عرض کیا کہ اور سو اونٹ مع پالان وغیرہ پیش کروں گا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس طرح ہاتھ ملا رہے ہیں جیسے کوئی تعجب کرتا ہے اور فرمایا آج کے بعد عثمان پر کوئی گناہ نہیں۔ تینوں کے حق میں حضور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں ابوبکر، عمر اور عثمان وفات پا جائیں گے تو اگر مر سکتے ہو تو مر جاؤ عشرہ مبشر میں ممتاز مقام کے حامل ہیں قبول اسلام میں چوتھے ہیں، حضور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صاحبزادیاں آپ کے عقد میں آئیں اس وجہ سے ذوالنورین یعنی دو نوروں والا کا لقب ملا۔ حضرت عثمان غنی کے عہد میں قرآن مقدس ایک لہجہ اور قرات پر جمع کیا گیا اور جمع و تدوین قرآن کا اور اس کی اشاعت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ خلفائے راشدین میں سے تیسرا خلیفہ ہے آپ نے ۲۴ ھ سے ذی الحجہ ۳۵ تک

Marfat.com

خلافت کی آپ نے اسلام کے لئے جان و مال نثار کئے کوئی ضرورت مند آپ کے دروازہ سے کبھی مایوس ہو کر نہیں گیا ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنا ان کا معمول تھا مسجد نبوی میں تمام نمازی نہیں آسکتے تھے تو حضرت عثمانؓ نے غزوہ تبوک کے لئے چندے میں ایک ہزار اشرفیہ پیش کئے آپ کاتب وحی تھے اس کے علاوہ آپ حافظ قرآن بھی تھے آپ اسلام میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلے حافظ قرآن ہیں۔ آپ بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ نے بیر رومہ کو خریدا اور اہل مدینہ کو نظر کیا آپ کے دور خلافت میں حدود ہندوستان، روس، افغانستان، لیبیا، الجزائر مراکش اور بحیرہ روم کے جزائر تک اسلام پھیل گیا حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان حضرت اخون درویزہ کے شجرہ نسب میں ہے فقیر نے شجرہ نسب لکھ دیا ہے بعض ناواقف تذکرہ نگاروں نے آپ کو تاجک لکھا ہے اور بعض نے آپ کو پانی میاں گان کے ساتھ منسلک کیا ہے لیکن اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

Marfat.com

ولادت باسعادت حضرت اخون درویزہؒ

حضرت اخون درویزہ باباؒ ۹۴۰ھ بمطابق ۱۵۳۳ء میں اس دار فانی میں تشریف لائے بعض تذکرہ نگاروں نے کوئی خاص تاریخ ولادت معین نہیں کی ہمارے اس تاریخ کے ساتھ حضرت عبدالحلیم اثر افغانی کی تحقیق برابر ہے آپ نے روحانی تڑون میں تحریر کیا ہے کہ تذکرۃ الابرار والاشرار ۱۰۲۱ھ بمطابق ۱۶۱۲ء میں مرتب ہوا ہے اس وقت حضرت اخون درویزہ باباؒ کی عمر اسی سال تھی جوکہ تذکرۃ الابرار والاشرار ۱۰۲۱ھ بمطابق ۱۶۱۲ء میں مرتب ہوا ہے اس وقت حضرت اخون درویزہ باباؒ کی عمر اسی سال تھی جوکہ تذکرۃ الابرار میں ذکر ہے اس حساب سے آپ کی پیدائش کا سال ۹۴۰ھ بمطابق ۱۵۳۳ء بنتا ہے (روحانی تڑون)

آپ کے والد کا نام شریف شرف الدین المعروف بہ اخون گدا ہے جس کا مزار مبارک علاقہ بونیر میں ہے آپ ایک عالم باعمل تھے اور مذہبی کتاب جو پشتو اشعار میں ہے اور تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں نماز، روزہ، حج اور زکواۃ اور کئی دوسرے اہم مسائل پشتو نظم میں موجود ہے دادے کا نام ظہیر الدین المعروف بہ اخون رحمت بابا کے نام

Marfat.com

سے مشہور ہے پر دادے کا نام سعید جو کہ اخون سعدی کے نام سے مشہور ہے اخون سعدی ننگرار میں جوان ہوا اور ۸۸۰ھ بمطابق ۱۴۷۵ء جس وقت یوسف زئی قوم مرزا الغ بیگ سے خفہ ہوئے تو واپس ننگرار سے آئے اور آپ دعا کے لئے ان کے ساتھ آئے تھے خیبر کے راستہ میں صوبہ سرحد آئے اور لڑائیوں میں آپ ان کے ساتھ تھے اور ۹۲۰ھ بمطابق ۱۵۱۴ء کے لگ بھگ سوات بونیر فتح کیا گیا تو شیخ ملی نے زمینوں کی تقسیم کی تو اخون سعدی کی خدمات کے صلہ میں اور عزت و احترام کے سبب سے تمیں افراد کے برابر حصہ ملا اور ملیزی میں مندوزوں کے ساتھ حصہ دیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حیثیت اپنی قوم میں ایک ممبر یعنی نمائندہ کے طور تھا۔ یہی بات مولانا اعجاز الحق قدوسی نے لکھی ہے وہ لکھتے ہیں

"آپ کا دادا سعدی یوسفزئی قبیلہ کے سرداروں کے ہمراہ مرزا الغ بیگ والی افغانستان کے ہاتھ سے یوسفزئی کے قتل اور جلاوطنی کے زمانہ میں موجودہ صوبہ سرحد آیا تھا اور شیخ ملی کی تقسیم اراضیات میں ان کے خاندان کو حصہ دیا گیا تھا۔"

(تذکرہ صوفیائے سرحد)

سید بہادر شاہ کاکاخیل اپنی کتاب پختون تاریخ کی روشنی میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

'' شیخ ملی کی اراضیات میں ان کو ملیزائے علاقہ دیا گیا تھا'' یہی بات سید تقویم الحق کاکاخیل نے لکھی (مقدمہ مخزن) اخون سعدیؒ کی عبادت اور سخاوت کے متعلق حضرت اخون درویزہ باباؒ تحریر کرتے ہیں'' کہ سعدی اپنی سخاوت اور عبادت کی وجہ سے شیخی اور پیشوائی سے مشہور تھے یوسفزئی قوم بھی ان کی عزت واحترام کرتے تھے اور حاکموں کے ہاں بھی عزت مند وقدرمند تھے اور آپ کے احترام بجالاتے تھے۔ یوسفزئی قوم کے ساتھ اخون سعدی کے ہمراہ بہت سے پاپینی قوم بھی آئے تھے ان میں حاجی محمد زنگی اور سید مصر احمد بھی تھے اور ان پاپینی قوم سے حضرت اخون سعدی نے اپنے بیٹے شریف شرف الدین المعروف بہ اخون گدا کے لئے شادی بھی کی تھی حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اس نیک خاتون کا نام قراری بنت نازو خان بن ملک داؤد پائی بن ملک بابو بن سلطان قران بن سلطان خواجہ بن سلطان تومنا بن سلطان بھرا تم بن سلطان کھجامن بن سلطان بندو بن سلطان جسر بن سلطان جمار لکھا ہے اور سلسلہ نسب سکندر ذی القرنین کے ساتھ لگتا ہے۔قراری بی بی بہت نیک اور بزرگ خاتون تھی اپنی زندگی میں تہجد کی نماز بھی قضا نہیں کی۔اس نیک خاتون کے متعلق حضرت اخون درویزہ بابا لکھتے ہیں'' ایک دن جب

Marfat.com

میں نے ان کی دائیں آنکھ دیکھا تو وہ سبز ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ امی جان یہ کیا ہوا اس نیک خاتون نے کہا کہ میرا والد تہجد گذار اور نیک تھا اور میں بھی اس کے ساتھ تہجد کی نماز ادا کرنے میں شریک ہوتی آج رات تمہاری بٹی میرے گود میں تھی جب میں صبح اٹھی تو وہ رونے لگی تو میں اسی کو خاموش کرتی تھی اور میری آنکھیں لگ گئیں اس حال میں میں نے انگلی دیکھی لیکن کسی کو نہیں دیکھا وہ انگلی میری آنکھ میں داخل ہوگئی اور کسی نے کہا کہ اٹھو چار سال زندگی تمہاری باقی ہیں چار سال بعد وہ وفات پاگئی تو اس کی آنکھ اسی طرح سبز تھی''
(ارشاد الطالبین ۱۶۱)

آگے لکھتے ہیں'' کہ وہ جب دعا کرتی تو یہ دعا کرتی اے اللہ میری اولاد شریعت کے راستہ پر مستقیم رکھے اور انسانیت کے اخلاق پر رکھ اگر ایسا نہ ہو تو پھر ان کو کم عمری میں موت دے کہ ان سے گناہ سرزد نہ ہو۔ (تذکرۃ الابرار ۱۸۷)

حضرت اخون درویزہ باباؒ کے نام کے سلسلہ میں بعض مورخین نے عبداللہ یا اللہ داد تجویز کئے ہیں لیکن قوم پختون میں ملنگ، کچکول یا قلندر، فقیر اس قسم کے نام ہیں اور اللہ داد یا عبداللہ آپ کے کسی بیٹے کا نام ہے تو والد اپنے بیٹے کے لئے

Marfat.com

کس طرح اپنا نام رکھواتے ہیں۔ آپ کے صاحبزادوں میں سے سب سے بڑے میاں کریم دادا ہے جو کہ بڑے عالم و فاضل اور اپنے زمانے میں یکتا تھا آپ نے مخزن کو آ تک پہنچایا ہے جو کہ آپ کے والد کی زبان سے آپ خزینۃ الاصفیاء میں مفتی غلام سرور لاہوری نے آپ کے مناقب لکھے ہیں اور حافظ الپوری نے اپنے دیوان میں آپ کے تعلق یوں فرمایا ہے۔

یو عالم وے بل شہید شوے عجب درفرید شوے
دکانجو میاں کریم داده ما نیولے لمن ستاده

ترجمہ:۔ یعنی ایک تو آپ عالم تھے دوسرا یہ کہ آپ کو شہادت بھی نصیب ہوئی کانجو میاں کریم داد میں نے آپ کا دامن روحانی طور پکڑا ہے آپ کئی کتابوں کے مؤلف بھی ہیں اور آپ شاعر بھی تھے کتاب مکتوبات میاں کریم دادا بھی طبع ہو چکی ہے جو کہ آپ کے قلم کا شاہکار ہے۔ میاں کریم داد رحمتہ اللہ علیہ جس کا مزار مبارک مدین تیرات میں واقع ہے اور دوسرا مزار کانجو کبل سوات میں ہے ان دو مزاروں کا واقعہ یہ ہے کہ جس وقت حضرت میاں کریم داد دریا سوات تیرات کے قریب شہید ہوئے تو یہاں کے لوگوں نے مدین تیرات

Marfat.com

میں دفن کیا چونکہ آپ کانجو سوات میں رہتے تھے تو کانجو والوں نے آپ کے بدن مبارک کو یہاں سے نکال کر وہاں کانجو لے گئے پھر جب مدین والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے وہاں سے نکال کر دوبارہ یہاں لے آیا اور دفن کیا اس وقت اس پر سیمنٹ سے ایک قبر بنایا اور دو چھوٹے چھوٹے منارے بنائے پھر اس قبر کے اوپر مٹی اور ریت ڈال دیئے اور مشہور کیا کہ یہاں خون نکلی ہے یہ قبر اس پر ہے فقیر نے کم عمری میں اس قبر کو دیکھا تھا جب کہ اس پر مٹی اور ریت تھا پھر کانژ ابا باشدگلہ پیر صاحب نے اپنے ایک ملنگ کو بھیجا اور کہا کہ میاں کریم داد مدین میں ہے اس قبر پر ایک بڑا درخت تھا اس درخت کو کٹوایا اور مٹی ریت کو اٹھا کر اس کے نیچے سے وہی سیمنٹ والا قبر اور وہ چھوٹے چھوٹے منارے نکل آئے اور پھر اس کے اوپر بڑا قبر بنایا اور قبر کے دونوں سروں پر روشن دان بنائے ہیں اس میں وہی پرانا قبر موجود ہے جو کوئی دیکھنا چاہتا ہے دیکھ سکتا ہے اتنے خوبیوں کے مالک اور خلیفہ نے اپنے والد ماجد کے لئے بہت سی القابات لکھے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ملک العلماء الراسخین، رئیس الفضلاء المتبحرین تاج العرفاء الکاملین زبدۃ الاصفیاء الواصلین سیف السنت

Marfat.com

والشریعۃ الغراء الی اللہ الباری شیخ الاسلام والمسلمین شیخ درویزہ ننگرھاری قدس اللہ سرہ العزیز اگر آپ کا کوئی دوسرا نام ہوتا تو آپ اپنے والد کے لئے ضرور لکھتے اور ذکر کرتے لیکن آپ کے صاحبزادے نے دوسرا کوئی نام نہیں لکھا اور نہ ذکر کیا ہے۔ اخون خواندن سے ہے جو کہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے اور درویز مانگنے والے کو کہا جاتا ہے تو آپ کے والد نے اس لئے اخون کا نام تجویز کیا کہ در، دریعنی ہر جگہ سے حصول علم سے بہرہ ور ہو اور صوبہ سرحد میں دینی طلباء جب دینی علم پڑھتے ہیں تو وہی دینی طلباء لوگوں کے گھروں سے اپنا وظیفہ اکٹھا کرتے ہیں اور یہ طریقہ آپ نے ایجاد کیا تھا جو کہ ابھی تک صوبہ سرحد میں رائج ہے۔ دائرہ معارف اسلام میں ہے۔ اخون عربی زبان میں علامہ اور زمانہ قدیم میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر کو کہتے تھے یہ لقب وسط ایشیاء ایران اور مغربی ترکستان میں دینی پیشوا مفتیوں اور بلند پایہ علماء کے لئے استعمال ہوا ہے (ج ۳ صفحہ ۲۰۹)

تذکرہ الابرار والاشرار میں ہے کہ بچپن میں اکثر میں روتا تھا اور والدہ صاحبہ میرے رونے سے تنگ آکر مجھے تیز رسید کرتی اور اسے کچھ پتہ نہ چلتا اور میں یہ بھی نہ کہہ سکتا تھا

Marfat.com

کہ میں قبر کی تنگی اور اندھیرے کی ہیبت سے روتا ہوں۔ آگے وہ تحریر کرتے ہیں۔ ''جب میں نے ہوش سنبھالا تو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا اور ہمیشہ وضو سے رہتا اور ہر وقت امرونہی کا خیال دل میں رکھتا یہاں تک کہ بدن کا تزکیہ نفس اور صفائی حاصل ہوئی اور دینی پابندی زیادہ ہوتی تھی اور دن بدن دل کی صفائی تیز ہوجاتی تھی جب وہ بلوغ کو پہنچا تو اسے وہ حاصل ہوا جو وہ چاہتا تھا'' (تذکرۃ الابرار والاشرار صفحہ ۱۵۸)

اکثر لوگ کشف وکرامت کو بزرگی جانتے ہیں اور بزرگی کشف وکرامت خیال کرتے ہیں ان دونوں کے فرق سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور یہ واقفیت بہت علم چاہتا ہے اور جب اخون درویزہ باباؒ کو روح کی صفائی حاصل ہوئی تو کشف کے دروازے اس پر کھول دیئے گئے اور لوگوں نے ان کی بزرگی تسلیم کی یہاں تک کہ اس وقت کے علماء اور سنجیدہ لوگ اس سے پوشیدہ باتوں کے متعلق پوچھتے تھے ملا سنجر پاپینی کے بعد میں حضرت اخون درویزہ باباؒ کے اساتذہ میں سے ہے ایک لڑائی کے نتیجہ میں شدت سے منتظر تھے تو اس نے حضرت اخون درویزہ باباؒ سے پوچھا کہ ترکلانیاں نے کان سرائے کے لوگوں کو بند کئے ہیں تم یہ بتاؤ کہ ان کا کیا حال

Marfat.com

ہے حضرت اخون درویزہ باباؒ کان سرائے کو کبھی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا تو اس نے توجہ کی تو سب سے پہلے کان سرائے کی تفصیل بیان کی کہ یہ علاقہ دو دریاؤں کے درمیان میں ہے اور دوسری باتیں اس گاؤں کے متعلق بھی بتا دی تو جب اس نے تصدیق کی کہ بس یہ وہی جگہ ہے تو اس کے بعد خوش خبری دی کہ ترکلانیاں کو شکست ہوئی کچھ مدت کے بعد یہ خبر پہنچی تو اس وقت وہی واقعہ ہوا تھا (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۵۸) فقیر کے اس بیان سے شاید بعض لوگ یہ اعتراض کریں گے کہ علم غیب خاصہ اللہ تعالیٰ ہے کسی ولی یا نبی کو یہ علم حاصل نہیں تو کشفی واقعات بھی اس زمرہ میں ہے تو اس کے متعلق اتنا عرض ہے کہ علم غیب دو قسم پر ہے ایک علم غیب ذاتی، مستقل اور غیر متناہی اور قدیم ہے دوسری قسم علم غیب کی عطائی اور غیر مستقل اور متناہی اور حادث ہے جب کسی علم غیب کے متعلق بات ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت ہو تو وہ ذاتی اور مستقل اور غیر متناہی اور قدیم ہوگا اور جب کسی ولی یا نبی کی طرف اس بات کی نسبت ہو تو وہ متناہی اور حادث، غیر مستقل اور عطائی ہوگا اور یہ دونوں اقسام قرآن مقدس میں مذکور ہے اور تمام قرآن مقدس پر ایمان فرض ہے اس عطائی علم غیب پر تقریباً چودہ آیات دال ہیں اور ذاتی علم غیب کے متعلق پانچ آیات

Marfat.com

کریمہ دال ہیں وہ آیات جو علم غیب عطائی پر دال ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْئٍ مِنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ (البقرہ) اور کوئی اس کے علم کے کسی چیز کو احاطہ میں نہیں لا سکتا مگر وہ احاطہ میں لا سکتے ہیں جس کو اللہ چاہے۔یعنی اللہ ان کو علم دے دیتا ہے۔

۲۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (العمران) اور اللہ تعالیٰ تمہیں غیب پر اطلاع نہیں دیتا لیکن اپنے پسندیدہ رسولوں میں سے جس کو چاہے اطلاع دیتا ہے اس آیت کریمہ میں مجتبیٰ رسولوں کو غیب کی اطلاع کا بیان موجود ہے اور باقی عام لوگوں سے اس علم کی نفی کی گئی ہے تو اگر ہمیں غیب کی اطلاع نہیں تو پھر ہم برگزیدہ رسولوں کی اطلاع علی الغیب کی نفی کیوں کرے جب کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا اعلان فرما رہے ہیں۔

۳۔ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا (النساء) اور سکھایا تمہیں وہ علم جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا

Marfat.com

فضل تھا وہ کونسا علم تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک کو سکھایا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم تھا چونکہ اللہ غیب ہے اور اللہ کی معرفت یعنی پہچان جس کو حاصل ہو تو پھر اللہ کی قدرت اور صنعت کا علم بھی سکھایا ہوگا۔تو جس علم سے لوگ نفی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے وہ آپ کو سکھایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اس کو علم دے دیتا ہے جو وہ نہیں جانتا اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ وہ علم ما کان و ما یکون ہے یعنی جو کچھ ہوا یا ہونے والا ہے ایسا ہی تفسیر کاشف البیان میں ہے جس کا شوق ہو وہ ان دو تفاسیر کو دیکھ سکتا ہے۔

۴۔ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتا ہے کہ میں تمہارے کھانے کی چیزیں جو تم کھاتے ہو بتا دیتا ہوں اور جو کچھ تم گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اس آیت کریمہ سے صاف معلوم ہوا کہ پیٹ کی چیزیں جو پیٹ میں ہوتی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو بتا دیتے ہیں اور گھروں میں موجود رکھی ہوئی چیزیں وہ بھی بتا

Marfat.com

دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ اس کو بھی شرک سے تعبیر کریں گے معلوم ہوا کہ یہ علم عطائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا ہے اور وہ کائنات میں ان چیزوں کی جو دوسروں کے لئے غیب ہے ان چیزوں کے بتانے کا اعلان فرما رہا ہے۔

۵۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ (الجن) اللہ تعالیٰ غیب پر عالم ہے کسی پر (عام لوگ) ظاہر نہیں کرتا مگر جو پسندیدہ رسول ہو ان پر ظاہر کر دیتا ہے اور ہر رسول سے اللہ تعالیٰ راضی ہے کوئی ایسا رسول نہیں ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو کیونکہ نبوت وھبی ہے کسبی نہیں اور اللہ تعالیٰ انسانوں میں ان ہستیوں کو نبوت کے لئے چن لیتا ہے جس کو وہ چاہے۔

۶۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (التکویر) حضور علیہ الصلواۃ والسلام غیب کی پوشیدہ باتوں کی بتانے میں بخیل نہیں وہ جو لدنی علم ہے وہ لوگوں کو عطا کرتا ہے بمطابق حدیث نبوی اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي میں تقسیم کرنے والا ہوں ان علوم کا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔

۷۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰىٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ

Marfat.com

عِلْماً (القصص) جب وہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اور چالیس سال کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو حکمت اور علم دیا۔ اس سے علم لدنی اور نبوت مراد ہے چونکہ نبی نبا سے بنا ہے اور نبأ غیب کی باتوں سے خبردار والے کو کہا جاتا ہے تو ہر نبی کو اللہ تعالیٰ پوشیدہ علوم سے نوازتا ہے۔

۷۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (الرحمان) رحمان نے حضور انور معلم ومقصود دو کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کا علم دیا۔ چونکہ قرآن مقدس میں جن جن اشیاء کا ذکر موجود ہے اگر حضور علیہ السلام ان اشیاء کی ماہیت اور تمام علوم سے واقف نہ ہو جو قران میں ذکر ہے تو پھر کس طرح قرآن کے علم سے وہ عالم ہوں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے کہ رحمان نے قرآن کا علم دیا ہے۔

۸۔ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (البقرہ) اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے نام سکھائے اور ان اشیاء کے ناموں کے علاوہ ماہیت بھی سکھایا جیسا کہ مفسرین نے وضاحت کئے ہیں جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آدم

Marfat.com

علیہ السلام کو کلی علم ناموں کا سکھایا تو یہ علم عطائی ہوئی اور ہم اہلسنت و جماعت انبیاء اور اولیاء کے عطائی علم کے قائل ہیں نہ کہ ذاتی علم کے۔

۹۔ فَوَجَدَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا اٰتَیْنَاہُ . رَحْمَۃً مِنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ (الکہف)

ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا ہم نے اس کو اپنے جانب سے رحمت عنایت کیا تھا اور ہم نے اپنے جانب سے علم سکھایا یعنی لدنی علم دیا لدنی علم غیوبات کے علم کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے دلوں میں القاء کرتا ہے یا وہ اپنے آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس بھیجا اور پھر آپ نے اس کے ساتھ اس کا جواب دیا کہ اس دیوار کے نیچے خزانہ پڑا ہے جب دریا کو عبور کر گئے تو اس کشتی میں سوراخ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا بعد میں جب جواب دیا کہ ایک ظالم بادشاہ اپنے بیگار میں کشتیاں لیتا ہے اس لئے میں نے سوراخ کیا کہ اس کشتی کو عیب ناک تصور کر کے بیگار کے لئے نہ لے جائے اس طرح ایک لڑکے کو قتل

Marfat.com

کیا جب اس نے اعتراض کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس لڑکے کے والدین مومن ہیں اور اگر یہ لڑکا بڑا ہوتا تو ان کے لیے وبال ایمان ہوتا۔ یہ تمام باتیں غیب کی ہیں اگر کسی ولی یا نبی کے لئے یہ شرک ہو تو پھر حضرت خضر علیہ السلام کے لئے یہ علم غیب کس طرح دے دیتا ہے بلکہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے جس کو چاہے دے دیتا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔

۱۰۔ ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ (یوسف) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں وحی کرتے ہیں۔ ان واقعات جو حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے درمیان ہے ان واقعات کو اللہ تعالیٰ غیب کی خبروں سے تعبیر کیا۔

۱۱۔ خَلَقَ الْاِنْسَان عَلَّمَہُ الْبَیَانَ (الرحمان) اللہ نے انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا اور بیان ما کان و ما یکون انہیں سکھایا یہ تفسیر معالم التنزیل و خازن دونوں نے کی ہیں۔

۱۲۔ ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ ۔ (العمران) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۔ وَلُوْطاً اٰتَیْنٰاہُ حُکْماً وَّ عِلْماً (انبیاء) اور لوط علیہ السلام کو ہم نے حکمت اور علم عنایت کی۔ اس سے مراد علم لدنی و علم غیب ہے۔

۱۴۔ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰانَ عِلْماً وَ قَالَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ (النمل) اور ہم نے داؤد و سلیمان علیہما السلام کو علم دیا اور ان دونوں نے کہا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اللہ وہی ذات ہے کہ ہمیں فضیلت دی بہت سے مومن بندوں میں سے ان تمام آیات میں علم غیب عطائی نیک مخلوق کے لئے اثبات موجود ہے اور احادیث نبویہ میں بھی ہیں ایک حدیث شریف جو مشکواۃ شریف میں نقل ہے ک حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ملائک کس بات پر جھگڑتے ہیں تو میں نے کہا کہ اللہ جانتا ہے پھر اللہ نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان دست قدرت رکھا میں نے اس کی برودت کو محسوس کیا اپنے سینے میں پس میں نے جان لیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمینوں میں ہیں۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث

Marfat.com

شریف کے تحت لکھتے ہیں دانستم ہر چہ درآسمانھا و ہر چہ
درزمین بود عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و
کلی واحاطہ آں۔ (اشعہ اللمعات شرح مشکواۃ) میں
جان لیا جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
یہ عبارت ہے کہ آپ تمام علوم جزوی وکلی اور ان
تمام علوم پر احاطہ آپ کو حاصل تھے۔ اب وہ پانچ
آیات جن سے علم غیب کی نفی غیر اللہ کے لئے ثابت
ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ
(الانعام) اللہ کے ساتھ غیب کی چابیاں ہیں اس پر
اللہ کے سوا کوئی عالم نہیں۔ اس سے علم غیب ذاتی مراد
ہے۔

۲۔ قُلْ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ وَ لَا
اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ
(انعام) فرما دیجئے اے میرے حبیب میں تمہیں یہ
نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ
میں غیب (ذاتی) جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ
میں ملائکہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ مجھے زمینوں
کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں تو جب خزانوں کی

Marfat.com

چابیاں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں تو پھر وہ دوسروں کو بعطائے الٰہی نہیں دے سکتا حالانکہ حدیث شریف میں ہے اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ میں تقسیم کرنے والا ہو جو اللہ نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔

۳۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ (الاعراف) اور اگر میں غیب (ذاتی) جانتا تھا تو میں نے زیادہ خیر جمع کیا ہوتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی خیر آپ نے جمع نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے کیونکہ قرآن مقدس میں ہے وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ حکمت عنایت کرتا ہے تو اس کو خیر کثیر عنایت فرماتا ہے تو نبوت حکمت ہے اور ہر نبی کو یہ حکمت حاصل ہے تو خیر کثیر ہر نبی کے لئے حاصل ہوا۔

۴۔ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (النمل) فرما دیجئے اے میرے حبیب کہ کوئی نہیں جانتا غیب جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اب ہم بھی اللہ تعالیٰ کے علم غیب کے قائل ہیں بات تو علم غیب عطائی

Marfat.com

حادث، غیر مستقل اور متناہی کی ہے۔ اب اگر کوئی یہ نبی اور ولی کے علم غیب عطائی کے رد میں یہ آیت کریمہ پیش کرتا ہے تو وہ مشرک ہوتا ہے کیونکہ اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ علم غیب عطائی، حادث، متناہی اور غیر مستقل کو کوئی نہیں جانتا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سوا اللہ تعالیٰ کے تو یہ کفر نہیں بلکہ شرک کی بات ہے اللہ امان میں رکھے۔

۵۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ، وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ (لقمان)

بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کا علم ہے اور بارش برسانا اور وہ جانتا ہے جو رحموں میں ہے یعنی ماں کے پیٹ میں۔ اس آیت کریمہ میں وضاحت ہے کہ اللہ کے ہاں قیامت کا علم ہے اور بارش برسانے کا علم اور ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ اس پر عالم ہے اس دنیا میں کوئی بھی نہیں جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس یہ علم نہیں بلکہ ہم اہل سنت تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے جس کو چاہے یہی علوم سکھاتے ہیں اور عطا کرتے ہیں اور یہی اکثر مفسرین کا عقیدہ ہے جیسا کہ تفسیر صاوی شریف میں ہے وَالَّذِیْ یَجِبُ الْاِیْمَانُ بِہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْتَقِلْ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی اَعْلَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِجَمِیْعِ الْمُغَیْبَاتِ الَّتِیْ تَحْصِیلُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ فَھُوْ یَعْلَمُھَا کَمَا ھِیَ عَیْنُ الْیَقِیْن ۔ (الصاوی علی الجلالین) وہ جس پر ایمان واجب ہے وہ یہ ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مغیبات کا علم دیا ہے وہ جو دنیا اور آخرت میں ضروری ہے تو وہ جانتا ہے عین الیقین کی طرح۔

قرآن مقدس میں ہے کہ کُلُّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ لَاحَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْن ۔ ہر چھوٹا بڑا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور رطب و یابس مگر لوح محفوظ میں ہیں۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ لوح محفوظ میں سب کچھ ہے اور حضور معلم مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادنیٰ علوم میں سے لوح محفوظ اور قلم کا علم ہے۔ قصیدہ بردہ میں ہے وَ مِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ آپ کی علوم میں سے لوح اور قلم کا علم ہے۔ جب لوح محفوظ میں سب کچھ ہیں تو معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہو سلم سب پر عالم ہیں اور قلم کا علم خدا جانے کہ وہ کیا ہے

Marfat.com

اس پر بھی حضور علیہ السلام عالم ہیں یعنی جو کچھ لوح محفوظ میں قلم نے لکھایا جو کچھ کراماً کاتبین لکھتے ہیں ان سب پر حضور معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم ہیں اب ہم اپنے مقصد کی طرف چلتے ہیں کہ جو غیبی واقعات حضرت اخون درویزہ باباؒ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ علم غیب عطائی، حادث اور منتہی اور غیر مستقل ہیں اس کے ماننے پر عقیدہ میں کوئی خلل نہیں آتا بلکہ یہ غیبی واقعات بزرگوں کی کرامات سے ہیں اس لئے اس کا ماننا ضروری ہے۔

تحصیل علوم اسلامیہ

تذکرۃ الابرار والاشرار میں ہے کہ ''ایک دفعہ وہ شکار کی نیت سے علاقہ بونیر کے پہاڑوں میں گیا تھا اور جعفر نامی پہاڑ کے قریب وہ بیٹھا ہوا تھا کمان میں تیر رکھ کر نشانہ بنائے ہوئے بیٹھا اور دل میں آخرت کا غم اور فکر تھا کہ اچانک اس نے دو آدمیوں کو دیکھا انہوں نے کمر بند باندھے ہوئے تھے اور سفید ریش تھے اور ہاتھ میں عصا پکڑے ہوئے تھے دونوں نے احسن الخالقین، رب العالمین کہا اور غائب ہو گئے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے یہ یاد کیا لیکن اس کو پتہ نہ چل سکا کہ یہ کیا معالہ ہے حضرت اخون درویزہ باباؒ جب وہاں

Marfat.com

سے تشریف لائے تو اپنے علاقہ کے بڑے مولوی صاحب ملا مصر احمد جو سید محمود ولی بخاری کی اولاد میں سے تھے یہ واقعہ سنایا تو مولوی صاحب نے بھی کہا کہ میں نے رات آپ کے متعلق خواب دیکھا ہے کہ آپ بڑے دریا میں ڈوب گئے ہیں جتنا کہ میں نے ہاتھ پاؤں مارے لیکن آپ سے پیچھے رہتا یہاں تک کہ آپ مجھ سے غائب ہو گئے اس خواب اور آپ کے اس واقعہ کی تعبیر ایک جیسا ہے اگر آپ نے علم کی کوشش شروع کی تو آپ ایسے مقام تک پہنچ جاؤ گے کہ ہم تمام آپ سے پیچھے رہ جائیں گے۔'' آگے تحریر کرتے ہیں۔'' کہ اس وقت میری والدہ نے کچھ تحفہ لایا اور مولوی مصر احمد صاحب نے مجھے تختہ پر حروف تہجی لکھا یہ ظہر کا وقت تھا تو عشاء تک میں نے حروف تہجی کے سات تختیاں لکھ دیئے اور پھر میں نے ابجد شروع کیا اس کے آخر میں احسن الخالقین، رب العالمین لکھا تھا پھر میں ہر روز دو سورتیں یاد کرتا سورہ فجر تک پھر اس کے بعد ہر روز ایک سورت پڑھتا یہاں تک کہ جب سال کے اختتام میں میں نے قرآن مجید اور کچھ کتابیں پڑھ کر ختم کیے اور ہمارے مولوی مصر احمد صاحب مجھ سے کچھ مسائل پوچھتے یہ مجھ پر خدا کا فضل تھا کہ جو کچھ میں پڑھتا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حافظہ کی طاقت سے یاد رہتا (تذکرۃ الابرار

Marfat.com

والاشرار)

مولوی سید مصر احمد صاحب مولوی زنگی پاپینی اور ملا سنجر پاپینی سے علوم حاصل کر کے مزید علم کے حصول کے لئے ہندوستان تشریف لے گئے جو علم کا مرکز تھا ان علماء میں سے ایک مولوی جمال الدین کا ذکر فرماتے ہیں۔ خدا جانے کہ کتنے علماء اور صلحاء کو دیکھ چکے ہوں گے اور کن کن علماء سے تحصیل علم کا حصول کیا ہو اسی طرح آپ نے بخارا اور یوسف زئی کے علماء کا بھی ذکر کیا ہے۔ تذکرۃ الابرار میں مزید وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

علم کے حصول کے دوران حضرت اخون درویزہ باباؒ کا جوش ریاضت اور تقویٰ مزید بڑھتا گیا اور کتب بینی آپ کے درمیان حائل نہ ہو سکی تو حضرت اخون درویزہ باباؒ ہندوستان کے ان علماء اور طلباء سے شکایت کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ میں بچپن سے جوانی تک اللہ سے ڈرتا اور آپ کی عدالت کی ہیبت سے ڈرتا تھا تو جب میں نے طلب علم شروع کیا تو اپنے استاد مولوی مصر احمدؒ کو بہت زیادہ ڈرنے والا دیکھا تو میرا یہ ڈر اور بھی زیادہ ہوا جب میں مولوی جمال الدین ہندوستانی کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے طلباء کو جب میں نے دیکھا کہ وہ قہقہہ سے ہنستے ہیں اور بے تکلف

Marfat.com

باتیں کرتے ہیں اور موت کا ڈر ان کے دل میں نہ تھا تو ان کی صحبت سے میرے دل سے بھی رعب کم ہوتا جاتا اور روح کی بے قراری بھی کم ہوتی جاتی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحُوْرِ بَعْدَ الْکُوْرِ مجھے یاد آیا (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۶۶) حضرت اخون درویزہ بابا جب ریاضت اور علم کے مراحل طے کرتا تو حضرت پیر بابا سید علی غواص ترمذیؒ جو بعد یں آپ کا مرشد کامل بن گیا وہ علاقہ سدوم میں سکونت پذیر تھے تبلیغ اور تدریس وارشاد میں مصروف تھے۔ حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ ۹۰۸ھ بمطابق ۱۵۰۲ء میں ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد ماجد حضرت سید قنبر علی شاہ بادشاہ کا رشتہ دار تھا اور دربار کا تعلق دار بھی تھا لیکن اس کا دادا سید احمد یوسف ایک عالم اور بزرگ شخص تھا تو حضرت سید علی ترمذیؒ نے اپنے دادا کا راستہ اختیار کیا اس سے تحصیل علم کی اور اس دینی محبت کی وجہ سے سلسلہ کبرویہ میں خلیفہ مجاز ہوا پھر آپ نے شیخ سالار رومی رحمتہ اللہ علیہ سے چہار سلاسل طریقت چشتیہ، سہروردیہ، شطاریہ اور ناجیہ و جلاجیہ میں بیعت کی ان چہار سلاسل میں خلیفہ یعنی ماذون ہوئے اور اپنے پیر کے ارشاد کے مطابق علاقہ کوہستان روانہ ہوئے حضرت اخون درویزہ بابا یہ کہانی ان کی زبان سے نقل فرماتے ہیں ''شیخ سے میں رخصت ہوا تو

Marfat.com

میں نے کشمیر کوہستان کی نیت کی اتفاق سے گجرات کے دیہات میں سے کسی دیہات میں آیا اسی علاقہ کو داؤد پنڈ کہا جاتا ہے کیلاس نامی شخص نے مجھے دیکھا اور لوگوں کو بلایا کہ میں نے جس آدمی کو خواب میں دیکھا تھا یہ وہی شخص ہے آؤ ہم اس کو اپنا پیر بنا لے اور شریعت مطہرہ کی بیعت اس سے کر لے میں نے امتحان کے طور پر اس سے پوچھا کہ تم نے یہ خواب اس سے قبل کسی کو بیان کیا ہے تو لوگوں نے گواہی دی کہ ہاں آپ کے چہرہ اور ماتھے کا پورا نقشہ بیان کیا تھا تو وہاں میں نے لوگوں کو بیعت کرایا اور کچھ مدت کے لئے میں وہاں ٹھہرا۔

ہمایون نے جب شیر شاہ سے شکست کھائی اور باقی لشکر کے ساتھ کابل روانہ ہوا تو اسی جگہ میرے والد سے ملاقات ہوئی تو محبت سے مجھے گود میں اٹھایا اور مجھے کہا کہ میں غلطی پر تھا باپ دادا کی جگہ تم نے لے لی الحمد للہ کہ اس مرتبہ پر پہنچے دو ہمیا نے ایک سونے اور دوسرا چاندی کا دیا تو میں نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں تو اس نے کہا کہ یہ نذر ہے لے لو اور فقیر لوگوں پر خرچ کرلو۔ پھر میرے دل میں شوق بڑھتا گیا اور دل میں کہتا کہ اڑ کر شیخ سالار رومی کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ کہ اس پیری مریدی کے قید سے رہائی حاصل کرلو اس کی

Marfat.com

طرف روانہ ہوا چند دن جب میں نے سفر کی تو شیر شاہ کی سپاہی ہمایون کے تعاقب میں آ رہے تھے چونکہ میں فارسی زبان میں باتیں کرتا تھا تو مجھے پکڑا اور دشمن خیال کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کچھ مال و زر تمہارے پاس ہے میں نے کہا ہاں دو ہمیانے ہیں ایک سونے اور دوسرا چاندی کا انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے ساتھ تعلق رکھتا ہے میں نے خادم کو اشارہ کیا کہ ان کو دے دو۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ ۳۵ تا ۳۷)

پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ جب اجمیر شریف پہنچا تو حضرت سالار رومی وفات پا چکے تھے اس کے صاحبزادے نے والد کے اشارہ پر خرقہ پہنایا اور فرمایا کہ میرے والد نے تمہیں کوہستان کے علاقہ کو رخصت کیا تھا آپ کا اپنا وطن ترمذ بھی کوہستان ہے ادھر جاتے ہو یا کسی دوسرے کوہستان لیکن کوہستان کو ضرور جاؤ۔

پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ ترمذ کی نیت سے رخصت ہوا لیکن پشاور میں حاجی سیف اللہ گگیانی اور ملک گدائی گگیانی سے ملاقات ہوئی دونوں اجمیر میں ان کے معتقد ہوئے تھے۔

انہوں نے آپ کو درخواست پیش کی کہ کچھ دن ہمارے علاقہ میں گزار دو اور ان لوگوں کو دین کا راستہ دکھا دو

Marfat.com

تو حضرت پیر بابا دوآبہ میں رک گیا۔ایک سال بعد آپ نے پھر ترمذ کا ارادہ کیا لیکن مرید اور عقیدت مند لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ علاقہ یوسفزئی میں دو ملحد ہیں کہ لوگوں کو حضور علیہ السلام کے دین سے بے راہ کرتے ہیں اور بہت شہرت انہوں نے حاصل کئے ہیں ایک ان میں سے غلجو کا پیر طیب ہے اور دوسرا پیر ولی پڑیچ ہے انہوں نے سماع کو رقص اور آلات لھو و لعب ڈھول و سرود کو حلال جانا ہے مرد و عورتیں اکٹھے رقص کرتے ہیں اور پیر ولی تو اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے اگر آپ علاقہ یوسفزئی کو جائے تو یہ لوگ گمراہی سے بچ جائیں گے تو پیر بابا علاقہ یوسفزئی کو آئے اور علاقہ سدوم میں رک گئے یہاں بارک شاہ زئی ملیزو کے ملک دولت نے اپنی بہن کو حضرت پیر بابا کے نکاح میں دے دیا اور پھر وہاں کے ہو گئے صرف ایک بار والدہ کے دیدار کے لئے تشریف لے گیا تھا اور پھر اس کے کہنے پر واپس آئے اور پھر وفات تک اس گاؤں سے کہیں نہیں گئے آخر اکیاسی سال کی عمر میں وصال فرمایا۔(تذکرۃ الابرار صفحہ ۳۹ تا ۴۴)

جس وقت حضرت پیر بابا گجرات سے اجمیر شریف روانہ ہوئے تو شیر شاہ پشتون افواج جب ہمایون کے تعاقب کر رہے تھے اور لاہور سے ہمایون کا بھاگنا رجب کے مہینہ

Marfat.com

۹۴۷ھ بمطابق ۱۵۴۰ء کے لگ بھگ تھا (تاریخ فرشتہ) اور شیر شاہ سوری ۱۲ ربیع الاول ۹۵۲ھ میں وفات پا گئے اس حساب سے یہ واقعہ ۹۴۷ھ بمطابق ۱۵۴۰ء اور ۹۵۲ھ بمطابق ۱۵۴۵ء کے درمیان ہوا ہے تعاقب کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۹۵۲ھ بمطابق ۱۵۴۵ء کے قریب نظر آتا ہے اگر یہ تاریخ صحیح ہو تو پھر پشاور کو واپسی کا اندازہ ۹۵۴ھ بمطابق ۱۵۴۷ء ہے اور ایک سال دوابے میں جو آپ ٹھہرے تھے وہ لگا کر تو پھر بونیر کو تشریف لے جانے کی تاریخ ۹۵۵ھ بمطابق ۱۵۴۸ء کا تعین کیا جاتا ہے اس وقت حضرت اخون درویزہ باباؒ کی عمر مشکل سے ۱۱ سال بنتا ہے تو پھر یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ جب حضرت پیر باباؒ دوآبہ تشریف لائے تھے تو حضرت اخون درویزہ بابا بھی ساتھ تھے اور یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کہ پیر باباؒ کے دوآبہ میں قیام کے دوران آپ سے بیعت کیا تھا (روحانی تڑون صفحہ ۴۴۱) یہ بات بھی مسلم ہے کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے تحصیل علم کے بعد حضرت پیر باباؒ سے بیعت کیا تھا تو حضرت اخون درویزہ بابا اور پیر بابا کی ملاقات بعد میں ہوا ہے۔

Marfat.com

پیر باباؒ سے ملاقات اور شرف بیعت

ایک دفعہ حضرت اخون درویزہ باباؒ اپنے استاد محترم حضرت ملا سنجر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے استاد نے اپنے پیرومرشد شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سید علی ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پہنچایا حضرت اخون درویزہ باباؒ خود لکھتے ہیں ''روزے از روز ہائے مخدومی و مشفقی مکرمی ملا سنجر شفقت نمودہ دلیل گشتہ مراباں آستانہ طیبہ الخ (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۶۷) شرف ملاقات کے بعد میں نے زھد اور ریاضت کشف و کرامت کا حال بیان کیا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ پشتون کے کامل پیر بن چکے ہو لیکن یہ اچھا نہیں کیا کہ بغیر فانی فی اللہ پیر یعنی مرشد کی اجازت کے بغیر ادمی گمراہ ہو جاتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۸)

اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کا آستانہ اور گھر اس سے قبل موجود تھا کہ ملا سنجر اس آستانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ حسب دستور حضرت اخون درویزہ باباؒ کو بیعت سے مشرف فرمایا آپ کو ایام بیض کے روزے اور صلواۃ اوابین اور پانچ وقت نماز باجماعت کے ساتھ اور کئی دوسری چیزوں کے لئے تلقین فرمایا

Marfat.com

حالانکہ اخون درویزہ باباؒ اس سے قبل بھی ان کاموں پر کاربند تھا کچھ مدت کے بعد آپ کے مشفق استاد حاجی الحرمین حضرت حاجی محمد المعروف ملازنگی پاپینی رحمتہ اللہ علیہ نے سفارش کی کہ حضرت اخون درویزہ ذکر وسلوک کا اہل ہے تو حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ نے شرائط تلقین کے بعد ذکر کی تعلیم شروع کی (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۷۰)

تصفیہ اور تزکیہ تو پہلے آپ کو حاصل تھا اور پھر جب بیعت کے بعد اس میں مزید اضافہ کیا تو آپ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ خواب اور کھانا اور لوگوں سے میل میلاپ کا سلسلہ برائے نام رہ گیا اور اس سے قبل جو کشف وکرامت آپ کو حاصل تھا اس کو بھی نظر انداز کیا اور آگے اپنے روحانی منازل طے کررہا تھا اور کم مدت میں جو کچھ وہ حاصل کرنا چاہتا تھا وہ حاصل ہوا۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۷۱) آگے مزید اس کتاب میں نقل ہے کہ حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ اب آپ کو علم تصوف میں اور بھی زیادہ کوشش کرنا چاہئے کہ اپنا ایمان اور لوگوں کے ایمان کے زوال سے بچا سکو گے اور کمزور مسلمانوں کو تشبیہ اور تعطیل سے بچاؤ گے کیونکہ بہت اہل ہوا اس مبارک علم میں فکر کرتے ہیں چونکہ اس مبارک علم کے اشارات اور عبارات سے آگاہ نہیں ہے تو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی معرفت میں غلط ہو جاتے ہیں اور کفر تک پہنچ جاتے ہیں بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو مجسم تصور کر کے ایک شکل معین کرتے ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ کو ایک جگہ پر مانتے ہیں جیسا کہ عرش ہے اور بعض ارواح اور انفاس کو خدا سے تشبیہ دیتے ہیں اور بعض تمام اشیاء کو ایک وجود اور ایک ذات کہتے ہیں بعض اللہ کو مخلوق میں اور مخلوق کو خدا میں گم جانتے ہیں اور بعض اللہ کو شبنم کی طرح سبزہ پر پھیلا ہوا تصور کرتے ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ کو ذرہ ذرہ تصور کرتے ہیں علیٰ ھذا القیاس بے شمار ایسی باتیں ہیں کہ شریعت محمدی کے ساتھ ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں ہیں وہ یہ بکواس کر کے خود بھی اور اپنے معتقدین کو کافر بناتے ہیں نعوذ باللہ من الکفر بعد الایمان ۔ تو آگے تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے شیخ مرشد نے مجھے جام جہان نمائے دے دیا اور اس کا درس مجھے شروع کیا (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۷۲) سلوک کی راہ میں ایسے کٹھن مراحل آتے ہیں کہ سالک مختلف انوار مشاہدہ کرتا ہے اپنی روح اور وجود اور صفات خداوندی کو دیکھ لیتا ہے تو بہت سے لوگ ان انوار میں فرق نہیں کرتے ۔ اپنی روح اور وجود اور صفات خداوندی کو دیکھ لیتا ہے تو بہت سے لوگ ان انوار میں فرق نہیں کر سکتا معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ ان منازل تک

Marfat.com

پہنچ کر تو حضرت پیر باباؒ نے درس اور عمل دونوں راستے اکٹھے آپ پر کھول دیئے اور علم کی نکات مشاہدہ سے حل کرائے۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ اس سلسلہ میں تین کتابوں کا ذکر فرماتے ہیں جام جہان نمائے، لمعات، سوانح و دیوان خواجہ قاسم انوار (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۷۲) ان تین کتابوں میں زیادہ مشکل بحث وحدت الوجود کا ہے اور تصوف میں سب سے زیادہ مشکل مرحلہ یہی ہے۔

اخون درویزہ باباؒ اپنے پیر و مرشد سے جب سبق پڑھتا تو اس میں شب و روز تامل اور تحیر کرتا یہاں تک کہ اس بات کو سمجھ جاتا پھر وہی کیفیت اپنے شیخ و مرشد کو بتا دیتا تو آپ کے مرشد فرماتے کہ آپ نے ٹھیک کہا اور جب سبق کا درس مرشد دیتا تو فرماتا کہ آپ کے فہم میں یہ سبق پورا یاد ہوا اس کے بعد دوسرا سبق پڑھاتا اس طرح فکر اور سلوک کے دونوں مراحل سے آپ گذر گئے یہاں تک کہ خود آپ نے لکھا ہے کہ میں یہ کہتا کہ میں سمجھ گیا ان باتوں کو جو سمجھ کی قابل ہے اور آگے فرماتا ہے کہ یہ معلومات بھی نہ سمجھنے کے برابر ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۷۲)

Marfat.com

شجرہ نسب حضرت پیر باباؒ

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سید علی ترمذی المشہور پیر باباؒ ترمذ میں پیدا ہوئے اس وجہ سید علی ترمذی کے نام سے مشہور ہوئے آپ حسینی سادات سے ہے آپ کا شجرہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے اور فاطمہ الزہراء کے لخت جگر اور حضور معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے تذکرۃ الابرار والاشرار میں حضرت اخون درویزہ باباؒ نے آپ کا شجرہ نسب یوں تحریر کیا ہے۔

سید علی ترمذیؒ بن سید قنبر علی ترمذی بن سید احمد نور بن سید یوسف نور بن سید محمد نور بخش ترمذی بن سید احمد ہیثم بن سید احمد براق بن سید احمد مشتاق بن سید شاہ ابوتراب بن سید حامد بن سید محمود بن سید اسحاق بن سید عثمان بن سید جعفر بن سید امیر علی بن سید عبدالرحیم بن سید محمود مکی بن سید محمد مہدی بن حسن عسکری بن سید علی نقی بن سید محمد تقی بن سید امام موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن بی فاطمہ زہرا بنت سرور کائنات فخر

Marfat.com

موجودات حضور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت اخون درویزہؒ نے یہ شجرہ اپنے پیر و مرشد کا لکھ کر معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا اور یہی شجرہ شریف حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سید علی ترمذیؒ نے خود اپنے خلیفہ و ماذون حضرت اخون درویزہ کو دیا ہے۔ اس شجرہ شریف کے ناقل حضرت اخون درویزہ باباؒ پر شیر افضل خان بریکوٹی نے یوں تنقید کی ہے وہ لکھتے ہیں یہ شجرہ نسب حضرت مولانا اخون درویزہ کی کتاب سے نقل کیا گیا ہے حضرت امام حسینؓ کے بعد حضرت علی کو براہ راست نہ لانا مولانا اخون درویزہ کی ذمہ داری ہے ہمارے نزدیک شجرہ نسب کا حضرت علیؓ پر ختم ہونا زیادہ موزوں تھا کیوں کہ حضرت علی کا خاندان پیغمبر اسلام کا خاندان ہے فاطمہ الزہرا کا درمیان میں لانا مولانا اخون درویزہ کی غیر ضروری اختراع ہے۔ (پیر بابا صفحہ ۷۹)

بریکوٹی صاحب کے اس تنقید کا جواب یہ ہے کہ ہر حسب و نسب والد کی طرف ہوتا ہے اور سادات کرام کا حسب و نسب حضور علیہ السلام کی طرف منسوب ہے کیونکہ حضور سادات کرام کا جد امجد ہیں تو حضورؐ علیہ الصلواۃ والسلام کی صاجبزادی حضرت فاطمہ الزہرا ہیں کیونکہ حدیث شریف میں

Marfat.com

ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْفَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّیْ فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے اس لئے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے سید علی ترمذی المعروف پیر بابا کے شجرہ میں فاطمہؓ کا نام لکھا ہے اس لئے کہ حضرت امام حسینؓ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک واسطہ تھا اور حضرت فاطمہ الزہرا ہیں حضور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہیں کہ ہر حسب ونسب والد کی طرف ہے اور میرا حسب ونسب میری بیٹی فاطمہ کی طرف نسبت ہے ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر حسب ونسب منقطع ہوگا سوا میرے حسب ونسب کے کہ یہ قیامت تک رہے گا۔

بجیرمی کے حاشیہ جلد سوم صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ مصر میں ہے فَالنَّسَبُ مُعْتَبَرٌ بِالْآبَاءِ اِلَّا اَوْلَادَ بَنَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّهُمْ یَنْتَسِبُوْنَ اِلَیْهِ فَلَا یُکَافِئُهُمْ غَیْرُهُمْ ۔ پس نسب کا اعتبار اسلام میں اباؤ اجداد سے ہے سوا اولاد بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہ حضور سید عالم علیہ السلام سے منسوب ہوتے ہیں پس آپ کی بیٹیوں کی اولاد کا کوئی غیر کفو نہیں ہوتا۔

بجیرمی علی منہج اکلاب ج ۳ صفحہ ۳۵۲۔ وَ بَنُوْ هَاشِم وَ بَنُوْ الْمُطَّلِب اکفاء کی وضاحت فرمائی نَعَمْ

Marfat.com

اَوْلَادَ فَاطِمَۃَ مِنھُمْ لَا یکافِھُمْ غَیْرُھُمْ مِن بَقِیۃ بَنِیْ ھَاشِم لِاَنَّ مِنْ خَصَائِصِہ صلی اللہ علیہ و آلہ وَسَلَّمْ اِنَّ اَوْلَادَ بَنَاتِہ یَنسبُوْنَ اِلَیْہِ فِی الکفائۃ و غَیْرِھَا ۔ ترجمہ :۔ ہاں اولاد فاطمہ ان سے مستثنیٰ ہے جو سادات حسنی حسینی کہلاتے ہیں باقی بنی ہاشم ان کے کفو نہیں ہوتے کہ حضورؐ کے خصائص سے ہے کہ ان کی نبات کی اولاد نسب وفضل وشرف میں آپ کی ذات سے منسوب ہے کفائۃ وغیرہ تمام امتیازات و فضائل میں وہ آپ کے فرمان سے فروع ہے۔

صواعق محرقہ مؤلفہ امام ابن حجر تیمی مکی نے بھی یہ تحریر کیا ہے ثُمَّ مَعْنَی الْاِنْتِسَابِ اِلَیْہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اَلَّذِیْ ھُوَ مِنْ خَصُوْصِیاتِہ اَنَّہٗ اَبٌ لَھُمْ وَ اَنَّھُمْ بَنُوْہُ (الصواعق المحرقہ صفحہ ۹۵) پھر حضور علیہ السلام سے انتساب کا وہ معنی جو آپ کی خصوصیات سے ہے کہ آپ کو جد سادات کہا جائے اور سادات بنی فاطمہ کو اولاد رسول کہا جائے ۔ اگر کسی کو سادات کی فضیلت کے متعلق معلومات درکار ہو تو امام یوسف النبہانی کی کتاب اشرف المؤبد لال محمد اور الصواعق المحرقہ ابن حجر کی ینابیع المودۃ، رشفتہ الصادی ، شرافت سادات ، السیف

Marfat.com

اصلاح والی وانلہ پیر سید محمود شاہ محدث ہزاروی کا مطالعہ چاہئے۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد حضرت فاطمہ الزہرا کے علاوہ بھی ہیں وہ سادات نہیں ہیں ان کو علوی یا اعوان کہتے ہیں مثلاً محمد بن حنیفہ اگرچہ وہ حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ کا صاحبزادہ ہے لیکن وہ سادات سے نہیں سادات کا سلسلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں نہ کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے اس لئے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے پیر باباؒ کا شجرہ نسب حضرت فاطمہ الزہراء سے منسوب کر کے معلم ومقصود و کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا ہے۔ بریکوٹی صاحب کا یہ تنقید حقیقت پر مبنین نہیں ہے بلکہ دینی معلومات سے بے خبر ہونے کی نشانی ہے۔

بریکوٹی صاحب آگے اپنی تالیف پیر باباؒ کے اس تنقید کے بعد لکھتا ہے ''یہ شجرنسب قدرے ردو بدل کے ساتھ تقریباً تمام محققین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے مثلاً سید عبدالجبار شاہ ستھانے میاں کے قلمی مسودہ میں اس طرح درج ہے۔

سید علی ترمذی ابن امیر نظیر بہادر سید قنبر علی بن سید احمد نور بن سید یوسف نور بن سید محمود نور بخش ترمذی بن سید احمد بیغم بن سید احمد براق بن سید احمد مشتاق بن سید شاہ ابوتراب بن سید حامد بن سید محمود بن سید اسحاق بن سید عثمان بن سید جعفر بن سید

Marfat.com

عمر بن سید محمد بن سید حسام الدین بن سید شاہ باصر خسرو بن سید جلال گنج العلم بخاری بن سید ابوالمؤید امیر علی بن سید علی نقی بن سید علی تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر امام زین العابدین بن امام حسین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ (پیر باباؒ صفحہ ۸۰)

یہی بریکوٹی آگے تحریر کرتے ہیں" سید عبدالجبار شاہ مرحوم نے شجرہ نسب میں جو اضافہ کیا ہے وہ ان کی تحقیق ہے لیکن سید علی ترمذی کے بعد قوسین (بریکٹ) میں غوث بونیر لکھنا اور پیر بابا کے والد قنبر علی کے نام سے پہلے امیر نظر لکھنا محققانہ انداز اور شان کے خلاف ہے شجرہ نسب بالکل ابتدائی شکل میں لکھا جاتا ہے اور بعد کے ایام میں شہرت اور عزت حاصل ہونے سے القابات لگانے میں کوئی اعتراض نہیں تاہم شجرہ میں پانچ پشت زیادہ یا کم درج کرنے میں غلطی کا احتمال ہے لیکن تحقیقی لحاظ سے گوارا ہے (پیر بابا صفحہ ۸۰) فقیر ان دو شجروں کے متعلق عرض کرتا ہے کہ جو شجرہ شریف حضرت اخون درویزہ باباؒ نے درج کیا ہے وہی قابل قبول ہے اس لئے کہ پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ نے خود اپنا شجرہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کو عنایت کیا تھا بعد میں اگر کسی نے ردو بدل سے شجرہ نقل کیا ہو تو وہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ وہ شجرہ حضرت پیر باباؒ سے

Marfat.com

بذات خود تعلق نہیں رکھتا۔ بغیر واسطے اور واسطہ میں بڑا فرق ہے۔

سید علی ترمذی المعروف پیر باباؒ کی والدہ بابر کی بیٹی تھی بابر نے اپنی لڑکی سید قنبر علی کو نکاح میں دی اور سید قنبر علی ان کے فوجی مشیر تھے تو پیر بابا ظہیر الدین بابر کے نواسے اور ہمایون کے بھانجے ہیں یہ تحقیق مولانا عبدالغفور امام مسجد پیر بابا کی ہے۔ اس کو حیات طیبہ میں درج کیا ہے لیکن حضرت اخون درویزہ بابا کی تحقیق مندرجہ ذیل ہے جو تذکرۃ الابرار والاشرار میں یوں ذکر ہے حضرت علی ترمذی المعروف پیر بابا کی والدہ چھٹی پشت میں سید احمد بیغم کی بیوی جو امیر تیمور کی سگی بہن تھی اس خاتون سے رکھتی تھی اور یہ دور کا رشتہ بھی مغل خاندان سے تھا اور ہمایون بادشاہ کو اس کا بڑا احساس تھا اس وجہ سے پیر بابا کے والد سید قنبر علی کو دربار ہمایون میں اہم مقام حاصل تھا قاضی عبدالحلیم اثر افغانی لکھتے ہیں'' حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا امیر تیمور گورگانی کی بہن کی اولاد میں سے تھے اور یوں سمجھئے کہ پیر بابا کے پر داداؤں میں بھی امیر تیمور گورگانی کا ہم عصر تھا اس پر امیر تیمور کی بہن بیاہ تھی اس بارے میں اگر قدرے غور کیا جائے تو حضرت پیر بابا اور ہمایون دونوں ہم عصر بلکہ ہم عمر تھے۔ ۹۰۸ء میں پیدا

Marfat.com

ہوئے اور ہمایون کی ولادت ۹۱۳ھ میں ہے اگر دونوں کے شجرہ کو دیکھا جائے تو اس نتیجے پرتم پہنچو گے کہ امیر تیمور کا حقیقی بھانجا پیر بابا کے پردادوں میں ہیں دونوں کے شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ہمایون ولد ابوسعید مرزا ولد محمد مرزا ولد جلال الدین میران شاہ ولد امیر تیمور گورگانی۔

۲۔ سید علی ترمذی المعروف پیر بابا ولد سید [illegible] ولد سید احمد نور ولد سید یوسف نور ولد سید محمد نور بخش ولد سید احمد بیغم۔

اس شجرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر تیمور کی بہن سید احمد بیغم پر بیاہی تھی تو یہ بات صحیح ہے کہ پیر بابا امیر تیمور کی اولاد میں سے تھے اور یہ رشتہ ان کو خاندان مغلیہ سے نسب داری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

حیات طیبہ میں مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم پیر بابا کی ولادت اور وفات کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ حضرت پیر بابا کی پیدائش ۹۰۸ھ اور وفات ۹۹۱ھ میں ہوئی انہوں نے بونیر میں یوسفزئی قبیلے کے ایک گھرانے میں شادی کی جس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام سید حبیب اور دوسرے کا نام سید مصطفیٰ تھا سید حبیب لاولد فوت ہوئے تھے ان کا مزار اپنے والد کے قریب واقع ہے۔ سید مصطفیٰ افغانستان کونڑ چلے گئے

Marfat.com

تھے اور وہاں پر فوت ہوئے ان کے تین بیٹے سید میاں حسن سید میاں قاسم اور سید عبداللہ تھے جن میں مؤخر الذکر سے پیر بابا کی اولاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ قاضی عبدالحلیم اثر افغانی روحانی رابطہ میں اولاد کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

پیر بابا کے دو بیٹے تھے ایک سید حبیب اور دوسرے سید مصطفیٰ سید حبیب نے باپ کی زندگی میں وفات پائی اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی سید مصطفیٰ بابا باپ کی اجازت سے افغانستان کے علاقہ مشرقی کنڑ میں جاکر آباد ہوئے تھے اور وہاں دونائی پشت میں وفات پاگئے مرحوم کے تین بیٹے تھے میاں عبدالوہاب مشہور بہ میاں عبدال بابا جن کا مزار علاقہ بونیر تختہ بند پر واقع ہے میاں قاسم بابا جن کی قبر سوات میں علاقہ شاہ میزئی پیر کلی میں زیارت گاہ خاص و عام ہے تیسرے بیٹے کا نام میاں حسن ہے جن کا روضہ کوکڑی نزد سیدو شریف سوات واقع ہے (روحانی رابطہ) اس سے قبل فقیر نے یہ لکھ دیا تھا کہ حضرت پیر باباؒ اپنے دادا سید احمد نور کا شاگرد دینی علوم میں اور سلسلہ کبرویہ میں آپ سے خلیفہ اور ماذون تھے سلسلہ طریقت کبرویہ مندرجہ ذیل ہے۔ سید احمد اس کا پیر سید یوسف نور۔ اس کا پیر و مرشد محمد نوربخش اس کا مرشد کامل شیخ ابو اسحاق قتلانیؒ اس کا پیر شیخ علاؤالدولہ اس کا مرشد سید علی

Marfat.com

ہمدانی اس کا مرشد سید مزدقانی اس کا مرشد شیخ بہاؤ الدین سمنانی اس کا مرشد شیخ علی اس کا مرشد کامل شیخ نورعبدالرحمان اس کا شیخ نجم الدین کبریٰ اس کا شیخ عمار بن یاسر اس کا مرشد شیخ نجیب سہروردی اس کا مرشد شیخ احمد غزالی اس کا مرشد شیخ ابوبکر نساج اس کا مرشد شیخ ابوالقاسم جرجانی اس کا شیخ ابو عثمان مغربی اس کا مرشد ۔ ابوعلی کاتب اس کا پیر شیخ ابوعلی رودباری اس کا شیخ جنید بغدادی اس کا مرشد سری سقطی اس کا مرشد شیخ معروف بلخی اس کا مرشد امام علی رضا اس کا مرشد امام موسیٰ کاظم اس کا مرشد برحق امام جعفر صادق اس کا مرشد امام محمد باقر اس کا مرشد امام زین العابدین اس کا مرشد امام حسینؓ اس کا مرشد امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔

سلسلہ کبرویہ کے بعد اب سلسلہ چشتیہ درج کیا جاتا ہے۔

الٰہی بحرمت سید علی ترمذیؒ الٰہی بحرمت حضرت سالار رومی الٰہی بحرمت شیخ بہاؤ الدین حسامت الٰہی بحرمت شیخ حامد الدین الٰہی بحرمت شیخ حسام الدین الٰہی بحرمت شیخ نور قطب عالم ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ علاؤ الدین عمر اسعد اللہ نوری الٰہی بحرمت شیخ سراج الدین الٰہی بحرمت حضرت شیخ نظام الدین دہلوی الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر الٰہی بحرمت خواجہ بختیار کاکی الٰہی بحرمت حضرت خواجہ

Marfat.com

خواجگان معین الدین چشتی اجمیر شریف آ گے یہ سلسہ عام مشہور ہے ہر چشتی بزرگ سے دستیاب ہے۔

سلسلہ سہروردیہ

الہی بحرمت حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا الہی بحرمت حضرت خواجہ سالار رومی الہی بحرمت حضرت شیخ نظام الدین مہاجری الہی بحرمت حضرت شیخ قطب الدین مہاجری الہی بحرمت حضرت فخر الدین مہاجری الہی بحرمت حضرت شیخ سید جلال جہانیان الہی بحرمت شیخ رکن الدین الہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین عارف الہی بحرمت حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریاء ملتانی الہی بحرمت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اس سے آ گے سلسلہ عام ہے۔حضرت پیر بابا سلسلہ شطاریہ میں حضرت شیخ سالار رومی کا خلیفہ اور ماذون ہے لیکن حضرت اخون درویزہ باباؒ نے ان بزرگوں کے نام درج نہیں کیے حضرت پیر بابا کے ساتھ اجازت سلسلہ ناجیہ حلاجیہ کا بھی تھا لیکن اس سلسلہ میں حضرت اخون درویزہ بابا خلیفہ مجاز نہیں ہے۔حضرت سید علی ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں بہت کم لوگوں کو خلافت سے نوازا ہے یہاں تک کہ ان کی اولاد کو بھی خلافت ان تمام سلاسل کے نہیں دیئے ہیں

Marfat.com

ان خاص لوگوں میں سے حضرت اخون درویزہ بابا کی ذات گرامی بھی شامل ہے کہ آپ کو اپنے مسند پر بٹھایا اور جب حضرت پیر بابا ۹۹۱ھ بمطابق ۱۵۸۳ء کو اس دار فانی سے دار بقا رحلت فرما گئے۔ تو روحانی سلاسل حضرت اخون درویزہ کے سپرد ہوئے آپ نے ان سلاسل میں بہت سے لوگوں کو بیعت سے سرفراز کئے اور روحانی منازل میں ان کو عروج تک پہنچایا۔

حضرت اخون درویزہ بابا کا یہ پکا عقیدہ تھا کہ جب تک کسی قوم میں نیک لوگ ہوتے ہیں اور قوم ان نیک لوگوں کی باتیں مانتے ہیں اور شریعت کے صحیح راستہ پر چلتے ہیں تو قوم میں امن و امان اور سکون ہوتا ہے اور جب قوم شریعت مطہرہ سے باغی ہوکر ظالم حکمرانوں کے چنگلوں میں پھنس جاتے ہیں اور پھر وہ تباہ و برباد ہوتے ہیں۔

حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا کی ذات بابرکات یوسف زئی کو تباہی سے بچانے کا سبب تھا کیونکہ روشنیاں کے رفض والحاد سے بچنا مشکل تھا جب یہ برکت یوسفزئی قوم کے درمیان سے اٹھ گیا تو ان پر مصیبتیں بارش کی طرح برسنا شروع ہوگئیں حضرت پیر کے تین سال پورے نہیں ہوئے تھے کہ اکبر کے افواج نے یوسف زؤں پر میدانوں اور

Marfat.com

پہاڑوں کے اطراف گھیرے میں لے لی اور ہر طرف تباہی مچا دی۔ یہ تھوڑا سا تفصیل چاہتا ہے کہ شعبان ۹۹۳ھ بمطابق ۱۵۸۵ء اکبر مرزا حکیم کے قتل اور کابل کے انتظام کے لئے اٹک کی نیت کی اور ۱۵ محرم ۹۹۴ھ بمطابق ۱۵۸۵ء میں اٹک پہنچے تو اٹک سے پانچ افواج کو الگ الگ بھیج دیئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جلالہ نے ہندوستان اور کابل کے درمیان راستہ بند کیا تھا کنور مان سنگھ کے ساتھ ایک دستے کو اس کے مقابلے کے لئے بھیج دیا اور کابل مان سنگھ کو جاگیر کے طور پر دیا گیا۔

۲۔ بھگوان داس، شاہ قلی محرم اور ایسے دوسرے امیروں کو پانچ ہزار گھوڑوں سمیت کشمیر کو بھیج دیئے۔

۳۔ اسماعیل قلی خان اور رائے سنگھ کو بلوچوں کے مقابلہ کے لئے رخصت کیا۔

۴۔ زین خان کوکہ کو ایک بڑے دستے کے ساتھ سوات اور باجوڑ کے لئے بھیجا کہ وہاں کے پٹھانوں کو ٹھیک کر دے۔ زین خان کوکہ نے اطلاع دی کہ پٹھان تو ٹڈی اور چونٹیوں سے بھی زیادہ ہیں اور مدد مانگا تو صفر ۹۹۴ھ بمطابق ۱۵۸۵ء تاریخ ۲ کو تھا سید خان

Marfat.com

کھکر اور راجہ بیربل کی قیادت میں زیادہ فوجی بھیج دیئے راجہ بیربل اور زین خان کے آپس میں اتفاق نہ ہو سکا اور نتیجہ یہ نکلا کہ سوات کے دروں میں ایک دردناک شکست کھایا راجہ بیربل بھاگتے ہوئے مارے گئے اور اس لڑائی میں تقریباً آٹھ ہزار سپاہی مارے گئے اور زین خان کوکہ اور ابوالفتح بچ گئے تو پانچ ربیع الاول کو اٹک پہنچے راجہ مان سنگھ جو روشنیان کے خلاف بھیجا گیا تھا تو درہ خیبر میں سخت لڑائی کی کہا جاتا ہے کہ اس لڑائی میں بہت سے روشنیان مارے گئے اور بہت قیدی ہو گئے اور مانسنگھ نے بڑا فتح کیا۔ (طبقات اکبری) اس تفصیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جلالہ کے خلاف لڑائی درہ خیبر میں ہوئی اور اس کا کمانڈر دوسرا تھا اور یوسفزئی کے خلاف خلیل مہمند اوز جرگہ کے کہنے پر دوسری لڑائی ہوئی تھی اور بیربل اس لڑائی میں مارا گیا۔ دائرۃ المعارف اسلامیہ کا یہ جملہ یوسفزئی کے ان لڑائیوں میں جلال الدین روشنیانی کے مقابلہ میں بیربل مارا گیا صحیح نہیں ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اکبر کے افواج یوسفزئی کے مقابلہ میں ہار گئے اور سوات

Marfat.com

کے خوبصورت پہاڑ ان کے قبضے میں نہیں آگئے لیکن مغل نے یہ بدلہ ہشت نگر کے یوسف زؤں سے لیا اور جو کچھ ان سے کیا وہ لکھنے کے قابل بھی نہیں۔ اخون درویزہ بابا اس وقت ملیزی کے ساتھ رہائش پذیر تھے اور بونیر کے علاقہ میں تھے جو کچھ اس نے دیکھا تھا اور جو کچھ اس پر گزرا تھا اس کا ایک ضمنی بیان اس طرح تحریر کرتے ہیں۔ یوسفزئی ان حملوں کی وجہ سے بونیر کے میدانی علاقہ سے سوات کی طرف روانہ ہوئے سوات کے سرحدی علاقہ میں اتنے مردوں کی لاشیں میں نے معائنہ کی کہ کسی کو ان لاشوں کے دفن کرنے کی طاقت نہ تھی اور اگر کسی کو مردار ملتی تو وہ حلال کی طرح کھا لیتے اور اگر نہ ملتی تو وہ بھوک سے مر جاتے اور ان پر اتنے ظلم ہوگئے کہ ان کا لکھنا ادب کے طریقہ سے دور ہے خلاصہ یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے الگ ہوئے ماں باپ سے ان کی اولاد جدا ہوئے اور شوہروں سے بیویاں الگ ہوئیں اور بہت سے قیدی ہوگئے اور بھوک سے اکثر ایک دوسرے کو لوٹتے اور فروخت کرتے (تذکرۃ الابرار ۱۳۹ تا ۱۴۱) حضرت اخون درویزہ باباؒ اپنے

Marfat.com

ساتھیوں سمیت اپنے علاقہ میں بھاگتے ہوئے غوری خیل پہنچے اس کا خیال سوات کی طرف تھا۔ جس وقت تمام ملک ان لوگوں کے ہاتھوں سے چلا گیا اور اکبر بادشاہ کے حامیوں نے دم غار قلعہ کی بنیاد رکھی اور ہر طرف سے یوسفزئی قوم کو لوٹتے تو میں بھی ملیزی کے دستے کے ساتھ سوات کے دروں میں سے ایک درہ کی طرف چلا گیا اللہ کی طرف سے یہ منظور تھا کہ تمام رات بارش اور اولے مجھ پر برس رہے تھے اور ہمارے ساتھ خیمے بھی نہیں تھے اور ہم تمام قریب الموت ہوئے تھے تو صبح کے بعد جب سورج طلوع ہوا تو میرے بدن میں جان آ گئی مجھ میں باقی طاقت نہیں تھی تو اپنے آپ کو اور بمع اہل عیال کو مغل کے حوالہ کیا تو انہوں نے ہمیں دوآبہ اور ہشت نگر لے آیا میں کیا کہوں کہ مجھ پر کیا گزری اور کس طرح گزری (تذکرۃ الابرار ۱۳۹۔۱۴۱)

اخون درویزہ بابا مغلوں کے ہاتھوں دردمند ہوا تھا اور در بدر ہوا جس طرح کہ دوسرے یوسفزؤں کے ساتھ ہوا تھا۔

پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ جب اس علاقہ میں تشریف لائے

Marfat.com

تھے تو ان دنوں میں ہمایون شیر شاہ کے ہاتھوں در بدر ہوا تھا کہ اپنے سر کے ڈھانپنے تک سمجھ نہیں تھی اس کے بعد ہمایون نے پشتون اور پیر بابا کے ساتھ کوئی ربط نہیں رکھا۔

جب اکبر نے یوسفزئی کو اپنے گناہ کی سزا دینا چاہا تو حضرت اخون درویزہ بابا نے اپنے قوم کے ساتھ بھوک اور پیاس برداشت کیا اور ان کی طرح وہ بھی در بدر ہوا تھا مغل کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ ان ملیزی قوم میں ایک اخون درویزہؒ بھی ہے جس نے بایزید انصاری کے ساتھ مناظرے بھی کئے ہیں اور تمام عمران سے بحث ہوئی ہے کہ اس وجہ سے وہ انعام کا حقدار بن جائے۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اپنے نقل مکانی کے بعد تمام کتابیں مرتب کی ہیں بونیر میں تمام اوقات وہ روحانی مشاغل میں مشغول تھے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے جو کتب مرتب کی ہیں ان کے نام یہ ہیں مخزن الاسلام، ارشاد الطالبین تذکرۃ الابرار والاشرار، ارشاد المریدین، شرح قصیدہ امالی وغیرہ مخزن الاسلام پشتو زبان میں ہے اور باقی تمام کتب فارسی میں ہیں ان تمام کتب میں ضخیم کتاب ارشاد الطالبین ہے جو چار سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہیں ان میں سے کم صفحات والی کتاب شرح قصیدہ امالی ہے تذکرۃ الابرار والاشرار اور مخزن الاسلام کی صفحات درمیان میں ہیں۔

Marfat.com

تالیفات حضرت اخون درویزہ باباؒ

حضرت اخون درویزہ بابا جس طرح بے باک مناظر تھے اس طرح ایک اعلیٰ مدرس تھے اور درس و تدریس کے ساتھ ساتھ وہ ایک بلند پایہ محقق اور مؤلف بھی تھے مندرجہ بالا کتب جس کا ذکر اس سے قبل ہوا ہے مثلاً مخزن الاسلام، ارشاد الطالبین، تذکرۃ الابرار والاشرار، ارشاد المریدین، شرح قصیدہ امالیہ وغیرہ اب فقیر ان کتب پر تبصرہ کر کے قارئین کو ان کتب سے روشناس کرائے گا ان میں سے پہلی کتاب مخزن الاسلام ہے۔

۱۔ مخزن الاسلام :۔

یہ کتاب پشتو زبان میں ہے اگرچہ بعض بعض مقامات پر کچھ فارسی زبان بھی استعمال میں لایا گیا ہے۔

اس کتاب میں سب سے پہلے حضرت اخون درویزہ بابا نے قصیدہ مالی کو پشتو زبان میں منظوم ترجمہ کیا ہے اس قصیدہ مبارک میں تمام عقائد اہل سنت کا ذکر موجود ہے اور ہر سنی مسلمان کے لئے اس کا جاننا لازمی ہے کیونکہ ایمان کا دارو مدار عقائد پر ہے اور عقائد کا جاننا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس قصیدہ کا عربی شعر یہ ہے۔

Marfat.com

اَللہُ الخالِق مَوْلانا قَدِیْمٌ
وَ مَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافِ الکَمَالِ

حضرت اخون درویزہ بابا نے مخزن الاسلام میں منظوم پشتو ترجمہ یہ کیا ہے۔

خداوند د کل عالم دے
زمونگ سختن قدیم دے بے زواله
په خپله صفت دے صفت شوے
هر صفت ئے لره کماله

اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم کا خالق ہے اور ہمارا مولیٰ قدیمی صفات کے مالک ہے اپنی صفت میں موصوف ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کمال والی ہے۔

هُوَ الحَیُّ المُدَبِّرُ کُلَّ اَمْرٍ
هُوَ الحَقُّ المُقَدِّرُ ذُوالجَلَالِ

حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اس بیت کا پشتو منظوم ترجمہ یہ کیا ہے۔

بے روح دے زندہ دے
کل ترتیب ئے په کمال دے
لائق دے دخدای هره چاره
اندازه کے خداوند ذوالجلال دے

Marfat.com

بغیر روح وہ زندہ ہے اور آپ کے تمام ترتیب کمال سے ہیں اور ہر طرح خدائی کا لائق ہے اور اندازہ میں خداوند ذوالجلال ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو پشتو زبان میں سلیس انداز میں ترجمہ کیا ہے اور قصیدہ امالی کے چونسٹھ اشعار ہیں اور تمام کے تمام پشتو زبان میں منظوم ترجمہ کیا ہے اگرچہ آپ نے قصیدہ امالی کی شرح فارسی زبان میں بھی کی ہے وہ الگ کتاب ہے۔ فقیر کی کتب خانہ میں وہ کتاب موجود ہے۔ جب عقائد کے بیان سے فارغ ہوا تو حضور انور معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور توصیف میں امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کو عربی نظم میں بیان کیا۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اس قصیدہ کی اہمیت کے پیش نظر وخاطر پشتو زبان میں منظوم ترجمہ پٹھانوں کے لئے پیش کیا کہ ہمارے پشتون بھائی بھی اس قصیدہ سے مستفید ہو۔ یہ مخزن الاسلام کا دوسرا باب ہے اس کے ابتداء میں حضرت اخون درویزہ باباؒ تحریر کرتے ہیں در تسہیل قصیدہ بردہ کہ از جملہ تصانیف امام الہمام رحمتہ اللہ علیہ علی الدوام امام بوصیری علیہ الرحمتہ الغفران است و از ابتدا تا انتہاء بتمام وکمال در مدح آنحضرت سرور کائنات وفخر موجودات خلاصہ ممکنات و زبدہ معلومات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم افتادہ است (مخزن الاسلام صفحہ ۹)

قصیدہ بردہ کو میں نے آسان کیا ہے یہ قصیدہ امام الہمام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف میں سے ہے ابتداء سے لے کر انتہا تک تمام قصیدہ آنحضرت سرور کائنات فخر موجودات خلاصہ ممکنات زبدہ معلومات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کی تعریف میں ہے۔

اس دیباچہ میں حضرت اخون درویزہ باباؒ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن اوصاف سے یاد کیا ہے وہ ہمارے ایمان کی ترجمانی ہے مثلاً آنحضرت تو حضرت حضور سے ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مسلمان حضورؐ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اخون درویزہ باباؒ کا بھی یہی عقیدہ ہے پھر سرور کائنات کی صفت سے یاد کہا ہے مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کائنات کے سردار ہیں اس کے بعد آگے فخر موجودات نقل کی ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام موجودات کا آپ پر فخر ہے اس لئے وہ فخر موجودات ہے اور اسی صفت کو حضرت اخون درویزہ باباؒ نے یہاں درج کی ہے اگے نقل کی ہے خلاصہ ممکنات یعنی حضور علیہ الصلواۃ والسلام تمام کائنات کے یعنی اگر موجود ہو یا پہلے سے ہو یا بعد میں امکان ہو کہ موجود

Marfat.com

ہوگا تو ان تمام کائنات کا خلاصہ ہے اس صفت میں آپ نے وحدت الوجود کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ وحدت الوجود کے متعلق جو کتب لکھی گئی ہیں ان تمام کتب میں نزول ستہ کے نام سے ابتداء ہے وہ نزول ستہ یہ ہیں۔

احدیت۔ وحدت۔ واحدیت، عالم ارواح، عالم امثال، عالم اجساد۔ یہ پہلے تین عالم امر سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی تین عالم خلق سے۔

احدیت:۔

حدیث قدسی ہے کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیّاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پوشیدہ خزانہ تھا تو میں نے چاہا کہ مجھے پہنچانا جائے تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا کائنات سے قبل اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات سے متصف تھے اس کو احدیت کہتے ہیں۔

وحدت:۔

اللہ تعالیٰ نے تعین اول کیا یعنی تمام کائنات کے لئے تخم پیدا کیا اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا یہ بمنزلہ تخم ہے اور اسی کو خلاصہ ممکنات بھی کہتا ہے۔

واحدیت:۔

Marfat.com

پھر اس نور سے تمام عالم کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا اور پھر میرے نور سے تمام کائنات پیدا کیا۔ اب تخم جس چیز کی ہو وہ معنوی طور پر اس میں موجود ہوتا ہے یعنی اگر اخروٹ کا دانہ ہو اس دانہ میں اخرو کا درخت تنہ جڑیں، شاخیں ہیں اور پھل تمام معنوی طور پر موجود ہوتا ہے لیکن دانہ میں اگر کوئی دیکھے تو نظر نہیں آتا اس لئے ہر حجر اور شجر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے کسی شاعر کا ایک شعر بھی اس کے متعلق موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا اور اس کو کثرت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ رحمان بابا کا شعر ہے۔ پہ واحد وجود د بسیار دے رب زما یعنی تمام موجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے اس کو کثرت بھی کہا جاتا ہے اور واحدیت بھی آگے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے حضور علیہ الصلواۃ والسلام کو زبدہ معلومات کہا ۔ زبدہ جاگ کو کہا جاتا ہے اور لب لباب بھی چونکہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قدیم میں فرمایا ہے وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔

اور سیکھایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علوم جو آپ نہیں

Marfat.com

جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل تھا۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اس وجہ سے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے آپ کو زبدہ معلومات کی صفت بیان کی احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفیٰ بھی دونوں نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں جو قرآن میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا اور اس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ قرآن میں یہ دونوں نام اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں اس لئے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے قرآن کی روشنی میں یہاں بھی دونوں نام درج کئے ہیں۔
قصیدہ بردہ شریف کا پہلا شعر یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِی سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعاً جَریٰ مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٖ

اس شعر کا ترجمہ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے پشتو زبان میں یوں نظم کیا ہے۔

گوندے ستا د ذی سلم یاران یادیگی
زکہ اوخکے دلہ وینو گڈے وڈے د باران پہ دو رر یگی

ترجمہ اس شعر کا یہ ہے کہ تمہیں ذی سلم ایک مقام ہے اس میں

Marfat.com

رہنے والے محبوب یاد آتا ہے اس وجہ سے آنسو خون کا خلط ملط بارش کی طرح برستا ہے اس بردہ شریف کا دوسرا شعر بھی درج کیا جاتا ہے۔

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

اَوْ اَوْ مَضَى الْبَرْقُ فِى الظُّلْمَاءِ مِنْ اِضَمٍ

حضرت اخون درویز بابا نے اس کا شعری منظوم ترجمہ یوں کیا ہے۔

یاد مدینے له رخه باد دے رابلو دے

هم په تور تاریکه کے د نبی دغره بریخانه راته زلیگی

ترجمہ:۔ یا مدینہ کی جانب سے ہوا چل رہی ہے یا شب تاریک میں نبی کی پہاڑ سے بجلی چمک رہی ہے قصیدہ بردہ شریف کا آخری شعر ملاحظہ ہو۔

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتَ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا

وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِى الْعِيْسِ النَّغَمِ

اس شعر کا منظوم ترجمہ یوں ہے۔

دا رحمت وائم مدام کڑے تر هغه پورے سو به بادونه لختے خوزوینه

هم سوخه سواره آواز کا داو خانو په آواز ئے داوخان ورهوسیگی

ترجمہ:۔ باران رحمت خدا تو اس وقت تک برستا ہے جب تک کہ باد صبا بان کی ٹہنیوں کو ہلاتی رہے اور حُدی خوان سواری

Marfat.com

کے اونٹوں کو اپنے سریلے نغموں سے سرور میں لاتا رہے۔
آخر میں حضرت اخون درویزہ نے لکھا ہے کہ یہ کتاب عربی زبان میں تھا اور حضور علیہ السلام کی صفت امام بوصیری نے کی ہے فقیر نے اس کو پشتو میں ترجمہ کیا اور جس نے مجھے دعا میں یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں خفہ نہ کرے۔

اس قصیدہ بردہ کے بعد آپ نے خود عقائد کے متعلق احکامات بیان کئے ہیں اس کے آخیر میں یہ لکھا ہے کہ درویزہ نے عقائد کے پشتو میں بیان کئے اور جس نے یہ یاد کئے وہ شریعت پر مستقیم ہوکر رہے گا اور دینِ محمدی میں وہ نہ پھسلے گا اے طالب اگر تم یہ کتاب یاد کرو گے تو تم کاملین میں سے بن جاؤ گے جو گمراہ تم سے دعویٰ کرے گا وہ دعوے میں شرمندہ ہوکر رہے گا۔

بیان چہارم میں خلاصہ کیدانی جو کہ وضو اور نماز کے متعلق ہے آپ نے پٹھانوں کے لئے پشتو میں ترجمہ بیان کیا ہے اور ہر مسلمان کے لئے اس کا جاننا از حد ضروری ہے کیونکہ ہر خلاصہ کیدانی پر لکھا ہوتا ہے

گر نہ دانی خلاصہ کیدانی
تو طریق نماز کے دانی

اگر تم خلاصہ کیدانی کو نہ جان سکو گے تو نماز کا طریقہ

Marfat.com

تمہیں کیسے آئے گا۔

خلاصہ کیدانی کے بعد امام طریقت عمر نسفی نے فرقہ باطلہ کے متعلق ایک رسالہ لکھا ہے اور اس میں تصوف اور فرقے باطلہ کے متعلق ذکر کیا ہے اس لئے آپ نے پشتو زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے اور ہر مسلمان کے لئے ان فرقوں سے بچنا لازمی ہے اس لئے اس رسالہ کا درج کرنا اس کتاب میں نہایت ضروری تھا۔

فصل سوئم میں آپ نے قرآن مقدس کے حروف اور مخارج اور اعراب اور قرات پر ایک بہترین مضمون لکھا ہے جو کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ قرآن مقدس کی تلاوت کرنا چاہے اور اس کو صحیح مخارج سے ادا کرے۔

باب ششم میں حروف تہجی پر بحث کی ہے اور حروف تہجی کے متعلق جو معلومات آپ کو حاصل تھی آپ نے دل کھول کر وہ نکات اور باریک بینی سے اپنے آپ کو منور کیا۔ ا سے ے کر ی تک تمام حروف کے مطالب بیان کئے ہیں اور کم علماء نے ایسی باریکات سے لوگوں کو آشنا کئے ہیں۔

اس کے بعد ایمان مجمل اور مفصل اور ارکان واحکام اسلام وشرائط ایمان کو بیان کیا ہے پھر نکتہ دوم میں ایک سوتیں مسائل بھی درج کئے ہیں۔

Marfat.com

نکتہ سوم میں معتقدات مذہب اہل سنت کو بیان کیا ہے نکتہ چہارم ونکتہ پنجم ونکتہ ششم ، نکتہ ہفتم ، نکتہ ہشتم ، نکتہ نہم دہم نکتہ یازدھم ونکتہ دوازدھم ونکتہ سیزدھم ونکتہ چہاردہم ونکتہ پانچ دہم و نکتہ شانز دہم ونکتہ ہفدھم ونکتہ ہیو دہم ونکتہ نوزدھم ونکتہ بیستم و نکتہ بیت ویکم ونکتہ بیست و دوئم ونکتہ بیست وسوئم لکھ کر تمام دینی مسائل کو جمع کر کے ہر نکتہ میں واضح کئے جو ہر مسلمان کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے۔

آخر میں بایزید انصاری کے متعلق بحث ہے کہ ایسے رسمی پیروں سے بچنا لازم ہے اور ان میں بایزید انصاری جو عبداللہ کا بیٹا تھا اس کے متعلق معلومات ہیں ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ایسے پیروں سے پرہیز کرے یہ مشت نمونہ خروار مخزن الاسلام کے متعلق ذکر کیا گیا اب اس کتاب مخزن الاسلام کے متعلق مشہور شاعر خوشحال خان خٹک نے جو اظہار خیال کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ درویزه چه بیان کړے خپل کتاب دے
نوم ئے مخزن الاسلام ایخے جناب دے

حضرت اخون درویزہؒ نے جو کتاب لکھی ہے اور اس کا نام جناب نے مخزن الاسلام رکھا ہے۔

Marfat.com

۲۔ هر بیان ئے ناموزون مجهول بے رنگه
خالی پاتوله دانشته له فرهنگه

اس کتاب کا ہر بیان ناموزوں اور مجہول و بے رنگ ہے عقل و دانش اور فرہنگ سے خالی ہے۔

۳. که یوه مصرعه په شل بله په سل ده
نا مربوطه ناموزونه نه په ویشل ده

اگر اس کا ایک مصرعہ بیں بحر رکھتا ہے اور دوسرا سو لیکن کہنے میں بڑا بے ربط اور بے ڈھنگ ہے۔

۴. قافیه ئے لام او دال سره وهلے
په ردیف کے ئے نون واو سره پیلے

قافیوں میں لام اور دال کو یکجا کیا ہے اور ردیف میں نون واؤ کے ساتھ اکٹھا کیا ہے۔

۵. قصیده د بوصیری ئے ترجمه کڑی
عربی ئے تر پختو مضحک راوڑی

قصیدہ بردہ کو ترجمہ کیا ہے اور عربی زبان کا پشتو میں مذاق اڑایا ہے۔

۶. هر یو بیت د قصیدے چه در مرجان وی
په پختو کے ترورر بشولا ارزان دی

قصیدہ بردہ شریف کا ہر بیت موتی اور مرجان ہے اور پشتو میں

Marfat.com

جو سے بھی کم قیمت بنایا ہے۔

۷. معاد آذری ترجمه کړے
تصوف ئے و عالم وته نومر دے

آذری کا معاد کو ترجمہ کیا ہے اور تصوف کی مشوگافیاں دنیا کو بیان کی ہے

۸. ترجمه د شاه ناصر یوسونسو اشکاله
و عالم ته جوړه کړی له مقاله

اس نے شاہ ناصر کے چند باب کو ترجمہ کیا ہے اور دنیا کے سامنے اپنے علم کو ظاہر کیا ہے۔

۹. مسئلے ئے نظم کړی په پختو دی
ورته خه وائم چه خه دی د بستو دی

اس نے پشتو میں دینی مسائل کو منظوم بنایا اور میں کیا کہو کہ اس کی قیمت کیا ہے۔

۱۰. په دا هسے شان کتاب ئے مهابات دے
دجامی اورنگ ورته ناوبات دے

اس نے ایسی کتاب لکھ کر اس گھمنڈ میں ہے اور وہ اسے جامی کے ہفت رنگ سے بھی زیادہ سمجھتا ہے۔

یہ چند اشعار تھے جو خوشحال خان خٹک کے سوات نامہ میں ہیں خوشحال خان خٹک نے سوات نامہ کو منظوم لکھ کر ۵۰۸

Marfat.com

اشعار پر مشتمل بنایا ہے ان اشعار میں خوشحال خان خٹک نے حضرت اخون درویزہ بابا کو نشانہ بنایا اور دل کا بھڑاس اُس نے ان اشعار میں خوب نکالا۔

فقیر نے اس کتاب یعنی مخزن الاسلام کو غور سے مطالعہ کیا ہے مخزن کو واقعی دین کا مخزن پایا پتہ نہیں کہ مخزن میں کونسی باتیں ہیں جو خوشحال خان کو ناپسند ہے صرف ایک بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ بعض جگہوں پر بایزید انصاری پر خوب تنقید کی ہے اگر خوشحال خان کو یہ تنقید ناپسند ہو تو پھر اس نے خود بھی بایزید انصاری کی قباحت بیان کی مثلاً اس نے بایزید انصاری کے متعلق یہ چند اشعار لکھے ہیں۔

دروخان خیر البیان ئے وولیدلے
هغه هم مجهول بیان وو۔ ناپسندلے

اس نے پیر روخان کی کتاب خیر البیان دیکھی بھی وہ بھی مجھول البیان اور ناپسند تھی اس بیت میں خوشحال خان نے حضرت اخون درویزہ بابا کو نشانہ بنایا اور یہاں پیر تاریک کو درمیان میں لایا اور پھر اس خیر البیان پر بھی خوب تنقید کی اب ہم حیران ہیں کہ روشنیائی تعلیمات سے متاثر بعض مؤلفین نے خوشحال خان کے اشعاروں کو یہاں لایا اور دنیا کو بتایا کہ دیکھو حضرت اخون درویزہ بابا نے جو مخزن لکھی ہے خوشحال

Marfat.com

خان نے اس کے متعلق کیا تاثر پیش کیا اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مخزن ایک دینی کتاب ہے اور خود اخون درویزہ بابا ایک عالم و فاضل شخصیت کے مالک تھے جو خود معترضین نے ان کی علمیت کو بھی مان لیا ہے اس علمی کاوش کے رد میں خوشحال خان جو ایک شاعر تھے عالم نہ تھے عامیانہ انداز میں رد کیا ہے ایک ذی ہوش انسان کے لئے اور علمی دنیا میں کبھی قابل قبول نہیں ہاں اگر خوشحال خاںؒ عالم و فاضل شخص ہوتے تو وہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کی کتاب مخزن الاسلام سے وہ مسائل لکھ دیتے کہ یہ مسائل دین و اسلام کے خلاف ہیں اس کو یہ حق حاصل تھا کہ ان مسائل کی تردید کر دیتے لیکن خوشحال خان خٹک نے یہ کبھی بھی نہیں کیا اور نہ کر سکتا ہے صرف اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ رد ان کے منظوم کلام پر ہے تو خوشحال خان خٹک کی شاعری بھی قرآن کے حروف کے برابر نہیں ان کی کئی اشعار بھی بے ربط اور ناموزون اشعار ہیں بیت کے دونوں مصرعوں کے الفاظ کو گن کر وہ بھی پورے نہیں نکلتے اور ردیف و قافیہ میں بھی بہت مار کھایا ہے خوشحال خان ایک عشق پرست شاعر تھے اس نے کلیات میں جو اشعار لکھے ہیں کیا بریکوٹی صاحب نے وہ مطالعہ میں نہیں لایا اس نے کلیات میں لکھا ہے۔

Marfat.com

که د لاس په بکره برشی پرے مگده
که د زانی شی په هغه جهان سفر

یعنی غیر شادی لڑکی اگر تم پاؤ گے تو کبھی مت چھوڑنا یعنی اس لڑکی سے بدفعلی زنا ضرور کرنا خواہ تمہیں اس زنا کی سزا وہاں دوزخ کیوں نہ ہو۔

کیا یہ کفری شعر نہیں جو اس نے کلیات میں لکھا ہے اس شعر میں اگر کوئی تاویل کرنا چاہے تو تاویل کی گنجائش بھی نہیں ہے کلیات میں خوشحال خان نے عورتوں کا جو مذاق اڑایا ہے اگر کوئی مسلمان اس کو پڑھ کر بے ساختہ یہ کہہ سکتا ہے کہ خوشحال خان ایک ہوس پسند شخص تھے اور اس نے یہ لکھا ہے کہ ملا جب صبح کی اذان دیتا تو میں عورت کی شرم گاہ سے کھیلتا اس نے شرم گاہ کا پشتو نام لکھا ہے۔ خوشحال خان کا ایک شعر ایسا بھی ہے کہ آخر عمر میں خود اعتراف کیا ہے کہ اخون درویزہ باباؒ لوگوں کو ایمان سکھا تھا اور جب وہ اپنے بیٹے سے خفہ ہوئے تو اس نے یہ شعر کہا۔

زه درویزه غوندے ایمان خائم و ده ته
دے د پیر روخان غوندے د کفر کا تلقین .

یعنی میں اخون درویزہ بابا کی طرح اس کو ایمان کی دعوت دیتا ہوں اور وہ پیر روشن کی طرح کفر کی تلقین کرتا رہتا

Marfat.com

ہے اس نے حضرت اخون درویزہ بابا کی مخزن پر جو تنقید کی ہے وہ شعر یہ ہے۔

دوہ کارہ دی پہ سوات کے یو خفی دے بل جلی

مخزن د درویزہ دے یا دفتر د شیخ ملی

یعنی سوات میں ظاہر و باطن دو کام ہیں ایک درویزہ کی مخزن ہے اور دوسری چیز شیخ ملی کا دفتر ہے یہ شعر اب بھی کلیات میں موجود ہے جس میں دو کارہ لکھی ہے نہ کہ دو کفرہ لیکن بریکوٹی صاحب نے پیر باباؒ اور پیر روخان دونوں کتابوں میں یہی دو کفر کے الفاظ درج کئے ہیں اور نتیجہ یہ نکالا کہ اس شعر سے بھی ہمارے دعوے کو تقویت ملتی ہے کہ اخون درویزہ بابا نے طریقت کا راستہ اختیار نہیں کیا تھا بلکہ وہ ایک فقیہ تھے ولی یا پیر نہیں تھے خوشحال خان خٹک نے جب اپنے وقت میں ایک مبصر کی حیثیت سے حالات کا جائزہ لیا تو بڑا مفید علمی اور ادبی شعر داغ دیا یہ شعر بعد کے زمانہ میں جب محققین نے خوشحال خٹک کو پوری قوم کا شاعر کی حیثیت سے پیش کرنا چاہا تو انہوں نے یوسفزئی قبائل کی ناراضگی کو خیال میں رکھا اور دو کفرہ کی جگہ غیر مانوس، غیر موزوں اور بے جوڑ ''دوہ سیزہ'' کی اصطلاح وضع کی جس سے شعر کی معنوی حیثیت غارت ہوگئی۔ مختصر یہ کہ پیر بابا کی گدی مولانا اخون

Marfat.com

درویزہؒ نے نہیں سنبھالی اور طریقہ چشتیہ پیر بابا کی وفات کے بعد یہاں جاری نہ رہ سکا لیکن اللہ تعالیٰ نے پیر بابا کے اخلاص اور محنت کو رائیگاں نہ ہونے دیا اور ان کی زیارت یعنی مرقد کو آج تک مرجع خلائق عام رکھا۔ (پیر بابا صفحہ ۳۱۰)

بریکوٹی صاحب کو الہام ہوا یا کسی ہمزاد ے نے اسے بتا دیا دو کفرہ مصرعہ میں ہے دوہ بیزہ نہیں کیونکہ یہ دوہ بیزہ غیر موزوں اور بے جوڑ ہے حُبُّ الشَّیْئِ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ کسی چیز کی محبت اسے اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ اگر کوئی فقہ شریف یا عقائد اسلامیہ کو کفر سے تشبیہ دے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے آج تک فقیر نے نہ یہ سنا تھا اور نہ دیکھا تھا کہ مذہبی کتاب کو کفر کہے۔

بریکوٹی صاحب نے یہ بھی کہا کہ اخون درویزہ نے طریقت کا راستہ اختیار نہیں کیا تھا اور نہ وہ پیر تھے بلکہ ایک فقیہ تھے تو فقیہ ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ معرفت الٰہیہ کے لئے یہ ایک اہم ذریعہ ہے کیونکہ باطنی علوم کے حصول کے لئے شیطان سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور حدیث شریف میں ہے جو کہ صاحب مشکواۃ نے کتاب العلم میں لکھا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (رواہ الترمذی وابن ماجہ) ایک فقیہ شیطان پر بے راہ

Marfat.com

کرنے کے لئے بہت سخت ہے ہزار عبادت گزاروں سے۔
اس حدیث شریف کو ترمذی اور ابن ماجہ نے جو اصحاح ستہ میں سے بھی نقل کئے ہیں اور قرآن مقدس میں ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا بے شک اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے اس کے بندوں میں سے علماء ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ (رواہ الترمذی) عالم کا عابد پر اتنی فضیلت ہے جتنا کہ میرا تمہارے ادنیٰ پر اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔ ظاہری علم باطنی علم کے لئے ایک زیور ہے یا ایک ذریعہ ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ تک رسائی ممکن نہیں۔

بریکوٹی صاحب کا ایک اور شکوہ ہے کہ مولانا اخون درویزہؒ نے یہ گدی قائم نہ رکھ سکی لیکن پیر بابا کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے پیر بابا کے اخلاص اور محنت کو رائیگاں نہ ہونے دیا ان کی زیارت یعنی مرقد کو آج تک مرجع خلائق عام رکھا۔ اس جملہ میں حضرت پیر بابا کی زیارت کو مرجع خلائق بتایا لیکن بریکوٹی صاحب نے دوسری کتاب پیر روخان بھی لکھی ہے اور اس کتاب پر مقدمہ حبیب اللہ رفیع نے لکھا ہے مقدمہ کے آخر میں وہ لکھتے ہیں ''چودہ سال پہلے مجھے پیر بابا کی زیارت کرنے بونیر جانے کا اتفاق ہوا جو کہ میری نگاہ میں

Marfat.com

ایک عالم اور روحانی شخصیت گزری ہے لیکن وہاں پر لوگوں کی شرک آمیز حرکات نے مجھے بہت دکھ پہنچایا اور یہ قطعہ اس کیفیت کے زیر اثر تحریر کیا کہ:۔

دروخان قبر په خپل وطن کے ورک دے
پیر بابا ته دکعبے غونډے سجده کڑی
چې قام اوپیژني خدائے شي پیژندلے
پښتانه دی خدائے یو زلی پوهه په دے کڑی

پیر روخان کا مزار تو اس کے اپنے ملک میں بھی ناپید ہے اور پیر بابا کو لوگ کعبے کی مانند پوجتے ہیں کوئی اپنے آپ کو پہچان جائے وہی اپنے خدا کو بھی پہچان لیتا ہے خدا کرے کہ پشتون بھی اس بات کو سمجھ سکیں حبیب اللہ رفیع کو پیر روخان اور پیر بابا کے درمیان جو تاثر ملا ہے اس کا برملا اظہار کیا اور لوگوں کے ہجوم نے اس کو اور زیادہ حیران کیا اور بادل ناخواستہ یہ کہا کہ پیر روخان کا مزار تو اپنے ملک میں بھی ناپید ہے کہ کوئی اس کے مزار کی زیارت کرے اور اس کو دعا دیں اور پھر ایک اور جملہ بھی کہا کہ وہاں پر لوگوں کی شرک آمیز حرکات نے مجھے بہت دکھ دیا یہ جملہ شرک آمیز بھی توجہ چاہتا ہے شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے مخلوق کو شامل کر کے شراکت بن جاتا ہے تو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا مزار کہاں ہے کہ لوگ وہاں جاتے ہیں اور ان کے وسیلہ سے اپنی حاجات کو مانگتے ہیں کہ یہ شرک ہو جائے معلوم ہوا کہ جب ایک آدمی شرک نہیں جانتا اور کتابوں پر مقدمے بھی لکھتا ہے خدا جانے کہ ایسے محققین کا کیا حشر ہوگا ادھر بریکوٹی صاحب پیر بابا کی زیارت کو مرجع خلائق مانتا ہے اور دوسری کتاب پیر روخان کے مقدمہ میں یہ زہر شامل کیا ہے۔خوشحال خان خٹک کا پتہ نہیں کہ اخون درویزہ باباؒ کیساتھ کونسی دشمنی تھی جس کی بناء پر اس نے بمصداق حدیث شریف اَلشُّعَرَاءُ كِلَابُ الْجَهَنَّمِ کہ ایسے شعراء جہنم کے کتے ہیں مخزن الاسلام پر خوب کیچڑ اچالا لیکن وہ بایزید کا بھی حامی نہ تھا وہ کہتا ہے۔

۱. هغه وخت چه پیر روخان فساد بنیاد کړه
پښتنو ورسره ټینگ کار دفساد کړه

جب پیر روخان نے فساد کی بنیاد رکھی تو پٹھانوں نے ان کے ساتھ اسی فساد میں بھرپور حصہ لیا۔

۲. پښتانه په هغه دور پیر پرست وو
محرک مرید دا شاعیسی اودسر مست وو

Marfat.com

اس وقت پشتون پیر پرست تھے کچھ پشتون شاہ عیسیٰ کے مرید تھے اور کچھ سرمست کے مرید تھے۔

۳. دروخان برخه ورک زائے هم آفریدی شول
هغه خوښ په رهزنی اور غنیدی شول

پیر روخان کے حصہ میں اورکزئی اور آفریدی آئے اور ابھی رہزنی اور سرکشی پر مائل تھے

۴. د قاسم پر برخه واړه غوریه خیل وو
ډ نگر پیر وته د بنو شتک اهل وو

پیر قاسم کے حصہ میں تمام غوریہ خیل تھے اور بنوں کے رہنے والے ڈنگر پیر کے تابعدار تھے۔

۵. خدائے د ماله مدعی شیخانو ژغوری
تل زما دی عالمان د سترگو توری

اللہ پاک مجھے ان مدعی شیخان سے آمان میں رکھے میں علماء ربانی میرے آنکھوں کا نور بنے۔ اور اب اخون درویزہ بابا کی دوسری تالیف ارشاد الطالبین پر تبصرہ ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

ارشادالطالبین

ارشادالطالبین حضرت اخون درویزہ بابا کی تالیف ہے اس نام سے حضرت جلال الدین تھانسیری رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف ہے جو کہ علم تصوف پر ہے لیکن وہ بہت کم ضخامت کی کتاب ہے اور دوسری کتاب ارشادالطالبین مولانا ثناءاللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے وہ بھی چھوٹی ضخامت کی کتاب ہے اور وہ بھی تصوف پر ہے ان تینوں کتب میں حضرت اخون درویزہ بابا کی تالیف ارشادالطالبین ہے جو کہ ضخیم ضخامت کی کتاب ہے اس کتاب میں حضرت اخون درویزہ بابا نے شریعت اور طریقت دونوں کو یکجا کیا ہے اور سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں چار فصلیں ہیں پہلا فصل مسئلہ توحید کا ہے اس میں واضح کیا ہے۔ قرآن مقدس اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام قدیم ہے جس نے مخلوق کہا اس نے خدا کے کلام کو مخلوق کا کلام جانا اور یہ بات کفر کی ہے آگے شیطان کے عمل سے بچنے کے لئے تدابیر لکھے ہیں پھر احوال زاہد اور شیطان کو ذکر کیا ہے پھر جنید بغدادی کا حال توحید بیان کیا ہے پھر منصور کا واقعہ درج کیا ہے پھر ایک حکایت عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کیا ہے پھر

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ باباؒ کا بیان علم توحید میں۔

فصل دوم ایمان کے متعلق ہے اس میں دحیہ کلبیؓ صحابی رسول کا واقعہ درج کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ایمان مخلوق ہے اخلاص کے چار اقسام لکھے ہیں شیخ احمد خضرویہ کا قصہ بھی درج کیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نمرود میں ڈالنا اور اس پر آگ گلزار ہونا پھر امیر حمزہ کا قصہ بیان کیا ہے اس کے بعد نوح علیہ السلام کی کشتی کا قصہ درج کیا ہے پھر نیک نیت کے چار اقسام لکھے ہیں مسائل مذہبیہ کو تفصیل سے بیان کیے ہیں۔

فصل سوم:۔

وضوء کے متعلق ہے وضو کی اقسام غسل اور تیمّم کے متعلق پیر بحث ہے۔

فصل چہارم:۔

نماز کے متعلق بیان ہے اور حقیقت معراج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث ہے اس طرح صدقہ فطر اور غیر المغضوب کا پڑھنا نماز جنازہ کے متعلق بحث صلواۃ العاشقین نماز اوابین، نماز حاجت، نماز قضاء عمری بیان شبقدر نماز عیدین نماز عاشورہ ذکر ماہ رجب وذکر ماہ رمضان احکام سفر نماز کے بعد کلمہ شریف پڑھنا مردے کے لئے خیرات

Marfat.com

کرنا اور ادعیہ مجربہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

باب دوم:۔

اس میں بھی چہار فصلیں ہیں اس میں پہلا فصل توبہ اور استغفار کے متعلق ہے۔غیبت اور بہتان کا بیان ہے۔ دوم فصل میں علامات پیر کامل ۔ بیان کی گئی ہے فصل سوم میں علم کے متعلق ہے۔

باب سوم:۔

سیر سلوک کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔

باب چہارم:۔

اس میں بھی چار فصلیں ہیں پہلا فصل اخلاق حمیدہ پر مشتمل ہے دوسرا فصل اخلاق ذمیمہ میں ہے تیسرا فصل صبر کے متعلق ہے اور فصل چہارم شکر کے متعلق ہے اس کے بعد کتاب کا خاتمہ ہے اور یہ خاتمہ کے بھی چند فصلیں ہیں پہلا فصل علامات قیامت کے متعلق ہے دوسرا فصل دوزخ اور پل صراط اور جنت کے متعلق بیان ہے اور تیسرا فصل مختلف مسائل کے متعلق ہے۔

Marfat.com

ارشاد الطالبین میں معمولات اسلامیہ کے متعلق اظہار خیال

مسلمانوں کے معمولات اسلامیہ جو مسلمانوں میں رائج ہیں بعض لوگ ان پر تنقید کرتے ہیں اور کرنے والوں کو متبدعین سے تعبیر کرتے ہیں اور بدعت کے علاوہ کئی دوسرے ناموں سے موسوم کرتے ہیں مثلاً شرک وغیرہ۔ ان معمولات اسلامیہ میں سے ایک مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت اور نورانیت کے متعلق ہے دنیا میں کوئی ایسا فرقہ موجود نہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر نہ کہتا ہوں۔ ف بات اس پر ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل بشر اور بے مثل نور تھے بشریت بھی آپ کی صفت ہے اور نورانیت بھی آپ کی صفت ہے یہاں پاکستان اور ہندوستان میں بھی یہ جھگڑے زیادہ ہیں زور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ اگر کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور کہا تو وہ مشرک ہے یا کافر حضرت اخون درویزہ باباؒ نے ارشاد الطالبین میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت نور کے متعلق رقم طراز ہے نور اول نور ارادت کہ آنرا نور حقیقت محمدی گویند واین نور را نور محمدی گویند (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۳۶) نور اول جو نور ارادت ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تعین اول کیا کہ اس تعین اول کو

Marfat.com

حقیقت محمدی کہا جاتا ہے اور اس نور کو نور محمدی کہا جاتا ہے۔
آگے لکھتے ہیں آوردہ اند کہ روزی جبرائیل علیہ السلام در رسید کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم درخواب بود مہتر جبریل از انگشت مبارکش بگرفت حضرت بیدار شد گفت یا اخی چہ آوردہ باشی حضرت جبریل گفت کہ من بسال از شما کلاں بودم مرا اخی نگوئی حضرت رسالت پناہ فرمود از کجا یا آوری جبریل گفت ازان باد یاد دارم کہ ہیچ شی نام ونشان بنود مگر ستارہ روشن وتابان درعین پردہ سیاہ میدیدم نونود ہزار نمودو نود ہزار سال غائب میشد ومن نود ہزار کرت اورادیدم حضرت فرمود کہ اگر آں ستارہ راالحال بہ بینی بشناسی جبریل گفت آری حضرت رسالت پناہ خود را بداں صفت بدو نمود مہتر جبریل گفت صَدَقْتَ یَارَسُولَ اللہِ کہ ہما تو بودی جبریل گفت یا رسول اللہ چہ میکردی حضرت فرمود یا اخی نود ہزار سال در قیام بودم ونود ہزار سال درسجود درقیام مرا میدیدی ودرسجود غائب میشدم دران سجدہ ہا این دعا میخواندم کہ اسماء بزرگ باری تعالیٰ اند سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادُ الَّذِیْ لَا یَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجَلُ اما نود ہزار سال پیش از آنکہ میدیدید مرا ہمچنان مخلوق کردہ

Marfat.com

بود و درین پرده ہزار پردہ سیاہ آفرید بعد ازیں دہ ہزار پردہ ہائے سبز آفرید ہم چنان نا متناہی و درین مراتب انتہای انبیاء است و بعد ازیں دہ ہزار پردہ ہائے سفید آفرید ہم چنان نامتناہی و بعد ازیں دہ ہزار پردہ زرد آفریدہ نامتناہی و بعد ازیں دہ ہزار پردہ ہائی احمد خالص آفرید الخ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۳۷) نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام خدمت حضور علیہ السلام میں حاضر ہوئے آپ خواب میں تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا انگوٹھا پکڑا تو آنحضرتؐ بیدار ہوئے آپ نے فرمایا بھائی کیا لائے ہو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آپ سے بڑا ہو تو آپ مجھے بھائی نہ کہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کب سے تمہیں یاد ہے اس نے کہا کہ مجھے اس وقت سے یاد ہے کہ کسی چیز کا نام و نشان نہیں تھا مگر چمکتا ستارہ سیاہ پردہ کے درمیان میں مشاہدہ کرتا تھا نوے ہزار سال چمکتا تھا پھر نوے ہزار سال غائب ہو جاتا اور پھر میں نے نوے ہزار بار دیکھا ہے حضور علیہ السلامنے فرمایا کہ اگر اس ستارہ کو تم دیکھ لوگے تو پہچان لوگے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ ہاں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو اس صفت سے ظاہر فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ

Marfat.com

آپ نے سچ کہا ہے یا رسول اللہ کہ وہ آپ تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کیا کر رہے تھے حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا اے میرے بھائی نوے ہزار سال میں قیام میں تھا اور نوے ہزار سال سجدہ میں تھا قیام کی حالت میں تم مجھے دیکھ لیتے اور سجدہ کی حالت میں مجھے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اس سجدہ میں یہ دعا پڑھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے مبارک نام ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادُ الَّذِیْ لَا یَبْخِلُ سُبْحَانَ الْحَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجِلُ جب تم نے مجھے نوے ہزار بار دیکھا تھا میرا نور اس وقت پیدا تھا اس پردہ میں ہزار سیاہ پردے پیدا کئے گئے تھے اور اس میں دس ہزار پردے سبز پیدا کئے تھے اس کے بعد لا انتہا اور یہ مراتب انتہا انبیاء ہیں اور اس کے بعد دس ہزار سفید پردے پیدا کئے اور دس ہزار پردے زرد اس کے بعد دس ہزار پردے سرخ خالص پیدا کئے۔ حضرت اخون درویزہ بابا نے مخزن الاسلام میں بھی آپ کے نورانیت کے متعلق فرمایا ہے نبی وو د خدائے د نورہ (مخزن صفحہ ۱۲)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نور سے پیدا ہوئے تھے قرآن مقدس میں بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کو نور فرمایا ہے قَدْ جاء کم من الله نور

Marfat.com

وَ کِتٰابٌ مُبِین، بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا اور روشن کتاب تفسیر جلالین سے لے کر تفسیر ابن عباس تک یہ لکھا ہے کہ پہلے نور سے حضور علیہ السلام مراد ہے اور دوسرے سے قرآن مقدس روح المعانی نے لکھا ہے کہ نُوْرُ الانوار نبیٔ المختار کہ نور الانوار سے حضور علیہ السلام مراد ہے روح المعانی نے تو انتہا کر دی کہ حضور تمام نوروں کا نور ہے جتنے انوار ہیں ان تمام انوار کا حضور علیہا لسلام نور ہے۔ نور کا اطلاق تو اس مومن پر بھی آیا۔ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے قرآن مقدس میں ہے فَمَنْ شرح اللہ صدرہ لِلاِسْلاٰمِ فھُو علیٰ نوْر پس جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ نور پر ہے۔ حضور علیہ السلام کو سراجا منیر فرمایا گیا ہے یعنی روشنی دینے والے چراغ منیر اسی کو کہا جاتا ہے جو خود نور ہو اور دوسروں کو بھی نور دے سکتا ہو اس طرح حدیث شریف میں ہے اَوّلَ ما خلَقَ اللہ نوری سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن پل صراط کے نیچے دوزخ کی آگ کہے گی کہ اے مومن جلد گذر جاؤ تمہارے آسمان کے نور میرے شعلے بجا دی دیتی ہے اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مومن کے ساتھ نور ہے حضور

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام مطلق نور تھے معنوی بھی اور حسی بھی اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

توسل نیک بندوں پر

توسل ایک واسطہ ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان لوگ اپنی حاجاتوں میں پیش کرتے ہیں کہ یا اللہ فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری یہ حاجت پورا کر بعض لوگ اس کو بھی منع کرتے ہیں قرآن و حدیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وسیلہ بذوات فاضلہ نہ شرک ہے نہ کفر بلکہ یہ ہمارے معمولات بزرگان دین سے ہے اور یہ انبیاء و اولیاء کی سنت ہیں اللہ تعالٰی نے قرآن مقدس میں فرمایا کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَ ابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ) اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور اللہ کے لئے وسیلہ ڈھونڈ اور اس راستے میں کوشش کرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ گے اس آیت شریف میں وسیلہ کا مطلق حکم یعنی ذوات فاضلہ اور اعمال صالحہ دونوں پر وسیلہ پکڑ سکتے ہو اب اگر کوئی کہے کہ اس سے اعمال صالحہ مراد ہے تو اس نے کلام الٰہی میں قید لگا یا یہ قید اللہ بھی لگا سکتا تھا

Marfat.com

یقین نہیں انکا یا یعنی بالاعمال الصالحہ یعنی نیک اعمال سے وسیلہ پکڑو۔

حضور علیہ السلام نے بھی وسیلہ پکڑا ہے شواہد الحق میں امام یوسف نبھانی نے تحریر کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کی پرورش والی ماں فاطمہ بنت اسد جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ماں تھی فوت ہوئی اور جب قبر تیار ہوا آپ خود قبر میں نیچے اترے اور دعا کی اس دعا میں وسیلہ کے الفاظ ہے وہ یہ ہیں کہ اے اللہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے نبی کے طفیل اور ان انبیاء کے طفیل جو مجھ سے پہلے ہیں۔ غریبوں کے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں رزق فقیر لوگوں کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔ اخوند درویزہ بابا نے بھی ارشاد الطالبین میں اپنے سلسلہ کے بزرگوں کے نام لکھے ان تمام ناموں کے ساتھ الٰہی بحرمت فلاں الفاظ درج ہیں جو کہ وسیلہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے کہ ایک بار ہر روز پڑھو تمام آفات سے خلاصی پاؤ گے وہ یہ ہے کہ الٰہی بحرمت صداقت ابوبکر و خلافت او و بحرمت عدل عمر و صلابت او و بحرمت حیا عثمان و سخاوت او و بحرمت علم علی و شجاعت او و بحرمت سخاوت حسن و رتبت او و بحرمت شہادت حسین و غربت

Marfat.com

اوواْ دفعْ عنیٰ کلْ ھمٌ و غمٌ و بلاء (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۲۳) اب حضرت اخون درویزہ باباؒ کی اولاد میں سے بعض لوگ وسیلہ کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں تو کیا اپنے جد امجد حضرت اخون درویزہ بابا پر شرک کے فتوے لگائیں گے۔ وسیلہ پر مفصل بحث شواہد الحق میں امام یوسف النبھانیؒ اور الدرر السنیہ فی الرد علی الوھابیہ شیخ سید احمد دحلان مفتی شافعیہ حرم شریف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب جذب القلوب شریف اور محمد بن علوی مالکی مدرس حرم شریف کی کتاب المفاھیم کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

درود الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا

الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ درود شریف ہے اس درود شریف کے مختصر الفاظ ہیں اور آیت کریمہ پر پورا عمل ہے جیسا آیت شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ و ملائکتہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیْ یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صلوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب) بے شک اللہ اور اس کے ملائک نبی علیہ السلام پر درود پڑھتے ہیں اے ایمان

Marfat.com

والو! تم بھی درود وسلام اس پر پڑھو۔ تو صلوۃ والسلام دونوں الفاظ اس درود شریف میں ہیں معنی یہ ہے کہ درود وسلام آپ پر ہو اے اللہ کے رسول ۔ یہ درود شریف امام برزنجی نے اپنے مولود شریف میں نقل کیا ہے جلال الدین تھانیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ارشاد الطالبین میں بھی نقل کی ہے اور اوراد فتحیہ میں سید یوسف علی ہمدانی نے بھی نقل کی ہے۔ شیخ محی الدین سید عبدالقادرؒ نے درود اکبر میں بھی نقل کی ہے اس طرح حضرت اخون درویزہ باباؒ نے فرمایا ہے اما چوں در شب جمعہ بگوید الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ حضرت بگوش ے شود۔ (ارشاد الطالبین صفحہ ۱۷۹) جب جمعہ کی رات الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنے کانوں سے سنتا ہے اس درود شریف کے پڑھنے والوں پر بھی لوگ کفر اور شرک کے فتوے لگاتے ہیں یہی عقیدہ تمام اہل سنت کا ہے امداد المشتاق میں مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس کا جواز لکھا ہے اور علماء دیو بند کا پیرومرشد نے بھی فیصلہ ہفت مسئلہ میں جواز نقل کیا ہے جس کو شوق ہو ان کتابوں کو مطالعہ کرے۔

Marfat.com

اذان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا ایک مستحب عمل ہے اس میں معلم ومقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی تعظیم اور توقیر بھی ہے اور آپ سے محبت کا اظہار خیال بھی قرآن مقدس میں ہے تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم او رتوقیر کرو تفسیر روح البیان میں اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ کے تحت انگوٹھے چومنے کا مسئلہ بڑے بسط انداز سے پیش کیا ہے اور ایک حدیث شریف میں نقل کی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے مَنْ سَمِعَ اسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَ قَبَّلَ ظُفْرَ اِبْھَامَیْہِ وَ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا جس نے اذان میں میرا نام سنا اور دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگایا وہ کبھی اندھا نہ ہوگا یہ مسئلہ شریف شرح نقایہ وکنز العباد وصلوۃ مسعودی ومعارج النبوۃ و اعانۃ الطالبین میں ذکر ہے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے بھی ارشاد الطالبین میں نقل کیا ہے وہ لکھتے ہیں وچوں اشھد ان محمد

Marfat.com

رسول اللہ گوید سامع ہر دو انگشت ابہام را بر ہر دو چشم بنہد یعنی ناخن ایشان دیدہ برواردو بدان ناخن نظر کند حق تعالیٰ چہار ہزار گناہ کبیرہ اوراعفو کند (ارشاد الطالبین صفحہ ۳۲۸)

جب اشھد ان محمد رسول اللہ کہا جائے تو سننے والا اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے یعنی ناخنوں کو دیکھے اللہ تعالیٰ چار ہزار گناہ کبیرہ اس کا معاف فرمائے گا۔'' آگے مزید لکھتے ہیں۔'' و درقران خوانی مسطور است کہ این انگشت نہادن سنت است ترک نمی توان کردو ہر کہ بجائے آرد درعرصہ عرصات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورا چنان طلب کند کہ کسی گم شدہ خود را بطلبد و بگوید قرۃ عینی یک سیدی و مولائی و یا ایں گوید صدق رسول اللہ'' (ارشاد الطالبین صفحہ ۳۲۸) قرآن خوانی لکھا ہے کہ یہ انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھنا نہیں چھوڑنا چاہیے حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس کو قیامت کے دن اس طرح طلب کرے گا کہ جس طرح کسی سے کوئی گم ہو جائے اور اس کو تلاش کرتا رہے اور کہے اے میرے آنکھوں کی ٹھنڈک یا یہ کہے صَدق رسُول اللہ۔ اس کے نقل بعد حضرت آدم علیہ السلام کا حوالہ دیتا ہے کہ یہ سنت بابا آدم علیہ السلام بھی ہے مزید لکھتے ہیں'' و بعضی گفتہ اند کہ سنت بابا آدم است کہ روزے آرزوے کرد کہ

Marfat.com

اگر جمال محمد آخرالزمان میدید مے چہ خوش بودے فرمان حضرت عزت شد کہ بر ہر دو ناخن نظر کن چوں نظر نمود جمال جہاں آرائے حضرت دران دید ناخن را بر چشم نہاد و گفت صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قُرَّۃَ عَیْنِیْ بِکَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَائیِ " (ارشاد الطالبین صفحہ ۳۲۹) اور بعض نے کہا ہے کہ یہ سنت بابا آدم علیہ السلام ہے کہ ایک دن اس نے تمنا کی کہ اگر جمال محمد آخرالزمان دیکھ لیتا کیا اچھا ہوتا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ اپنے دونوں ناخنوں کو دیکھو جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا جمال مبارک اس میں دیکھا تو ان ناخنوں کو آنکھوں پر رکھا اور کہا صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قُرَّۃَ عَیْنِیْ بِکَ سَیِّدِیْ وَمَوْلَائےَ۔

مردوں کے لئے خیرات کرنا

برائے ایصال الثواب

ہمارے ہاں مسلمانوں میں یہ بھی معمولات میں سے ہے کہ جب کسی کا رشتہ دار اس دار فانی سے بدار بقاء رحلت کر جائے تو پہلے دن سے سات دنوں تک اپنے رشتہ دار اس کے لئے تصدق کرتے ہیں جو یہ لوگ اس کو خیرات سے تعبیر کرتے

Marfat.com

ہیں بعض لوگ اس میں اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ آج کل کا مسئلہ نہیں بلکہ مذہبی کتابوں میں یہ درج ہے شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے الحاوی للفتاویٰ میں بعنوان طلوع الثریاء باظھار ما کان خفیا کے تحت تقریباً بیس صفحات اس مسئلہ پر خوب تحقیق کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام سے لے کر آج تک مردوں کے لئے تصدق سات دنوں تک یہ ایسا ہے جو کہ بہتر ہے امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں بھی تصدق والی روایت کو نقل کیا ہے۔ تفسیر الدرمنثور فی التفسیر القرآن بالماثور میں بھی مردوں کے لئے تصدق والی روایت نقل کی ہے طحطاوی شریف اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلویؒ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں یہی نقل کی ہے۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ بھی ارشاد الطالبین میں لکھتے ہیں ''وچوں مردہ را دفن کنند و در خانہ بیانید ہم دران روز باید کہ چیزی تصدق از جہد او بکند کہ مطلق رسید نیست و بدو میرسد و خلاف مر معتزلہ را کہ ایشان قبول ندارند تصدق را'' (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۰۸) جب مردہ کو دفن کیا جائے اور واپس اپنے گھر آ جائے اس روز تصدق کرنا اس مردہ کے لئے کرے کہ اس کو یہ ثواب پہنچ جاتا ہے اس میں صرف معتزلہ فرقہ مخالف ہے کہ وہ تصدق برائے اموات کے ایصال الثواب کے قائل نہیں۔

Marfat.com

آگے ایک اور حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا لَیْلٌ اَشَدُّ عَلَی الْمَیِّتِ مِنَ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ یَنْبَغِیْ لِاَوْلِیَاءِہٖ اَنْ یَّتَصَدَّقُوْا فِیْ ذَالِکَ اَوْ یُصَلُّوْا رَکْعَتَیْنِ بِاَرْوَاحِہٖ وَیَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَ آیَۃَ الْکُرْسِیْ وَ سُوْرَۃَ اَلْھَاکُمُ التَّکَاثُرُ وَ حْدَاناً وَ عَشَرَ مَرَّاتٍ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ صَلّٰی عَلَیَّ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَ یَقْرَاُ ھٰذِہِ الدُّعَاءَ اَللّٰھُمَّ صلینا هذه الصلوة و انت تعلم ما نرید ابعث ثوابها الی روحه برحمتك يا ارحم الرَّاحِمِیْنَ یَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی سَاعَۃَ اَلْفَ مَلَکٍ فِیْ قَبْرِہٖ وَ بِیَدِ کُلِّ مَلَکٍ نُوْرٌ وَّ ھَدِیَّۃٌ لِاَجْلِ ذَالِکَ الْمَیِّتِ صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۰۹) حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مردے پر پہلی رات زیادہ سخت ہوتی ہے تو ان کے ورثاء کو چاہئے کہ اس کے لئے اس میں خیرات دے یا دو رکعات نماز پڑھے اس کی روح کے لئے اور ہر رکعت میں فاتحہ اور آیت کرسی اور سورہ الھاکم التکاثر پڑھے ایک ایک بار اور دس بار سورہ اخلاص پڑھے پھر فارغ ہو جائے نماز سے تو مجھ پر ستر مرتبہ درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے یا اللہ میں نے یہ نماز پڑھی اور تم جانتے ہو اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کا ثواب اس کی

Marfat.com

روح کو پہنچا دے یا اللہ تو ہی ارحم الراحمین ہے اللہ تعالیٰ اس قبر میں اس وقت ہزار ملائک بھیجیں گے اور ہر ملائکہ کے ہاتھ میں نور اور تحفہ ہوگا اس مردے کے لئے یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ یہ حضرت اخون درویزہ بابا کا عقیدہ ہے کہ مردے کے لئے پہلے دن سے خیرات کرنا چاہئے۔ مشکواۃ شریف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحِقُهٗ مِنْ اَبٍ وَ اُمٍّ وَاَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا اَلْحَقَتْهُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ اَنَّ هَدِیَةَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبِهَیْقِیْ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ (مشکواۃ صفحہ ۲۰۶) مردہ قبر میں غریق کی طرح ہے جو فریاد کرتا ہے اور وہ انتظار کرتا ہو دعا کا کہ اس کو پہنچے باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی یا دوست کی طرف سے جب اس کو پہنچے تو اس کے لئے دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور کے لئے زمین میں رہنے والوں کی دعائیں پہاڑ جیسی دے دیتا ہے اور زندہ کا تحفہ مردوں کے لئے ان کے لئے استغفار مانگنا

Marfat.com

ہے۔ جواھر النفیس اور فتاویٰ زاد اللبیب اور فتاوٰی نور الھدیٰ میں مردے کے لئے پہلے سات دن تک خیرات کرنا نقل ہیں۔ اخون درویزہ باباؒ نے مزید مذکورہ بالا روایت جو ارشاد الطالبین میں نقل کیا ہے آگے مزید لکھتے ہیں'' منقول است کہ روزے پسر شیخ سفیان ثوری قدس سرہ بجانب بازار برخاست تا خربوزہ خریدہ بارواح پدر خود بدہد در تمام بازار گشت نیافت اما پوست خربوزہ در بازار افتادہ یافت ہمان را گرفت در پیش خر انداخت ہم دران شب پدر خود را دید کہ بر تخت نشستہ خربوزہ بہشت می خورد گفت بابا ازکجا می خوری گفت آنچہ شما تصدق کردہ بود بیدا اجر آں بمن رسید چوں بیدار شد دانست کہ ہماں پوست بکار شد۔ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۰۹)

ترجمہ:۔ نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن شیخ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کا صاحبزادہ بازار کی طرف گیا تاکہ اپنے والد کے ایصال ثواب کے لئے خربوزہ خریدے تمام بازار میں دیکھا کہ نہیں ہے بلکہ خربوزہ کا چھلکے بازار میں پڑے ہوئے ہیں ان چھلکوں کو اٹھا کر گدھے کے سامنے رکھا تاکہ گدھا اس کو کھائے اس رات اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہے اور جنت کا خربوزہ کھاتا ہے اس نے پوچھا کہ بابا کہاں سے یہ کھا

Marfat.com

رہے ہو اس نے جواب دیا کہ جب تم نے صدقہ دیا اس کا اجر مجھے پہنچا جب بیدار ہوا تو جان لیا کہ وہ چھلکا کام آیا۔ یہ چند دلائل نمونہ خروار پیش خدمت کئے گئے اس سے عبرت پکڑنا چاہئے۔

Marfat.com

سورہ روم وعنکبوت تیئسویں رمضان کی شب پڑھنا۔

قرآن مقدس کی تلاوت کرنا باعث اجر ثواب ہے ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس طرح رمضان میں ہر نیکی کا اجر دوچند ہوتا ہے ہمارے صوبہ سرحد میں تیئسواں رمضان کی رات نماز عشاء تراویح کے بعد امام صاحب مسجدوں میں سورہ روم وعنکبوت کی تلاوت کرتے ہیں بلکہ امام صاحب پڑھتے ہیں اور مقتدی خاموشی سے سنتے ہیں یہ مسئلہ خصوصیت رمضان کے تیئسوں کی انیس الواعظین اور خواص القرآن جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس کا پڑھنا مروی ہے جنت الفردوس میں بھی 23 رمضان شب میں ان دوسورتوں کا پڑھنے کا ثواب درج ہے کہ پڑھنے والا جنتی ہوگا۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے بھی ارشاد الطالبین میں سورہ روم وعنکبوت ماہ رمضان کے تیئسواں شب میں اس کا پڑھنا نقل کیا ہے۔

حضرت اخون درویزہ بابا ارشاد الطالبین میں لکھتے ہیں۔ اگر درآں شب سورہ روم وسورہ عنکبوت بخواند خوانندہ

Marfat.com

وشنوند راباآتش دوزخ کار بنا شدو نیز ایں سورت ہا را اگر درشب بست و سوم ماہ رمضان بخواند نیز ہمیں حکم دارد (ارشاد الطالبین صفحہ ۱۸۴) اگر اس رات سورہ روم وعنکبوت پڑھے تو پڑھنے والے اور سننے والے کے لئے دوزخ سے نجات ہے اور یہ سورتیں ماہ رمضان کے تئیسواں شب کو پڑھے تو یہی حکم اس کے لئے ہے۔

نماز کے بعد کلمہ طیبہ کو جہر سے پڑھنا

قرآن مقدس میں ہے یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ الخ ۔ اے ایمان والو جب تم نماز پڑھو گے تو اللہ کا ذکر کرو۔ اس آیت میں مطلق فرمایا گیا کہ نماز کو جب پورا کرو گے تو اللہ کا ذکر کرو اس میں یہ نہیں فرمایا کہ آہستہ ذکر کرو بلکہ آہستہ اور جہر دونوں کے لئے نص قطعی ہے دوسری آیت میں ہے وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ الخ ۔ اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو مساجد میں ذکر سے روکے۔ روکنا جہر سے کیا جاتا ہے جو آہستہ ذکر کرے اس کو تو کوئی سنتا نہیں تو روکے گا کس طرح۔ ذکر بالجہر میں امام جلال الدین سیوطیؒ نے نتیجتہ الفکرفی الجہور بالذکر پورا رسالہ لکھ

Marfat.com

دیا ہے اور وہ الحاوی للفتاوی کی پہلی جلد میں ہے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ ذکر جہر جائز بلکہ مستحب ہے مولانا نجم الدین المعروف بہ ھڈے صاحب نے ذکر بالجہر پر ایک رسالہ تحریر کیا ہے جس کا نام بیان الاذکار فی الجھر والاسرار ہے مولانا عبدالحیٔ صاحب سباحتہ الفکر فی الجہر بالذکر نامی رسالہ مرتکب کیا ہے شیخ محمد تھانویؒ جو رشید احمد گنگوہی کا استاد ہے شیخ محمد تھانویؒ نے نسائی شریف کا حاشیہ بھی مرتب کیا ہے شیخ محمد تھانویؒ نے دلائل الاذکار فی الجھر والاسرار تقریباً سو صفحات کتاب لکھی ہے اور اس کتاب پر تقریظ رشید احمد گنگوہی کی ہے۔

حضرت اخون درویزہ باباؒ ارشاد الطالبین میں ذکر نماز کے بعد کے متعلق لکھتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الَّذِیْنَ یَمْنَعُوْنَ عَنِ الْکَلِمَةِ الطَّیِّبَةِ بَعْدَ اَدَاءِ الْمَکْتُوْبَةِ فَقَالَ هُمُ الرَّوَافِضُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَدْ کَانَ یَجْهَرُ مَعَ الصَّحَابَةِ الْکَلِمَةِ الطَّیِّبَةِ بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَةِ مُتَّصِلاً. (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۰۴)

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ان لوگوں کے متعلق جو

Marfat.com

نماز کے بعد کلمہ طیبہ پڑھنا منع کرتے ہیں فرمایا کہ وہ روافض ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام اپنے صحابہ کے ساتھ نماز کے بعد فوراً جہر سے کلمہ پڑھتے تھے پھر مزید وضاحت کر کے لکھتے ہیں

"وَ فِی شَرْحِ النَّوَازِلِ الْبُرْھَانِی مِنْ بَابِ الْاَذْکَارِ سُئِلَ عَنْ عُمَرْ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ الْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ بَعْدَ اَدَاءِ الْمَکْتُوْبَۃِ مُتَّصِلاً قَالَ بِمَرَّۃٍ یَغْفِرَاللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَ بِمَرَّۃِ الثَّانِیَۃِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَ بِمَرَّۃِ الثَّالِثَۃِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ الْمَلَائِکَۃِ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۰۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جو نماز فرض کے بعد متصل کلمہ شریف پڑھتا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا جب ایک بار پڑھا جب دوبارہ پڑھا اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کی تعداد کے برابر یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نیکیاں اس کے لئے اجر دے گا اور جب تین بار پڑھا اللہ تعالیٰ ملائکہ کی تعداد کے برابر اجر دے گا۔

یہ چند معمولات اسلامیہ تھے جو ارشاد الطالبین سے نقل کئے گئے اگر کسی کو شوق ہو تو ان مسائل کے متعلقہ اور کتابوں کا مطالعہ کرئے جو اس کتاب میں حوالے دے کر نقل کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اپنے اس کتاب میں حدیث لَوْلَاکَ لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ بھی درج کیا ہے اور تلقین میت صفحہ ۲۰۸ پر اور لکھی ختم شریف بھی نقل کیا ہے۔

ارشاد الطالبین میں ہے منقول است کہ چوں شخصے وفات میشد عبداللہ بن عمر اہل وعیال او را میفرمودتا یک لکھ کلمہ طیبہ بارواح او بخواند اگرچہ مستحق عذاب باشد آمرزیدہ شود۔ (ارشاد الطالبین صفحہ ۳۵۴) نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص وفات پا گیا عبداللہ بن عمرؓ نے اس کے اہل وعیال کو حکم دیا کہ ایک لاکھ کلمہ طیبہ اس کی روح پر بخش دے اگرچہ مستحق عذاب ہو بھی بخشا جائے گا۔

نماز غوثیہ برائے قضاء حاجات

نماز غوثیہ برائے حاجات ایک مجرب عمل ہے اور اس نماز کو شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے کتاب الرحمۃ فی الطیب و الحکمۃ میں اور بہجۃ الاسرار و زبدۃ الاسرار، تفریح الخاطر فی مناقب، شیخ عبدالقادر و غیرہ میں نقل کیا ہے اور ملا علی قاری نے یہاں

Marfat.com

تک لکھا کہ قد جُرّبَ مِرارًا کہ اس پر بار بار تجربہ کیا گیا اور صحیح پایا گیا حضرت اخون درویزہ باباؒ نے بھی یہی نماز ارشاد الطالبین میں نقل کیا ہے آپ لکھتے ہیں '' شیخ المشائخ حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی قدس اللہ سرالعزیز فرمودہ است ہر کہ درمیان شام و خفتن دو رکعت نماز بگذارد دو رکعت اول بعد از فاتحہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ یازدہ بار و در دوم رکعت بعد از فاتحہ اخلاص یازدہ بار بخواند روز قیامت من شفیع او باشم واگر بعد از نماز بگو یازدہ بار درود یازدہ گام بجانب عراق زند و درانجا باستید و یازدہ کرت درود بگوید و یازدہ بار یا اللہ بگوید و یک بار گوید الٰہی بحرمت شیخ میران محی الدین عبدالقادر جیلانی و بحرمت غوث محی الدین عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت ایں اسمائے مکرم و معظم حاجت من برآورد خیر گردانی بِمَنِّکَ وَ کَمَالِ کَرَمِکَ یَا اَللّٰہُ لِنَبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ الْاَمْجَادِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (ارشاد الطالبین صفحہ ۱۶۲) شیخ المشائخ حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی قدس اللہ سرالعزیز نے فرمایا ہے جو کوئی عشاء اور مغرب کی نماز کے درمیان دو رکعات نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ گیارہ بار اور

Marfat.com

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا اور اگر نماز مذکورہ کے بعد گیارہ قدم عراق کی طرف چلے اور اسی جگہ کھڑے ہوکر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور پھر گیارہ بار یَا اَللّٰہُ پڑھے اور ایک بار کہے الٰہی بحرمت شیخ میران محی الدین عبدالقادر جیلانی و بحرمت غوث محی الدین عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت اسماء معظم وکرم کے طفیل میرا حاجت پورا کردے۔

مجرب عملیات برائے افادہ عوام

دینی کتب میں بعض عملیات مختلف کاموں کے لئے درج ہیں اور بعض عاملین وہ لوگوں کے فائدے کے لئے لکھتے ہیں اور بعض پر دم کرتے ہیں تو لوگوں کو بہت بڑا فائدہ ملتا ہے یہ روحانی جسمانی علاج ہے جس طرح جسمانی علاج کے لئے لوگ ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس چلتے ہیں اور وہ بیماری دیکھ کران بیماریوں کا علاج کرتے ہیں بخاری شریف میں ہے کہ ایک گزیدہ شخص پر ایک صحابی نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ اچھا ہوا اس نے اس کا شکرانہ بھی لیا اور یہ حضور انور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش ہوا آپ نے انکار نہ کیا بلکہ فرمایا کہ اس شکرانہ میں سے میرے لئے بھی کچھ حصہ دو۔ امام بونی رحمتہ اللہ علیہ نے شمس المعارف کبری چار جلدوں میں لکھی ہے یہ عملیات میں بڑی کتاب ہے شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے کتاب الرحمۃ میں عملیات لکھی ہے امام دیربی کے مجربات دیربی لکھی ہے۔ شاہ محمد غوث گوالیاری رحمتہ اللہ علیہ نے جواہر خمسہ کتاب لکھی ہے امام مغربی تلمسانی نے شموس الانوار لکھی ہے اس طرح حضرت اخون درویزہ باباؒ نے لوگوں کے فائدے کے لئے چند مجرب عملیات نقل کی ہیں اور چند نسخہ جات برائے افادہ عوام کے لئے لکھے ہیں۔ بچے کے رونے کے لئے لکھتے ہیں۔ ''اگر کودک گریہ کند باید کہ ایں اسماء را نوشتہ در گہوارہ بند دو اگر کسے نوشتہ باخود نگہدارد ہیچ تیر و شمشیر بروکار نکند و ایں فقیر وقتے نوشتہ بکسے دادہ بود چوں در معرکہ شدہ شانزدہ تیر از سپر او درگزشت اما بوجودش ہیچ اثر نہ کرد دعا ایں است یامشیخ مشخینا فشلا مون (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۱۸)۔

ترجمہ:۔ اگر کوئی بچہ روتا ہو تو مندرجہ بالا اسماء لکھ کر گھوارا پر لٹکا دو اگر اپنے پاس رکھے تو کوئی تیر یا شمشیر اس پر اثر نہ کرے گا فقیر نے ایک آدمی کے لئے لکھا تھا لڑائی کے وقت اس کے ڈال پر سولہ تیر اوپر گزرے تھے لیکن اس کے بدن پر

Marfat.com

کوئی اثر نہیں کیا تھا۔

برائے جادو آسیب و دشمن پر فتح مندی

حضرت اخون درویزہ بابا جادو اور آسیب کے اثر کو زائل کرنے کیلئے اور دشمن پر فتح مندی کے متعلق لکھتے ہیں'' ہر کہ ایں نامہای بزرگوار را در پیش خود نگہدارد ہیچ دشمن بروظفر نیابد و ہیچ جادو برو کار نکند و ہیچ دیو و پری بد وا سیب نرسانہ و ہیچ زہر برو کار نکند و از دنیا بے ایمان نرود الٰہی بحرمت عیسی روح اللہ الٰہی بحرمت موسیٰ کلیم اللہ الٰہی بحرمت ابراہیم خلیل اللہ الٰہی بحرمت محمد رسول اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ جس نے یہ محترم نام اپنے پاس رکھے تو کوئی دشمن اس پر فتح نہ پائے گا اور کوئی جادو اس پر اثر نہ کرے گا اور کوئی دیو و پری اس کو تکلیف نہ دے گا اور کوئی زہر اس پر کام نہیں کرے گا اور دنیا سے بے ایمان بھی نہیں جائے گا۔ الٰہی بحرمت عیسٰی روح اللہ الٰہی بحرمت موسیٰ کلیم اللہ الٰہی بحرمت ابراہیم خلیل اللہ الٰہی بحرمت محمد رسول اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۱۸)

برائے تپ لرزہ:۔

ارشاد الطالبین میں ہے برائے تب و لرزہ بائد کہ

Marfat.com

بر برگ بید بنویسد و صاحب تپ رابلیساند مجرب است یَا نَمْحِیثَا یا شَعوثا یا شَعْلِیثَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۱۹) تپ ولرزہ کے لئے بید انجیر پر لکھو اور صاحب بخار کے لئے چاٹنا چاہیے مجرب ہے وہ یہ ہے یا نمحیثا یا شعوثا یا شعلیثا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فراخی رزق:۔

ہر کہ بعد از نماز بامراد صدکرت ایں دعا بخواندو درمیان خواندن سخن نہ گوید اسباب دینی و دنیاوی اورا حق تعالٰی بسازد ایں است یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ لَاحَوْلَہ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۲۷) جو کوئی مندرجہ بالا دعا کو سو بار پڑھے اور درمیان میں کوئی بات نہ کرے اللہ تعالٰی اس کے دینی و دنیا اسباب مہیا کرے گا)

جملہ آفات وبلیات وورد:۔

حضرت اخون درویزہ بابا ارشاد الطالبین میں لکھتے

Marfat.com

ہیں "ہر روز یک بار بخواند از جملہ افات و بلیات دردھا خلاصی یابد این است الٰہی بحرمت صداقت ابوبکر الصدیق و خلافت او و بحرمت عدل عمر و صلابت او و بحرمت حیاء عثمان و سخاوت او بحرمت علی و شجاعت او و بحرمت سخاوت حسن و رتبت او و بحرمت شہادت حسین و غربت او اِدْفَعْ عَنِّیْ کُلَّ ھَمٍّ وَ غَمٍّ وَ بَلَاءٍ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۲۳) ہر ایک بار پڑھے تمام آفای و بلیات و دردوں سے خلاصی پاؤ گے۔ دعاء اوپر مذکور ہے۔

برائے دفع جزام و برص:۔

اگر کسے را جزام و برص باشد باید کہ این دعا چہل روز هفتا دبار بخواند اَلْمَجِیْدُ الَّذِیْ مَجَدَ نَفْسَهٗ تَمْجِیْدًا (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۲۲) اگر کسی کو جزام یا برص ہوا سے چاہئے کہ چالیس دن ستر بار مندرجہ بالا دعا پڑھے۔ اور اگر چار دن فرض اور سنت کے درمیان ہر روز اکتالیس بار پڑھ کر جزام و برص والے پر دم کرکے جذام و برص سے نجات ہوگا۔

دیگر سید السادات شیخ المشائخ فروز مانہ محقق شیخ علی بن قنبر علی قدس سرہ این ایت اذن کردہ شدہ است کہ بروغن تلخ ہفت کرت بخوان و بدم و صاحب جزام و برص و بیست ہفت روز

Marfat.com

از ابو جود بما لد دفع شود بفرمان رب العزت ایت ایں است بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ وَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّاءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَ تَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ‘‘ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۲۳) سید السادات شیخ المشائخ فرد زمانہ محقق شیخ علی بن قنبر علی قدس سرہ اس آیت کی اجازت دی ہے کہ روغن تلخ پر سات بار دم کرے اور صاحب جزام و برص والے ستائیس دن اپنے بدن پر مالش کردے اللہ تعالیٰ کے اذن سے بیماری ختم ہو جائے گی دعاء اوپر ذکر کی گئی۔

ہر بیماری کے لئے مجرب دوا:۔

ارشاد الطالبین میں ہے کہ باید کہ بوزن مساوی ایں ادویہ را بگیرد و ہمہ را آس کند زہر کشتہ شود عاقرقرحا و پپلا

Marfat.com

مول و مرچ فلفل دراز و تنکار چوں ایں ادویہ مجموعہ ہمراہ آس کند تداوی ہر مرض باشد باید کہ میاں دو انگشت یعنی سبابہ و ابھام گرفتہ باشد و قبل از خوردنی بخورد و درین دارو بقول حکیمان و بفرمان خدا مطلق مریض شفا یابد۔ (ارشاد الطالبین ۲۸۵) زہر کو کشتہ کرنے کے لئے یہ تمام دوایاں برابر وزن لے کر میدہ کرے اور کھرل کرے تو زہر کشتہ ہوگا وہ یہ ہیں عاقر قرحا و پیلا مول و مرچ و فلفل دراز و زنجبیل و تنکار یہ تمام ادویہ کو کھرل کرے تو زہر کشتہ ہو جائے گا تو ہر بیماری کے لئے تھوڑا سا لے کر کھانے سے قبل استعمال کرے حکیموں کے فرمان کے مطابق مریض کو شفا ہوگا اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔

تعویذ برائے چشم بدنظر:۔ ہر کرا نظرے رسد این تعویذ را نوشتہ نگہدارد خدای تعالیٰ اورا آفت نظر امان دہد و سہ مرتبہ بران نظر رسیدہ بفرمان رب العالمین شفا یابد مجرب است این است بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ عِيْسٰى وَ شَهَاب قَابِسٍ وَ هَجَرٍ يَا بِسٍ وَ مَا قَائُوس الْعَيْنِ بِالْعَيْنِ رَدَّةُ الْعَيْنِ اِلَى الْعَيْنِ فِىْ كَبِدِهٖ حلیسہ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ارشاد الطالبین صفحہ ۲۵۸) اگر کسی کو نظر بد لگا ہو تو اس تعویذ کو لکھے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اسے ہر آفت و نظر سے امان میں رکھے گا اگر تین بار بھی اس کو نظر بد لگا ہو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا حاصل ہوگا دعا اوپر ذکر ہے۔

دعا استخارہ:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْاَلُکَ فَضْلَکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبَ اَللّٰھُمَّ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمُوْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ مَعَادِیْ عَاقِبَتَ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ الْخَیْرِ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِیْ بِہٖ ۔ (ارشاد الطالبین ۲۵۸)

حضرت اخون درویزہ باباؒ کی ارشاد الطابین پر ایک اعتراض یہ ہے کہ اس میں پانچواں نکاح کو جائز کہا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے کب کہا ہے کہ پانچ نکاح جائز ہے اور پانچوں بیویاں رکھ سکتی ہے آپ نے ایک مسئلہ کی وضاحت کی ہے کہ اگر کسی کی چار بیویاں ہوں اور اس نے پانچواں نکاح کیا تو خود بخود پہلی بیوی بغیر عدت کے طلاق ہوگئی تو جب پہلی بیوی طلاق برو بکند زن اول طلاق ے شود واو را عدت نیست۔ (ارشاد الطالبین صفحہ ۴۳۴)

خدا ہدایت دے ان معترضین کو جو بے چوں و چراں اور بغیر سوچے سمجھ کے ناجائز الزام ایک فقیہ و عالم و پیر پر لگائے۔

Marfat.com

شرح قصیدہ امالی

حضرت اخون درویزہ باباؒ کی تالیفات میں سے ایک الگ اور اہم تالیف شرح قصیدہ امالی ہے چونکہ مخزن الاسلام میں آپ نے قصیدہ امالی کو پشتو نظم میں پیش کیا تھا اور ہمارے مدین سوات کے ایک اہل قلم خادم خواجہ صاحب نے اس قصیدہ امالی کا وہ پشتو منظوم کلام پشتو زبان بمع تشریح شائع کی ہے اور میرے خیال میں مخزن الاسلام کے مقدمہ سید تقویم الحق کاکاخیل کے بعد اہل قلم میں سے ایک واحد اور منفرد اہل قلم ہے جس نے یہ کمی محسوس کی اور حضرت اخون درویزہ بابا کی طرف دیکھا اور عقیدہ امالی کے نام سے لکھ کر صوبہ سرحد کے عوام اور خصوصاً اخون درویزہ باباؒ کی اولاد پر بڑا احسان کیا ہے چونکہ یہ قصیدہ امالی حضرت العلامہ محمد نجم الدین النسفی کی تالیف ہے اور اس میں حضرت العلامہ مولانا نجم الدین النسفی نے عقیدہ اہل سنت کو عربی زبان میں منظوم پیش کیا ہے اس عقیدہ اہل سنت سے عوام اور خواص اہل سنت کو آگاہی کے لئے آپ نے مخزن الاسلام میں پشتو نظم بنا کر پیش کیا اور اب مستقل تالیف فارسی زبان میں لکھی ہے۔ اس کتاب کا خطبہ یوں ہے ''حمد بے حد و ثنائی بے عدد مرخدا و ندیرا کہ

Marfat.com

سزاوار حمد وثنا است ودرود نا معدود وسلام نا محدود بر آں سید صاحب مقام محمود کہ فخر عالم ومفخر ادم و بر آل واصحاب او باد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم امابعدمی گوید فقیر الی اللہ الباری درویزہ بن اخوند ننگر ہاری غفر الیہ لہ والوالدیہ کہ چوں قصیدہ امالی کہ منسوب است بسوئے محمد نجم الدین عمر النسفی و بعضی الفاظ درین قصیدہ ظاہر المعنی بود بخاطر ایں فقیر رسیدہ کہ موافق حوصلہ خود چیزے بیان معنے آں الفاظ نمائد کہ خوانندہ را بہ فہم معنی ذوق دست میدہد ہر چند معانی آن کہ بایں فقیر بی بضاعت دست نمیدہد اما شرط آن است کہ نارسائے مطلوب دست از طلب باز ندارد ولہٰذا چیزے نوشت از جناب الٰہی چناں امیدوارم کہ چوں بخلوص اعتقاد نوشتم ایں بضاعت مزجات قبول کردو خوانندہ و بیندہ وشنوندہ دعائے خیر درحق ایں فقیر عاصی بکند و الیہ الموفق الاتمام و الانسداد۔ (شرح قصیدہ امالی صفحہ۲) بے حد تعریف وثناء بے شمار خاص اللہ پاک کے لئے کہ وہ قابل تعریف وثناء ہے اور بے شمار درود وسلام اور بے حد اس ہستی پر جو صاحب مقام محمود ہے اور وہ فخر عالم ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو آپ پر فخر ہے آپ کے آل اور اصحاب پر ہو صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اس حمد وثنا و درود کے بعد فقیر الی اللہ الباری درویز بن

Marfat.com

اخوند ننگرہاری اللہ اس کو بخشے اور اس کے والدین کو، یہ عرض پرداز ہے کہ قصیدہ امالی جو کہ منسوب ہے محمد نجم الدین عمر النسفی کی طرف اور بعض الفاظ اس قصیدہ کے ظاہر معنی تھے اس فقیر کے دل میں یہ القا ہوا کہ حوصلہ کے رو سے خود کچھ بیان کروں کہ ان الفاظ کے ترجمانی ہو کہ پڑھنے والوں کے سمجھنے میں ذوق پیدا کر دے جتنی معانی کہ اس فقیر بے سروسامانی کی طاقت کی مناسبت سے میسر ہو وہ میں بیان کر دوں تو شرط یہ ہے کہ مطلوب تک نہ پہنچنے والے طلب کے ہاتھوں کو نہ روکے تو میں نے کچھ لکھا اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ جب میں نے خلوص نیت اور اعتقاد سے لکھا تو اس کوشش کو قبول فرما پڑھنے والوں اور دیکھنے والوں اور سننے والوں کو چاہئے کہ اس فقیر عاصی کے لئے دعائے خیر کرے اللہ تعالیٰ اس کے پورا کرنے کی توفیق دینے والا ہے اور روکنے والا بھی وہی ذات ہے۔

صفات الٰہیہ میں ایک صفت تکبر ہے

اس قصیدہ میں عقائد کے متعلق بیان ہے اور اس قصیدہ کا پہلا شعر یہ ہے

Marfat.com

مَلِیکٌ مَا لِکٌ مَوْلَی الْمَوَالِیْ
لَہٗ وَصْفُ التَّکَبُّرِ وَ التَّعَالِیْ

اس شعر کے تحت حضرت اخون درویزہ بابا تشریح کرتے ہیں اور تکبر کے متعلق بتاتے ہیں کہ یہ صفت اللہ کی ہے مخلوق کے لئے یہ وصف ناجائز ہے۔ لکھتے ہیں۔ ''یعنی آں خدا کہ بادشاہ بادشاہان است و خداوند خداوندان مراورا نزدو صفت بزرگی و برتری پس بغیر اللہ تعالیٰ دیگری رانشاید بزرگی و برتری و ہم چنین ہیچ کس رنشاید کہ خود رانز وکتر و برتر از دیگرے داند چنانچہ مخبر صادق فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جرےٰ مجرےٰ الْبَوْلَیْنِ فَکَیْفَ تَکَبَّرٌ یعنی ہر کہ از دو رابول بیرون آمدہ باشو چہ گونہ تکبر کند نقلست کہ ہر گناہ بندہ را اللہ تعالیٰ می بخشد اما گناہ تکبر رانمی بخشد زیراکہ تکبر صفت خدای تعالیٰ پس تکبر کردن با خدا برابری باشد چنانچہ آدم پیغمبر صلواۃ اللہ علیہ نافرمانی کرد امرزیدہ شد و شیطان علیہ اللعنۃ تکبر کرد گرفتار

شد و بعضے گفتہ اند

اَللّٰہُ الْخَلْقِ وَمَلَانَا قَدِیْمٌ اَللّٰہُ مَالِکٌ مَوْلَیْ الْمَوالِی

پس معنی چنان باشد کہ معبود خلائق است و بادشاہ خلائق و خداوند خداوندان خلائق این بیت

Marfat.com

ملحقات است۔

یَقُوْلُ الْعَبْدُ فِیْ بَدْءِ الْاَمَالِیْ
لِتَوْحِیْدٍ بِنَظْمٍ کَالْلَّاٰلِیْ

(شرح قصیدہ امالی صفحہ ۲)

یعنی وہ خدا جو بادشاہوں کے بادشاہ ہے اور خداوند خداوندانوں کے خاص اس کے لئے صفت بزرگی اور برتر کی ہے پس اللہ کے سوا دوسرے کے لئے نہیں چاہیئے یہی الوہیت کی بزرگی اور برتری اور ایسا ہی کسی دوسرے کے لئے زیبا نہیں کہ اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا سمجھے چنانچہ مخبر صادق علیہ السلام دیتا ہے لیکن تکبر والے کی گناہیں بخشتا کیونکہ تکبر اللہ کی صفت ہے پس تکبر کرنے والا اپنے آپ کو خدا کے برابر کردیتا ہے چنانچہ آدم علیہ السلام سے جب لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور شیطان نے تکبر کیا تو وہ گرفتار رہا۔

اور بعض نے کہا ہے اِلٰہُ الْخَلْقِ مَوْلَانَا قَدِیْمٌ الخ یعنی معنی اس طرح ہے کہ اللہ معبود خلائق ہے اور بادشاہ خلائق اور خداوند خلائق ہے یہ بیت کسی نے اس کے ساتھ ملایا ہے۔

یقول العبد الخ بندہ بدالامالی میں کہتا ہے اور موتیوں کو ایک دھاگے میں منظم کیا ہے اور توحید کو بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق قصیدہ امالی میں ہے۔

Marfat.com

اِلٰہُ الْخَلْقِ مَوْلَانَا قَدِیْمٌ
وَ مَوْصُوْفٌ بِاَوْصَافِ الْکَمَالِی

اس شعر کے ذیل میں حضرت اخون درویزہ باباؒ لکھتے ہیں۔

''الہ معبود را گویند خلق بمعنی مخلوق است مولی مالک و ناصر را گویند قدیم آن را گویند کہ ہستی او را ہیچ گاہ نیستی نہ بود باشد کمال تمام را گویند یعنی خدای خدای مخلوقات و خداوند قدیم است تا اگر کسے گمان برد کہ خدای ازلی باز خدای شدہ و یا کسی گمان برد کہ پیش از خدای مگر چیزی باشد بایں گمان کافر گردد زیرا کہ اگر خدای ہمیشہ قدیم نہ بودی پس او را خدای دیگر پیدا کردہ بودی و پیدا کردہ شدہ لائق خدای نہ باشد و آن خدای صفت کردہ شدہ است بصفتہای کمال و کمال انرا گویند کہ نقصان نداشتہ چنانکہ زندگی و دانائی و بینائی و شنوائی وغیرہ ذالک این صفات خدای اندر اگر نقصان در صفت او جائز بودی و گاہی مردہ و گاہی دانا و گاہی نادان درین کمال کفر است تا اگر کسی گوید کہ فلان را خدای فراموش کرد کافر گردد وزیرا کہ دانائی خدای را فراموشی نیست و این ہم نیست کہ خدای گاہی بشنود و گاہی نہ شنود و گاہی بیند و گاہی نہ بیند تا اگر تاریک مور چہ سیاہ ورود بصفت شنوائی آواز پای او را می

Marfat.com

شنود و بصفت بینائی مغز استخوان رابیند مسئلہ بالا دانست کہ چنانکہ ذات خدای تعالیٰ قدیم است صفتہای نیز قدیم اند دوازدہ صفت کہ دانستن آں مسئلہا نا نزانا چاراست حیات وعلم وقدرت وارادت وسمع وبصر وکلام مشیت وبیچون وبیچ گونہ وبی عیب ونقصان ۔'' (شرح قصیدہ امالی صفحہ۴)

ترجمہ :۔ الہ معبود کو کہا جاتا ہے خلق بمعنی مخلوق ہے مولیٰ مالک اور مددگار کو کہا جاتا ہے قدیم اسے کہا جاتا ہے کہ اس کی ہستی کبھی بھی نیستی نہیں ہوسکتی کمال پورا کو کہا جاتا ہے یعنی خداوند کریم مخلوقات اور ہمارا خداوند قدیم ہے اگر کوئی گمان کرے کہ خدای ازلی پھر خدائی ہوتی یا کسی نے گمان کیا کہ اللہ سے قبل کچھ چیز تھی فقط اس گمان سے وہ کافر ہوجاتا ہے اس لئے کہ اگر خدائی ہمیشہ قدیم نہ ہوتو اس کو کسی نے پیدا کیا ہوگا اور جو پیدا کیا گیا ہو وہ خدائی کا لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ کو صفت کمال سے صفت کی گئی ہے اور کمال اسے کہا جاتا ہے کہ وہ نقصان سے پاک ہو چنانچہ زندگی و دانائی و بینائی اور سننا وغیرہ ذالک یہ خدائی صفات ہیں اگر نقصان ان صفات میں جائز ہوتے ہیں کبھی زندہ ہوتے اور کبھی مرتے اور کبھی دانا ہوتے اور کبھی نادان یہ کمال کفر ہے تو اگر کسی نے کہا کہ فلاں کو خدا نے بھولا دیا تو وہ شخص کافر ہوجاتا ہے اس لئے کہ

Marfat.com

دانائی خدای کا بھول جانا نہیں اور یہ بھی نہیں کہ خدا کبھی سنتا ہے اور کبھی نہیں سنتا اور کبھی دیکھتا ہے اور کبھی نہیں دیکھتا تو اگر ایک کالی چیونٹی چلتی ہے تو اس کے پاؤں کی آواز سنائی کی صفت سے وہ سنتا ہے اور دیکھنے کی صفت سے مغز ہڈیوں کی وہ دیکھتے (مسئلہ) جاننا چاہئے کہ اللہ کی ذات قدیم ہے تو آپ کی صفات بھی قدیم ہیں بارہ صفات اللہ کی ہر مسلمان پر اس کا جاننا ضروری ہے۔ مہارت و علم و قدرت و ارادت و سمع و بصر و کلام و مشیت و بیچون و بیچ گونہ و بے عیب و بے نقصان۔

قرآن مخلوق نہیں ہے قدیم ہے

اس سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی ضمن میں اتا ہے کہ قرآن مقدس جو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیا یہ بھی مخلوق ہے یا نہ اس سلسلہ میں قصیدہ امالی کا شعر ملاحظہ کیجئے۔

وَمَا الْقُرْآنُ مَخْلُوْقاً تَعَالٰی
كَلَامُ الرَّبِّ عَنْ جِنْسِ الْمَقَالِ

ترجمہ اس شعر کا یہ ہے کہ قرآن مقدس مخلوق نہیں ہے اگر اس کو کلام الرب کہا جاتا ہے تو جنس کلام سے ہے اس کے تحت

Marfat.com

اخون درویز باباؒ لکھتے ہیں یہاں صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

قرآن اللہ کے کلام کو کہا جاتا ہے اور یہ اللہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے اور کلام باتوں کو کہا جاتا ہے جنس چیز کی حقیقت کو کہا جاتا ہے اور مقال علم صرف میں صیغہ مصدر ہے یہ بمعنی قول ہے یعنی بول کو کہا جاتا ہے یعنی قرآن مخلوق نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے اور یہ جنس کلام مخلوقات سے برتر ہے مخلوق وہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور کلام صفت اس کا ہے اور اللہ کی صفت مخلوق نہیں ہوسکتی بلکہ قدیم ہوتی ہے آگے مزید تحقیق کر کے لکھتے ہیں کہ جملہ علم اولین و آخرین کہ انبیاء پر نازل ہوئی ہیں وہ تمام قرآن میں ہیں از روی معنی لیکن لوگوں کی سمجھ اس سے قاصر ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام موافق قرآن ہیں لیکن ہمیں پتہ نہیں لگتا کہ کونسی آیت سے یہ نکل آتی ہے چنانچہ معنی قرآن نبی علیہ السلام جانتا تھا اور ہم نہیں جانتے وہ جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے یا کیا ہے تمام موافق قرآن ہیں اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام نے کہا ہو یا کیا ہو وہ بھی موافق قرآن ہیں اس لئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قران مقدس کو وہ خوب جانتے تھے اور ایسا ہی امامون

Marfat.com

نے جو کہا ہے یا کیا ہے وہ بھی موافق قرآن کے ہیں کیونکہ صحابہ کے بعد وہ قرآن و حدیث کو اچھی طرح سمجھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے یہ کہا کہ صحابہ کرام سے اماماں دین منکر ہوئے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے اس لئے کہ ان لوگوں کا کہنا اور کرنا موافق قرآن ہے اور اماماں دین منکر ہوئے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے اس لئے کہ ان لوگوں کا کہنا اور کرنا موافق قرآن ہے اور اماموں کے بعد اگر کوئی اس زمانہ میں قرآن کا معنی اپنے فہم سے کہے وہ کافر ہو جاتا ہے اس حدیث کے رو سے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَائِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جس نے قرآن کی تفسیر اپنے رائے سے کی تو وہ کافر ہوا کیونکہ اماماں دین سے کوئی معنی قرآن نہیں رہ چکا ہے کہ وہ کوئی بیان کرے۔

تمام انبیاء پر ایمان لانا فرض ہے

عقائد اسلامیہ میں ایک اہم عقیدہ انبیاء و رسل پر ایمان لانا ہے اگر کسی نے ایک نبی کو نہیں مانا یا انکار کیا تو وہ انکار تمام انبیاء کے انکار کو متلزم ہے قصیدہ امالی میں اس کے

Marfat.com

متعلق شعر ہے

وَفَرْضٌ لَازِمٌ تَصْدِیْقُ رُسُلٍ
وَاَمْلَاکٍ کِرَامٍ بِالنَّوَالِ

اس بیت کے تحت حضرت اخون درویزہ باباؒ لکھتے ہیں
''تصدیق واعتقاد قبول کرنے کو کہا جاتا ہے اور رسول اسے کہا جاتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام اس پر کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہو اور یہاں رسل سے تمام انبیاء مراد ہیں خواہ نبی ہو یا رسول نبی اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کتاب نازل نہ ہو املاک فرشتوں کو کہا جاتا ہے کرام عزیز اور بہتر کو کہا جاتا ہے نوال کا معنی ہے پے در پے اگر نوال کو نون کے ساتھ کہا جائے مراد اس سے عطا ہے یعنی بخشش یعنی فرض اور لازم ہے تمام انبیاء کو حق اور سچے جاننا اور تمام انبیاء نے جو فرمائے ہیں وہ بھی حق ہے اور احکام پیغمبران کو قبول کرنا فرض ہے اگر کوئی کسی نبی کے ایک بات سے منکر ہو جائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ تعداد انبیاء واضح نہیں بعض کہتے ہیں کہ ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہیں اور بعض نے دو لاکھ تک تعداد لکھی ہیں تو صحیح بات یہ ہے کہ ان کی تعداد مطلق معلوم نہیں ہے پس ایمان کے وقت صرف اتنا کہے کہ میں نے تمام انبیاء پر ایمان لایا چنانچہ حساب کتاب ان کی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے وہ معلوم نہیں ہے پس ایمان لانے کے وقت کہے کہ ہم نے ایمان لایا تمام کتابوں پر جو کہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہو اور اس طرح فرشتوں اوران کی بزرگی پر پے در پے یعنی فضیلت ایک دوسرے پر ہے چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام ملائک میں افضل ترین ہے اور ان فرشتوں کے بعد ایک کو دوسرے پر ہے کوئی فرشتہ اپنے کاموں میں غلط نہیں ہوسکتی چنانچہ بعض روافض کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل وحی لانے میں غلط ہو چکے ہیں اور بعض نسبت کو غلط کہتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام غلط ہوئے کہ فلاں کی روح کو قبض کیا اس لفظ سے وہ کافر ہو جاتا ہے چنانچہ تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتے ہیں اور غلط نہیں ہو سکتے ۔مسئلہ فرشتوں کو دشمن جاننا کفر ہے اگر کوئی کہے کہ فلاں کا دیکھنا میرے لئے ایسا ہے جس طرح عزرائیل علیہ السلام کو اگر یہ دشمنی کے لئے یہ بات کہے تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک مقرب فرشتہ ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتا ہے چونکہ جب مردہ کے گھر والے زیادہ رونا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے سروں پر خاک ڈالتے ہیں اور گریباں کو پھاڑتے ہیں تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر یہ مجھ پر غصہ کرنا ہو تو میں

Marfat.com

اپنی طرف سے نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اگر وہ خدا سے غصہ کرے تو کافر ہو جاتا ہے۔

حضور انور ﷺ خاتم النبیین ہیں

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو دعویٰ باطل ہے اور وہ شخص اشد کافر ہے اس عقیدے کے مطابق صاحب قصیدہ امالی کا یہ شعر ہے۔

وَ خَتْمِ الرُّسُلِ بِالصَّدْرِ الْمُعَلّٰی
نَبِیٍّ هَاشِمِیٍّ ذِیْ جَمَالِ

اور اسی طرح جناب صدر معلّٰی بنی ہاشم صاحب حسن و جمال کے ساتھ پیغمبروں کے ختم ہونے کی تصدیق فرض ہے یعنی یہ اعتقاد کرنا بھی فرض ہے کہ حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور مردود ہے اس شعر کے تحت حضرت اخون درویزہ بابا شرح بدا الامالی میں لکھتے ہیں ختم آخری کو کہا جاتا

Marfat.com

ہے اور صدر اول کو علیت برتر کو کہا جاتا ہے نبی اسے کہا جاتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہو چکی ہو ہاشم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اجداد میں سے ایک جد کا نام ہے یعنی آخرین پیغمبران ظہور کی وجہ سے ہیں اور اول مرتبہ کے لحاظ سے وہ نبی ہیں جو کہ اولاد ہاشم اور صاحب حسن و جمال کے مالک ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد دعویٰ نبوت کرے تو یہ جائز نہیں اگر کسی نے دعویٰ کیا تو وہ کافر ہوا اگر کوئی اس پر ایمان نہ لائے لیکن اس کو نیک سمجھے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اگر کوئی اس کے کفر میں بھی شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس کو یقین نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم پیغمبران ہیں۔ صدر اسے کہا جاتا ہے کہ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بلند و بالا ہو جب کہ وہ افضل ترین انبیاء ہیں تو اس کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے کسی نبی کے لئے بھی یہ زیبا نہیں کہ وہ حضور علیہ السلام کے سامنے اپنے نبوت کا اظہار کرے کیونکہ حضور علیہ السلام کے آنے سے ان تمام کی شریعت منسوخ ہوئی تو اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر اتر آئے تو نبی علیہ السلام کے شریعت کے خلاف کرنا بھی اس کے لئے جائز نہیں وہ بھی امت محمدی میں شمار ہوں گے اور اگر کسی نے اس کے خلاف عقیدہ رکھا وہ بھی کافر

Marfat.com

ہوا۔

حضور امام الانبیاء ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک ہے

چونکہ یہ مسئلہ بھی مسلم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے امام ہیں اور آ کی شریعت مطہرہ جو اسلام ہے قیامت تک ہے اس لئے آپ آخری نبی ہیں۔ قصیدہ بدالامالی اس بابت فرماتے ہیں۔

اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ بِلَا اِخْتِلَافٍ
وَتَاجُ الْاَصْفِیَاءِ بِلَا اِخْتِلَالٖ
وَ بَاقٍ شَرْعُہٗ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَارْتِحَالٖ

حضور انور تمام انبیاء کے امام ہیں اس میں کسی کو خلاف نہیں اور اصفیاء کے سرتاج ہیں بلاشبہ اور آپ کی شریعت مطہرہ روز قیامت اور میدان حشر تک لوگوں کا وہاں جانے تک ہے حضرت اخون درویزہ باباؒ ان دو بیتوں کی تشریح

Marfat.com

فرماتے ہیں'' امام اس کو کہا جاتا ہے کہ لوگ ان کی اقتداء کرے اور اصفیاء برگزیدگان کو کہا جاتا ہے اور اختلال خلل کو کہا جاتا ہے یعنی پیغمبر علیہ السلام پیشوائی انبیاء ہیں اس میں کسی کو خلاف نہیں کیونکہ انبیاء دوسرے لوگوں کے پیشوا ہوتے ہیں تو آپ تمام انبیاء کے پیشوا ہیں اور برگزیدگانوں کے تاج ہیں تو بے شک کوئی ولی اور نہ نبی آپ کے رتبہ تک پہنچ سکتے ہیں تو حقیقت میں ولی پیروی نبی کرتے ہیں'' دوسرے بیت کے متعلق فرماتے ہیں'' باقی اسے کہا جاتا ہے جو طویل مدت تک موجود ہو اور ارتحال جانے کو کہا جاتا ہے جس طرح ایک آدمی زندگی سے مرجاتا ہے یعنی حضور علیہ السلام کی شریعت قیامت تک باقی ہے اور ہر وقت قیامت تک اس لئے کہ دوسرے انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہے اور حضور علیہ السلام کی شریعت منسوخ نہیں ہے تو جو کوئی دنیا میں پیدا ہوتا ہے اس پر تو مرنے تک اس پر فرض ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی پیروی کرے ۔اگر کوئی یہ کہے کہ میں اہل طریقت ہوں شریعت کے ساتھ میرا کوئی کام نہیں ہے تو یہ بات مردود ہے کیونکہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے بغیر کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ اس پر چل کر مقبول بارگاہ ایزی ہو جائے اگر کوئی کہے کہ میں شریعت کی راہ پر چلتا ہوں دوسرا کہے کہ مجھے لے چلو یا میں

Marfat.com

جاؤں گا اس بات پر وہ کافر ہو جاتا ہے اس لئے کہ حضور علیہ السلام سے روگردانی کفر ہے اور کافر بھی یہ کہتے تھے کہ وہ خود پہنچتے ہیں اور مسلمان وہ ہیں جو حضور علیہ السلام کی شریعت پر خدا تک پہنچے۔

انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں

یہ اہل سنت کے متفق مسئلہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں اور اگر کوئی لغزش ان سے واقع ہوا ہوتو اس کو زلت کہتے ہیں نہ کہ گناہ انبیاء معصوم ہیں اور اولیاء محفوظ معصوم میں مادہ گناہ نہیں ہوتا اور محفوظ میں مادہ گنا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے دور رکھتا ہے۔ بداء الامالی میں اس کے متعلق ہے۔

وَ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَفِیْ اَمَانٍ
مِنَ الْعِصْیَانِ عَمْدًا وَ انْعِزَالٖ

اور بے شک انبیاء علیہم السلام گناہوں سے امان میں ہوتے ہیں یعنی قصداً ہو یا سہواً اور نہ نبی اپنے منصب سے معزول ہوتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت اخون درویزہ باباؒ

Marfat.com

لکھتے ہیں'' امان اسے کہا جاتا ہے کہ اس کو ڈر نہ ہو اور یہاں امان اسے کہا جاتا ہے کہ اس کے کام میں خلل پیدا نہ ہو جائے عصیان گناہ کو کہا جاتا ہے عمداً قصد کو کہا جاتا ہے۔ انعزال منع کو کہا جاتا ہے یعنی تمام انبیاء علیہم السلام امان میں ہوتے ہیں گناہوں سے خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ وہ ہرگز قصداً سہواً گناہ نہیں کرتے اور اسی طرح وہ نبوت کے زائل ہونے سے امن میں ہوتے ہیں یعنی کبھی بھی مرتبہ پیغمبری سے باہر نہیں ہوتے اور نہ پیغمبری سے ان کو منع کیا جاتا ہے مسئلہ انبیاء قصداً یا سہواً گناہ نہیں کرتے اور اگر شکل گناہ سرزد ہو اس کو زلت کہتے ہیں اس کو گناہ نہیں کہا جاتا مسئلہ انبیاء پیغمبر کے مرتبہ سے معزول نہیں ہو سکتے اور اولیاء گناہ کبیر کے سبب ولایت سے معزول ہو سکتے ہیں۔

اولیاء کی کرامات حق ہیں

آج کل لوگ روحانی شخصیات کے منکر ہیں لیکن یہ انکار دین سے انکار ہے کیونکہ کرامت روحانی شخصیتوں سے سرزد ہوتی ہے اور شرح العقائد وشرح فقہ اکبر وتمہید ابی شکور سالمی وتکمیل الایمان وشرح المقاصد میں ہے کہ کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ یعنی اولیاء کرام کی کرامات حق ہیں اس سے انکار

Marfat.com

حق سے انکار کرنا ہے۔ قصیدہ امالی میں اس کے متعلق ایک شعر ہے۔

کَرَامَاتُ الْوَلِیِّ بِدَارِ دُنْیَا
لَهَا کَوْنٌ فَهُمْ اَهْلُ النَّوَالِ

دار دنیا میں اولیاء اللہ کی کرامات اس کے لئے ثبوت ہے تو وہ عطاء کے اہل ہیں۔

اس شعر کے تحت حضرت اخون درویزہ باباؒ شرح اس بیت کے وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں'' اگر کوئی چیز خلاف عادت کسی سے پیدا ہو جائے اگر وہ ظاہر کرنے والا نبی ہو تو اس کو معجزہ کہا جاتا ہے اگر وہ شخص ولی ہو تو اس کو کرامت کہا جاتا ہے اگر وہ شخص مبتدع ہو یا کافر تو اسی چیز کو استدراج کہا جاتا ہے یعنی حق سے دور۔ نعمت میں کرامت کو ظہور کہا جاتا ہے انوار و عطاء و بخشش کو بھی کہا جاتا ہے یعنی اولیاء کے لئے اس دنیا میں کرامات ظہور میں آتی ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مرتبہ دیا ہے تمہید ابی شکور سالمی میں ہے کہ اولیاء سے کبیرہ گناہ صادر نہیں ہوتے کیونکہ اگر کبیرہ گناہ صادر ہو جائے تو وہ مرتبہ ولایت سے دور ہو جاتا ہے بزودی میں ہے کہ اگر گناہ صغیرہ کا بھی بار بار مرتکب ہو تو وہ بھی مرتبہ ولایت سے باہر ہو جاتا ہے اور تمہید نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ اگر

Marfat.com

صغیرہ گناہ قصداً و نیت کر کے کرے تو وہ بھی گناہ کبیرہ بن جاتا ہے اگر وہ اچانک کوئی چیز کشف و کرامات کوئی اس سے مانگے اور وہ ظاہر کردے تو اس کو مکر الٰہی کہا جاتا ہے اور اسے استدراج بھی کہا جاتا ہے چنانچہ دعای فرعون رود نیل کے لئے تو کرامت نہ تھی بلکہ مکر الٰہی تھا اور پیشوایان کفار کے لئے بھی مکر الٰہی ہوتا ہے اور جوگیون کے لئے بھی کشف نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی استدراج ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی شریعت کے مخالف ہو اور اس سے کوئی چیز خلاف عادت ظاہر ہو جائے اسے استدراج کہے گا اور استدراج کا معنی دور ہونا حق سے اور نا امید ہونا حق سے'' مولف کہتا ہے کہ کرامت کی تعریف یہ ہے کہ وہ خرق عادت ہو اور خرق عادت کا معنی ہے خلاف عادت اور ماتحت الاسباب موافق عادت ہوتی ہے نہ کہ خلاف عادت کیونکہ ماتحت الاسباب کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسباب کے تحت ہو تو پھر وہ خلاف عادت نہ ہوا تو اس پر کرامت کی تعریف صادر نہیں ہوسکتی اور کرامت سے بجز معتزلہ کے کوئی انکار نہیں کرتا معجزہ و کرامت میں یہ فرق ہے کہ معجزہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور کرامت ولی کے ہاتھ پر کیونکہ نبی متبوع ہے اور ولی تابع ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے

دعا کا معنی ہے مانگنا اور پکارنے کے معنی میں بھی ہے اگر ایک بندہ اپنی حاجات کو اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور اس سوال کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ قرآن مقدس میں بھی ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہ میں دعا مانگنے والوں کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو دعا بہت پسند ہے کیونکہ یہ اظہار عبدیت ہے صاحب قصیدہ بداء الامالی نے اس کے متعلق بھی ایک شعر کہا ہے۔

وَلِلدَّعْوَاتِ تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ
قَدْ یَنْفِیْہِ اَصْحَابُ الضِّلَالِ

اور دعاؤں کے لئے پوری تاثیر ہے اور اصحاب ضلال یعنی گمراہ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اس شعر کے تحت لکھا ہے "کہ بلیغ پورے کو کہا جاتا ہے یعنی خاص دعا کرنے والوں کے لئے پوری تاثیر ہے اور جو گمراہ لوگ ہے وہ اس پوری

Marfat.com

تاثیر سے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور تاثیر کا معنی یہ ہے کہ دعاء قبول ہوئی یعنی اگر مسلمان اپنے نفع وضرر کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اللہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے پس دعا کو ترک نہیں کرنا چاہیئے اگر کوئی مسلمان اپنے دوسرے بھائی کے لئے دعا کرے یا خیر وصدقہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب اس کو پہنچا دیتا ہے اس کے لئے بھی پورا ثواب ہے اور مردہ کے لئے بھی پورا ثواب ہوگا تو منکر لوگ نہ خود دعا کرتے ہیں اور نہ مردہ کے لئے خیرات وصدقات دیتے ہیں ان کا یہ یقین مردود ہے اگر کوئی کافر بھی دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے چنانچہ ابلیس نے دعا کی کہ مجھے لمبی عمر دے اور وہ دعاء قبول ہوئی چنانچہ فرعون نے بھی رود نیل کے پھاڑنے کا سوال کیا اور وہ قبول ہوا اگر کوئی کسی مرتد یا کافر کے لئے کچھ تلاوت یا صدقہ کا ثواب بخشے تو وہ ان کے لئے مقبول نہیں''۔

کتاب کے آخر میں اشیاء کے فانی اور اللہ کے باقی کے متعلق تحقیق کرتے ہیں ''حاصل کلام آں کہ تمامی خلق فانی شوندہ اندو ذات پروردگار تو باقیست درتمامی خلق چہ ازواج چہ اجسام چہ عالم منظورات وچہ معلومات وچہ عالم علوی وچہ سفلی وی گویند کہ فناء روح ہمیں است کہ از بدن مالوف او جدا افگند وفناء اجسام خروج روح از بدن است'' (شرح قصیدہ بلاء

الامالی صفحہ ۴۰)

ترجمہ :۔ حاصل کلام یہ ہے کہ تمام مخلوقات فنا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہے تمام مخلوقات میں ازواج و اجسام منظورات و معلومات و عالم علوی و سفلی تمام داخل ہیں اور کہا جاتا ہے کہ روح کی فنا ہے یہ روح ہے کہ اس مالوف بدن سے جدا ہو جائے۔

یہ مختصر تبصرہ تھا کہ کتاب شرح بداء الامالی پر جو حضرت اخون درویزہ باباؒ نے شرح کی تھی اس کا لب لباب پیش کیا گیا امید ہے کہ قارئین کرام کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

ارشاد المریدین

ارشاد المریدین حضرت اخون درویزہ باباؒ کی بلند پایہ کتاب ہے ہر آدمی اس کو نہیں سمجھتا بلکہ خواص میں سے بہت کم لوگ اس کو سمجھیں گے یہ کتاب کیا ہے طریقت کا ایک سمندر ہے جو کہ کوزے میں بند کی گئی ہے کتاب اہل طریقت کے لئے ایک مشعل ہے جس کی روشنی ایک سالک کو منزل تک پہنچا دیتی ہے اور وحدت الوجود کے مسئلہ کو واضح کیا ہے اور وحدت الوجود کی باریکیاں ایک احسن پرائے میں حل کئے ہیں۔ اس کتاب کا خطبہ یوں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین

Marfat.com

وَ الصَّلٰوۃُ علیٰ رسُولِہ الّذی نعتہٗ فی التّنزیل طٰہٰ یٰسین وَ عَلیٰ اٰلہٖ وَ اَصْحابہ اجمعین و علیٰ عُلماء الاتقیاء العُرفاء الی یوم الدّین الّذین اَسسُوا قواعدَ الدّین بالعلم و العمل وَالاخلاص وَالیقین امابعد کی ازخویدمان کمینہ مریدان کمترینہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین وارث علوم الانبیاء والمرسلین شیخ علی ترمذی یعنی اضعف عباد اللہ الباری درویزہ ننگرہاری ہمی گوید کہ مضمون

سَتَفرِقُ اُمّتیْ مِنْ بعْدِی علیٰ ثلٰثۃ وَ سَبْعین فِرْقۃً کُلُّھُمْ فی النّار الاّ واحِدۃً چوں انواع اہل الحاد تغلب نمودہ اندیش مضمون حدیث نبوی علیہ الصلوۃ الخ کہ سَیأتِیْ زمانٌ علیٰ اُمّتی یَذُوبُ فِیْہ قلبہٗ کمایذوبُ الملحُ فی الماءِ الکثیرۃِ ما یرِیٰ مِن المُنکَر وَ لایقدِرُ علی دَفعِہ ازشدت تعصب دینی روز بروز درسوز وگداز درآمدم اما آرزوے تحقیق نظرو کردم کہ سبب تفریق امت بہفتاد و سہ گروہ چہ باشد جزامر شیخوفتہ مردودہ مبتدعیہ چیزی دیگر نیافتم زیرا کہ تمامی اقوال و افعال احوال شیوخ ایں ایام را مخالف قرآن و حدیث و مخالف روایات ائمہ و مخالف حالات شیوخ سلف دیدم تا ہرکہ

Marfat.com

تحقیق خواہد پس حالات ایں مبتدعان را بر حالات صلحاء سلف تطبیق نماید از روئے قرآن وحدیث ورسائل شیوخ متقدمین وتذکرہ ہائی ائمہ دین تاچہ بیند تاچہ بیند کَمَا ذکر فِی الْفَوَائِدِ وَ لوام مبتدع کردہ هُوَ الَّذِیْ اَحْدَثَ فِی الدِّیْنِ شَیْأً لَا یَکُوْنُ مِنْہُ کَمُشِیْخَۃِ زَمَانِنَا کَذَا فِی الْفَصِیْحَۃِ انتھیٰ کلامہ. (ارشاد المریدین صفحہ ۲) ترجمہ :۔تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے درود ہو اس کے پیارے رسول پر جس کی تعریف قرآن میں طٰہٰ ویٰسین ہیں اور آپ کے آل واصحاب پر علماء اتقیاء اور عرفاء پر قیامت تک یہ وہی حضرات ہیں جنہوں نے دین کی بنیا دقواعد دین پر رکھی علم وعمل سے اخلاص ویقین سے اس کے بعد ایک خادم کمینہ خادمان میں سے اور ادنیٰ مریدین مریدوں میں پس حضرت شیخ الاسلام والمسلمین وارث علوم الانبیاء والمرسلین شیخ علی ترمذی یعنی اللہ کے بندوں میں سے ایک ضعیف بندہ درویزہ ننگرہاری عرض پرداز ہے کہ مضمون حدیث کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگا ایک کے بغیر تمام جہنمی ہوں گے جب اہل الحاد کے مختلف اقسام غالب ہیں پس مضمون حدیث نبوی کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بے شک دین

Marfat.com

غریب لوگوں میں شروع ہوا تھا اور یہی دین غریبوں کو واپس آئے گا جس طرح کہ شروع ہوا تھا تو میری امت کے غرباء کے لئے خوش خبری ہے یعنی سادات ہے۔ پس میں نے معتقدان و معتمدان مذہب اہل سنت بلکہ علماء و عاملین مشرب شریعت کو زیادہ غریب دیکھے پس بمصداق حدیث شریف کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے کہ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دل اس میں پگھل جائیں گے جس طرح نمک زیادہ پانی میں پگھلتا ہے کہ منکر کو دیکھیں گے اور اس کے دفاع پر قادر نہیں ہوں گے تو دین کی وجہ سے تعصب میرا روز بروز سوز و گداز بڑھتا گیا تو میں نے سوچا کہ سبب اس امت کے تہتر فرقوں کا کیا ہو سکتا ہے تو میں نے سوا مبتدعین مردودہ شیخان کے کچھ اور نہیں دیکھا کیونہ تمام اقوال و افعال و احوال ان پیران کے مخالف قرآن و حدیث و مخالف روایات آئمہ و مخالف حالات شیوخ سلف معائنہ کیا تو جو کوئی تحقیق چاہتا ہے تو حالات ان متبدعین کی حالات صلحاء سلف سے برابر کر دے تو ان کو یہ تطبق نظر نہ آئے گا قرآن و حدیث و رسائل شیوخ متقدمین و تذکرہ ائمہ دین کے درمیان فوائد میں نقل ہے کہ مبدع کو ملامت کی جائے کہ وہ دین میں نئی چیز کی ایجاد کرتے ہیں جو دین سے نہ ہو جس طرح کہ ہمارے زمانہ کے پیران

Marfat.com

باطلہ ہیں۔ دوگروہ ہیں ایک گروہ حق کا ان کو اہل حق کہا جاتا ہے اور دوسرا گروہ باطل ہے اس گروہ کو اہل باطل کہا جاتا ہے ایک حزب اللہ ہے اور دوسرا حزب الشیطان ہے حزب الشیطان مغلوب ہے اور حزب اللہ غالب قرآن مقدس میں ہے اَلاَ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ۔ خبردار بے شک شیطانی گروہ ذلیل وخوار ہے چونکہ پیر داعی الی اللہ ہوتا ہے اور داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ شریعت مقدسہ پر مستقیم ہو چونکہ دعوت خصائص انبیاء ہے تو پیر نائب انبیاء ہوا اور خلیفہ انبیاء بلکہ خلیفہ خدا وخلیفہ قرآن خدا ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر اللباب میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے نیکی پر حکم دیا اور منکر سے منع کیا تو وہ اللہ کی زمین میں اللہ کا خلیفہ اور خلیفہ رسول خدا اور خلیفہ کتاب خدا ہوتا ہے۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ ارشاد المریدین میں لکھتے ہیں زیرا آنکہ پیر آنرا گویند کہ داعی باشند خلق را براہ حق تعالیٰ کہ آن راہ شریعت است وچوں دعوت از خصائص انبیاء است پس پیر نائب انبیاء باشد وخلیفہ خدا وخلیفہ قرآن خدا باشد کما ذکر فِیْ تَفْسِیْرِ اللُّبَابِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ فَھُوَ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِہٖ وَ خَلِیْفَۃُ کِتَابِہٖ

Marfat.com

(ارشادالمریدین)

ترجمہ:۔ اس لئے کہ پیراسے کہا جاتا ہے جو داعی ہو مخلوق کو اللہ کی راہ پر اور وہ شریعت کا راستہ ہے چونکہ دعوت انبیاء کی خصوصیات میں سے ہے پس پیر نائب انبیاء ہوتا ہے اور خلیفہ انبیاء بلکہ خلیفہ خدا و خلیفہ قرآن ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر اللباب میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وہ اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے اللہ کی زمین میں اور خلیفہ رسول اور خلیفہ کتاب خدا ہوتا ہے۔ اخون درویزہ باباؒ مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ درعوارف المعارف آوردہ کہ وجہ آن کہ پیران خدا ترا بر بندگان خدا محبّ میگردانند آں است کہ پیران مریدان را براہ راست متابعت محمدی روان میگردانند پس کسیکہ بر متابعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت و راسخ آمد البتہ خدای تعالیٰ اورا دوست میدارد و خدای تعالیٰ محبّ اور میگردد کقولہٖ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ووجہ آن کہ پیران بندگان خدارا بر خدای تعالیٰ محبّ میگردانند آنست کہ پیران مریدانرا اولا بہ تزکیہ نفس میفر مایند بعدہ بتصفیہ دل پس چوں نفوس مریدان مزکی آید و دلہا ایشان مصفا ہر آئینہ عظمت و جلال

Marfat.com

خداوندی را در آینہ دل دیدہ حق تعالیٰ را حاضر و ناظر میدانند (ارشاد المریدین صفحہ ۴۵)

عوارف المعارف میں ہے کہ یہی وجہ ہے کہ پیران خدا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں خدا کے محبوب مانے جاتے ہیں وہ یہ ہے کہ پیران مریدوں کو براہ راست متابعت محمد کی طرف لے جاتے ہیں پس جو کوئی متابعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر راسخ اور مضبوط ہو تو خدای تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فرما دیجئے اے میرے محبوب اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ پیران اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالتے ہیں وہ یہ ہے کہ پیران مریدوں کو پہلے تزکیہ کی فرمائش کرتے ہیں اس کے بعد تصفیہ دل جب مریدوں کی نفوس پاک ہو جائے اور دل ان کا مصفیٰ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا جلال و عظمت کو دل میں دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہیں۔'' جب اللہ کو حاضر و ناظر جانے تو پھر وہ للہ کی طرف سے قدم بڑھائے گا تو اللہ تعالیٰ سے لگاؤں زیادہ ہو جائے گا اور پیر اسے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے اور باطنی علوم سے سرفراز ہوتا ہے اور جو آدمی خواہ فاسق و فاجر ہو کسی نیک ولی اللہ کی طرف

Marfat.com

جائے تو اس کے احوال واقوال کو معائنہ کر کے خود بخود وہ فسق وفجور چھوڑ دیتا ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ ولی اللہ کی علامت یہ ہے کہ جو کوئی اس کو دیکھے اس کو اللہ یاد آ جائے پس جان لو کہ وہ پیر ہے خود بھی ہدایت پر ہے اور دوسروں کو بھی ہدایت کی دعوت دے سکتا ہے اور یہ ہمارے مشاہدہ میں بھی ہے۔ جس طرح خواجہ خواجگان معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اور سید علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ ان ہستیوں کی وجہ سے کئی لاکھ غیر مسلموں کو مسلمان بنایا اور ان کے دلوں کو شرک اور کفر سے پاک کیا باطن ظاہر دونوں اگر یکساں ہو تو نور علی نور ہے اور اگر ظاہر مسلمانی کا ہے اور باطن کفر ہو تو منافق ہے اور اگر باطن پاک ہو اور ظاہر پاک نہ ہو تو یہ شخص بھی کامل نہیں بلکہ کامل وہ شخص ہے جس کا ظاہر و باطن دونوں پاک و صاف ہو۔ اگر کوئی مدعی باطن کسی آیت کا معنی باطنی کر دے تو اگر ظاہر معنی کے مخالف ہو تو اس کو نہیں ماننا چاہئے لیکن اگر ظاہری معنی کے موافق ہو تب وہ تاویل قابل قبول ہے۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ اس بات کی مزید وضاحت کر کے لکھتے ہیں۔

اگر مقربے از مقربان گوید کہ مرا بسبب صفا قلب چیزے از معانی غامضہ قرآن مفہوم آمد کہ آن مخالف مشرب

Marfat.com

شریعت و مذہب سنت است او را مقرب نہ گویند بل کافر و ملحد
و مضل است و درین باب کلام مشہور است کُلُّ بَاطِنٍ
یُخَالِفُ بِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ و در عوارف المعارف
آوردہ کہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم فرمودہ اند کہ ہر آیت از آیات قرآن را ظاہر یست
و باطنی است پس مراد از ظاہر آیت لفظ قرآن است آن
شامل است معانی ظاہری را و مراد از باطن آیت تاویل
است کہ جامع است معانی محصورہ را و تاویل صرف آیت
است بسوئے معانی کثیرہ محتملہ با آنکہ معانی موافق کتاب و
سنت باشد پس تاویل پس رسیدن بباطن علوم قرآن مخصوص
بطائفہ علماء صوفیہ است زیرا کہ چوں بمقام قرب رسیدا ند پس
از متکلم حقیقی می شوند۔ (ارشاد المریدین صفحہ ۴۲) اگر مقرب
میں سے کوئی مقرب کہے کہ مجھے صفائی دل کی وجہ سے میرے دل
میں معانی غامضہ قرآن کا مفہوم القا ہوا ہے کہ وہ مخالف
مشرب شریعت اور مذہب سنت ہے اس کو مقرب نہیں کہا جاتا
بلکہ اس کو کافر و ملحد اور گمراہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ معانی ظاہریہ
قرآن ہے اور معانی باطنیہ قرآن نہیں ہے بلکہ خواہشات
نفسانیہ ہے وہ ملحد اور گمراہ ہے اور اس معاملہ میں یہ کلام مشہور ہے
کہ ہر باطن جو ظاہر کا خلاف ہو تو وہ باطل ہے اور عوارف

Marfat.com

المعارف میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آیت قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی مراد ظاہر سے لفظ قرآن ہے وہ شامل ہے معانی ظاہری کو اور مراد باطن سے آیت تاویل ہے جو معانی محصورہ کو جامع ہے اور تاویل صرف آیت ہے۔ معانی کثیرہ کی طرف جو محتملہ ہو اور وہ معانی کتاب وسنت کے موافق ہو پس تاویل ممکن نہیں ہے مگر اس شخص کے لئے کہ اس کو صفا فہم حاصل ہو جائے اور اس کو قرب ومعرفت نصیب ہو جائے پس رسائی علوم قرآن کے باطنی طائفہ علماء صوفیہ کے ساتھ خاص ہیں۔ اس لئے کہ وہ مقام قرب کو پہنچے ہوئے ہیں پس وہ متکلم حقیقی سے سنتے ہیں کتاب کے آخری اوراق میں حضرت اخون درویزہ باباؒ نے نماز کا ترجمہ وتشریح کیا ہے کیونکہ ایک سالک کے لئے سلوک کی راہ میں چلنے کیلئے عبادت میں پہلی سیڑھی نماز ہے اور اس سیڑھی پر وہ اوپر چڑھ سکتے ہیں اور وہ نماز ہے اگر کوئی سالک سلوک اور معرفت کا دعویٰ کریں اور نماز کا تارک ہو تو وہ سالک اور عارف نہیں ہو سکتا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ کہ نماز مومن کی معراج ہے پس سالک جب نماز پڑھتا ہے تو ایسی نماز پڑھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یہ پہلے درجے کا سالک ہے اور اگر وہ اللہ کو

Marfat.com

نہیں دیکھ سکتا تو اللہ تعالیٰ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور ایسی نماز تب پڑھ سکتا ہے جب کہ وہ ظاہری وضو کے ساتھ باطنی وضو سے بھی آراستہ ہو اور اپنے جوارح کو معاصی سے پاک کیا ہو اخلاق کو ذمیمہ اور زیلہ سے پاک کیا ہو جب دنیا و جاہ و حب شہوات و حسد و کینہ و کبر و حرص و بغض و بخل وغیرہ سے اپنے بدن کو پاک و صاف کیا ہو اور دل میں خواہشات نفسانی کے بجائے اوصاف حمیدہ صدق و صفا علم و سخاوت و مروت و وفا و احسان و حسن خلق و صدق معاملہ با حق تعالیٰ و با خلق سے آراستہ ہو تب وہ حقانی صوفی باعمل و مقرب و عارف ہوتا ہے یہی باتیں ارشاد المریدین میں احسن طریقہ سے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے لکھی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ لقمہ و جامہ و تن خود را از حرام و شبہ واز پلیدی واز حدث و جنابت پاک دارد و حواس خمسہ را از لوث معصیت نگہدارد و این را طہارت جوارح گویند از معاصی و این شریعت است پس از ان راہ طریقت کہ دل خود را از اخلاق ذمیمہ چنانکہ جب دنیا و جاہ و حب شہوات و حسد و کینہ و کبر و حرص و بغض و بخل وغیرہ ذالک دارد و بصفات حمیدہ چنانکہ صدق و صفا و علم و سخاوت و مروت و وفا و احسان با خلق و حسن خلق و صدق معاملہ با حق تعالیٰ و خلق جز آں آراستہ گردد و این را گردش خوانند و تبدیل اخلاق

Marfat.com

دانندو این مہم عظیم است بی این دولت ہرگز دین نہ نبود و بے
دین راہ حق رفتہ نشود (ارشاد المریدین صفحہ۲۷)

ترجمہ :۔ چنانچہ لقمہ و جامہ و جگہ و تن کو یعنی اپنے آپ کو
حرام و شبہ و پلیدی و بے وضو و جنابت سے پاک رکھے اور
حواس خمسہ کو معصیت کے آلودہ گی سے محفوظ رکھے اور اسی کو
طہارت جوارح کہتے ہیں گناہوں سے اور یہی شریعت ہے
پس اس طریقت کے راستہ سے کہ اپنے دل کو اخلاق ذمیمہ
سے پاک کردے جیسا کہ حب دنیا و جاہ میں حب شہوات و
حسد و کینہ و کبر و حرص و بغض و بخل وغیرہ ذالک ہیں اور اپنے
آپ کو صفات حمیدہ سے آراستہ کردے جیسا کہ صدق و صفا و
علم و سخاوت و مروت و وفا و احسان لوگوں سے اور حسن خلق و
صدق معاملہ اللہ کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ وغیرہ ذالک
اور اسی کو گردش کہا جاتا ہے اور تبدیل اخلاق بھی اور یہ ایک
مہم عظیم ہے اس دولت کے بغیر دین نہیں ہے اور بے دین راہ
حق کی طرف نہیں چل سکتا۔

اخون درویزہ باباؒ اپنے دور کے مدعیان کے متعلق
مزید لکھتے ہیں ۔ در عوارف المعارف آوردہ کہ از مشرق تا
بمغرب بگردی ہر کہ او مقرب است مشہور بہ اسم صوفی نخواہد بود
و اگر مشہور بہ این اسم بود و از جملہ متشبہان باشد نہ صوفی

Marfat.com

الغرض ایں نوع اخیر از پیران اگرچہ ظاہر حال در بعضے امور شریعت مستحکم اند اما در عقائد بحد کفر رسیدہ اند بسبب مکاشفات شیطانیہ وجنیہ کما مرو باز لاف زنند کہ ایں کار درویشان است و علماء را ازیں خبر نیست و دعویٰ کنند کہ ایں علم باطن است و علماء را علم ظاہر و ازان خبر ندارد کہ ائمہ فرمودہ اند کُلُّ بَاطِنٍ يُخَالِفُ ظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ وایضا در رد البدع آوردہ اِنَّ عِلْمَ عِلْمَانِ عِلْمُ فِي الْخَلْقِ مَوْجُوْدٌ وَ عِلْمٌ عَنِ الْخَلْقِ مَفْقُوْدٌ فَاِنْكَارُ عِلْمَ الْمَوْجُوْدِ كَفْرٌ وَادِّعَاءُ الْمَفْقُوْدُ كُفْرَ وَلَا يُثْبِتُ الْاِيْمَانَ اِلَّا بِقَبُوْلِ عِلْمِ الْمَوْجُوْدِ وَ تَرْكُ عِلْمِ الْمَفْقُوْدِ ترجمہ علم بر دو نوع است یکی علم ظاہر کہ آں علم شریعت است و دویم علم باطن کہ آں کشف کراماتست پس ہر کہ از علم ظاہر انکار کند کافر گردد و ہر کہ دعوی علم باطن کند کہ آن کشف و کرامات است کافر گردد (ارشاد المریدین صفحہ ۷۷) عوارف المعارف میں ہے کہ مشرق سے مغرب تک گھوم کر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جو مقرب ہے وہ صوفی کے نام سے مشہور نہیں ہے اور اگر اس نام کوئی مشہور ہے وہ بھی مشتبہان سے ہوگا نہ کہ صوفی اس قسم کے پیران اگرچہ ظاہر حال بعض امور میں شریعت پر مستحکم ہوتے ہیں لیکن عقائد ان کے کفر تک پہنچے ہوتے ہیں مکاشفات

Marfat.com

شیطانیہ وجدیہ کی وجہ سے جیسا کہ بیان گزر چکا ہے اور پھر دعوے کرتے ہیں کہ یہ کام درویشوں کا ہے اور علماء کو اس سے خبر بھی نہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ علم باطن ہے اور علماء ظاہر کے لئے علم ہے اور وہ اس سے بے خبر ہیں ائمہ نے فرمایا ہے کہ ہر باطن جو ظاہر کا خلاف ہو وہ باطل ہے اور ردالبدع میں ہے کہ علم دو ہیں ایک علم مخلوق میں موجود ہے اور دوسرا علم مخلوق میں مفقود ہے تو انکار علم موجود کا کفر ہے اور مفقود کا دعویٰ کفر ہے اور ایمان ثابت نہیں ہوسکتا مگر علم موجود کے قبول سے اور علم مفقود کو چھوڑنے سے اس کا مطلب یہ ہے کہ علم کے دو اقسام ہیں ایک علم ظاہر کہ وہ علم شریعت ہے اور دوسرا علم باطن کہ وہ کشف وکرامات ہے پس جو علم ظاہر کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور جو علم باطن کا دعویٰ کرے کہ وہ کشف و کرامات ہیں کافر ہو جاتا ہے اس لئے کہ بغیر شریعت مطہرہ سے وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا اور جو کوئی نفسانی خواہشات سے معمور ہو حب جاہ و مال و ریاست کو دل میں پوشیدہ رکھا ہو اور وہ بھی معرفت الیہ کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ اس کا باطل ہے اس کے متعلق حضرت اخون درویزہ باباؒ تحریر کرتے ہیں ۔ نفس امارہ بمنزلہ آتش سوزندہ است و حظوظ نفسانی از انواع ماکولات و مشروبات و ملبوسات لذیذہ و

Marfat.com

اموال دنیا و جاہ وحب اہل آں بمنزلہ ہیزم آتش افروزندہ و وسواس شیطانی و احادیث نفسانی بمنزلہ دودہا سر بگریوان کشیدہ اند پس صوفیاء دنیا را ترک آوردند و ہیزم را ازیں نار حار باز داشمند تا آتش نفسانیہ ایشان سست شدہ ودودہا کم گشتہ تا از غایت شدت و جہد نفسانی ایشان از روئے معنی بمردہ کہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَموتوا اشارت بدیمعنی است و دلہا ایشان کہ بسبب تغلب شہوات نفسانی مردہ طبیعت بودند اکنون بسبب قطع شوند انگاہ شایان حق شنودن صفت زندگانست نہ مردگان لقولہ تعالیٰ انک لاتسمع الموتی وَ ایضا قال اللّٰہ تعالیٰ اِنْ فِیْ ذالکَ لِذکریٰ لِمَنْ کَانَ لہ قلبٌ اوْ اَلقی السّمعَ وَھو شَھِیْدٌ (ارشاد المریدین صفحہ ۷۹)

ترجمہ:۔ نفس امارہ جلانے والی آگ کی طرح ہے اور نفسانی خواہشات یعنی خواہ وہ کھانے کی قسم سے ہو یا پینے کی قسم سے یا پہننے کی قسم سے اور اس سے لذت حاصل کیا جا سکتا ہو اور اموال دنیا و جاہ و حب اس کے اور محبت اس کے رہنے والوں سے یہ بمنزلہ آگ کے لکڑیوں کی طرح ہے اور شیطانی وساوس اور نفسانی آرزو بمنزلہ دھویں کی ہے ان تمام چیزوں سے صوفیائے کرام سر بگریبان نیچے رکھے ہوتے ہیں اور دنیا

Marfat.com

کو چھوڑے ہوئے کسی بیابان یا لوگوں سے دور رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں اور دنیاوی لکڑی اس گرم آگ سے دور رہتے ہیں تاکہ نفسانی آگ سست یعنی کم ہو جائے اور دھویں بھی نہ رہے یہاں تک کہ زیادہ کوشش سے ان کی نفوس از روئے معنیٰ کہ مُوتُوا قَبْلَ اَن تَموتُوا یعنی مر جاؤ مرنے سے پہلے کا نمونہ بن جاتے ہیں اور ان کے دل شھوات نفسانی کے انقطاع سے مردے ہو جاتے ہیں اور ان کے باطنی دل زندہ ہو کر روحانی زندگی کی صفت سے متصف ہوتے ہیں تو وہ حق کی باتیں سننے کے قابل ہوتے ہیں اور یہ صفت زندہ لوگوں کی ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے میرے محبوب تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور دوسری جگہ بھی فرمان الٰہی ہے اس میں میرا ذکر ہے ان لوگوں کے لئے جس کا دل ہو یا کانوں سے سننے اور وہ حاضر ہوں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھتے ہوں گے شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کا وعظ ان لوگوں کے لئے ہے جس کا دل حاضر ہو اللہ کے ساتھ اور کوئی لحظہ بھی اس سے غافل نہ ہو۔ یحییٰ ابن معاذ الرازی نے فرمایا ہے کہ کہ دل دو قسم کے ہیں ایک وہ دنیا کے ساتھ مشغول ہو اور جب امور طاعت کی بات آ جائے تو وہ نہیں جانتا کہ کیا کیا جائے اور جس کا دل دنیا کی محبت سے خالی ہو اور دنیا کی بات آ جائے تو وہ بھی قبول

Marfat.com

نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اپنی محبت اس دل میں ڈالتا ہے جو پاک وصاف ہو اگر اس دل میں کدورت ہو تو اس میں اللہ کی محبت دونوں اکٹھے نہیں جمع ہو سکتے اب اخون درویزہ باباؒ پر ایک اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ پیر تارک بایزید انصاری وحدت الوجود کا قائل تھا اور اخون درویزہ باباؒ وحدت الوجود کا مخالف تھا اس لئے اس نے بایزید انصاری پر کفر کا فتویٰ لگایا لیکن یہ بات غلط ہے نہ اخون درویزہ باباؒ وحدت الوجود کا مخالف تھا اور نہ بایزید کے ساتھ مخالفت کا سبب یہ ہے بلکہ بایزید کے مخالفت کا سبب اس کی گمراہی ہے اور اس کے عقائد ہیں۔

وحدت الوجود اور اخون درویزہ باباؒ

وحدت الوجود کے نظریہ کا بانی شیخ محی الدین ابن عربی ہے اس نے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ وشجرۃ الکون اور احکام القرآن لکھی ہیں اور ان تمام کتب میں مسئلہ وحدت الوجود کو واضح کیا ہے تمام صوفیائے کرام وحدت الوجود کے

Marfat.com

قائل ہیں صرف ایک حضرت مجدد الف ثانی نے وحدت الوجود کے بجائے وحدت الشھود نظریہ رائج کیا لیکن اگر وجود نہ ہو تو شھود کس طرح ہوگا حضرت اخون درویزہ باباؒ پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ وہ نظریہ وحدت الوجود کا منکر تھا اور بایزید انصاری کی مخالفت کا سبب بھی یہی وحدت الوجود ہے شیر افضل خان بریکوٹی نے اپنی کتاب پیر بابا میں ایک عنوان دیا ہے اس عنوان کی سرخی یہ ہے۔

پیر بابا اور مولانا اخون درویزہ کی طرف سے بایزید انصاری کے مسلک اور عقیدہ وحدت الوجود پر اعتراضات یہ تو عنوان ہے پھر پورا مضمون اس عنوان میں لکھ کر وہ لکھتے ہیں پروفیسر خاطر غزنوی اپنی کتاب داستان امیر حمزہ میں امیر حمزہ شنواری کا بیان بایزید انصاری کے بارے میں اس طرح درج کرتے ہیں۔ بایزید روشن ضمیر صوفی تھے وہ وحدت الوجود کے داعی تھے'' آگے لکھتے ہیں'' تعجب ہے کہ اخون درویزہ صاحب چشتی نظامی ہونے کے باوجود مسئلہ وحدت الوجود کی رو سے پیر روشن کو پیر تاریک کہا۔'' (پیر بابا صفحہ ۲۲۳)

آگے لکھتے ہیں'' عقیدہ وحدت الوجود پر اگر کسی کو کافر قرار دیا جائے تو بڑے بڑے صوفیاء بھی اس کے زد میں

Marfat.com

آ جائیں گے یہ مسئلہ علمی ہونے سے زیادہ فلسفیانہ ہے اور اگر کبھی کسی بڑے صوفی عالم کے خیالات میں فلسفیانہ موشگافیوں سے مذہبی الجھن پیدا ہوئی ہے تو عام طور پر لوگوں نے ایسے عالم کی باتوں پر کان نہیں دھرا۔'' (پیر بابا صفحہ ۲۲۴) بریکوٹی صاحب نے مولانا عبدالقدوس قاسمی کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں مولانا عبدالقدوس قاسمی بایزید کے نظریہ وحدت الوجود کے بارے میں کہتے ہیں۔ ''بعض اعتراضات میں سب سے پہلا اعتراض وحدت الوجود کا مسئلہ ہے بایزید اپنے مسلک کا ساتواں مقام وحدت بیان کرتا ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ بندہ اپنی ہستی کو فنا کرے اور خالق کی ہستی میں مدغم ہو جائے یہ بات بایزید کی نئی نہ تھی وحدت الوجود کے قائل تصوف کے مشہور صوفیاء پہلے سے موجود تھے۔'' (پیر بابا صفحہ ۲۲۵) وجود وشہود میں بھی یہی اعتراض لکھا گیا ہے کہ بایزید وحدت الوجود کا قائل تھا اور اخون درویزہ باباؒ وحدت الوجود کا مخالف تھا۔ اس بارے میں اتنا عرض ہے کہ جس طرح دوسرے صوفیاء کرام وحدت الوجود کے قائل تھے اس طرح اخون درویزؒ باباؒ نے وحدت الوجود کے متعلق زبردست علمی تحقیق سے اثبات کیا ہے۔ وحدت الوجود کی بنیاد نزول ستہ ہیں وہ چھ ہیں احدیت، وحدت، واحدیت یہ تین عالم حقی سے

Marfat.com

تعلق رکھتے ہیں اور تین عالم خلق سے وہ عالم ارواح و عالم امثال اور عالم اجساد ہیں۔ حدیث قدسی شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ مجھے پہچانا جائے تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا تاکہ میں پہچانا جاؤں

یہ حدیث شریف وحدت الوجود کا ماخذ ہے کائنات سے قبل اللہ کی ذات تھی کچھ نہیں تھا اس کو تصوف کی اصطلاح میں لاتعین کہا جاتا ہے اور جب مخلوق کو پیدا کیا تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے اپنے پیارے نبی کا نور پیدا کیا اور پھر نبی علیہ السلام کے نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے ارشاد المریدین میں ایک دائرہ بنایا ہے اور اس دائرہ کے اردگرد تمام نام جو احدیت کے لئے مقرر ہیں وہ لکھے ہیں پہلا نام لاتعین دوسرا نام ازالازال تیسرا نام غیب الغیوب چوتھا نام الوجود البحت پانچواں نام مجہول النعت چھٹا نام عین الکافور ساتواں نام ذات ساذج اٹھواں نام منقطع الاشارات نواں نام منقطع الوجدانی دسواں نام غیب الھویۃ گیارواں نام عین المطلق بارواں نام ذات بلا اعتبار تیرواں نام مرتبہ الھویہ ہیں۔ دائرہ کے اندر دوسرے سطر میں جو نام لکھے ہیں وہ وحدت کے لئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں تعین اول پہلا نام اور دوسرا نام العلم المطلق تیسرا نام الوجود

Marfat.com

المطلق چوتھا نام الوحدۃ الحقیقتہ پانچواں نام فلک الولایتہ المطلق چھٹا نام التجلی الاول ساتواں نام الربط بین الظہور والبطون آٹھواں نام المحبتہ الحقیقتہ نواں نام الحقیقتہ المحمد یہ دسواں نام قابلیتہ الاول گیارہ واں نام مقام او ادنیٰ بارھواں نام برزخ البرازخ تیرواں نام برزختہ الکبریٰ احدیتہ الجمع۔

تیسرے سطر میں دایرہ کے اندر واحدیت کے لئے جو نام اصطلاح تصوف میں مقرر ہیں حضرت اخون درویزہ باباؒ نے ان تمام کو لکھے ہیں وہ یہ ہیں التعین الثانی یہ پہلا نام ہے اور دوسرا نام معدن الکثرۃ ہے تیسرا نام منشاء السویٰ ہے چوتھا نام حضرت الجمع الوجود پانچواں نام حضرت الاسماء والصفات چھٹا نام حضرۃ الوھیتہ ساتواں نام قابلیتہ الکثرۃ آٹھواں نام احدیتہ الکثرۃ نواں نام فلک الحیواۃ دسواں نام قابلیتہ الظہور گیاروان نام منشاء الکثرۃ بارواں نام نفس الرحمانی تیرواں نام منتہی العابدین (ارشاد المریدین صفحہ ۱۲)

اس ارشاد المردین سے عارف باللہ گل حسن قادری قلندری جو سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی کا خلیفہ ہے اپنی کتاب تعلیم غوثیہ المعروف بہ مرآۃ الوحدت میں اسی کتاب ارشاد المریدین سے اخذ کر کے یہ تمام نام لکھے ہیں صرف ان

Marfat.com

ناموں کا ترجمہ اور وضاحت کیا ہے تعلیم غوثیہ میں عنوان خمسہ تنزلات لکھا ہے اس عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں قال علیہ السلام کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ غَیْرُہٗ یعنی اللہ تھا اور نہ تھی کوئی شی اس کے غیر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے مظہر ذات و صفات کو ظاہر کیا چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ وَ تَعَرَّفْتُ اِلَیْھِمْ فَبِیْ عَرَفُوْنِیْ وَ عَرَفْتُ بِھِمْ یعنی میں پوشیدہ خزانہ تھا پس چاہا میں نے یہ کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خلقت کو پیدا کیا اور میں نے ان کو اپنا شناسا کیا پس شناخت کیا مجھ کو مجھ سے اور میں بسبب ان کے پہچانا گیا۔

طالبان حق و تشنگان توحید مطلق کو معلوم ہو کہ علماء محققین کے نزدیک حق تعالیٰ واجب الوجود یعنی وجود مطلق ہے اس وجود کے لئے نہ کوئی شکل ہے نہ حد نہ حصر اور یہ وجود واحد ہے اور لباس متعدد مختلف ہیں اور یہ وجود اس کا خود بخود موجود اور کل موجودات میں ہویدا ہے خارج میں بھی اس کے سوا کچھ نہیں اس وجود کے لئے کئی لباس ہیں۔

اول لباس لاتعین و ذات بحت یعنی خاص لباس ذاتی ہے اس لباس میں تعین و غیر تعین کو دخل نہیں کیونکہ وہ ذات ہر قید و اطلاق سے منزہ و مبرہ ہے اور کل اشیاء ذات وجود مطلق

Marfat.com

میں مندرجہ اور حکم ظہور کا بطون میں اور صفات قدیمہ ذات عزیزہ مختفی ہے۔ اور عینیت و غیرت و اسم در اسم و نعت و وصف وظہور و بطون و کثرت و وحدت و وجوب و امکان منتفی تھا اس مرتبہ میں ذات کا نام اہل توحید نے احدیت و لاہوت رکھا ہے اسامی ذات مرتبہ احدیت میں یہ ہیں اس نقشہ میں دیکھو۔

۱۔ لاتعین۔

لاتعین اس لئے کہتے ہیں کہ ذات کو اس مرتبہ میں کچھ نہیں نہ اسمائی و نہ افعالی۔

۲۔ ازل الازال۔

ازل الازال اس لئے کہتے ہیں کہ منشاء تمام مراتب قدیمہ ازلیہ کا ہے کوئی مرتبہ اس سے فوق نہیں۔

۳۔ غیب الغیوب۔

غیب الغیوب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مرتبہ فوق جمیع مراتب معقولہ سے ہے نا مرتبہ شہادت کہ یہ تمام حس سے غائب ہے۔

۴۔ وجود البحت۔

Marfat.com

اس لئے کہتے ہیں کہ وجود بمعنی ذات ہے اور بحت بمعنی خالص پس ذات اس مرتبہ میں اسم و نعت و وصف سے خالص ہے۔

۵۔ مجہول النعت۔

اس لئے کہتے ہیں کہ نعت عبارت ہے وصف ثبوتی سے اور اس مرتبہ میں وصف کا ثبوت اصلاً نہیں

۶۔ عین الکافور۔

اس لئے کہتے ہیں کہ کافور کی خوشبو سب پر غالب ہے جو چیز اس میں شامل ہوتی ہے اسی کی صفت اختیار کرتی ہے اسی طرح جو کوئی اس مرتبہ میں پہنچتا ہے فنا ہو جاتا ہے نمک کی مانند مصرعہ۔ ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد اور نیز کافور کے غایت مزہ میں کوئی پہنچتا نہیں۔ ایسا ہی اس مرتبہ کی انتہا کو کوئی نہیں پہنچتا۔

۷۔ ذات ساذج۔

اس مرتبہ میں ذات کے ساتھ کوئی شے نہیں یعنی یہ مرتبہ ذات وصفات سے بالکل سادہ ومعرا ہے۔

۸۔ منقطع الارشارات۔

Marfat.com

منقطع الاشارات اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں تمیز کسی شے کی نہیں اور نہ قابل اشارہ کے ہے اور نہ اس مرتبہ میں کوئی غیر ہے جو اس کی طرف اشارہ کرے یا کیا جائے۔

۹۔ منقطع الوجدانی۔

منقطع الوجدانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں وجدان ذاتی وصفاتی ہرگز نہیں۔

۱۰۔ غیب الہویت۔

غیب الہویت اس لئے کہتے ہیں کہ ہویت مراد ہے ذات بحت سے پس ذات اس مرتبہ میں صفات سے غائب اور اس کے شعور سے معرا بلکہ جملہ صفات اس مرتبہ میں بالکل ندارد ہے۔

۱۱۔ عین مطلق۔

اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں ذات بالکل مطلق ہے شائبہ غیر اس میں اصلاً نہیں بخلاف دیگر مراتب کے کہ ان میں مطلق مضاف ہے۔

۱۲۔ ذات بلا اعتبار۔

Marfat.com

اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں ذات کے ساتھ کسی چیز کا اعتبار و تقید نہیں۔

۱۳۔ مرتبہ الہویت۔

اس لئے کہتے ہیں کہ ذات بحت کو ھو کے ساتھ نسبت ہے اور ھو اشارہ ہے اور یہ اشارہ طرف ذات کے ہے اور تاء نسبت واسطے مبالغہ کے ہے یعنی وہ ذات کہ کامل ہے اپنی ذاتیت میں اور غیر ہرگز اس کے ساتھ شامل نہیں۔

لباس دوم تعین اول ہے

یعنی اس لباس و مرتبہ میں ذات مطلق کو ہر شے میں علم بالا جمال ہے اس مرتبہ میں ذات کا نام وحدت و جبروت ہے اور اس کو منشاء احدیت و واحدیت بھی کہتے ہیں ظاہر ہے کہ واحدیت وحدت سے ناشی ہے کیونکہ وحدت مرتبہ اجمال ہے اور واحدیت مرتبہ تفصیل ہے پس مرتبہ تفصیل مرتبہ اجمال سے ناشی ہوتا ہے لیکن فی الحقیقت مرتبہ احدیت ہی منشاء کل ہے اور وحدت منشاء ہی تمام قابلیات کا کہ وہ حقائق اشیاء ہیں اور

Marfat.com

مرتبہ وحدت کا ظہور و بطون مساوی ہے اور یہ برزخ جامع ہے درمیان احدیت وواحدیت کے جس طرف توجہ کرتا ہے بے واسطہ اس کا رنگ پکڑتا ہے گاہ بطرف بطون کہ وہ احدیت ہے اور کا بطرف ظہور کہ وہ واحدیت ہے اور محققین نے اس مرتبہ میں ذات کے نام یہ رکھے ہیں اس نقشہ میں دیکھو وھو ھذا.

ا۔ تعین اول۔

تعین اول اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں ذات کے نام مقرر کیے گئے ہیں۔

۲۔ علم مطلق ووجود مطلق۔

علم مطلق کہ وہ وجود مطلق ہے اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں بخلاف مراتب دیگر ذات کا شعور و یافت باعتبار مطلق و مجمل ہے کہ ہر ایک مرتبہ نے اس سے تقید پایا ہے۔

۳۔ وحدت حقیقی۔

وحدت حقیقی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ نام باعتبار نفس تعین اول کے ہے یعنی ذات وحدت دو جانب نسبت

Marfat.com

اس کی برابر ہے اور کسی جانب متوجہ نہ ہو یہ برزخ ہے بخلاف وحدت کے باعتبار مواجہت بطرف ظہور کے ہو یا بطرف بطون کے ہو کہ اس میں شائبہ ظہور و بطون کا ہے۔

۴۔ فلک ولایت مطلقہ۔

اس مرتبہ میں ولایت مطلقہ کا مدار ہے یعنی اس مرتبہ پر کسی مرتبہ ولایت کو فوقیت نہیں بخلاف دیگر کے کہ مراتب انبیاء اور اولیاء کے ہیں فَوْقَهَا بَعْضُ فَوْقِ بلکہ یہ کل مراتب مضاف ہیں اس کی طرف اور معنی ولایت کے یہ ہیں کہ قائم بحق ہو اور اپنی ذاتی سے فانی۔

۵۔ تجلی اول وحقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس لئے کہتے ہیں کہ اول ظہور اسی مرتبہ میں ہوا ہے پہلا مرتبہ ظہور یہ ہی ہے کہ اول تجلی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور میں آیا۔

۶۔ رابطہ بین الظہور والبطون۔

اس لئے کہتے ہیں کہ درمیان ذات کے کہ من کل الوجوہ واحد ہے اور درمیان صفات کے کہ مرتبہ

Marfat.com

کثرت ہے۔ ربط دیتا ہے۔

۷۔ محبت حقیقت۔

اس لئے کہتے ہیں کہ کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیّاً فَاَحْبَبْتُ کے اشارہ سے جب حقیقی پائی جاتی ہے اور کنز مخفی عبارت ہویت احدیت سے ہے کہ غیب میں رمز مکنون ہے اور وہ باطن ترین تمام بواطن کا ہے اور شاید کہ جہت سے مراد توجہ ظہور بطرف خلق ہو۔

۸۔ قابلیت اول۔

اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ذات اس مرتبہ میں مادہ و مبدہ تمام قابلیت کا ہے۔

۹۔ مقام اوادنیٰ۔

اس لئے کہتے ہیں کہ یہ قاب قوسین اوادنیٰ سے مراد ہے اور مقام اوادنیٰ نزد صوفیہ کرام احدیت جمع ذاتیہ سے مراد ہے اس لئے کہ اس مرتبہ میں تمیز و اثنینیت اعتباریہ بقضائے محض مرتفع ہو جاتی ہے اور ہر رسوم کے لئے طمس کلی ہے۔

۱۰۔ برزخ البرازخ۔

Marfat.com

اس لئے کہتے ہیں کہ یہ خط برزخ ہے۔ درمیان دو قوس کے کہ وہ احدیت و برزخ الکبریٰ واحدیت ہے اور تمیز کرتا ہے او ادنیٰ کو بوقت اتحاد ہر دو قوسین کے اور او ادنیٰ عبارت ہے اتحاد قوسین سے۔

۱۱۔ احدیت الجمع۔

اس لئے کہتے ہیں کہ احدیت الجمع مراد ہے اعتبار ذات کے من حیث ھی بغیر اعتبار اسقاط صفات کے اور اثبات اس کا اس حیثیت سے کہ مندرجہ ہو اس میں نسبت حضرت واحدیت کی اور تعین اول باعتبار طرف ظہور کہ وہ شامل ہے واحدیت کی نسبت کو۔

اور اس لباس واحدیت کو حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے ہیں کہ جب ذات مطلق نے آپ کو اجمالاً دریافت کیا اور جو کچھ اس سے یا اس میں ہے تمام کو اجمالاً مشاہدہ کیا تو اول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشاہدہ کیا بلکہ محض شہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحدت کہتے ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہود میں ذات کو وجدان اپنا اور نیز شہود کل ما سویٰ کا ضمناً حاصل ہے پس وحدت بغیر اعتبار غلبہ بطون وظہور کے نفس اس مرتبہ کا ہے یعنی اس مرتبہ کی اصلی حالت یہ ہی ہے کہ کسی جانب غلبہ نہ ہو کیونکہ احدیت

Marfat.com

مرتبہ ذات کا ہے اور واحدیت مرتبہ صفات کا اور بغیر اعتبار ذات توجہ بطرف باطن وظاہر کے کہ مرتبہ احدیت و واحدیت کا ہے اور ان ہر دو مراتب کے درمیان اس لئے ہے کہ مرتبہ احدیت سے فیض لے اور مرتبہ واحدیت کو فیض پہنچائے تا کہ پرورش عالم ہو لَوْلَاکَ لِمَا اَظْهَرْتَ الرَّبُوْبِيَّةَ ۔ گواہ ہے چونکہ وحدت یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برزخ درمیان واحدیت و واحدیت کے ہے ۔ پس اس دائرہ میں دیکھو ایک طرف قوس احدیت ہے دوسری طرف واحدیت اور درمیان خط برزخ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اس سے طرفین کی تمیز ہوتی ہے اور قوس واحدیت چار قسم پر منقسم ہے یعنی نور، وجود، شہود، علم جیسا کہ اس دائرہ میں لکھا ہے ۔

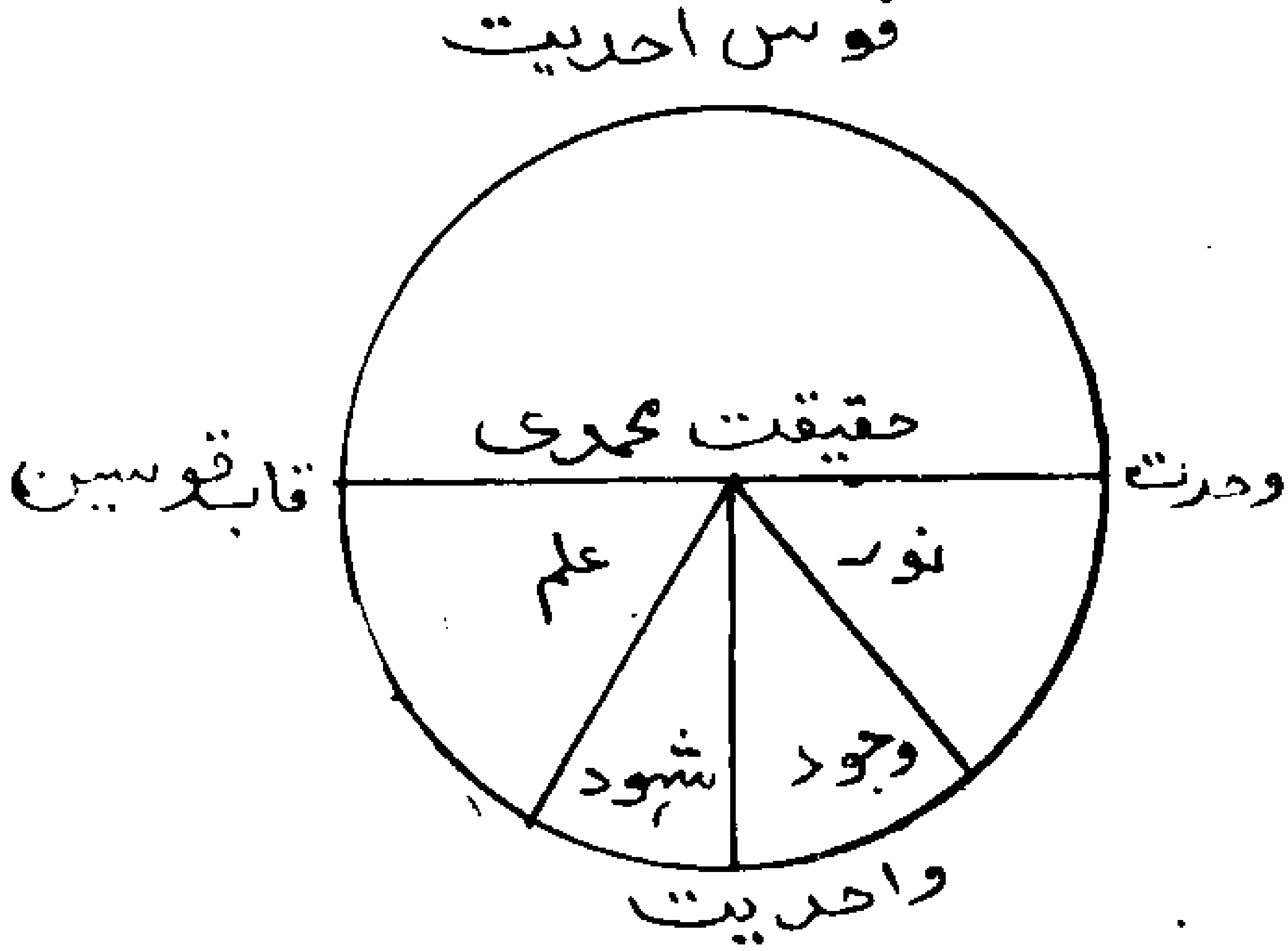

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر خود تجلی کی یعنی بہ تعین اول اپنی ذات کو ظاہر کیا اس کا نام نور ہے اور اپنے آپ کو پایا یہ وجود ہے اور بخود خویش خود حضور ہوا وہ شہود ہے اور در حالیکہ ذات کو من حیث الاسماء والصفات مجملاً شعور ہوا وہ علم ہے جس مرتبہ میں ذات مطلق ہے یعنی ماسوئی ہے نام اس کا احدیت ہے اور جب ذات در پے ارادہ ظہور جمال ماسوئ ہوئی تو اس کو وحدت کہتے ہیں اور جب در پے تفصیل ظہور ما سوئ ہوئی تو اس کا نام واحدیت رکھا والیٰ غیر ذالک من المراتب پس یہاں ذات کو حادث کرنا سوای کا باعتبار جملگی حاصل ہوا ہے والا ذات میں کچھ تغیر وتبدل نہیں ہوا اور نہ ہوگا پس یہ یافت پیدا ہوئی کہ عبادت وجود سے ہے اور پیدا کنندگی کہ مراد تجلی ذات ہے اور شہود کہ با خودی حضور ہے یہ سب کثرت اعتباری ہے کیونکہ اس مرتبہ میں مجملاً حاصل ہیں پس ان کا ثبت کرنا قوس واحدیت میں کہ جانب کثرت سے ہے بہ نسبت قوس احدیت کے کہ انسب ہوا اس لئے کہ یہ اعتبارات اس حضرت میں ایک دوسرے سے ممتاز نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ہیں یعنی مرتبہ احدیت میں کسی چیز کی تمیز اصلاً نہ تھی جب ایک حالت شعور اجمالی پیدا ہوئی تو اس اعتبار سے کہ وہ حالت شعور ذات من حیث الاسماء والصفات مجملاً

Marfat.com

اس کو وجود کہتے ہیں اور اس اعتبار سے کہ جو کچھ تفصیل میں الی الابد ہے مشاہدہ مجملاً ہے اس کو شہود کہتے ہیں اور اس اعتبار سے کہ جو کچھ تفصیل میں الی الابد ہے مشاہدہ مجملاً ہے اس کو شہود کہتے ہیں پس جانب کثرت ثبت کرنا انسب ہوا اور ان امور کو اعتبارات اس واسطہ کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں اس کا محض اعتبار ہی اعتبار ہے اور ایسا ہی مرتبہ واحدیت ہوگا کہ مرتبہ تفصیل ہے۔

لباس سوم تعین ثانی

اس لباس میں علم اللہ تعالیٰ کا ہر شیٔ میں بالتفصیل ہے اس لباس کو واحدیت و حقیقت انسانی بھی کہتے ہیں ان تین مراتب میں تقدم و تاخر اعتباری ہے نہ زمانی اور یہ مراتب قدیم ہیں جب کہ ذات مطلق خواہاں اس بات کی ہوئی کہ جیسے مرتبہ مرتبہ وحدت میں اپنے آپ پر آپ نے مجملاً جلوہ کیا مفصلاً بھی جلوہ کرے پس وحدت کو توجہ ظہور پر حاصل ہوئی اور یہ توجہ متضمن کمال ذاتی و اسمائی کی بطریق اجمال و کلیت ہوئی اور بحکم غلبہ وحدت کو مرتبہ اجمال الاجمال کا ہے یہاں تمیز حقائق کی گنجائش نہیں کہ غناء مطلق کمال ذاتی کو لازم ہے

Marfat.com

اور غنائے مطلق کے یہ معانی ہیں کہ جو کچھ من الازل الی الابد درپے تفصیل ہے اس کو شہود کلی اجمالی مشاہدہ ہو لہٰذا بسبب اس شہود کلی کے اس کی تفصیل سے مستغنی ہے کیونکہ جو کچھ درپے تفصیل ہے اس کا شہود حاصل ہو گیا اگرچہ بوجہ اجمال ہی ہو پس اس مرتبہ واحدیت میں مطلوب کمال اسمائی ہے یعنی جب ذات نے توجہ ظہور کی طرف کی تو ظہور کو ہرگز قرار نہیں جب تک کہ ظہور نہ ہو اور بعد فنائے عالم پھر ظہور ہو علیٰ ھذا کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ اور کمال اسمائی اس وقت حاصل ہو گا کہ جیسے مرتبہ وحدت میں یافت ذات وحضور ذات من حیث الاسماء والصفات وظہور ذات مجملاً حاصل ہوا ہے ایسے ہی مفصلا بھی حاصل ہو اور مفصلا حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمیز حقائق بعضھا عن بعض و ثبوت حکم غیریت نہ ہو اگرچہ اعتباری ہی ہوتا وقتیکہ ظہور کا اعتبار ہے مثلاً وہی ظاہر ہے جو باطن میں تھا پس ظاہر عین باطن ہوا اور مرتبہ وحدت میں تمیز حقائق و تغائر کو ہرگز راہ نہیں پس کمال اسمائی کہ مطلوب ہے اس وقت حاصل ہو گا کہ تعین ثانی حاصل ہو اور یہ موقوف ہے تجلی و تعین ثانی پر پس ذات نے دوسری تجلی فرمائی یعنی جب ذات وحدت نے ظہور کی جانب توجہ کی تو اس مرتبہ کا نام واحدیت رکھا گیا ہرگاہ کہ مرتبہ واحدیت منشاء کثرت ہے

Marfat.com

تو ایراد تمثیل و اطلاق اسماء اس پر انسب ہوگا پس اسامی ذات مرتبہ واحدیت میں یہ ہے اس نقشہ کو دیکھو۔

۱۔ **تعین ثانی۔**

تعین ثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس دوسرے مرتبے میں ذات کا نام مقرر کیا گیا ہے تعین بمعنی مقرر اور ثانی دوسرا یعنی ذات نے تنزل دوسرا اختیار کیا۔

۲۔ **معدن الکثرت۔**

اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تنزل منشاء کثرت ہے یعنی اس مرتبہ میں کثرت شروع ہوئی۔

۳۔ **منشاء سویٰ۔**

اس لئے کہتے ہیں کہ ذات وجود حق جو ظاہر میں بطور ممکنات ہے اس لئے اس کے ظہور کے اعتبار سے بصورت ممکنات اس کو سویٰ و غیر کہتے ہیں ورنہ یہاں بھی وہی ذات ہے جو پہلے تھی۔

۴۔ **حضرت جمع الوجود۔**

اس سبب سے کہتے ہیں کہ جمع عبارت ہے وحدت سے

Marfat.com

باعتبار طرف ظہور کے اور وہ باطن اس مرتبہ کا ہے اور اس مرتبہ میں ذات من حیث الاسماء وصفات پائی جاتی ہے یعنی اس مرتبہ تنزل میں ذات نے اسماء وصفات کو پایا ہے اور یہاں اطلاق اسماء و صفات کا ذات پر صادق آیا ہے۔

۵۔ حضرت الاسماء والصفات وحضرت الالوہیت۔

اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مرتبہ شامل ہے اسماء والصفات کو اور الوہیت عبارت ہے حصول تمامی اسماء وصفات وافعال سے۔

۶۔ قابلیت اکثرت۔

اس لئے کہتے ہیں کہ اس تنزل میں چونکہ حقائق اشیاء کا بیان ہے اور وہ قابل کثرت و جودات خارجیہ ہے۔

۷۔ احدیت الکثرت۔

احدیت الکثرت اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا اعتبار طرف ظہور کے ہے جیسے احدیت الجمع۔

Marfat.com

۸۔ قابلیۃ الظہور و منشاء کثرت۔

اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مرتبہ حقائق عالم کو متضمن ہے جو منشاء کثرت اور ظہور عالم کی قابلیت رکھتا ہے۔

۹۔ فلک الحیات۔

اس لئے کہتے ہیں کہ مدار حیات عالم اس مرتبہ میں ہے جو متضمن ہے حقائق عالم اجسام وارواح کو۔

۱۰۔ نفس رحمانی۔

اس لئے کہتے ہیں کہ نفس رحمانی عین تجلی ثانی ہے ظہور عالم مانند نفس پراگندہ کے ہوا ہے جیسے متنفس کے سانس منہ سے نکل کر پھیل جاتے ہیں یہ تجلی ثانی بھی مانند اثبات نفس ورحمت عام ہے۔

۱۱۔ منتہی العابدین۔

اس لئے کہتے ہیں کہ مرتبہ الوہیت کو متضمن ہے۔ اور یہ تجلی ثانی حق سے متجلی ہے بطریق نفس پراگندہ کے جو شخص متنفس کے باطن سے ظاہر ہوتا ہے پس جمیع حقائق الٰہی وکیانی وانسانی بسبب اس پراگندگی کے ممتاز وممیز ہوئیں مراد حقائق الٰہی سے اسماء الٰہی کلی ہیں مثل

Marfat.com

بَدِیْعٌ وَ بَاعِثٌ وغیرہ کے اور حقائق کیانی عبارت ہے اسماء کیانی جیسے عقل کل اور نفس کل وغیرہ ہیں اور حقیقت انسانی آدمؑ کی حقیقت کو ہے اور کون بحیثیت حق وجود عالم مراد ہے پس جو کچھ درپردہ تفصیل تھا تجلی ثانی میں نمودار ہوا جب کہ یہ تجلی ثانی نفسی و ظہوری تعین اول سے ہے تو ضرور ہوا کہ اسی کی صورت پر ظاہر ہوا یعنی جیسا وہ مرتبہ تعین اول احدیت واحدیت پر مشتمل تھا یہ تعین ثانی بھی وحدت و کثرت اور ایک برزخ پر مشتمل ہو کہ وہ حاصل و جامع ہو دونوں کے درمیان اور جو وحدت کہ اس تعین ثانی کے ضمن میں ہے اس کو ظاہر وجود کہتے ہیں اس لئے کہ وجود کا اعتبار جو مرتبہ وحدت میں تھا اس مرتبہ میں ظاہر ہوا یعنی اپنے آپ کو پانا کہ جو مرتبہ وحدت یعنی تعین اول میں تھا اس مرتبہ تعین ثانی میں اس کا ظہور ہوا کہ وجوب خاص وصف اس ذات کی ہے اور وجوب اسماء الٰہی کل کہتے ہیں وہ اٹھائیس ہیں بَدِیْعٌ بَاعِثٌ ، بَاطِنٌ ، آخِرٌ ،

Marfat.com

ظَاهِرٌ، حَكِيمٌ ، مُحِيطٌ ، شَكُورٌ ، غَنِيٌ
اَلدَّهْرُ ، مُقْتَدِرٌ ، رَبٌّ ، عَلِيمٌ ، قَاهِرٌ ، نور
، مُصَوِّرٌ ، مُحْصِیٌ ، مُبِينٌ ، قَابِض ، حیٌ ،
مُحْيِيٌ ، مُمِيتٌ ، عَزِيزٌ ، رَزَّاقٌ ، مذلٌ ،
قَوِیٌّ ، لَطِيفٌ ، جَامِعٌ ، رَفِيعُ الدرجات ،
امکان اسماء کونی وہ بھی اٹھائیس ہیں ۔

عقل کل (یعنی قلم) نفس کل (یعنی لوح محفوظ) طبیعت کل ، جوہر ہبا ، شکل کل ، جسم کل ، عرس ، کرسی ، فلک الطلس ، فلک منازل ، فلک زحل ، فلک مشتری ، فلک مریخ ، فلک شمس ، فلک زہرہ ، فلک عطارد ، فلک دنیا ، کرہ آتش ، کرہ ہوا ، کرب آب ، کرہ خاک ، مرتبہ جمادات ، مرتبہ نباتات ، مرتبہ حیوانات ، ملائکہ ، مرتبہ جنات ، مرتبہ انسان ، مرتبہ جامع ۔

اور اس ظاہر وجود کی جو اس مرتبہ میں باعتبار سرایت احدیت کے صورت احدیت کی ہے حقیقی ہے یعنی اس سبب سے کہ احدیت اس میں ساری ہے اور اس میں کثرت نسبی ہے واحدیت کی سریان سے کہ وہ اس وحدت کی ظاہری وجود ہے جو شیون کلی کو شامل ہے اور اصلی اعتبارات کو اور اس کی کثرت نسبی منشا اسماء وصفات کا ہے اور یہ ظاہر علم جو اس تعین

Marfat.com

ثانی میں صورت واحد کی رکھتا ہے ایک کثرت حقیقی اس میں ہے سرایت واحدیت سے اور اس میں ایک وحدت نسبی ہے اثر احدیت سے اس لئے کہ وحدت غیریت کی طرف منہ رکھتی ہے اور یہ منشاء غیر ہے اور اس میں احدیت کے اثر سے ایک وحدت نسبی ہے اسی کثرت حقیقی سے ایک وحدت نسبی ہے اسی کثرت حقیقی کو اعیان ممکنات وحقائق کونی کہتے ہیں۔ ثانی اور اس وحدت نسبی کو ارتسام و عالم معانی و بحر امکان کہتے ہیں یعنی ظاہر وجود جو اس تعین ثانی میں ہے اس میں ہر ایک احدیت و واحدیت نے سرایت کیا ہے لیکن حضرت احدیت کو غلبہ ہے اور صورت احدیت کی ہے ضرور احدیت کی سرایت سے اس میں وحدت حقیقی ہوگی اور واحدیت کی سرایت سے کثرت نسبی برخلاف علم ظاہر کے کہ اس میں وحدت کا غلبہ ہے اور اسی کی صورت میں سرایت احدیت اس میں کثرت حقیقی سے ہوگی اور وجود اثر احدیت سے وحدت نسبی ہے نہ سرایت احدیت کی پس وحدت اس ظاہر وجود کی جو وحدت حقیقی ہے ظاہر وجود کا باطن ہے۔ (تعلیم غوثیہ موسومہ بہ مراۃ الوحدت صفحہ ۴۱۲۔۴۲۶) عارف باللہ گل حسن قادری قلندر کی تحقیق تمہارے سامنے ہے اور یہ تشریح ارشاد المریدین کی اس دائرہ کی ہے جس کا ذکر اوپر فقیر نے ابتداء میں کیا ہے۔ وہ

Marfat.com

دائرہ بھی درج کیا جاتا ہے ملاحظہ کیجئے۔

دائرہ وحدت

(ارشاد المریدین ص۱۲)

Marfat.com

مذکورہ بالا تقریر وتحقیق اس دائرہ کی تھی جو حضرت اخون درویزہ باباؒ نے ارشاد المریدین میں درج کیا ہے اور اسی کو پیر غلام محمد جلویؒ نے اسرار حروف المقطعات میں درج کیا ہے۔ پھر اس کے خلیفہ حضرت عطا محمد جلوی کے خلیفہ خادم حسین نے کنز العارفین میں یہی تحقیق درج کیا ہے اور انہوں نے یہ بتایا ہے کہ حضرت گل حسن قادری قلندر کی تحقیق مراۃ الوحدت میں حضرت اخون درویزؒ باباؒ کی کتاب ارشاد المریدین سے اس نے نقل کی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے حضرت اخون درویزؒ باباؒ پر تہمت باندھی ہے کہ وہ وحدت الوجود کا منکر تھا اوھام باطلہ ہے بغیر تحقیق کی بات نہیں ہونی چاہیئے معلوم ہوا کہ روشنائی تعلیمات سے متاثرین کی کوئی تحقیق نہیں ہے وہ تمام اوھام و اخیال باطہ کے درپے ہیں مقدس علماء و پیران پر کیچڑ اچھالنا ان کا وطیرہ ہے۔ فقیر نے وحدت الوجود کے متعلق جو کتب مطالعہ کیا ہے وہ مندرجہ ذیل کتب ہیں۔

فصوص الحکم ، فتوحات مکیہ ، شجرة الکون ، احکام القرآن لابن عربی ، عرائس البیان ، الانسان الکامل لعبدالکریم جیلی لوائح جامی ، لمعات ، التمہیدات لقاضی

Marfat.com

ھمدانی ، اسرار القدم ، تحقیق الامم ، شرح فصوص الحکم ، کنز العارفین شرح مراۃ العارفین ، التحفۃ المرسلہ ، التحقیق العارفین بحقیقتہ سید المرسلین ، تعلیم غوثیہ ارشاد المریدین وغیرہ ان تمام کتب میں وحدت الوجود کا بحث بڑے بسط انداز سے ہے جس کو شوق ہو وہ ان کتب کو مطالعہ کر سکتے ہیں۔ بایزید انصاری کی کتب مثلاً صراط التوحید اور خیر البیان، مقصود المومنین میں نہ وحدت الوجود کا ذکر موجود ہے اور نہ تحقیق ان کے بعض بیانات سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ وہ وحدت الوجود کا قائل تھا تو حضرت اخون درویزہ باباؒ پر الزام بایزید انصاری پر وحدت الوجود کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ ان کے کفری عبارات پر تھا۔ میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو وحدت الوجود کے متعلق معلومات کا شوق ہو اس کو اخون درویزہ باباؒ کی کتاب ارشاد المریدین کو ضرور مطالعہ میں لانا چاہئے مزید کچھ اقتباسات ارشاد المریدین سے وحدت الوجود کے متعلق درج کیا جاتا ہے تاکہ شائقین اس کتاب سے مستفید ہو۔ آپ مقدمہ میں لکھتے ہیں بداں اے فرزند بصرک اللہ باللہ کہ مریدان پشینہ طالبا علم توحید و تجرید بودہ اند و پیران دیرینہ معلمان ایں معنی پس

Marfat.com

توحید علمی را گویند کہ بآن شناختہ شود کہ غیر حق را وجودے نیست واشیا نیست مگر مظاہر و مجالی حق وموحدان طائفہ الذکر نمی بیند اشیا را مگر مظاہر و مجالی حق ومعنی تجرید نزد محققان زائل کردن ماسوے اللہ است از دل و دیدن حق است در کل بدان ۔ (ارشاد المریدین صفحہ ۴) ترجمہ :۔ اے میرے فرزند اللہ تمہیں بصارت دے کہ پہلے زمانہ کے طالبان علم توحید و تجرید کے تھے اور پرانے زمانہ کے استاد بھی اس معنی کے تھے پس توحید اس علم کو کہا جاتا ہے کہ اس طرح پہچانا جائے کہ اللہ کے سوا کے لئے کوئی وجود نہیں اور اشیاء نہیں مگر وہ اللہ کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہیں پس یہ لوگ موحدان ہیں کہ نہیں دیکھتے ہے اشیاء کو مگر مظاہر اور مجالی حق دیکھتے ہیں اور تجرید کا معنی محققین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے سوا کو نفی کرنا دل سے اور کل اشیاء میں اللہ کو دیکھنا ہے ۔ آگے حضرت اخون درویزہ باباؒ ارشاد المریدین میں لکھتے ہیں ۔اول کہ ہنوز ماسوی اللہ در وجود مطلق مندرجہ بود و حکم ظہور در بطون مختفی و صفات قدیمہ در ذات عزیزہ مخفی و نام عینیت و غیریت واسم ورسم و نعت و صوف وظہور و بطون و کثرت و وحدت و وجوب و امکان منتفی بود آں مرتبہ عزیزہ قاہرہ را اہل توحید احدیت می نامند ۔

(ارشاد المریدین صفحہ ۵)

Marfat.com

اول یہ کہ اب اللہ کے سوا وجود مطلق میں مندرجہ تھا اور حکم ظہور بطون میں مخفی تھا و صفات قدیمہ ذات عزیزہ میں پوشیدہ تھیں اور نام عینیت و غیریت و اسم و رسم و نعت و وصف ظہور و بطون کثرت و وحدت و جوب و امکان منتفی تھا اس مرتبہ عزیزہ قاہرہ کو اہل توحید احدیت کہتے ہیں۔ اس بیان کی وضاحت یہ ہے کہ جب کائنات کا وجود نہ تھا اور جو کائنات ہیں وہ اللہ کی صفات کا مظہر ہے اللہ ان اشیاء سے عیان ہے اس کو لاتعین بھی کہتا ہے اور حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے اللہ نے فرمایا کہ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ مجھے پہچانا جائے تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا تو کنزاً مخفیا کو احدیت کہتا ہے پھر آگے لکھتے ہیں وحدت را دو مواجہہ است یکی بطرف بطون کہ احدیت و دوئم بظہور کہ واحدیت است گر توجہ بطرف بطون کند رنگ او گیرد و اگر توجہ بطرف ظہور کند رنگ او گیرد پس وحدت باعتبار ذات خود حکم وسطیت دارد بین الاعتبارین (ارشاد المریدین صفحہ ۶) وحدت کے دو رخ ہیں ایک باطن کی طرف ہے اور دوسرا رخ ظاہر کی طرف ہے جو کہ احدیت ہے اگر چہ توجہ بطون کی طرف کرے تو وہی رنگ ہے اور اگر ظاہر کی طرف توجہ کرے تو وہی رنگ اس میں ہوگا پس وحدت باعتبار ذات وسط ہے اور دونوں کی طرف اس کا رخ

Marfat.com

ہوتا ہے اسی کو حقیقت محمد یہ کہا جاتا ہے ایک رخ اللہ کی طرف ہے تو دوسرا رخ مخلوق کی طرف ہے قرآن مقدس میں ہے وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیْ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی وہ اپنے خواہش سے نہیں کہتا بلکہ وہ کہتا ہے جو اسے وحی کی جائے۔

وجود وشہود میں حضرت اخون درویزہ باباؒ پر تنقید ہے لکھتے ہیں یہ وہی اخون درویزہ ہیں جنہوں نے حضرت بایزید روشن کو مسئلہ وحدۃ الوجود کی بناء پر پیر تاریک اور مشرک و زندیق کہا اور اس کے خلاف کئی کتابیں لکھی تھیں اور اپنے اقوال کو اپنے پیر سید علی ترمذی کی طرف منسوب کرتا تھا حالانکہ سید علی ترمذی چشتی نظامی تھے اور ان کے سلسلے کا اعتقاد ہی وحدۃ الوجود تھا مگر اخون درویزہ کے ہاتھوں مجبور تھے۔ (وجود وشہود صفحہ ۳۸۱)

میرے اس تفصیل سے تمہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ وحدت الوجود کا منکر نہ تھا بلکہ وحدت الوجود کا ماننے والا تھا اور اپنی کتاب میں اس کو احسن پیرائے سے حل کیا ہے جو کہ ایک قاری کیلئے معلومات کا خزانہ ہے۔ وحدت الوجود کے مسئلہ کو آسان انداز سے اس طرح پیش خدمت ہے کہ اصطلاح تصوف میں وحدت الوجود کے چھ مراتب ہیں احدیت، وحدت، واحدیت، عالم ارواح، عالم

Marfat.com

امثال، عالم اجسام ان چھ مراتب کی شرح سنیئے۔

احدیت۔

(۱) حدیث قدسی کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئٌ یعنی تھا اللہ اور نہ تھی ساتھ اس کے کوئی چیز۔ (۲) کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً یعنی میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔

جاننا چاہیئے کہ یہ مقام لاتعین۔ عدم العدم، ذات بحت، وذات ساذج بطون در بطون غیب الغیب کنہ ذات حق ،ازل الازل کا مقام ہے جہاں کسی اسم اور صفت کا قطعاً کوئی ظہور نہیں ہے اور یہ ذاتی مقام اسم وصفت علم، معلوم، سمع، بصر ،قادر، قدرت سب سے مبرا ہے اور مذکورہ بالا احادیث میں اللہ تعالیٰ نے اسی مقام کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا اور میرے ساتھ کوئی شے نہ تھی یعنی اللہ تعالیٰ مقام لاظہور تھا اس کی مثال ایسے ہے جیسے دوات میں سیاہی یعنی جب تک سیاہی دوات میں ہے کسی حرف کا ظہور نہیں ہے اور سب حروف و الفاظ دوات میں موجود سیاہی میں پوشیدہ ہیں گویا ذات باری تعالیٰ ہر اسم وصفت سے مبرا ہے اس طرح بیج کی مثال لیجئے کہ اس میں تمام درخت بالقوہ موجود ہے مگر بالفصل موجود نہیں ہے یعنی بیج میں پتے، کانٹے، شاخیں، پھول ،پھل سب موجود ہیں جن کو اصطلاح تصوف میں شیونات کہتے

Marfat.com

ہیں مگر ان کا ظہور خارجی نہیں ہے یا دوسرے لفظوں میں مقام لاظہور ہے یا یوں سمجھئے جیسے ایک جید عالم جس کے سینے میں بے شمار علوم ہیں گہری نیند سویا پڑا ہے یہاں تک کہ خود اسے اپنا بھی پتہ نہیں مگر اس حالت میں گو وہ لاشعور ہے مگر عالم ضرور ہے پس مرتبہ احدیت لاظہور ہے جو ہر لحاظ سے پاک ہے یعنی تمام اضافتوں اور نسبتوں سے منزہ ہے دوسرے الفاظ میں سقوط الاضافات کا مرتبہ ہے یہ وہ مرتبہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی ذات کا ادراک کرتا ہے لیکن معاً یہ بھی ادراک کرتا ہے کہ میری ذات احاطہ ادراک میں نہیں آ سکتی۔

وحدت:۔

احادیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا کیا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ ۔ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور کل مخلوق میرے نور سے ہے۔

Marfat.com

جاننا چاہئے کہ اس مقام کو تعین اول، تجلی اول، مقام اوادنیٰ، علم اجمالی، نور محمد یا حقیقت محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں اور مذکورہ بالا احادیث میں روح، نور، قلم، عقل سے اسی مقام کی طرف اشارہ ہے اور عارفان الٰہی کے نزدیک علم اجمالی سے مراد یہ ہے کہ غور کرنا ذات باری کا اپنی ذات میں اپنی ذات کے لئے مگر اجمالاً۔ اس سے قبل ہم نے مرتبہ احدیت میں جید عالم اور بیج کی مثال شروع کی تھی اس لئے انہیں مثالوں کو آگے چلاتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اب جید عالم والی مثال لیجئے جو مقام احدیت میں گہری نیند سویا ہوا تھا اور وہاں اسے اپنے علم سے لاشعوری ہے حالانکہ علم اس میں بدستور قائم و دائم ہے جب وہ عالم بیداری کی حالت میں آتا ہے تو وہ اپنے اندر بے شمار علوم کے خزانہ پاتا ہے لیکن وہ سرسری نظر سے بعض کو بعض سے تمیز کئے بغیر دیکھتا ہے تو یہ اس کا علم اجمالی ہے جیسے مرتبہ وحدت کہتے ہیں حالانکہ جید عالم وہی ہے اسکے علاوہ اس کا غیر قطعاً نہیں ہے۔ اسی طرح ہم نے مقام احدیت میں بیج کی مثال لی تھی تو عزیز وجب بیج کو زمین میں بوتے ہیں تو بیج انگوری کی شکل اختیار کرتا ہے اور بسا اوقات انگوری کے سر پر بیج کا خالی چھلکا نظر آتا ہے اور اب تحت الثریٰ تک زمین کو کھود ڈالیں مگر بیج کا

Marfat.com

وجود ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا کیونکہ بیج انگوری کی شکل میں ہے اور انگور کے اوپر سر پر آمدہ خالی چھلکا بیج زبان حال سے پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں اب خالی ڈھول کے پول کے مصداق چھلکا ہی چھلکا ہوں اور بیج تو اب عین انگوری بن گیا ہے اس لئے اب اگر بیج کی تلاش ہو تو اس انگوری کو ہی دیکھ لو ورنہ تمام عمر اور محنت ضائع ہو جاوے گی اور بیج کو پھر بھی نہیں پا سکو گے اور اس انگوری سے مراد و مرتبہ وحدت یا حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ابھی برگ شاخیں کانٹے پھول، پھل نہیں ہیں صرف انگوری ہی انگوری ہے جو کہ اجمالاً غور کرتی ہے کہ اس کے اندر ایک بڑا درخت موجود ہے اور اس کو وحدت اور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں اور ہم نے شروع میں حدیث پاک لکھی تھی کہ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِيْ یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور کل مخلوق میرے نور سے ہے تو اب اس حدیث کا سر آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ جیسے انگوری زبان حال سے پکار رہی ہے کہ میں بیج سے ہوں اور باقی تمام کا تمام درخت مجھ سے ہے یعنی میں بیج ہوں اور میں ہی باقی تمام درخت ہوں اور میرے سوا کچھ بھی موجود نہیں تو اسی طرح مقام وحدت برزخ ہے درمیان مقام احدیت اور واحدیت کے اور یہ جہت الطرفین

Marfat.com

کو شامل ہے حدیث اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْمٍ یعنی میں احمد بغیر میم
کے یعنی احد ہوں۔
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ ۔
میں اللہ کے نور سے ہوں اور کل مخلوق میرے نور سے ہے۔
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ ۔ میں اللہ
کے نور سے ہوں اور کل مومن میرے نور سے ہیں۔
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ۔ میں اللہ
سے ہوں اور کل مومن مجھ سے ہیں۔
اِنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ
نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ ۔ یعنی جابر تحقیق اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء
سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ یہی وہ
مقام ہے جس کے متعلق حدیث پاک ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ
رَاَی الْحَقَّ یعنی جس نے مجھ دیکھا پس تحقیق اس نے خدا کو
دیکھا اور یہی وہ مقام ہے کہ حدیث شریف ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ
وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
یعنی میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی ملک
مقرب اور نبی مرسل نہیں سما سکتا اور پہلی حدیث تو بالکل صاف
ہے اور آیات اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔ بے شک وہ جو آپ سے بیعت

Marfat.com

کرتے ہیں بے شک حقیقت میں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا دست قدرت ان پر ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ جو رسول کی اطاعت کرے بے شک وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اور آپ نے نہیں پھینکا جو آپ نے پھینکا لیکن حقیقت میں اللہ نے پھینکا۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ۔ یعنی تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور قرآن (کتاب) واضح۔ یہ چند احادیث اور ایات آپ کو سمجھانے کے لئے بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں ورنہ تمام کا تمام قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی وضاحت کر رہا ہے۔

واحدیت:۔

اس مرتبہ کو تعین ثانی، حقیقت انسانیہ، علم تفصیل، اعیان ثابتہ صور علمیہ حقائق الممکنات، عدم اضافی، تجلی ذاتی یا فیض اقدس کہتے ہیں۔

۱۔ تعین اس لئے کہتے ہیں کہ اس دوسرے مرتبہ میں ذات کا نام مقرر کیا گیا ہے تعین بمعنی مقرر و ثانی اور دوسرا یعنی ذات نے دوسرا تعین اختیار کیا۔

۲۔ حقیقت انسانیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہاں سے انسان کی

Marfat.com

تفصیل شروع ہوتی ہے۔

۳۔ علم تفصیلی اس لئے کہتے ہیں کہ اس مرتبہ میں بعض کو بعض سے تمیز کرنا یا تفصیل مراد ہے۔

۴۔ اعیان ثابتہ اس لئے کہتے ہیں کہ عین بمعنی ظواہر یا عالم خلق ہے اور عین ثابتہ یعنی وہ عین جو ثبت ہیں علم الٰہی میں۔

۵۔ صور علمیہ اسے کہتے ہیں کہ وہ صورتیں جو علم الٰہی میں موجود ہے۔

۶۔ حقائق الممکنات اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ممکنات جن کی حقیقت علم الٰہی میں موجود ہے۔

۷۔ عدم اضافی اس لئے کہتے ہیں کہ تفصیلی علم جو ہے یہ عدم العدم پر اضافہ ہے۔ تجلی ذاتی یا فیض اقدس اس لئے کہتے ہیں کہ اعیان خارجیہ جو کہ تفصیلی طور پر ذات الٰہی میں مکنون تھا ان کے تفصیلی علم کا اندازہ پہلے اسی مرتبہ میں ہی لیا گیا یعنی تجلی ذاتی یا فیض اقدس اس لئے کہتے ہیں کہ اعیان خارجیہ جو کہ تفصیلی طور پر ذات الٰہی میں مکنون تھا ان کے تفصیلی علم کا اندازہ پہلے اسی مرتبہ میں ہی لیا گیا یعنی تجلی ذاتی یا فیض اقدس سے ذات الٰہی میں مکنون تھا ان کے تفصیلی علم کا اندازہ پہلے اسی مرتبہ میں ہی لیا گیا یعنی تجلی ذاتی یا فیض اقدس سے ذات الٰہی کا ظہور اعیان ثابتہ کی صورت پر ہوا۔ ہم نے مرتبہ احدیت

Marfat.com

اور وحدت میں جید عالم اور بیج کی مثال جاری رکھی تھی اس لئے اب انہیں مثالوں کو سامنے رکھ کر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جاننا چاہیئے کہ جید عالم جو کہ مرتبہ احدیت میں گہری نیند سویا ہوا تھا اور بوجہ غلبہ نیند لاشعوری کی حالت میں تھا مگر صفت علم سے موصوف ضرور تھا اسی طرح مرتبہ وحدت میں جب وہ بیدار ہوا تو اس نے بعض کو بعض سے تمیز کیے بغیر سرسری طور اپنے اندر نگاہ الی اور اپنے علم اجمالا جائزہ لیا اب وہی جید عالم مرتبہ واحدیت میں اپنے علم کا تفصیلی جائزہ لیتا ہے تمام علوم مثلاً ریاضی، مسنطق صرف نحو وغیرہ کو ایک دوسرے سے تمیز کرتا ہے یا یوں سمجھ لیجئے کہ جید عالم جس نے اپنے علم کی کتاب کی چند سطریں شروع سے اور چند سطریں درمیان سے اور چند سطریں آخر سے مرتبہ وحدت یا تجلی اول میں دیکھی تھیں حتیٰ کہ زیر زبر تک کا تفصیلی جائزہ لیتا ہے جو کہ اس کے علم میں فصل موجود ہے اسی طرح دوسری مثال کو لیجئے کہ مرتبہ احدیت میں ہم نے بیج کی مثال لی تھی اور بیج میں تمام درخت یعنی پھل پھول پتے کانٹے وغیرہ کا بالقوہ موجود ہونا جس کو ہم نے شیونات یا علم ذات حق کہا تھا اور مرتبہ وحدت میں بیج سے انگوری کی مثال لی تھی یعنی علم اجمالی کا تفصیل سے جائزہ لیا تھا اب جانئے کہ واحدیت یا تجلی ثانی اور انگوری سے تمام

Marfat.com

درخت یعنی برگ شاخیں پھول پھل کا تفصیلی علم ہے۔ یعنی واحدیت میں تفصیلی علم اس طرح ہے کہ وہی بیج یا انگوری اپنی ذات میں دیکھے کہ کونسا پتہ کب نکلے گا۔ کب شاخ بنے گی کب فلاں پتہ مرجھائے گا کب فلاں پتہ نیا نکلے گا کب فلاں شاخ نکلے گی اور کیسے بڑھتی چلی جائے گی غذا کہاں سے اور کیسے میسر ہوگی کانٹے کب اور کہاں کہاں ہوں گے اور کتنے ہوں گے کب تک انگوری درخت کی شکل میں متشکل ہو جائے گی مذکورہ بالا تینوں مقام احدیت وحدت اور واحدیت عین اسی طرح ایک ہی ہے جس طرح جید عالم۔ صرف حالتوں کا فرق ہے ورنہ وجود واحد ہی ہے اور ان تینوں مراتب کو حقیقی مراتب کہتے ہیں اور یہ ذات کی مختلف تجلیاں ہیں۔

عالم ارواح:۔

اس مرتبہ کو عالم ارواح یا عالم ملکوت بھی کہتے ہیں اور اس سے مراد اشیاء کونیہ مجردہ بسیط ہیں جو اپنی ذاتوں اور شکلوں پر ظاہر ہوئی ہیں یعنی روح ایک وجود صرف بسیط ہے جس کی کوئی صورت نہیں مگر جس صورت میں چاہتا ہے نمودار ہوتا ہے اور یہ معنی ہر ایک صورت میں ظاہر ہے اس کو روح ربانی کہتے ہیں اور نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ۔ اسی مقام کا بیان ہے۔

Marfat.com

عالم مثال:۔

اس عالم کی مثال سایہ ہے جو کہ نظر تو پڑتا ہے مگر پکڑنے سے پکڑا نہیں جاتا اور عالم مثال سے مراد اشیاء کو ینہ مرکبہ لطیفہ ہیں جو تجزئ (ٹکڑے ٹکڑے ہونے) اور تبعیض (جدا جدا ہونے) وخرق (پھٹنا) اور التیام (جڑنا) کو قبول نہیں کرتے یعنی جڑنے اور علیحدہ علیحدہ یا ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے پاک ہے اور یہ وہی عالم ہے جس میں خواب اور مشاہدات رونما ہوتے ہیں اور انسان کا مثالی جسم کہیں سے کہیں ایک آن میں سیر کراتا ہے۔

عالم اجسام:۔

اس سے مراد اشیاء کو ینہ مرکبہ کشیفہ ہیں جن میں تجزئ تبعیض اور خرق اور التیام کی قابلیت ہے اور اس عالم کو عالم ناسوت یا عالم حس یا عالم شہادت کہتے ہیں۔

جامع جمیع کمالات حضرت انسان ہیں

جاننا چاہیئے کہ حضرت انسان کامل بالفعل اور تمام انسان بالقوہ تمام مراتب حقی وخلقی کا جامع ہے جس کو سمجھنے کے

Marfat.com

لئے پھر اسی مثال بیج والی کو لیجئے کہ بیج سے انگوری اور انگوری سے درخت اور پھر آخر میں درخت پر میوہ یعنی پھل کا ظہور ہوتا ہے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ پھل ہمیشہ بیج کی صورت پر ہوتا ہے لیکن کمال کی بات یہ ہے کہ بیج صرف ایک تھا جب کہ چوٹی پر پھل لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہو گیا ہے یعنی ایک واحد اب کثرت میں آ گیا رحمان بابا نے فرمایا ہے۔

"پہ واحد وجود بسیارے دے رب زما"۔ یعنی ایک وجود سے بسیار ہے میرا رب۔ اور آیت اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنی تحقیق عطا کی ہے آپ کو کوثر یعنی کثرت کیونکہ کوثر لفظ کثرت ہے اور مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ بقول حضرت ابوالحسن خرقانی اسی کثرت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ خلق ادم علی صورتہ شاہد ہے یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ آدم کو اپنی شکل میں پیدا کیا ہے اور یہ جو کہا ہے کہ انسان برزخ ہے درمیان حق ا ر خلق کے یعنی انسان دو رخہ آئینہ ہے جس میں ایک طرف شان حقی ٹھاٹھیں مار رہی ہے اور دوسری طرف شان خلقی موجزن ہے اس کو سمجھانے کیلئے دائرہ تحریر کیا ہے۔ دائرہ برزخ جامع

Marfat.com

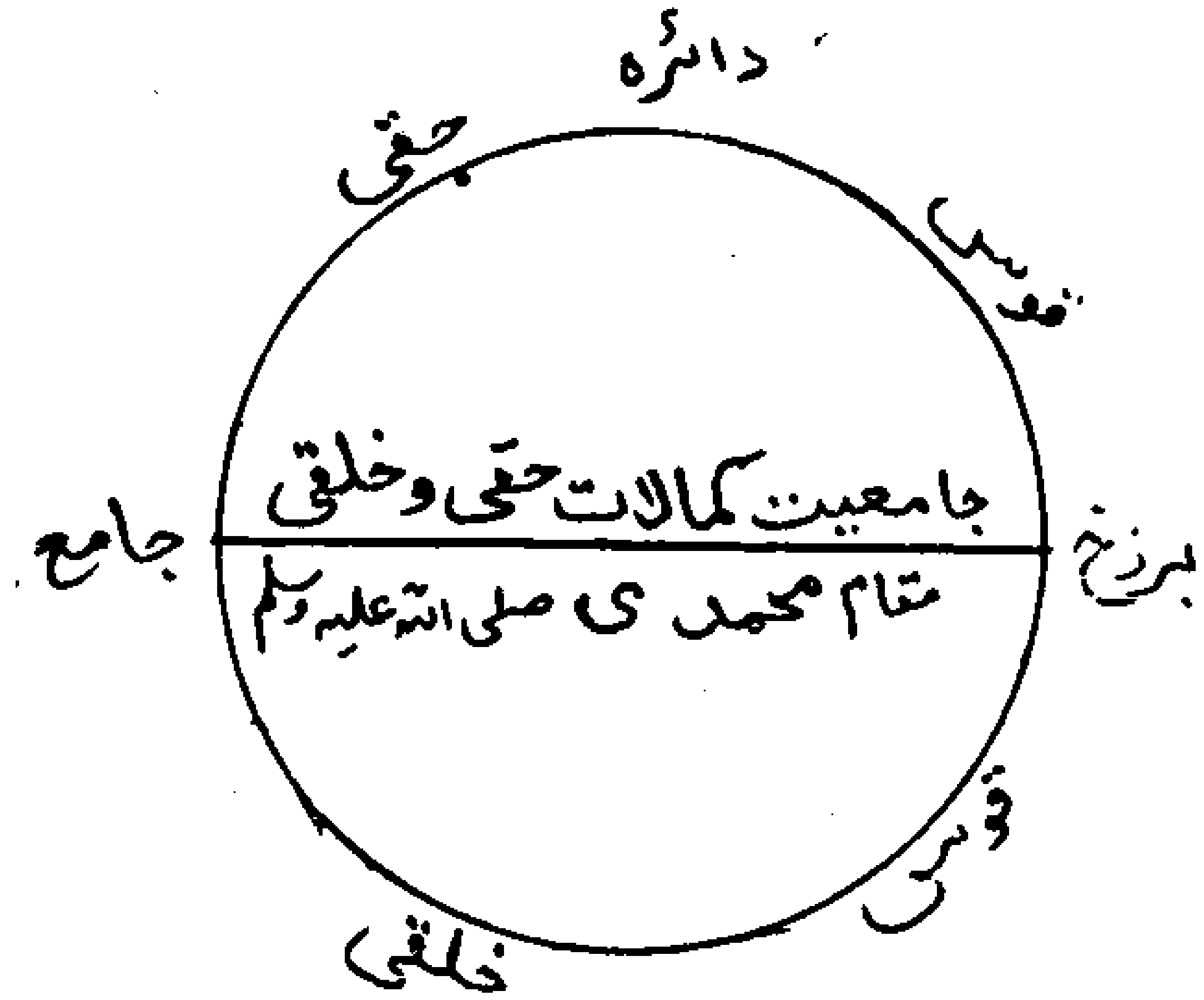

سیر الی اللہ اللہ پاک تک جانے کو کہا جاتا ہے تو ایک سیر مستطیل اور دوسرا سیر مستدیر ہے فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف دوڑو سیر الی اللہ سے سیر فی اللہ شروع ہو جاتی ہے سیر فی اللہ کی مثال مستدیر کی ہے یعنی دائرہ کے ارد گرداب نہ دائرہ کی ابتداء ہے اور نہ انتہا لہذا عارف باللہ کے کمالات کی کوئی حد و غائیت نہیں ہے اس کے بعد سیر مع اللہ ہے یعنی یہ بندہ فناء سے نکل کر بقاء میں داخل ہوتا ہے سیر مستدیر کی وضاحت کے لئے نقشہ یہ ہے۔

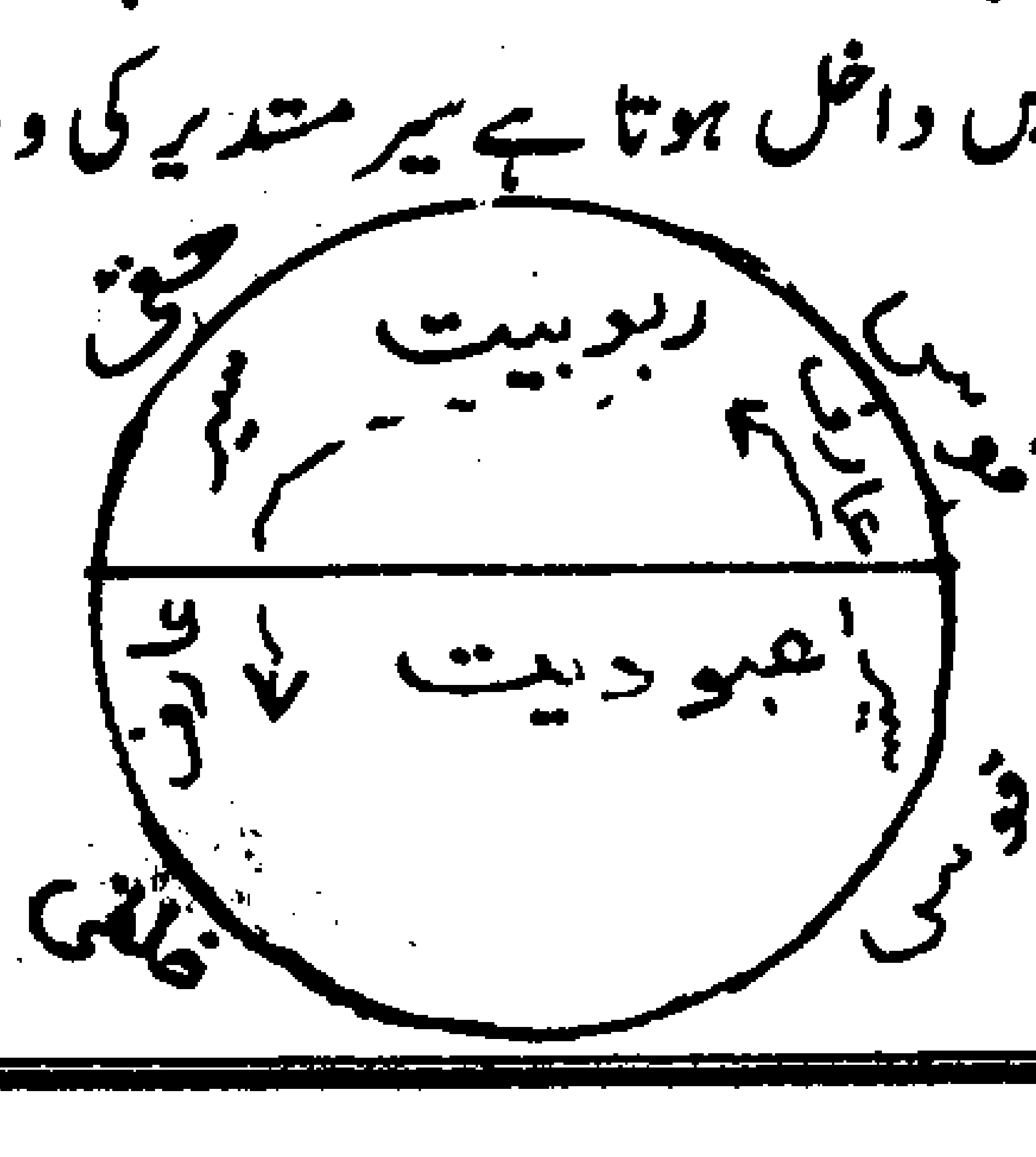

Marfat.com

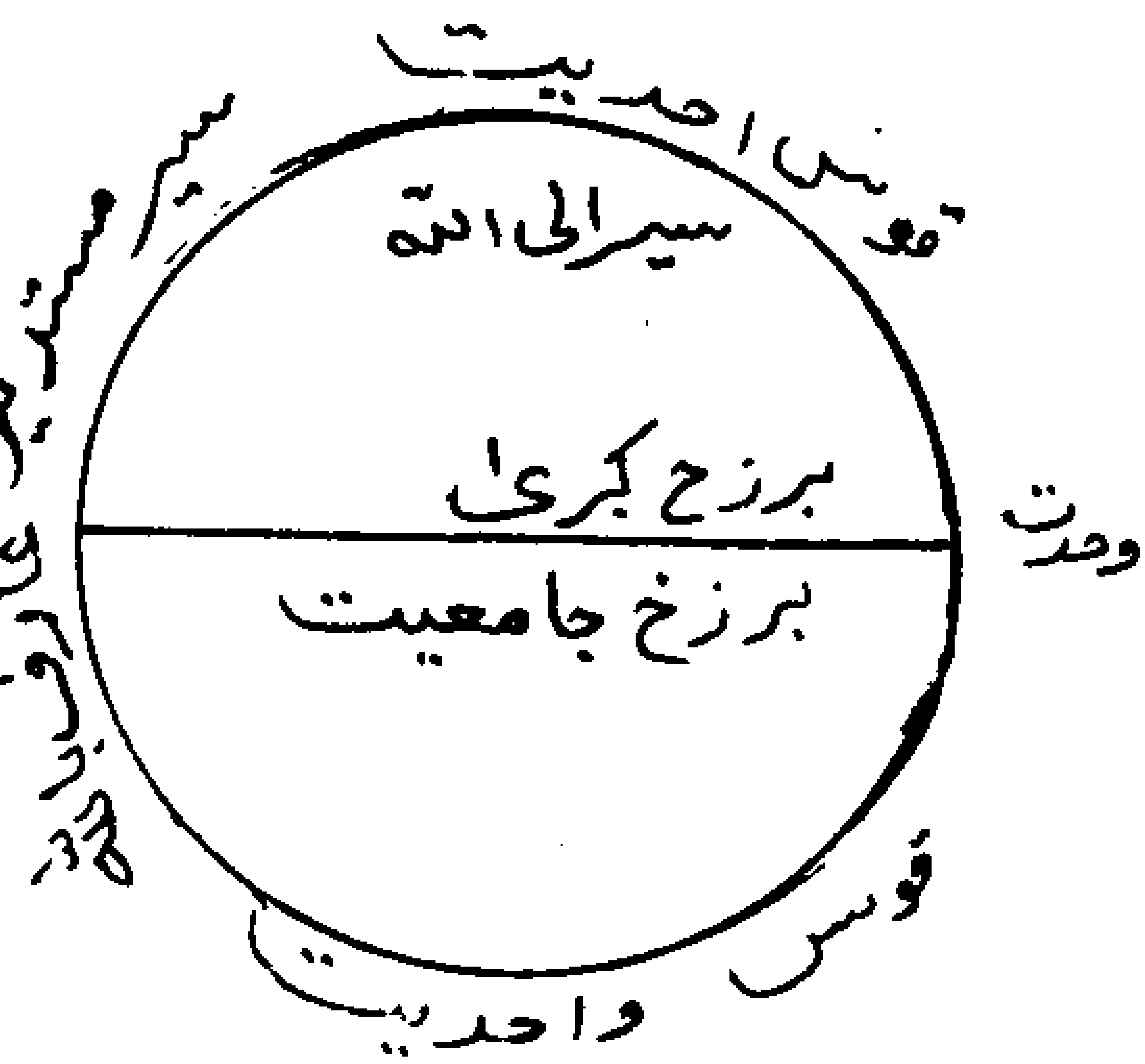

کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار ہے اب فقیر اس تذکرۃ الابرار والاشرار پر تحقیق کرتا ہے ملاحظہ کیجئے۔

تذکرۃ الابرار والاشرار

اس کتاب میں نیک ہستیوں کے متعلق بحث ہے جو دین کے خادمین ہو گذرے ہیں اور ان کے متعلق معلومات کا ایک تاریخی خزانہ ہے اور اشرار لوگوں کے متعلق بھی معلومات ہیں اور لوگوں کو ان سے خبردار کیئے ہیں کہ ان سے بچو۔ اس کتاب کا خطبہ اس طرح ہے سپاس بلا انتھا وثناء بلا منتہا شایان حضرت

Marfat.com

خدا المتصف بصفات سبحان ربی الاعلیٰ جاعل الانسان خلیفہ بین الارض والسماء بل علی ما بین العرش الی ماتحت الثریٰ بل علی ما صدر من الازل الیٰ آخر البقالاظہار ربوبیۃ بتوسط خلافتہ فی الاشیاء (تذکرۃ الابرار والاشرار صفحہ۲)

تعریف بے انتہا اور ثناء لا انتہا جو لائق ہے اللہ کے ساتھ جو متصف ہے صفات سبحان ربی الاعلیٰ سے اور اس نے انسان کو خلیفہ بنایا زمین و آسمان میں بلکہ عرش سے تحت الثریٰ تک بلکہ ازل سے ابد تک تاکہ آپ کے ربوبیت کا اظہار کرے اشیاء میں اپنے خلیفہ کی وجہ سے اس کے بعد آپ لکھتے ہیں۔

وَ فِی کَشْفِ الْعَقَائِدِ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّعْرِفَ طَالِبُ الْعِلْمِ عَقَائِدَ الْمُصَنِّفِیْنَ فَیَعْتَمِدُ بِاَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَ یَحْرِزُ عَنْ اَهْلَ الْبِدْعَةِ فَکَمْ لِلْفَلَاسَفَةِ مِنْ تَصَانِیْفِ مَوْسُوْمَةٌ بِاسْمِ التَّوْحِیْدِ مَمْلُوَّةٌ مِنَ الشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ وَ کَمْ لِلْمُبْدِعَةِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْحَشْوِیَّةِ مِنْ تَصَانِیْفِ مَوْسُوْمَةٌ بِاسْمِ السُّنَّةِ وَ نَحْوِ ذَالِکَ کُلُّهَا مُحَرَّمَةٌ الْاِمْسَاکِ لَا یَحِلُّ النَّظَرُ فِیْهَا لِئَلَّا یَحْدُثُ مِنْهَا الشُّکُوْکُ وَ یُوْهَنُ الْاِعْتِقَادَاتِ وَ لِئَلَّا

Marfat.com

يَنْسِبُ مُمْسِكَهَا اِلَى الْبِدْعَةِ وَلِهٰذَا مَا اَمْسَكَهُ الْمُتَقَدِّمَةُ فَالْحُكْمُ فِيْ هٰذَا الْكُتُبِ كُلِّهَا اِذْهَابُ اَعْيَانِهَا مَتٰى وُجِدَتْ بِالْحَرْقِ بِالنَّارِ اَوِالْغَسْلِ بِالْمَاءِ حَتّٰى يَمْحِيْ اَثَرُ الْكِتَابَةِ لِمَا فِيْ ذَالِكَ مِنَ الْمُصْلِحَةِ الْعَامَةِ فِي الدِّيْنِ بِمَحْوِ عَقَائِدِ الْمُضِلَّةِ اِلٰى آخِرِهٖ وَ جَزَّمَ الْقَاضِيْ عَيَاضُ بِاَنَّهُمْ غَسَلُوْهَا ثُمَّ حَرَّقُوْهَا مُبَالِغَةً فِي اِذْهَابِ اَثَرِهَا ۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ ۳)

ترجمہ :۔ کشف العقائد میں ہے کہ طالب کو ضروری ہے کہ مصنفین کی عقائد کو پہچانے تو اعتماد اس کے لئے اہل سنت والجماعتہ پر ہونا چاہئے اور اہل بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے تو بہت زیادہ فلاسفہ کی تالیفات ہیں جو توحید کے نام سے موسوم ہیں اور وہ تمام کتب شرک و نفاق سے پُر ہیں وغیرہ اور یہ تمام کتب اپنے پاس رکھنا حرام ہے اس کو دیکھنا بھی حلال نہیں تاکہ تمہیں شکوک دل میں واقع نہ ہو اور آپ کی عقائد کمزور نہ ہو جائے اور تم بدعت میں مبتلا نہ ہو تو ان تمام کتب کے متعلق اتنا عرض ہے کہ جہاں ان کتابوں کو پاؤ آگ سے جلا دو اور پانی سے صاف کر دو یہاں تک کہ کتابت کا اثر بھی زائل ہو جائے اس میں دینی عام مصلحت ہے کہ

Marfat.com

گمراہی کی عقائد ختم ہو جائے اور قاضی عیاض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ پہلے دھولوں پھر آگ سے جلاؤ یہ مبالغہ ہے اس بات پر کہ اس کا اثر زائل ہو جائے ۔حضرت اخون درویزہ باباؒ مزید ان متبدعین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''ازاں جملہ انیست کہ در سراج الہدایت آوردہ است کہ سہ طلاق دفعتہً واحدۃً اصلاً واقع نمیگردد وایں مذہب روافض است و بر مذہب اہل سنت و جماعت بدعتی کرد'' (تذکرۃ الابرار صفحہ ۵)

ان مسائل میں ایک مسئلہ بدعت کا یہ ہے کہ سراج الہدایت میں ہے کہ تین طلاق اکٹھے واقع ہرگز نہیں ہو سکتے تو یہ مذہب روافض کا ہے اور اہل سنت و جماعت ان کو بدعتی کہتے ہیں ہمارے زمانہ کے فرقہ وہابیہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ تین طلاقیں اکٹھی نہیں ہو سکتی یہ تو ایک طلاق ہے تفسیر صاوی علی الجلالین نے یہ تصریح کی ہے کہ اہل سنت مفسرین نے تین طلاقوں کو ایک طلاق نہیں کہا ہے سوا ابن تیمیہ کے اور ان کے اپنے مسلک کے علماء نے اس کو ضال اور مضل کہا ہے قَالَ الْعُلَمَاءُ اِنَّہٗ ضَالٌّ وَّ مُضِلٌّ ۔اور یہی روافض کا بھی عقیدہ ہے ابن تمیہ کا عقیدہ تھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا شرک ہے اور قبر مبارک کو صنم اکبر سے تشبیہ دیتے

Marfat.com

تھے الشبر اس میں بھی لکھا ہے کہ ابن تیمیہ مجسمہ میں سے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ثابت کرتے تھے ابن تیمیہ کے طریق پر محمد بن عبدالوہاب نجدی رہا اس نے کتاب التوحید لکھی آج کل دنیا میں جو وہابیت کی شاخیں تمام ان کی پیداوار ہیں حضرت اخون درویزہ باباؒ نے پیر کامل کی علامات اس کتاب میں لکھی ہیں ایک پورا فصل پیر اور مرید کے متعلق ہے بعض جہال جو دعوے کرتے ہیں معرفت الیہ کا حالانکہ وہ خود بھی معرفت سے جاہل ہوتے ہیں اور شیطان ان سے کھیلتے ہیں حضرت اخون درویزہ باباؒ تذکرۃ الابرار میں لکھتے ہیں و فی الرسالۃ المکیۃ قال بعض الکبریٰ ان الشیطان اذا وجد جاھلا لیس له علوم الدین فقد کشف بشی من الغیب یضحک علیه و یستھزئو به و یستخفه بحرکات عجیبۃ کان یبول علیه ویریه قارورۃ فیھا ماء الورد ویرش علیه ان الیقین یجعل ذالک الضعیف وسیلۃ الی اغواء کثیر ویجعل البه یضل به جماً و غفیراً و لھذا قال النبی علیه السلام فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد جاھل وھذا معقول فان الفقیه و ان کا ن سفیھا

Marfat.com

كسلاناً فى الطاعة فانه يهدى امته عظيماً بفقهه و هذا الجاهل يغوى بعابدته ومكاشفته مع جهله خلقا كثيرا وادنى معاملات الشيطان مع هن الجاهل ان يغويه اولاد و يريه من تجلى الحق وسبحانه و تعالىٰ فى السورة اعتقد ان الله ذاته صورة فيصر مجسما مشبها ثمه الشيطان يمنعه من صحبته العلماء و المشائخ المباركة الذين ينبهونه على الحق والباطل .

(تذکرۃ الابرار والاشرار صفحہ ۴۵) رسالہ مکیہ میں ہے کہ بعض نے فرمائے ہیں کہ بے شک شیطان جب جاہل کو دیکھتے ہے کہ اس کے پاس علوم دین نہیں تو اس کو کوئی چیز دکھاتا ہے غیب سے اور پھر اس پر ہنستا ہے اور اس کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے اور اس کی توہین کرتا ہے عجیب حرکات سے اور اس پر پیشاب کرتا ہے اور اس کو دکھاتا ہے شیشہ کہ اس میں عرق گلاب ہے اور اس پر چڑکتا ہے اور اس کی یقین اس ضعیف کی ایک سبب بن جاتا ہے زیادہ لوگوں کی گمراہی کا اور یہ ایک آلہ بن جاتا ہے ایک گروہ گمراہ کرنے کا اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک فقیہ شیطان پر سخت ہے ہزار عابدوں سے جو جاہل ہو اور یہ عقل میں بھی آ سکتی ہے کہ اگر کوئی فقیہ بے وقوف ہو

Marfat.com

اور عبادت میں سست ہو تو وہ اپنے فقاہت سے لوگوں کو ہدایت دے سکتا ہے فقہ شریف سے اور یہ جاہل اپنی عبادت سے گمراہ ہو جاتا ہے اور اپنے کشف سے اور زیادہ لوگوں کو بھی گمراہ کر دیتا ہے اور شیطان کا ایک ادنیٰ معاملہ یہ ہے کہ پہلے اس کو اللہ کی تجلی دکھاتا ہے اور وہ بھی صورت سے دیکھاتا ہے تو وہ مجسماً گروہ سے ہو جاتا ہے پس وہ ہلاک ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اس کا معتقد ہوتا ہے کہ اللہ کی ذات صورتاً ہے تو وہ مجسما اور مشبہاً گروہ سے ہو جاتا ہے پھر شیطان علماء اور مشائخ کی صحبت سے ان کو منع کرتا ہے وہی علماء و مشائخ جو حق سے خبردار ہوتے ہیں۔ نیک لوگوں کی مجلس مسلمانوں کے لئے تریاق ہے اور بد عقیدہ لوگوں کی مجلس مسلمانوں کے لئے زہر قاتل ہے دین مردان الگ ہیں اور دین مخنشان الگ ہمسلمانی مشکل ہے اور پیری و مریدی آسان اس کے متعلق تذکرۃ الابرار میں ہے۔

ای برادر شیخی و صوفی گری و پیری و مریدی آسان است چنانکہ امروز تمام عالم پیر شدہ است اما مسلمان شدن درکمال دشواریست۔ بیت۔

صوفی و سبز پوشی و شیخی و چہلہ دار
این جملہ شدی ولی مسلمان نہ شدی

Marfat.com

امروز فتویٰ برایں است کہ سَیَأْتِیْ زَمَانٌ یُصَلُّوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ وَ لَیْسَ فِیْهِمْ مُسْلِمٌ مگر آں زمانہ زمانہ ما است و آں نماز گذار رندگان مایم و از مسلمانی ما. کافران ننگ دارند۔ (تذکرۃ الابرار) صفحہ ۴۹) اے میرے بھائی شیخی اور صوفی پیری و مریدی آسان ہیں جو آج کل تمام لوگ پیر بنے ہوئے ہیں مگر مسلمان ہونا مشکل ہے۔ بیت۔ صوفی ہونا اور سبز کپڑے پہننا اور چلّے کاٹنے والے یہ تمام تو ولی بن گئے لیکن مسلمان نہیں ہیں آج کل فتویٰ اس حدیث پر ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے اور ان میں ایک بھی مسلمان نہیں ہوگا وہ زمانہ ہمارا زمانہ ہے اور وہ نمازی ہم ہیں اور ہمارے مسلمانی سے کافر بھی ننگ کریں گے۔

بایزید انصاری

حضرت اخون درویزہ باباؒ کے زمانہ میں ایک مشہور پیر تھا جس کا نام بایزید تھا اور عبداللہ کا بیٹا تھا حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اس کے ساتھ بحث مباحثے کئے اور کئی مناظرے بھی کئے اور اپنی کتابوں میں بایزید انصاری کی قباحت اور گمراہی کو واضح کیا۔ چونکہ یہ ایک دلچسپ بحث ہے

Marfat.com

فقیر نے بھی اپنی اس کتاب میں اس کے لئے ایک عنوان مرتب کیا اور چند محققین کی رائے سے فقیر اس بیان کو عوام کے سامنے پیش کرے گا۔

مذاہب الاسلام ایک مشہور کتاب ہے اس میں مختلف مذاہب کی بحث کو بڑے احسن پرائے سے پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا مؤلف مولوی محمد نجم الغنی خان رامپوری ہے اس کتاب پر مقدمہ پروفیسر محمد ایوب قادری کا ہے جو کہ تحقیقات اسلامیہ میں ایک خاص مہارت رکھتا ہے یہ ایک ضخیم کتاب ہے مولوی نجم الغنی خان اپنی کتاب مذاہب الاسلام میں ایک عنوان فرقہ سوم روشنیان کو ترتیب دیا ہے وہ لکھتے ہیں یہ فرقہ بایزید بن عبداللہ کی طرف منسوب ہے یہ شخص غالباً ۹۳۱ء میں ابراہیم خان افغان لودھی کے عہد میں شہر جالندھر صوبہ پنجاب میں پیدا ہوا تھا بایزید سراج الدین انصاری کی ساتویں پشت میں ہے حیات افغانی میں لکھا ہے کہ ارمڑ ایک قوم ہے پٹھانوں کی بایزید اس میں سے تھا اس کی ماں کا نام بیبی بنت محمد امین تھا بایزید کو طفلی سے تحقیق کا شوق تھا اور ہمدردی اس کے ضمیر میں پڑی ہوئی تھی اگر اپنی زراعت کو رکھانے جاتا تو دوسرے کاشتکاروں کی زراعت کو بھی رکھاتا اور اکثر دریافت کیا کرتا تھا کہ زمین و آسمان تو موجود ہیں مگر خدا کہاں

Marfat.com

ہے بلوغ کے پہنچنے پر اپنا مرز و بوم چھوڑ کر اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ عبداللہ کے پاس کالی کرم واقع کوہائے روہ کو چلا گیا حیات افغانی میں اخون درویزہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ جب بایزید کو کچھ زر نقد ہاتھ لگا تو گھوڑوں کی تجارت کے لئے سمرقند گیا اور وہاں سے دو گھوڑے خرید کر ہندوستان میں آیا اور کالنجر میں پہنچ کر ملا سلیمان کالنجری کی صحبت میں رہا ملائے مذکور سے مسئلہ تناسخ سنا تو بایزید کا عقیدہ تناسخی ہو گیا اور جب کہ کالنجر سے پلٹ کر کالی کرم میں آیا تو اپنے عقیدہ تناسخی سے مذہبی فساد شروع کیا۔ عبداللہ کو بیٹے کی یہ بات ناگوار گزری یہاں تک کہ فرزند کو چھری سے مجروح کیا بعد اس کے بایزید کالی کرم سے ننگہ ہار چلا گیا۔ اور مہمندوں کے ملک سلطان احمد کے گھر رہنے لگا ننگر ہار کے علماء نے سب کو اس کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا اس لئے کسی نے اس کی متابعت نہ کی اس وجہ سے بایزید یہاں بھی نہ ٹھہرا پشاور پہنچ کر غوریا خیلوں میں مقیم ہوا ان لوگوں میں علم کم تھا اکثر اس کی پیروی کرنے لگے بایزید نے اپنی شہرت پیری و پیشوائی کے طریقے میں کر کے عوام الناس سے کہہ دیا کہ درگاہ خدا کی طرف بجز پیر کامل کے رسائی نہیں میں تم کو راہنمائی اور ہدایت کروں گا اس طرح اس نے بہت سے لوگ اپنے گرد جمع کر

Marfat.com

لئے اور شہوت پرستوں کے مطیع و منقاد اور خوش کرنے کے لئے عورت و مرد غیر محرم کو یکجا رہنے وکھانے پینے کی اجازت دے دی بایزید جو کچھ کہتا مرید وہی کرتے قوم خلیل کا بہت سا حصہ اس کا مرید ہو گیا پھر محمد زئی ہشت نگر میں گیا وہاں بھی اسی طرح افغانوں میں جو زیادہ جاہل تھے وہ اس کے زیادہ معتقد تھے ہشت نگر میں اس کی پیری کو بہت رونق ہوئی عالموں سے مباحثہ کرنے کا قصد کیا اخون درویزہ نے اس سے مباحثہ کیا اور اس میں بایزید مغلوب ہو گیا مگر اس کے مرید ایسے طاقتور تھے کہ اخون درویزہ کی کوئی نصیحت اس پر نہ چل سکی بایزید نے اپنا لقب پیر روشن رکھا اس نے مریدوں پر ظاہر کیا کہ غیب سے مجھ کو ندا آئی کہ تم کو سب آدمی میاں روشن کہا کریں اور تم کو حیات جاودانی عطا کی گئی مگر یہ لقب اس کے مریدوں ہی میں رہا دوسرے لوگوں میں پیر تاریک مشہور ہوا محسن خان صوبہ دار کابل جو اکبر بادشاہ کی طرف سے حکم دان تھا وہ اس کا حال سن کر ہشت نگر آیا اور گرفتار کر کے کابل کو لے گیا ۔ت تک وہاں قید رہا پھر رہا ہو کر ہشت نگر آیا اور اپنے تمام اصحاب کو جمع کر کے طوطی کے پہاڑوں میں گھس گیا پھر وہاں سے تیراہ کو آیا آفریدی ، اورکزئی فرقہ بھی اس کا مرید ہو گیا اس قت وری کے بعد اس نے برملا اکبر بادشاہ سے بغاوت

کر کے لوگوں کو عام بلوے کی اس طرح ترغیب دی کہ وعظ میں بیان کرنا شروع کر دیا کہ مغل ظلم پیشہ ہیں انہوں نے افغانوں پر حد سے زیادہ ظلم ڈھائے ہیں ان کی اطاعت ترک کرنا چاہئے اس شہرت سے اکثر سرحدی قومیں بادشاہ سے باغی ہو گئیں اور اس کے وعظ سے بڑا فساد پھیل گیا بادشاہی فوج جو اس کی سرکوبی کو آئی تھی خود ہی سرکوب ہو کر پیچھے ہٹ گئی اس آسان فتح سے اس کے ہمراہیوں کو زیادہ تقویت ہو گئی تیراہ کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ ظاہر میں بایزید کے مطیع تھے مگر باطن میں سلطنت مغلیہ کے خیر خواہ تھے بایزید بھی یہ بات بخوبی جانتا تھا اس لئے اس نے ایسے لوگوں سے اس ملک کو پاک کیا کہ بعض کو قتل کیا اور بعض کو ملک سے خارج کر دیا اور اس کے ساتھی و مریدوں نے تیراہ پر بخوبی قبضہ کر لیا اورکزئی قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ ننگرہار پر قبضہ کر لیا اور بہت سے گاؤں بھی لوٹ لاٹ کر برباد کر دیئے محسن خان صوبہ دار کابل جلال آباد سے تیاری کر کے بایزید پر حملہ کیا اور شب خون مارا بھاری لڑائی کے بعد بایزید کے ساتھیوں نے پوری شکست کھائی بعض مارے گئے اور بعض بدشوار گزار پہاڑوں پر چڑھ گئے اور بازید ہشت نگر واپس گیا یہ تو بایزید کے دنیوی کارنامے تھے اب اس کے عقائد اور اعمال کی باتیں لکھی جاتی

Marfat.com

ہیں بایزید ابتدائی عمر سے ریاضت شاقہ کا شائق تھا اہل علم و ادب کا بہت خاطر کرتا اور قرآن کا مطلب بھی بیان کرتا اور حقائق و معارف اور نکات کو بیان کرنا مرزا محمد حلیم خلف ہمایون بادشاہ صوبہ دار کابل کے دربار میں خروج سے قبل اس کا مناظرہ علماء کے ساتھ کرایا گیا اس کی تقریر علماء کے بیانات پر غالب آئی۔ اس کے بعد اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہتا کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے جبرائیل میرے پاس رب العالمین کی طرف سے پیغام لاتے ہیں بلکہ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ میں اعلانیہ خدا کو دیکھتا ہوں اور بغیر توسط جبرائیل کے بالمشافہ اس سے بات چیت کرتا ہوں اور کہتا تھا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو انبیاء کی نماز پڑھا کر یہ نماز چھوڑ دے اور انبیاء کی نماز معبود کی صفت ہے اور زیادہ تر ذکر خفی کرتا تھا بایزید کہتا تھا کہ مسلمانوں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ خدا سے واقف نہیں اور جس نے اللہ کو نہیں دیکھا وہ اسے کیا جانے پس ایسے آدمی کی گواہی کذب ہے مولانا زکریا نے ایک بار اسے یہ کہا کہ تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ میں دلوں کی خبر رکھتا ہوں بھلا بتاؤ کہ میرے دل میں کیا ہے اگر تم یہ بتادو گے تو میں تمہارا معتقد ہو جاؤں گا میاں روشن بایزید نے کہا کہ تم میں دل کب ہے اگر تم میں دل ہوتا تو بے شک میں اس کی خبر

Marfat.com

دیتا مولانا زکریا نے کہا کہ اول مجھ کو قتل کر دو اگر میرے بدن سے دل نکلا تو بایزید کو مار ڈالنا چاہیئے اور اگر دل نہ نکلے تو بایزید سے کوئی تعرض نہیں بایزید نے کہا کہ یہ دل جس کو تم دل سمجھ رہے ہو یہ تو بکری کتے اور گائے میں بھی ہے اس گوشت کے ٹکڑے سے دل مراد نہیں دل اور ہی چیز ہے اس میں عرش و کرسی دونوں کی سماتی ہے پھر مولانا زکریا کہنے لگے کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ مجھے قبروں کے حالات معلوم ہے مردے مجھ سے کلام کرتے ہیں ہم تمہارے ساتھ قبرستان چلتے ہیں دیکھتے ہیں کہ یہ مردے تمہارے ساتھ کس طرح باتیں کرتے ہیں بایزید نے کہا کہ اگر تم میں ان کی آواز سننے کی طاقت ہوتی تو میں تم کو گبر کیوں کہتا ۔ بایزید سے جو عقید نہ رکھتا اسے کافر و گمراہ جانتا اور جو اس کو نہ پہنچانتا اور وحدت وجود کے طریق نہ ہوتا اس کے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھاتا بایزید بہت سے قول عربی زبان میں بیان کرتا اور انہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرتا بایزید کا قول ہے کہ زبان سے کلمہ شہادت کہنا اور اس کی تصوف کرنا شریعت کا فعل ہے تسبیح اور تھلیل اور ہمیشہ زبان کے ساتھ ذکر کرنا دل کو وسوسہ سے پاک کرنا طریقت کا فعل ہے اور رمضان کے روزے رکھنا اور کھانا و پینا چھوڑنا عورت کے ساتھ مجامعت ترک کرنا شریعت کا فعل ہے اور

Marfat.com

روزہ نفل رکھنا رزق کم کھانا۔اور بدی سے باطن کو پاک کرنا طریقت کا فعل ہے مال کی زکواۃ اور عشر دینا شریعت کا فعل ہے فقیر اور محتاج اور روزہ دار کو کھانا کھلانا عاجز کی دستگیری کرنا طریقت کا فعل ہے ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد میں رہنا ماسویٰ اللہ کا پردہ دل سے مٹانا اور دوست کے جمال کا نظارہ کرنا حقیقت کا فعل ہے۔ کعبہ کا طواف کرنا لڑائی اور گناہ سے حرم میں بچنا شریعت کا فعل ہے اور دل کا طواف کرنا طریقت کا فعل ہے اور نفس کے ساتھ لڑائی کرنا فرشتوں کی سی طاعت کرنا طریقت کا فعل ہے۔ ذات حق کو چشم دل کے ساتھ دیکھنا اور نور عقل کے ذریعہ سے اس کو ہر جگہ معلوم کرنا اور کسی مخلوق کو ایذا نہ پہنچانا معرفت کا فعل ہے اور حق کا پہنچانا اور تسبیح کی آواز کو سننا اور اس کو سمجھنا اور فضولیات سے بچنا وصال کو سمجھنا وصلت کا فعل ہے اور اپنی ذات کو حق مطلق میں فانی کرنا اور باقی مطلق ہو جانا اور احد کے ساتھ موحد ہونا اور شر سے پرہیز کرنا توحید کا فعل ہے مسکن اور ساکن ہونا اور حق مطلق کی صفت اختیار کرنا اور اپنے وصف کو چھوڑنا سکونت کا فعل ہے اور سکونت سے بالاتر کوئی مقام نہیں قربت اور وصلت اور وحدت اور سکونت یہ اصطلاحیں خاص اس کی تراشی ہوئی ہیں وہ ان مراتب کو شریعت اور طریقت اور معرفت سے اعلیٰ جانتا

Marfat.com

تھا اور آدمیوں پر ریاضت کرنے کی تاکید کرتا تھا نماز بھی
پڑھتا تھا مگر قبلے کی تعین کا مقصد نہ تھا جدھر چاہتا پڑھ لیتا اور
اس بات پر اس آیت سے استدلال کرتا تھا۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر کو تم منہ کرو وہاں ہی اللہ متوجہ
ہے کہتا تھا کہ پانی کے ساتھ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے
ہوا لگنے سے بدن پاک ہو جاتا ہے کہتا تھا کیونکہ چاروں عنصر
پاک کرنے والے ہیں اس کا قول تھا کہ جو کوئی خدا کو اور اپنی
ذات کو نہ پہنچانتا ہو تو وہ آدمی نہیں پس اگر ایسا آدمی شریر
ہے تو وہ بھیڑے اور شیر و سانپ بچھو کے حکم میں ہے اس کا مار
ڈالنا واجب ہے اور اگر نیک اور نماز گزار ہے تو وہ گائے
بکری کے حکم میں ہے اس کا مار ڈالنا جائز ہے اسی لئے اس
نے اپنے متبعوں کو حکم دیا تھا کہ ایسے آدمیوں پر جہاں قابو پاؤ
مار ڈالو اور دلیل اس پر یہ آیت تھا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا یعنی وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ انے
سے زیادہ گمراہ ہیں اور کہتا تھا کہ جو کوئی خود شناس نہیں زندگی
جاوید سے بے خبر ہے وہ مردہ ہے ایسے شخص کے مال کے
وارث بھی ایسے شخص نہیں ہو سکتے جو خود بھی مردہ ہیں بلکہ اس
کی میراث زندہ کو پہنچتی ہے اس لئے ناداں کے مار ڈالنے کا
بھی حکم دے دیا تھا۔ اگر ہندو کو خود شناس پاتا تو مسلمان خود

Marfat.com

ناشناس پر اس کو ترجیح دیتا برسوں تک اس نے اس کے بیٹوں نے راستوں میں لوگوں کو لوٹا ڈاکہ زنی کی اور مسلمانوں سے مال چھینا ایسے مال میں سے خمس نکال کر بیت المال میں جمع کرتا جب حاجت ہوتی تو اہل استحقاق کو اس میں سے دے دیتا اور اس کے تمام بیٹے زنا اور فسق و فجور سے محرز رہتے تھے موحدوں اور خود شناسوں کے مال سے بچتے اور ان پر ظلم نہ کرتے تھے بایزید کہتا تھا کہ خدا ناشناسوں کے قتل کے لئے میں من جانب اللہ مامور ہوں تین بار حق تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ ان لوگوں کو قتل کر مگر میں نے ہتھیار نہ اٹھائے جب مکرر یہی حکم ہوا تو مجبور ہو کر جہاد کے لئے مستعد ہوا اس کی تصنیف سے بہت سی کتابیں ہیں عربی فارسی، ہندی اور پشتو میں۔

مقصود المؤمنین ایک کتاب اس کی عربی میں ہے اور اس کی ایک کتاب کا نام خیر البیان ہے جس کو چار زبانوں میں لکھا ہے عربی، فارسی، ہندی اور پشتو اس کا دعویٰ یہ ہے کہ خیر البیان کی ساری باتیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے کہی ہیں اسی وجہ سے روشنیان اس کو صحیفہ الٰہی اعتقاد کرتے ہیں اور حالنامہ اس کی ایک کتاب ہے جس میں اس نے اپنی سوانح عمری لکھی ہے افغانستان کی پہاڑوں میں ایک

Marfat.com

مقام ہے بھتہ پور وہاں پہاڑی پر بایزید کی قبر ہے اس کے پانچ بیٹے تھے شیخ عمر، کمال الدین، خیر الدین، جلال الدین اور نور الدین اور ایک بیٹی تھی جس کا نام کمال خاتون تھا بایزید کے بعد شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا پیر روشن کے جتنے اصحاب تھے وہ اس کے پاس جمع ہو گئے کچھ دنوں کے بعد شیخ عمر کا اور یوسف زئی کا بگاڑ ہو گیا یوسف زئی قبیلہ کے پیشوا اخون درویزہ تھے یوسف زئی ایک جگہ جمع ہو گئے دریائے سندھ کے کنارے اپنے مخالفوں پر حملہ کیا اس لڑائی میں شیخ عمر اور اس کے اکثر ساتھی کام آئے ان میں سے دو شخصیتوں کو یوسف زئی نے آگ میں بھی جلا دیا اور اس معرکہ میں شیخ عمر کا بھائی خیر الدین مارا گیا۔ نور الدین میدان جنگ سے نکل کر بھاگ گیا ہشت نگر کے گوجروں نے اس کا بھی کام تمام کر دیا اور جلال الدین یوسف زئی قبیلہ کے ہاتھوں آ کر قید ہوا اکبر بادشاہ نے اس کو مع تمام متعلقین کے یوسف زئی قبیلہ سے لے کر رہا کر دیا اور تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ جلالہ چودہ برس کی عمر میں اکبر کے دربار میں آیا تھا کچھ دنوں کے بعد بھاگ کر تیراہ کے پہاڑوں میں گھس کر رہزنی جاری کر دی قافلوں کو لوٹنے لگا راجہ مان سنگھ اور اس کی مدد کو دوسرے افسران شاہی پہاڑوں میں جلال الدین سے لڑنے کو ۹۹۴ھ

میں رہ گئے مگر وہ مغلوب نہ ہو سکا اسے اکبر بادشاہ جلالہ کہا کرتا تھا کابل اور پشاور کا راستہ اس وقت بھی محفوظ نہ رہا کمال الدین اس کا بھائی پکڑا گیا اور اکبر نے دم واپسی تک اس کو قید رکھا چند لڑائیوں کے بعد جب راجہ مان سنگھ نے زیادہ تعاقب کیا تو جلالہ غزنی کی طرف بھاگ گیا اور وہاں قوم ہزارہ کے ہاتھ سے قتل ہوا اس کا سر اکبر کے حضور میں بھیجا گیا اکبر نامے کی جلد سوم میں حالات ۳۲ و ۳۳ جلوس اکبری کے ضمن میں اس معرکے کو ذکر کیا ہے جب جلالہ مارا گیا تو احداد بن شیخ عمر بن بایزید کو خلافت ملی یہ بھی اپنے اسلاف کے طریقہ کا بڑا پابند تھا جو کچھ مال جہاد سے ملتا اسے بانٹ دیتا اور خمس بیت المال میں جمع کرتا اور پھر ضرورت کے وقت اسے غازیوں میں تقسیم کرتا جو مسلمان اس طریقہ کے پابند نہ ہوتے ان پر جہاد کرنا جائز جانتا تھا۔ ۱۰۳۵ھ میں جہانگیر کے لشکر کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے معتقد کہتے ہیں کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اسی احداد کی شان میں ہے ہزاروں افغان اس کے مرید تھے اور اس کو احد کہتے تھے پھر اس کا بیٹا عبدالقادر اس کا قائم مقام ہوا اور یہ شاہ جہان کے دربار میں حاضر ہو کر امرائے شاہ جہانی میں داخل ہو گیا اور ۱۰۴۳ھ میں پشاور میں مر گیا جلالہ کا بیٹا الہداد نامی رشید خانی خطاب اور منصب چار

Marfat.com

ہزاری تک سرفراز ہوکر ۱۰۵۸ھ میں دکن میں فوت ہوااور مؤین میں مدفون ہوا یہ قصبہ اسی کا بسایا ہوا شمس آباد کے قریب ہے۔(مذاہب الاسلام صفحہ ۵۷۶ تا ۵۸۲)

ایسا ہی حال ترجمہ تاریخ فرخ آباد مؤلفہ ولیم آرون میں بھی نقل کیا گیا ہے جس کا جی چاہتا ہو پڑھ سکتا ہے مذکورہ بالا بیان مولوی نجم الغنی خان رام پوری کا تھا اب ائمہ تلبیس یا غارتگران ایمان سے بایزید کے متعلق تحقیق پیش خدمت ہے اس کتاب میں ان مشہور دجالوں کے سوانح حیات ہیں جنہوں نے عہد رسالت سے لے کر آج تک الوہیت، نبوت، مسیحیت، مہدویت اور اس قسم کے دوسرے جھوٹے دعوے کر کے ملت حنفی میں رخنہ اندازیاں کیں اور اسلام کے حق میں مارہائے آستین ثابت ہوئے اور اس کتاب کو خاکسار ابوالقاسم رفیق دلاوری نے دارالتصنیف لاہور کے لئے مدون کیا۔

اس کتاب کے باب ۵۵ بایزید روشن جالندھری کا عنوان ہے۔عنوان کے نیچے وہ لکھتے ہیں بایزید ابن عبداللہ انصاری ۹۳۱ھ میں بمقام جالندھر (پنجاب) پیدا ہوا نبوت کا مدعی تھا کہتا تھا کہ جبرائیل امین میرے پاس رب العالمین کی طرف سے پیغام لاتے ہیں اور میں خالق کون و مکان کو اپنی دونوں ظاہری آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور بلاتوسل

Marfat.com

جبرائیل بھی خدا سے بالمشافہ گفتگو کرتا ہوں بایزید نے اپنا لقب روشن پیر رکھا تھا ایک دفعہ کہنے لگا کہ مجھے غیب سے ندا ہوتی ہے کہ تمہیں سب لوگ روشن پیر کہا کریں چنانچہ اس کے پیرا سے ہمیشہ اسی لقب سے یاد کرتے تھے مگر عامتہ المسلمین میں وہ تارک پیر کے نام سے شہرت رکھتا تھا بایزید صاحب تصانیف تھا بہت سی کتابیں عربی فارسی، ہندی اور پشتو میں مدون کیں اس کی ایک کتاب کا نام خیر البیان ہے جسے عربی، فارسی، ہندی، پشتو، چار زبانوں میں لکھا تھا کہتا تھا کہ خیر البیان کلام الٰہی ہے اس میں صرف وہی باتیں ہیں جو رب العالمین نے مجھے مخاطب کر کے کہیں اسی بناء پر اس کے پیرو اس کے صحیفہ الٰہی ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے اس کی ایک اور کتاب کا نام حال نامہ تھا اس میں اپنے سوانح حیات قلم بند کئے تھے بایزید کلام الٰہی کے حقائق و معارف بیان کرنے میں ید طولیٰ تھا اور لوگوں پر اس کے تبحر علمی کا سکہ جما ہوا تھا اس کے دعویٰ نبوت سے پیشتر مرزا محمد حکیم خلف ہمایون بادشاہ صوبہ دار کابل نے اپنے دربار میں علماء سے اس کا مناظرہ کرایا فقہائے کابل جو علوم عقلیہ سے بالکل عاری تھے روایتوں کے اسلحہ سے مسلح ہو کر مقابلہ کو آئے مگر بایزید کے مقابلہ میں محض منقولات سے کام کیا چلتا تھا علماء نے رک اٹھائی اور صوبہ دار اس کی خوبی تقریر اور

Marfat.com

زور کلام کی وجہ سے معتقد ہوگیا۔ (آئینہ تلبیس صفحہ ۳۵۶)
مؤلف آگے لکھتے ہیں کہ آپکے اقرباء میں سے خواجہ اسماعیل نام ایک صوفی جالندھر میں مسند ارشاد پر متمکن تھا بہت لوگوں نے اس کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل کیا بایزید نے بھی اس کے حلقہ مریدین میں داخل ہونے کا قصد کیا مگر اس کا باپ عبداللہ مانع ہوا اور کہنے لگا میرے لئے یہ ننگ و عار ہے کہ تم اپنے ہی خویشوں میں سے ایک فرومایہ شخص کے ہاتھ پر بیعت کرو بہتر ہے کہ ملتان جاکر شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کی اولاد میں سے کسی کو اپنا ہادی بناؤ بایزید کہنے لگا کہ شیخی اور بزرگی کوئی موروثی چیز نہیں ہے غرض یہ کہ کہیں بھی مرید نہ ہوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان نے اس پر پنجہ مارا اور تقدس کے دوسرے دکانداروں کی طرح اس کو اپنے حلقہ ارادت میں داخلہ کرلیا اس کے عربی الہام دبستان مذاہب میں درج ہیں جو صاحب ان کو دیکھنا چاہے اس کتاب مذکورہ کی طرف رجوع کریں۔ (آئینہ تلبیس صفحہ ۳۵۶) یہی مؤلف مزید لکھتے ہیں جس طرح ابلیس ہمارے مرزا غلام احمد صاحب کو اپنی نورانی شکل دکھایا کرتا تھا اور یہ بے چارے اس کو اپنا معبود برحق کہا کرتے تھے اسی طرح بایزید بھی ابلیس کے رخ انور کے شرف دیدار سے مشرف ہوکر اس کو (معاذ اللہ) خدائے

Marfat.com

برتر سمجھ بیٹھا تھا چنانچہ اسی ادعا و یقین کی بناء پر لوگوں سے یہ
سوال کیا کرتا تھا کہ تم لوگ کلمہ شہادت کس طرح پڑھتے ہو وہ
کہتے اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا پرستش کے لائق کوئی نہیں تو وہ کہتا کہ جس کسی نے خدا کو
دیکھا اور پہنچا نا نہیں وہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی سچا معبود نہیں تو وہ اپنے قول میں جھوٹا ہے کیونکہ جو
شخص خدا کو نہیں دیکھتا وہ اس کو پہنچانتا بھی نہیں مولانا زکریا
نام ایک سرحدی عالم نے بایزید سے کہا کہ تمہیں کشف القلوب
کا دعویٰ ہے بتاؤ اس وقت میرے دل میں کیا ہے بایزید نے
ملحدانہ عیاری سے کام لے کر جواب دیا کہ میں تو یقیناً کاشف
قلوب ہوا اور لوگوں کے خواطر وتخیلات سے آگاہ ہوں لیکن
تمہارے اندر تو دل ہی نہیں ہے اگر تمہارے اندر دل موجود
ہوتا تو میں ضرور اس کی اطلاع دیتا مولانا زکریا نے کہا کہ اس
کا فیصلہ آسان ہے یہ قوم کے لوگ سن رہے ہیں تم مجھے قتل کر دو
اگر میرے سینے میں دل برآمد ہوا تو پھر لوگ تمہیں بھی ہلاک
کر دیں گے بایزید کہنے لگا کہ یہ دل جس کو تم دل سمجھ رہے ہو یہ
تو گائے بکری اور کتے میں بھی موجود ہے دل سے مراد
گوشت کا ٹکڑا نہیں دل اور چیز ہے چنانچہ رسول عربی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ

Marfat.com

اَلْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ مگر بایزید کا یہ بیان بالکل لغو ہے دل وہی گوشت کا لوتھڑا ہے جو صوفیائے کرام کی اصطلاح میں لطیفہ قلب کہلاتا ہے اور حدیث صحیح میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جس اسی کی اصلاح ہو جائے تو سارے جسم کی اصلاح ہوتی ہے اور جب اس میں فساد رونما ہو تو سارا جسم فاسد ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ یہ دل ہے۔ حضرات صوفیہ طرح طرح کے افکار و اشغال سے اسی قلب کی اصلاح میں کوشاں رہتے ہیں جب یہ اصلاح پذیر ہو جاتا ہے تو اس پر تجلیات الٰہیہ کا ورود ہوتا ہے اور دل معرفت الٰہی کے نور سے جگمگا اٹھتا ہے۔

اسی دل کی آنکھوں سے اہل اللہ خدائے بیچون کو بے کیف دیکھتے ہیں اسی دل پر خواطر و خیالات اسی طرح موجزن رہتے ہیں جس طرح سطح آب پر لہریں اٹھتی ہیں چونکہ بایزید نے جیسا کہ دجالوں کا عام شعار ہے اس سوال کو باتوں ہی میں اڑا دیا مومن کے دل کے عرش سے زیادہ بڑے اور کرسی سے زیادہ وسیع ہونے کا مقولہ جو بایزید نے خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا تو یہ محض افترا ہے یہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو ارشاد گرامی نہیں البتہ ممکن ہے کہ کسی صوفی کا قول ہو اس کے بعد مولانا ذکریا نے کہا کہ تمہیں کشف

Marfat.com

القبور کا دعویٰ ہے ہم لوگ قبرستان جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کوئی مردہ تم سے ہم کلام ہوتا ہے اس نے کہا کہ ہاں وہ مجھ سے ہم کلام ہوگا لیکن تم اس کو نہیں سنو گے اگر تم سن سکتے تو میں تمہیں کبھی کیوں کہتا اس جواب پر لوگ کہنے لگے کہ پھر لوگ کس طرح یقین کریں گے کہ تم حق پرست ہو بایزید بولا کہ تم میں سے ایک شخص جو سب سے بہتر اور فاضل ہو وہ میرے پاس رہے اور میرے آئین کے مواقف عبادت و ریاضت بجا لائے اگر اسے کچھ نفع ہوا تو پھر میرا مرید ہو جائے۔ ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس قسم کی ایک مضحکہ خیز شرط پیش کی تھی کہ جو کوئی میرا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے وہ قادیان آئے اور نہایت حسن و اعتقاد سے ایک سال قادیان میں رہے اس کے بعد میں معجزہ دکھاؤں گا۔ ملک مرزا نام ایک شخص بایزید سے کہنے لگا کہ اے بایزید لغو بیانی سے باز آجاؤ اور مسلمانوں کو گمراہ اور کافر نہ بناؤ اگر کوئی تمہارے پیروی کرے تو بھی اس کو اختیار ہے اور اگر نہ کرے تب بھی اس کو اختیار ہے بایزید بولا کہ اگر کسی مکان میں جانے کا ایک ہی راستہ ہو بہت سے آدمی اس میں سو رہے ہو اور اس گھر کو آگ لگ جائے اچانک ان میں سے آدمی کی آنکھ کھل جائے کیا دوسروں کو بیدار کرے یا نہیں؟ لیکن یہ تمثیل صحیح نہیں تھی مسلمان تو پہلے سے

Marfat.com

بیدار تھے ان کو خواب گمراہی کا یہ مست بھلا کیونکہ بیدار کرسکتا تھا آں کس کہ خود گم است چہ ارہبری کند لوگوں نے کہا اے بایزید ! اگر حق تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے تو بلا تامل کہو کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں اور میں مہدی ہو لیکن مسلمانوں کو کافر اور گمراہ مت کہو۔ (آئمہ تلبیس صفحہ ۳۵۸) اسی کتاب میں آپ کے قبر کے متعلق لکھتے ہیں بایزید نے جب اکبر بادشاہ کے ساتھ لڑائی کی اور اس لڑائی میں اس کو شکست فاش ہوئی آپ نے دوبارہ از سرنو اکبر بادشاہ کے ساتھ لڑائی کے لئے اپنے آپ کو مشغول ہوا مگر عمر نے وفانہ کی اور موت کے فرشتہ نے پیام اجل سنایا افغانستان کے سلسلہ کوہ میں بھتہ پور کی پہاڑی پر اس کی قبر ہے۔ (آئمہ تلبیس ۳۵۹) اکبر بادشاہ کے ساتھ لڑائیاں بایزید نے لڑی ہیں ان تمام محاربات کی تفصیل اکبر نامہ اور منتخب التواریخ وغیرہ کتابوں میں موجود ہیں اور بایزید کے پوتوں میں سے ایک رحمداد تھا اور احداد کا ایک بیٹا عبدالقادر باپ کا جانشین ہوا لیکن اس نے ترک مخالفت کر کے سلطان شہاب الدین شاہ جہان کے دربار میں حاضر ہوا اور امرائے شاہ جہانی میں داخل ہوگیا جلالہ کا ایک بیٹا الھداد شاہ جہان بادشاہ کی طرف سے رشید خانی خطاب اور منصب چار ہزاری سے سرفراز ہوا (ائمہ

Marfat.com

تلبیس ۳۶۲)

ایسا ہی بیان دبستان مذاہب میں ص ۳۰۴ تا ۳۱۱ میں ذکر ہے۔

ادوار خمسہ پشتو زبان میں مولانا عبدالحنان ابن مولانا حمید گل سکنہ غلامان نے ایک رسالہ مرتب کیا ہے اور اس رسالہ پر علامہ قاضی حبیب الحق پرمولی نے حاشیہ مرتب کیا ہے اسی کتاب میں مؤلف لکھتے ہیں '' دویم دور یعنی په لسمه صدی ہجری کے بایزید نومے یو سڑے پیدا شه چه دے عبدالله وزیر ستانی زوی وو پلار ئے عالم باعمل وو بایزید هم ذی علم سڑے وو اور پیر شانته جوڑ شوے وو خو عقائد خراب شو گویا کے ابن تیمیه په لار روان شو اور ریاست ئے هم قائم کڑے وو او په سهر ئے دا خط لیکلے وو سبحان الملك الهادی جدا کرو نورازناری هادی المضلین بایزید الانصاری سه کتابونه ئے هم جوڑ کڑی دی لکه خیر البیان اورصراط التوحید په دے کے ورسره ارزانی شاعر هم مدد کڑے وو زکه چه د

Marfat.com

هغه هم عقیده وه نو هر کله چه د بایزید عقیده قولا عملاً ظاهره شوه نو سید علی ترمذی (پیر بابا رحمته الله د بونیر) ورسره مقابله او کړه مناظرے هم اوشوے اور جنگ هم اوشو۔ اخر اخون درویزه بن گدائی بابا رحمته الله علیه چه د پیر بابا ماذون وو ورسره هم مقابله اوکړه په عالم کے رسوا شو او د یوسف زونه وتختیده (فرار شه) او په پیر تاریك مشهور شه اخون درویزه د دین اسلام خه خدمت کړے دے حنفی المذهب وو تذکره ، مخزن ، ارشاد الطالبین ، ارشاد المریدین وغیره ډیره تصنیفات کړی وو افسوس د اخون صاحب نایاب کتابونه نه رائج کوی اور د بایزید هغه خرافاتو ته ترویج ورکوی اخون صاحب پیخاور ته قریب دفن دے دهغه په ۱۰۴۸ھ کے شوے دے .

ترجمہ :۔ دور ثانی عنوان کے تحت صاحب مولف لکھتے ہیں دوسرا دور دسویں صدی ہجری کا ہے اس میں بازیا یا بایزید

Marfat.com

نامی ایک شخص پیدا ہوا جو عبداللہ وزیرستان کا بیٹا تھا اس کا والد ایک عالم باعمل تھا بایزید بھی ایک ذی علم شخص تھا اور پیر بنا ہوا تھا لیکن ان کی عقائد خراب ہوئے گویا وہ ابن تیمیہ کے راستہ پر چل پڑے اور ریاست بھی قائم کیا اور مہر پر یہ لکھا تھا سبحان الملک الھادی جدا کرد نور از ناری ھاد المضلین بایزید انصاری۔ کچھ کتابیں بھی تالیف کیں جو خیر البیان اور صراط التوحید ہیں اس عقیدہ میں ارزانی شاعر نے بھی اس کی مدد کی اس لئے کہ اس کا بھی یہی عقیدہ تھا جب بایزید کا قولاً وعملاً عقیدہ ظاہر ہوا تو پیر بابا سید علی ترمذی نے اس کے ساتھ مقابلہ کیا اور مناظرے بھی کیے اور لڑائی بھی ہوئی آخر حضرت اخون درویزہ بابا بن گدائی جو پیر بابا کا ماذون تھا بھی مقابلہ کیا اور پیر تاریک رسوا ہوا اور یوسف زئی سے بھاگ گیا اور پیر تاریک کے نام سے مشہور ہوا حضرت اخون درویزہ بابا نے دین کی خدمت کی ہے اور حنفی المذہب تھا تذکرہ ومخزن الاسلام، ارشاد الطالبین، ارشاد المریدین وغیرہ تصانیف کی ہیں لیکن افسوس حضرت اخون درویزہ صاحب کی نایاب کتابیں کوئی شائع نہیں کرتے اور بایزید کے خرافات کو ترویج دیتے ہیں اور اخون صاحب پشاور کے قریب دفن ہے آپ کی وفات ۱۰۴۸ھ میں ہوئی ہے۔ (ادوار خمسہ صفحہ ۲)

Marfat.com

میاں عبدالرشید حضرت اخون درویزہ بابا کا نواسہ ہے اور ایک صاحب حال فقیر بھی تھا قریب وقت میں اس کا وصال ہوا ہے آپ کانجو کے رہنے والے تھے اور شاہدرہ مینگورہ میں سکونت پذیر تھے آپ نے ایک تذکرہ لکھی ہے جس کا نام تذکرہ علماء کبار و مشائخ عظام صوبہ سرحد ہے آپ نے اس سلسلہ میں جو تاریخی واقعات اکٹھی کی ہیں اس کے لئے دور دراز علاقوں کا سفر کیا یہ پشتو زبان میں ہے آپ نے اس کتاب میں پیر بابا اور اخون درویزہ بابا کے شجرے اور سوانح عمری پر بحث کی ہے اور دونوں بزرگ ہستیوں کے نسب نامے بھی لکھے ہیں اور ان کے نواسوں کے نسب نامے اور شجرے درج کئے ہیں آپ نے بھی بایزید انصاری کے لئے ایک باب مرتب کی ہے اس کتاب میں لکھتے ہیں بیا ورته خپل والد صاحب یو پیراوخوده چه لاڑ شه اور دغه پیر صاحب نه بیعت اوکڑه اور د طریقت علم ترے حاصل کڑه مگر پیر روخان د خپل والد صاحب خبره او نه منله لکه د نوح علیه السلام د زوی کنعان په شان د خپل پلار د حکم نه باغی شو په سیاست تجارت ورپسے شو. د دین اسلام پر خرابئ پسے شو پلار ئے ترے د بے

دینی په وجه بیزاره شو د کفر په وجه ئے په
چاړه اووهه چه مړ شی مگر مړ نه شو بیا جوړ
شو خپل والد صاحب داخپل زوی عاق کړه د
خپل علاقے نه ئے جلاوطن کړه جلال آباد
ننگرهار ته لاړ خو مگر هلته کامیاب نه شو د
جلال آباد نه پیخور علاقے ته راغلو او په
ظاهری شکل شباهت ئے زان او خپل ذاتی
اقتدار د پاره د مذهب په نوم اور مغل پختون
په نامه په پختونخواه کے دننه تحریف شروع
کړه. پختانه خپل دوه رونړه ئے په خپل کور
کے د یو بل نه مخالف کړو اور د یو بل سره په
جنگولو ورو ستو. (تذکرہ علماء کبارو مشائخ صفحہ ٦٢)
ترجمہ :۔ پھر والد صاحب نے اس کو ایک پیر کے متعلق
بتایا کہ جاؤ اور اس سے بیعت کرلو اور طریقت کا علم اس سے
حاصل کرلو مگر پیر روشن نے اپنے والد کی بات نہ مانی اور نوح
علیہ السلام کے بیٹے کنعان کی طرح اپنے والد کے حکم سے باغی
ہوئے اس نے سیاست اور تجارت شروع کی اور دین اسلام
کی خرابی کے درپے ہوا اور والد صاحب اس کے بے دینی کی
وجہ سے بیزار ہوئے کہ یہ کافر ہو گیا تو اس نے چھری سے مارا

Marfat.com

مگر ہلاک نہ ہوا اور بچ گیا والد صاحب نے اس کو عاق کیا اور اپنے علاقے سے جلاوطن کرایا پھر وہ جلال آباد وننگرہار چلا گیا مگر وہاں کامیاب نہ ہو سکا پھر جلال آباذ سے پشاور کو واپس آیا ظاہری شکل و شباہت سے اپنے آپ کو پیر ظاہر کرتا تھا دین اور دنیا کی خرابی اور شر و فساد کا پوشیدہ پروگرام اپنے ذاتی اقتدار اور ہوس کی غرض سے مغل و پشتون کے نام سے پشتونخواہ کے آڑ میں اندر سے تخریب شروع کیا اور ایک دوسرے سے جنگ اور لڑائی کی آگ بھڑکائی۔ اس فتنہ کے مٹانے کے لئے حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ باباؒ نے پیر تاریک کا فتنے کی آگ کو بجھایا یہی میاں عبدالرشید باچا اپنی کتاب تذکرہ کبار علماء و مشائخ میں حضرت اخون بابا کی وفات کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ د پیر روخان مریدانون په اخون درویزه صاحب پسے داسے سازش جوړ کړه چه د پیخور په خار کے. د پیر روخان یو خلیفه ماذونه زنانه مریده وه هغے زنانه پیرے اخون درویزه بابا د غرمے د روټی دعوت ورکړه روټی له ئے راوست په طعام کے ورته زهر واچول چه هغه هغه روټی اوخوړه عین د نماسپخین د مونز په وخت کے وفات

شو یعنی د زهرو ورکولو په اثر شهید شو۔
(تذکرہ کبار علماء ومشائخ صفحہ ۸۷)
ترجمہ :۔ پیر روشن کے مریدو نے حضرت اخون درویزہ کے لئے ایسی سازش بنائی کہ پیر روشن کی ایک مریدنی جو اس کی خلیفہ اور ماذون تھی پشاور میں ان کے ذریعہ آپ کو کھانے کی دعوت دی اور کھانے میں زہر ملایا حضرت اخون درویزہ باباؒ نے کھایا تو اس زہر کے اثر سے عین نماز ظہر کے وقت اس دارفانی سے وصال فرماگئے اور شہید ہوئے۔ سرن زیب خان سواتی لیوڑی کا باشندہ ہے آپ نے اپنے علاقہ سوات کی تاریخ مرتب کی اور اس کا نام تاریخ سوات رکھا اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں۔ پیر روشن دعقیدے تناسخ قائل وواو دا عقیدہ د اسلام د اساس مخالفہ عقیدہ وہ (تاریخ سوات صفحہ ۶۵) پیر روشن عقیدہ تناسخ کا قائل تھا اور یہ عقیدہ اسلام کی بنیاد سے مخالف تھا۔ آگے مزید لکھتے ہیں پیر بابا صاحب او اخون درویزہ صاحب دواڑہ مخلصانہ جدوجہد نہ روستو د پیر روخان دعمل تناسخ تحریک اور عقیدے لہ شکست ورکڑہ او پہ دے شان پختون قام دیوکافرانہ ھندوانی عقیدے د چپلو نہ بچ شو پختون قام بہ د پیر بابا صاحب دا احسان ہمیشہ یاد ہ وی پہ ۱۵۸۸ء کے پیر روشن یوزغم پلے زڑہ پہ تیراہ کی وفات شو۔

Marfat.com

(تاریخ سوات صفحہ ۷) پیر بابا اور اخون درویزہ بابا رحمۃ اللہ دونوں کے مخلصانہ جدوجہد کے بعد پیر روشن کے عمل تناسخ تحریک اور عقیدے کو شکست دے دی اس طرح پشتون قوم ایک کافرانہ ہندوانہ عقیدے اپنانے سے بچ گئی پشتون قوم پیر بابا کا یہ احسان ہمیشہ کے لئے یاد رکھے گی اور ۱۵۸۸ء میں پیر روشن ایک دل شکستہ تیراہ کے علاقہ میں وفات پا گئے۔ تاریخ سوات کے مؤلف نے آپ کی وفات تیراہ بتایا اور اسی علاقہ میں دفن ہوا تذکرہ کبار نے کوئی خاص جگہ نہیں بتائی اور مذاہب الاسلام نے بھتہ پور افغانستان بتایا ہے کہ پیر روشن کا قبر وہاں ہے اس طرح ائمہ تلبیس نے بھی آپ کا قبر بھتہ پور افغانستان بتایا ہے۔ پیر روخان کتاب کے مقدمہ نویس نے جو پیر بابا کے دربار جاکر وہاں سے متاثر ہوکر جو شعر کہا ہے۔

د روخان قبر په خپل وطن کې ورك دے
پیر بابا ته د کعبے غوندے سجدے کڑی

اس شعر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پیر روشن کا قبر کہی بھی نہیں ہے یہ پیر روشن کا آخری کرامت ہے کہ اس کے قبر کا نام و نشان بھی نہیں ہے کہ لوگ وہاں جاکر اس کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

Marfat.com

محمد آصف خان نے تاریخ ریاست میں بھی لکھا ہے کہ پیر روشن تیراہ میں وفات پا گئے۔ (تاریخ ریاست سوات صفحہ ۵۸)

خوشحال خان خٹک پیر روشن کے متعلق ارمغان میں کہتے ہیں۔

نفس مے آفرید دے هیح غم نه لری د دین
لگ فکر ئے خه دے ڈیر دے بدو وته شین
زه درویزه غوندے ایمان خائمه ودته
دے د پیر روخان غوندے د کفر کا تلقین
کوم ساعت چه پیر روخان فساد بنیاد کڑه
افریدو ورسره ٹینگ کار د فساد کڑه
آفریدی اورکزی بخره د روخان شو
شپه او ورځ د وی په فساد باندے روان شو

ترجمہ:۔ میری نفس آفریدی ہے اور دین کا کوئی غم نہیں رکھتا۔ تھوڑی فکر بہتر ہے اور زیادہ بدی کے لئے ہے میں درویزہ کی طرح اس کو ایمان سکھاتا ہوں اور یہ پیر روشن کی طرح کفر کی تلقین کرتا ہے۔

Marfat.com

افریدی اورکزی روشنایان کا حصہ ہوا رات اور دن یہ فساد کے لئے رواں دواں ہے۔ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اپنی طویل زندگی میں بہت سے پیران باطلہ اور دعویٰ کرنے والوں کے ساتھ حق کی خاطر مناظرے اور بحثیں کی ہیں اور اس سلسلہ میں بہت تکالیف برداشت کرنا پڑا ان پیران میں سے ایک بڑا پیر بایزید انصاری تھا۔ بایزید انصاری کی حالات ہم نے پیش کیں یہ کم علم بہت ذہین تھا لیکن اس کا کوئی مرشد نہ تھا اور خود اپنے آپ کو تصوف میں ایک خاص مقام کا دعویٰ دار تھا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بہت سی ریاضتوں کی وجہ سے اس کی منہ مین سے ایسی باتیں بھی شامل تھیں کہ وہ شریعت کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتی اور علماء کی نظر میں وہ بے دینی کی باتیں تھیں اگر بایزید اپنے ہم خیال کے دائرہ میں رہتے تو ہوسکتا ہے کہ کسی کی نظر اور دھیان اس طرف نہ لگتا لیکن بایزید کے خیال میں آپ کی باتوں پر یقین ہر ایک پر فرض تھا اور اس نے اس فرض کی تبلیغ شروع کی اور اپنے پیغام کو ہر ایک تک پہنچانا چاہتا تھا ان میں سے حضرت پیر بابا اور اخون درویزہ باباؒ بھی تھے یہ دونوں بزرگ ہشت نگر آئے اور بعض مسائل پر بحث اور مناظرے بھی کیے تو بحث و مناظرہ میں بایزید کی باتیں اور بھی واضح

Marfat.com

ہوگئی تو حضرت اخون درویزہ بابا نے پکا ارادہ کیا کہ بایزید کی تعلیم گمراہی کی تعلیم ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی گمراہی سے بچانا چاہیئے پھر آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعہ جتنا ہوسکتا تھا مسلمانوں کو ان کی گمراہی کافی حد تک ختم کیا۔ شاید کہ یہ بات ختم ہوتی لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا کہ بایزید کے مرنے کے کچھ مدت بعد ان کی اولاد اور مریدوں نے اپنا سلسلہ وسیع کرنا چاہا اور اس کو سیاسی رنگ بھی دیا اور کافی حد تک اس کو کامیاب بنایا اور ان کے خلوص نے تاریخ میں ایک اہم مقام بنایا اور اس کے ساتھ بایزید کا نام بھی زندہ ہوا اگرچہ بایزید کی کتابوں میں اور آپ کے مریدوں اور خلفاء کے اشعاروں میں اس سیاسی تحریک کا کوئی نام نہیں لیکن یہ لڑائی انہوں نے شروع کی تھی اور یہ بایزید کی اولاد تھی اور یہ مرید بھی ان کے تھے اور تاریخ ان کے نام نہیں بھلا سکتے۔ پٹھانوں میں قومیت کا احساس جب پیدا ہوا اور اپنے بزرگوں کی تلاش شروع کی اور پشتون ولی کے راستہ میں بہتے ہوئے خون اس نام کے ارد گرد گھیرا ڈال دیا تھا تو اس کی اولاد کی قربانی لوگ دیکھتے اور ان کی ہمت اور جرات دیکھتے تو اس کے پیچھے اس کا نام چمکتا تھا۔ لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ مغل کی حکومت بہت وسیع تھی افغانستان سے لے کر ہندوستان تک تمام حکومت کے مالک

Marfat.com

تھے اگر یوسف زئی قوم کو اس نے مغلوں کے خلاف بھڑکایا تو یہ خسارہ کسی کا تھا نتیجہ صاف معلوم تھا کہ یوسفزئی قوم کو نقصان پہنچتا اور کافی زیادہ نقصان مغلوں کی مخالفت سے یوسف زئی قوم کو ہوا یہ بات تو اپنی جگہ پر ہے کہ خیرالبیان بایزید انصاری کی تعلیمات کی بنیادی کتاب ہے اور اس نے اپنی اولاد اور خلفاء کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا تھا اور بایزید کے مرنے کے بعد بھی یہ کتاب ایک مقدس کتابوں میں شمار تھی معتقدین اپنے پاس رکھتے اور پڑھتے تھے حالنامہ صفحہ ۳۴۱ میں بھی اس طرح درج ہے۔ اس میں بایزید کی تعلیمات اصلی رنگ میں موجود ہے فقیر یہ بتا دے گا کہ بایزید انصاری کے متعلق حضرت اخون درویزہ بابا کس حد تک سچے تھے حضرت اخون درویزہ بابا جن باتوں کی وجہ سے بایزید کو گمراہ کہتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

(۱) کہ بایزید خیرالبیان کو ایک الہامی کتاب مانتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مجھ پر ایسی نازل ہوئی جس طرح حضور علیہ الصلواۃ والسلام پر قرآن مقدس نازل ہوا ہے۔

(۲) بغیر پیر کامل کے اللہ تک رسائی نہیں اور وہ پیر کامل میں ہوں اور میری اقتداء ضروری ہے میں تمہارا سب کچھ ہوں۔

(۳) اس دنیا میں جو کچھ ہیں وہ اللہ ہے۔

Marfat.com

(۴) لوگوں شریعت کے نام سے دعوت دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ شریعت کے آگے طریقت ہے۔ اس کو پہچاناہے اس نے درجے بنائے ہیں اور کہتے ہیں کہ آٹھویں درجہ میں حلال وحرام سے تم فارغ ہو جاؤ گے اب تمہارے ذمہ شریعت کے احکام پورا کرنا نہیں ہے۔

(۵) قیامت اور حشر نہیں ہے اور روح دوبارہ اس دنیا میں آئے گی اگر مجھے خوش رکھا تو آدمی کے شکل ہوں گے اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کتے کی شکل میں رہو گے۔

خیر البیان میں کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جو بایزید کے خیال میں وہ ہر کسی کو دکھانے کے قابل نہیں وہ لکھتے ہیں

ولے سکارہ نہ کہ زما پٹ داغا فلان رواده زما وینا او چادہ پہ یگانہ روانہ دہ پہ مشرکان آدمیان کَانَ اللّٰهُ سَاتِراً عَلِيْمٌ بیان دے پہ قرآن اِسْتُرْ ذَهَبَكَ وَ ذِهَابَكَ وَ مَذْهَبَكَ نبی وئیلی دی علیہ السلام (خیر البیان صفحہ ۲۷۸) ۔

ظاہر نہ کرے میرے پوشیدہ راز کو یہ غافل میرا یہ کہنا عاقل لوگوں کے لئے جائز ہے اور مشرک لوگوں کے لئے جائز نہیں یہ قرآن میں بھی ہے بے شک اللہ پردہ پوش اور جاننے والا ہے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے سونے کو

Marfat.com

پوشیدہ رکھو اور جانے کو اور مذہب کو۔

ایسی باتیں اس اشارو میں لکھی ہیں اور اکثر وہ بھی عربی زبان میں ہیں اور عربی کے ایسے جملے پشتو کے ساتھ برابری نہیں رکھتے اور ایسی حدیث یا آیت بے ربط اور بے معنی لگتا ہے کیونکہ موضوع کچھ اور ہوتا ہے اور دلیل کچھ اور لیکن بایزید کا دین ان تمام میں پوشیدہ ہے اور ان کی اولاد میں احداد بہت زیادہ ممتاز جانا جاتا تھا۔ (حالنامہ صفحہ ۲۵۸) خیر البیان کے پڑھنے والوں کے لئے ایسی نکات کو زیادہ فکر ہونا چاہئے بایزید نے واضح الفاظ سے یہ نہیں لکھا کہ خیر البیان ایک آسمانی کتاب ہے وہ اس کتاب کو الہامی کتاب تصور کرتا ہے اور اس کو سورہ رحمان کے اوزان بہت پسند تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی کے ابتداء میں فرمایا تھا کہ مَا اَنَا بِقَارِئٍ کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔

بایزید نے بھی کہا کہ میں اُمّی ہوں (خیر البیان صفحہ ۱۷) دونوں یکساں معلوم ہوتے ہیں پھر بھی اس کتاب کے متعلق ان کے دعوے ایسے ہیں کہ ایک عالم کو شک میں ڈال سکتا ہے۔ کتاب کے ابتداء میں بایزید کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نشته په دا زمان پیر کامل بېرون له تا چه
وارث دا انبیائو ئے د ریختنی لار تخخن ئے ته

Marfat.com

باور کڑہ پہ دا کلام فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ فَاسْئَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَأُوْنَ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکَ لَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۔ بیان دے پہ قرآن مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ نَظِیْرٌ فِیْ اُمَّتِہٖ هر چه نبی وئیلی دی علیه السلام ۔ (خیر البیان صفحہ ۳۳) اس زمانہ میں بغیر آپ کے کوئی دوسرا پیر کامل نہیں آپ تو وارث انبیاء سچے راستے پر لے جانے والے ہو اس کلام کو مانو اگر تم شک میں ہو جو تم پر ہم نے اتارا تو آپ سے پہلے والوں سے پوچھے جو کتاب پڑھتے ہیں بے شک حق تمہارے رب کی جانب سے آیا ہے تم شک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ یہ قرآن کا بیان ہے اور کوئی نبی نہیں مگر اس کا نظیر اس کی کرامت میں ضرور ہوتا ہے جو کچھ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ دونوں جگہوں میں یعنی مِمَّا اَنْزَلْنَا وَالْحَقُّ دونوں سے بغیر خیر البیان کے کیا ہوسکتا ہے۔ اگر امت میں نبی کا نظیر پیدا ہوسکتا ہے تو یقیناً اس پر وارد شدہ کتاب بھی قرآن کا نظیر ہوگی اور یہی بایزید کا عقیدہ ہے اور خیر البیان کی دوسری عبارت اس سے بھی زیادہ واضح ہے ته اووایه هغه سڑی ته چه باور نه کا پہ دا کلام چه راوڑی د خدایه بهتر له دغه کلام که یو یا

ست ریختنی ادمیان اَوْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ بیان دے په قرآن یُؤْمِنُوْنَ بِکِتَابِ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا بِکِتَابِ الْاَوْلِیَاءِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ جَاھِلُ الْاِنْسَانِ بَلْ یَحْسَبُوْنَہٗ کَلَامُ الْبَشَرِ اَنْ یَّقْرَاُہٗ بِاطِلٌ بِظَمَانٍ هادی وئیلی دی رحمته د خدی په ده دا کلام ۔ (خیر البیان صفحہ ۲۱۶) آپ اس شخص کو کہو جو کہ نہیں مانتا ہے اس کلام کو کہ اللہ سے زیادہ بہتر کلام کو لے آؤ کہ اگر تم اس دعوے پر سچے ہو اور اگر تم شک میں ہو اس پر جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے تو اس جیسا کوئی سورت لے آؤ یہ قرآن میں بیان ہوا ہے وہ ایمان لاتے ہیں انبیاء کی کتب پر نہ اولیاء کی کتب پر ہر زمان جاہل انسان ایمان لاتا ہے بلکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ بشر کا کلام ہے جو غلطی سے شک کی بنیاد پر پڑھے ہادی نے فرمایا ہے اللہ کی رحمت ہے آپ کے کلام پر۔ خیر البیان کا مذکورہ بالا دعویٰ بالکل قرآن کا دعویٰ ہے اور قرآن مجید کے علاوہ اس دعوے کا حق کسی کو نہیں خصوصاً ان الفاظ سے لے آؤ خدا سے اس کلام سے بہتر گویا یہ کلام اللہ سے نازل ہوا ہے اور اگر کوئی شک کرتا ہے تو خدا سے اس سے بہتر کلام لے آویں اس سے زیادہ کفر کرنے کا یہ دوسرا جملہ

Marfat.com

ہے کہ ہادی کا اپنے منہ سے یہ بیان ہے۔ یَحْسَبُوْنَ کَلَامَ الْبَشَرِ کہ یہ جاہل لوگ خیر البیان کو انسان کا کلام سمجھتے ہیں۔ اگر کسی کتاب کو کلام البشر جاننا جہل ہو تو بے شک علم وہی ہوگی جس کو کلام اللہ کہا جاتا ہے جو بات بایزید کہنا نہیں چاہتا وہ ہمارے زبان سے نکالنا چاہتا ہے بہر حال بات ایک ہے کہ خیر البیان اللہ سے لائی ہوئی کتاب ہے اور جو کوئی اس کو انسانی کلام کہتا ہے وہ جاہل ہے۔ اور صرف جاہل نہیں بلکہ سزا کا حقدار ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُوْرِثُ الْکِتَابَ بِاِرَادَتِہٖ عَلٰی عِبَادِہِ الْمُتَصَوِّفِیْنَ مَنْ آمَنَ بِہٖ وَ عَمِلَ بِہٖ وَجَدَھِدَایَۃً وَ مَعْرِفَۃً وَالرَّاحَۃً وَ مَنْ لَمْ آمَنَ بِہٖ وَلَمْ یَعْمَلُ بِہٖ وَجَدَضَلَالَۃً وَجَھِلُ عَقُوْبَۃً بِلَاظُلْمَانِ. ھادی وئیلی دی رحمت د خدای پہ دے دا کلام . (خیر البیان صفحہ ۲۶۴، ۲۹۵) بے شک اللہ کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنے صوفی بندوں کو کتاب دیتا ہے تو جس نے اس پر ایمان لایا اور اس پر عمل کیا اس نے ہدایت معرفت اور راحت پایا اور اگر کسی نے اس پر ایمان نہ لایا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس نے گمراہی اور جہل کی سزا پائی ہادی نے فرمایا ہے اللہ کی رحمت ہو اس کے کلام پر۔ عربی زبان کی غلطیاں ہم چھوڑ دیں گے خیر البیان کی عربی تمام کے تمام غلط

Marfat.com

ہے لِمَنْ آمَنَ وَ لَمْ آمَنَ الفاظ پر غور کرو کہ کیا یہ صحیح ہے خیر البیان پر صرف عمل ضروری نہیں بلکہ اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اور کسی ولی اپنے الہام کے متعلق ایسی بات نہیں کہی اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف الہام شدہ کتاب اور عطا شدہ بھی اور اس کتاب کی عربی بھی غلط ہو تو غلط الفاظوں پر ایمان لانا کس طرح صحیح ہوگا بلکہ اس پر ایمان لانا اور بھی غلط ہے۔ اور سخت کفر ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک پیر کامل وہ ہے جو شریعت مطہرہ کا پابند ہو اور سالکین اس پیر کامل کی رہنمائی میں سلوک کے وہ تمام منزل طے کریں گے اور پھر وہ سالک مرشد بنے گا تو لوگوں کے لئے رشد و ہدایت دکھانے اور بتانے کا اہل ہوگا اور پھر دوسرے لوگوں کو منزل مقصود تک پہنچانے کا اہل ہوگا تصوف کے اصطلاح میں پیر کامل حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وارث معلوم نبویہ ہوگا اور باطنی علوم سے لوگوں کو بہرہ ور کرے گا اور جب ایک سالک اس منزل تک پہنچے گا تو اس کا پیر اس کو خلافت سے نوازتا ہے اس کو ماذون بھی کہا جاتا ہے اور یہ نائب اور خلیفہ اپنے پیر و مرشد کا ہوتا ہے۔

حضرت پیران پیر شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ نے اللہ تک رسائی کے لئے سات مقامات بتائے ہیں پہلا مقام

Marfat.com

نفس امارہ کا ہے کہ انسان نفس امارہ کا مقابلہ کرے اور اس سرکش نفس کو اللہ کا مطیع بنائے دوسرا مقام نفس لوامہ کا ہے اس مقام کو جب انسان پہنچے گا تو وہ شیطانیت سے نکل کر حیوانیت میں داخل ہوتا کیونکہ کتا اور خنزیر نجس ہے لیکن ان جانوروں میں تکبر نہیں ہے پھر تیسرا مقام نفس ملہمہ کا ہے اس میں انسان حیوانیت سے نکلے گا اور انسانیت کے ادنیٰ درجے کو پہنچے گا پھر چوتھا مقام نفس مطمئنہ کا ہے اس مقام کے طے کرنے سے انسان کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور وہ خواب میں انبیاء و اولیاء کے مزارات کو مشاہدہ کرے گا پھر پانچواں مقام نفس راضیہ کا ہے وہ اللہ سے راضی ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے رضا برقضا ہوتا ہے پھر چھٹا مقام نفس مرضیہ کا ہے تو جب اللہ اس سے راضی ہوتا ہے تو یہ بھی اللہ سے راضی ہوتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں اس کے بعد ساتواں مقام نفس کاملہ کا ہے یعنی یہ اب پورا انسان ہے اور یہ وہ انسان ہے جو کامل عبد ہوگا اور اللہ کا نائب ہوگا اور یہ وہی انسان ہے جو اللہ پاک نے ملائک پر فخر کیا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ لیکن بایزید انصاری کے نزدیک پیر کامل وہ ہے جو سات درجوں سے نکل کر آگے

Marfat.com

مسکنت کے مقام پر ہوتا ہے اور یہ درجات اس نے خود ساختہ مقرر کی ہیں صوفیائے کرام کی کتب میں یہ نہیں پایا جاتا کہ مسکنت کا مقام تمام سے اوپر ہے جس کو پیر کامل کہا جاتا ہے۔ خیر البیان میں وہ لکھتا ہے مسکین ایک ہے اور ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ (خیر البیان صفحہ ۲۴۳) خیر البیان کے ابتدائی اوراق میں رقم طراز ہے عَامِیُوْنَ النَّاسَ مَرِیْضَۃٌ وَ شَیْخَ الْکَامِلِ طَبِیبۃ وَ ذِکْرُ الْخَفِیّ دَوَاءٌ مَنْ یُحِبُّ الذِّکْرَ الدَّائِم فَصِحَّۃَ مِنَ الْمَرَضِ وَ مَنْ شَکَّ بِہٖ فَقَدْ کَفَرَ نبی ویکلی دی علیہ السلام۔ خیر البیان صفحہ ۳۳) عام لوگ مریض ہیں اور شیخ کامل طبیب ہے اور ذکر خفی دوائی ہے جو ذکر سے ہمیشہ محبت رکھتا ہے تو وہ بیماری سے شفا یاب ہوگا اور جس نے اس میں شک کیا وہ کافر ہوا جب یہ کتاب خیر البیان الہامی کتاب ہو تو اس پر ایمان لانا فرض ہوگا تو کیا اللہ تعالیٰ عربی سے ناواقف تھا کہ بایزید کو ان الفاظ سے مخاطب کرتا عامیون عربی میں کونسا لغت ہے پھر صفت اور موصوف میں مطابقت ضروری ہے تو کیا موصوف ذکر ہوگا اور صفت مؤنث ہوگی پھر شیخ کامل مذکر ہے اور طبیبۃ مؤنث اس کے لئے طبیعت صفت آ سکتی ہے نہ کہ طبیعۃ پھر اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت بھی کیا حالانکہ

Marfat.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ (مشکواۃ) جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا اس کو چاہئے کہ اپنے لئے ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔ تو کیا یہ حدیث جہنمی ہونے بایزید کے لئے کافی نہیں اس خیرالبیان کے متعلق حضرت اخون درویزہ باباؒ تذکرہ الابرار میں لکھتے ہیں ایں ملعون کتاب را تصنیف کردہ بعضے کلمات اور ابزبان عربی بلا ادراک ترکیب و ترتیب جمع آوردہ ناموزون و ناموافق افتاد بحرے کہ طبائع اہل علم ازاں متنفر میگردد وآں را خیر البیان نام بردہ و چوں مملو از کفر و الحاد مشحون از افترا و فساد بودہ فقیر آن را شرالبیان نمیدہ و اگر خیرالبیان نامند ہم مناسب است۔ (تذکرۃ الابرار و الاشرار)

اس معلون نے ایک کتاب تصنیف کی اس میں بعض کلمات عربی بغیر ناواقفیت ترکیب نحوی اور ترتیب کے جمع کر دیئے ہیں اس کے بعض کلمات فارسی بعض افغانی اور بعض ہندی ہیں لیکن ان میں سے تمام کلمات اس حد تک ناموزوں اور ناموافق ہیں کہ ان سے اہل علم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور اسی کا نام خیرالبیان رکھا اور چونکہ وہ کفر والحاد اور افترا اور فساد سے بھری ہوتی ہے فقیر نے اس کا نام شرالبیان رکھا اور

Marfat.com

اگر خر البیان رکھا جائے تو بھی مناسب ہے۔ ہمارے علاقہ صوبہ سرحد میں ایک مذہبی فرقہ کا داعی ہے اس کا نام محمد طاہر ہے اور موضع پنج پیر کا رہنے والا ہے جو صوابی کے قریب ہے محمد طاہر صاحب مولانا نصیر الدین غور غشتوی کا شاگرد ہے اور حسین علی واں بھچران کا بھی لیکن اس پر زیادہ رنگ واں بھچران کے حسین علی کا ہے۔ حسین علی نے بھی ایک کتاب بلغتہ الحیر ان لکھی ہے اور اس کتاب میں اہل سنت کے عقائد کے خلاف اور فرقہ معتزلہ کی تائید میں زیادہ مسائل لکھی ہیں ابتداء میں مبشرات کے عنوان سے حضور انور صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہتک آمیز باتیں لکھی ہیں۔ درود شریف کے لئے واہ و شاباش الفاظ لکھے ہیں اور یہ بات اس نے ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی کے تحت لکھی ہے اور اس خیال کو افضل التراجم کے مؤلف نے ظاہر کیا ہے کیونکہ افضل التراجم محمد طاہر کا شاگرد ہے۔ محمد طاہر پنج پیر نے مشہور و منکور میں بایزید انصاری کو موحد اور اتباع سنت لکھا ہے وہ لکھتے ہیں" پہ ہر ملک او ہرہ زمانہ کے د توحید و سنت داعیان پہ دے ''طعونو او پہ رنگ رنگ تہمتونو باندے بدعتیانو اور مشرکانو ملایانو متہم کڑیدی خصوصا پہ پختنو کے عام حق

پرست په سخت تکلیفونو مبتلا شوی دی لکه بایزید بن عبدالله انصاری المولود ۹۳۲ھ المتوفی ۹۹۲ھ مصنف د صراط التوحید او خیر البیان دے چه دے داعی د توحید او سنت وو کتابونه ئے په دے گواه دی د زمانے باطل پرستو ملایانو د لاسه قتل شه او مال ئے تالا کڑے شه (منشور صفحہ ۷) ہر ملک اور ہر زمانہ میں توحید وسنت کے داعی رنگ رنگ کے الزامات اور تہمتیں بدعتی اور مشرک مولوی حضرات نے لگائے ہیں خصوصاً پشتونوں میں عام حق پرست سخت تکالیف میں مبتلا ہو گئے ہیں مثلاً بایزید انصاری پیدائش ۹۳۲ھ اور وفات ۹۹۲ھ ہے صراط التوحید اور خیر البیان کے مصنف ہے یہ توحید اور سنت کے داعی تھے کتابیں اس پر گواہ ہیں زمانہ کے باطل پرست مولوی حضرات کے ہاتھوں قتل ہوا اور مال اس کا لوٹا گیا۔

السیف المبیر علی اتباع ملا فنجفیر ایک کتاب ہے اس کتاب میں محمد طاہر کے ساتھ علماء اہل سنت نے جو مناظرے کئے ہیں ان تمام مناظروں کی تفصیل شائع کی ہے۔ یکم مئی ۱۹۶۵ء میں ڈاک بنگلہ میں مناظرہ مقرر ہوا اس مناظرہ کے لئے دور دراز علاقوں سے علماء تشریف لائے تھے ڈی سی

Marfat.com

صاحب کے سامنے مولانا حمد اللہ صاحب ڈاگئی اور محمد طاہر صاحب پنج پیر اور مولانا گل بادشاہ صاحب طورو مردان ثالثی کے لئے مقرر ہوا اس میں مختلف مسائل پیش ہوئے اور درمیان میں مولوی حمد اللہ صاحب ڈاگئی نے ڈی سی کے سامنے یہ کہا کہ تمہارے علاقہ میں کوئی شخصیت عرصہ دراز سے بزرگی میں مشہور رہوا ور لوگوں کا اس پر اعتماد ہو اور لوگ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھے آج ایک آدمی کھڑے ہو جائے اور اس بزرگ ہستی پر بدعتی اور نامناسب نسبتیں اس کی طرف منسوب کرے ان باتوں کو کون برداشت کرے گا اور اگر کوئی برداشت کر سکتا ہے لیکن میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اس طرح ایک آدمی عرصہ دراز سے لوگوں کے درمیان بدنام ہو اور لوگ حقارت کی نظر سے اس کو دیکھے اور اسے یہ کہے یہ موحد اور داعی سنت تھا یہ کون برداشت کرے گا یہ ملا فنج فیر حضرت سید علی ترمذیؒ المعروف بہ پیر بابا اور اخون درویزہ بابا جو حضرت پیر بابا کا خاص مرید تھا متعلق لکھتا ہے کہ یہ بدعتی اور مشرک مولوی تھے اور بایزید بن عبداللہ انصاری المعروف بہ پیر تاریک کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ داعی توحید اور موحد آدمی تھا۔ بلکہ جو بھی وطن میں بدنام لوگ ہیں لوگوں کے سامنے ان کو نیک آدمی ظاہر کرتے ہیں اور ان کی عقائد کی تشہیر کرتے ہیں جیسا کہ محمد

Marfat.com

بن عبدالوہاب بخدی ہے علماء عرب وعجم کی اجماع اس پر ہیں کہ وہ خارجی ہے اور ان کے نزدیک یہ مردود ہے اور اس کے عقائد خراب تھے اور یہ کہتا ہے کہ وہ اچھا آدمی تھا اور اس کو بڑے القاب و اداب سے یاد کرتا ہے۔ ملا فنجفیر نے پہلی بات سے انکار کیا لیکن مولوی حمد اللہ صاحب ڈاگی بھی عجیب شخصیت ہے اس فرقہ کے بیخ کنی کا سامان اس کے پاس ہر وقت تیار رہتا ہے فوراً کہا کہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید ملا فنج فیر کی منشور منکور کو نکالا اور صفحہ سات سے مندرجہ بالا عبارت پڑھا۔ جب مولانا صاحب نے یہ عبارت پیش کی تو محمد طاہر فنج فیر کی طبیعت کچھ پریشان ہوئی اور کچھ وقفہ کے لئے سوچا پھر ایک مضحکہ خیز توجیہ سے دھاکہ کیا اور اپنے عیاری کا ثبوت دیا۔ کہ میں نے اس عبارت میں پیر بابا اور اخون درویزہ بابا کا نام نہیں لیا ہے مولانا صاحب نے کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ اس وقت پیر تاریک کے سات کس نے مقابلہ کیا تھا تاریخ سے بھی معلوم ہے اور لوگوں کو بھی تواتر سے معلوم ہے کہ پیر تاریک کے ساتھ یہ مقابلہ حضرت اخون درویزہ بابا نے کیا تھا ثالث مولا سید گل بادشاہ صاحب طورو مردان نے کہا کہ یہ تو آپ نے بہت بڑی غلطی کی ہے یہ تو ان کی ہمت تھی کہ انہوں نے پیر تاریک کا گندہ لٹریچر لوگوں

Marfat.com

کے گھروں سے نکالا ۔ فتح فیر مولا صاحب نے کہا کہ یہ ایک کتاب جرمن سے پشاور یونیورسٹی کو آئی اور انہوں نے شائع کی ہے میں نے اس کی موافقت میں یہ لکھا ہے مولانا صاحب کہا کہ معتمد کتابوں میں اگر تمہارے مسلک کے خلاف کوئی بات ہو تو تمہارا صاف جواب یہ ہوتا ہے کہ یہود نے اپنی طرف سے یہ باتیں داخل کی ہیں اور اپنے ثبوت کے لئے جرمن کی کتاب بھی حجت مانتے ہیں ۔ برین عقل و دانش باید گریست ۔ (السیف المبیر صفحہ ۴۲)

اس کے بائیس سال بعد محمد طاہر پنج پیر کے صاحبزادے محمد طیب نے جون ۱۹۸۶ میں اِزَالَۃُ الْاَوْھَام نامی رسالہ مرتب کر کے شائع کیا اس رسالہ میں اس نے لکھا ہے '' کہ بایزید انصاری د مغلو خلاف د پختنو مرستہ اوکڑہ نو ھغھے ئے کافر کڑو بچی ئے ورلہ حلال کڑہ دھغہ بدن ئے اسونہ پورے اوتڑل او زرہ زرہ ئے کڑہ اور خزہ ئے ورلہ یو ڈم تہ پہ نکاح ور کڑہ. (ازالۃ الاوھام صفحہ ۶)

بایزید انصاریؒ مغلو کے خلاف یوسف زئی قوم کے لئے مغل کے ساتھ جنگ کی تو اس وقت کے علماء نے اس کو کافر کہا اور اس کے بچوں کو ذبح کیا اور بدن کو گھوڑوں کے

Marfat.com

ساتھ باندھا اور ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اس کی عورت کو ایک ڈھول بجانے والے کی نکاح میں دیا۔

محمد طیب صاحب کے اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ بایزید انصاری ایک حق پرست تھا اور یہ بھی لکھا کہ اس کے بدن کو گھوڑوں کے ساتھ باندھا اور ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اس کی عورت ایک ڈم کو نکاح میں دیا اس بیان میں غلطی ہے اس لئے بایزید نے مغل کے ساتھ لڑائی کی اور لڑائی سے بھاگا جیسا کہ مذاہب الاسلام سے فقیر نے پہلے بیان کیا ہے کہ وہ افغانستان بھتہ پور گیا اور وہاں فوت ہوا وہاں اس کی قبر ہے اس میں یہ نہیں کہا کہ اس کو کسی نے مارا ہے یہی بات ائمہ تلبیس میں بھی ہے کہ بایزید کا قبر بھتہ پور افغانستان میں ہے اس میں بھی یہ نہیں کہا کہ کسی نے اس کو قتل کیا ہے صرف سرن زیب خان سواتی نے تاریخ سوات میں لکھا ہے کہ وہ تیراہ مغلوں کی فوج نے مارا ہے لیکن یہ بات غیر تحقیقی ہے سرن زیب صاحب نے اس معاملہ میں تحقیق نہیں کی پھر یہ افسانہ کہ لوگوں نے اس کے بدن کو ٹکڑے کیا اور قتل کرنے سے پہلے گھوڑوں سے باندھا شاید یہ بات اس کے کان میں ہمزاد نے بتائی ہو۔ اور ڈم کے ساتھ نکاح کا افسانہ بھی عجیب ہے یہ تو اچھی بات نہیں جب اس فرقے کا مذہب بزرگوں کے خلاف ہے تو وہ

Marfat.com

بزرگوں پر تہمت نہیں لگائیں تو کیا کریں گے۔

فقیر نے محمد طاہر صاحب اور اس کے صاجزادے محمد طیب کا حوالہ دیا کہ انہوں نے بھی بایزید انصاری کو نیک اور بزرگ ثابت کیا ہے۔ حالانکہ روشنائی تعلیمات سے متاثرین کا اجماع ہے کہ وہ وحدت الوجود کا قائل تھا اور وحدت الوجود مسئلہ کے بانی شیخ محی الدینؒ ابن العربی ہے جو فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم و احکام القرآن کے مؤلف تھے۔ ابن تیمیہ نے اس پر زندیق کا فتویٰ دیا تھا اس بات پر کہ وہ وحدت الوجود کو مانتا ہے تو جب بایزید بھی وجودی ہے تو کیا یہ فتویٰ بایزید پر نہیں لگ سکتا یونکہ اس فرقے کا امام ابن تیمیہ ہے۔ یہ منطقی بات ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتی حضرت اخون درویزہ باباؒ کے ساتھ سوات کا ٹیلی منگورہ میں ایک مناظرہ مقرر ہوا تھا اور وہ بھی حضرت اخون درویزہ باباؒ نے جیت لیا ہم اس کو مناظر کہے یا اخون درویزہ باباؒ کی کرامت سوات کے ایک نامور ادیب تاج محمد خان زیب سر صاحب مرحوم اودیگرام بره بانڈی سوات نے اپنی کتاب عروج افغان جو ایک تاریخی کتاب ہے اس میں پیر روشن یعنی تاریک کے متعلق پورا مضمون بیان کیا ہے اس مضمون میں آخری اشعار اس مناظرے کے متعلق ہے وہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

روشن اووئیل اخون ته په دا شان
زما او ستا به معلومیگی په میدان

پیر روشن نے اخون درویزہ بابا کو اس طرح کہا کہ میرا اور آپ کا میدان پر ہار جیت ہوگی۔

چه صبا د کاٹیلی کلی په خوا کے
یا به ته اوبه خکاره کڑے په صحرا کے

کہ کل تم کاٹیلی گاؤں کے قریب صحرا میں پانی نکالو گے۔

یا به زه کڑمه زرغونی د زمکے آب
ته به پاتے شے عاجز او لاجواب

یا میں زمین سے پانی (چشمہ) نکالوں گا اور تم عاجز اور لاجواب رہ جاؤ گے۔

اخون وے ستا په وینا عمل دے
زما ستا سره وعده ده خدائی م مل دے

اخون درویزہ نے کہا کہ میرا آپ کے کہنے پر عمل ہے میرا آپ کے ساتھ وعدہ ہے اللہ میرے ساتھ ہے۔

Marfat.com

روشن خخ د شپے خگونه د اوبو کڑه
په صباله ئے سوری هم په سوبنو کڑه

پیر روشن نے رات کو پانی کے مشکیزے زمین میں دفن کیے اور پھر کل اسی مشکیزے میں عصاء کے تیر سے سوراخ کیے

په یو دم اوبه د زمکے راخکاره شوے
روخان اوے منصوبے زما پوره شوے

اسی وقت زمین سے پانی نظر آئے ور پیر روشن نے کہا کہ میرے منصوبے پورا ہوگئے۔

اخون هم د خپله خدایه اوکڑه سوال
داپو چینه جاری کڑه ذوالجلال

حضرت اخون درویزہ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے اللہ پانی کا چشمہ جاری فرما

د روخان خیگونه وچ شو یو دم
د اخون د چینے جوش شو په یو لس

پیر روشن کے مشکیزے ایک دم خشک ہوگئے اور

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ کا چشمہ دس گنا زیادہ ہوا۔

هغه زائی کڑه برسیره په هنر
کڑه خِگونه ئے د خٹو رابهر

اس جگہ کی کدائی کے ہنر کے ساتھ اور اسی مشکیزوں کو کیچڑ سے باہر نکالا

داخون چینه په زائی ده هغه شان دی
موجود دَ اباسیند پکے کبان

اخون درویزہ کا چشمہ اسی طرح اپنی جگہ پر ہے اور دریائے سندھ کے مچھلی اس میں موجود ہیں۔

پیر روخان د سوات د ملک نے هزیمت لاڑ
هشتنغر نه شرمنده او ملامت لاڑ

پیر روشن نے علاقہ سوات میں شکست کھا کر چلا گیا اور ہشت نگر کو شرمندگی کی حالت میں ملامتی کے ساتھ گیا یہ ایک زبردست بڑی حیرت انگیز کرامت ہے کہ وہ چشمہ اب بھی امان کوٹ (پرانا نام کالیلئی) (عروج افغان) میں موجود ہے اس کا میٹھا اور دریائے سندھ کا پانی ہے اتنا زیادہ پانی اس چشمے میں موجود ہے کہ اگر کوئی اس پانی سے پن چکی چلا سکتی

Marfat.com

ہے تو بھی صحیح ہے فقیر نے بھی اس چشمے کو مشاہدہ کیا ہے کرامت جتنی زیادہ خلاف عادت ہو وہ زیادہ قوی مانی جاتی ہے کیونکہ کرامت کی تعریف یہ ہے کہ کرامت خرق عادت کو کہا جاتا ہے اور خرق عادت کا معنی ہے خلاف عادت تو جو کرامت جتنی زیادہ خلاف عادت اور عقل سے جتنا بعید ہو وہی کرامت زیادہ قوی مانی جاتی ہے تو کرامت سے چشمہ نکالنا یہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کی کرامت ہوئی ہمارے زمانہ میں بھی کانڑا بابا جی شدگلہ کوہستان نے بھی کئی چشمے نکالے ہیں اس طرح بعض کوہستان علاقوں میں پانی کی قلت کی وجہ سے وہاں لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر بعض پیران صاحبوں نے اپنی کرامات سے ایسی چشموں کے نکالنے کی کرامات زیادہ ظاہر کی ہیں ۔ حضرت اخون درویزہ بابا نے پیر تاریک کو شیطان صفت لکھا ہے وہ لکھتے ہیں ''این شیطان صفت چونکہ عالم بودہ چنداں مکر و تلبیس نمودہ کہ سائر اعمال شریعت پیشہ گرفتہ وخود راہ متشرع ساختہ واز اقوال ما تقدم انکار نمودہ حتیٰ کہ سائر مردم را براو شفقت آمدہ''

یہ شیطان صفت چونکہ عالم تھا اس لئے اس نے اس قدر مکر و تلبیس ظاہر کیا تھا کہ تمام اعمال شریعت کے مطابق تھے اور اپنے آپ کو شریعت کے مطابق بنایا تھا بزرگوں کے اقوال

Marfat.com

سے انکار کرتا تھا یہاں تک کہ لوگوں کو اس پر شفقت آتی تھی۔
تذکرۃ الابرار میں لکھتے ہیں کہ اگر درین ایام حضرت شیخنا درین حدود بنودے معلوم نیست کہ فردے ازیں افراد ایں مردم مسلمان ماندے زیرا کہ ایں لعین در دلائل عقلی بحد غلو نمودے کہ ہیچ کدام از علماء از طریقہ بحث و جدال را با او میسر نہ بودے''

اس زمانے میں ہمارے شیخ ان حدود میں نہ ہوتے معلوم نہیں کہ ان لوگوں میں سے کوئی ایک فرد بھی مسلمان باقی رہتا اس لئے یہ لعین دلائل عقلی میں اس حد تک غلو کرتا تھا کہ کوئی بھی عالم بحث میں اس پر قابو نہیں پا سکتا تھا۔

حضرت اخون درویزہ باباؒ نے پیر تاریک کو ملعون اور قرآن و حدیث کا منکر بتایا ہے وہ اپنی کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار میں لکھتے ہیں''ایں ملعون واتباع او از قرآن ربانی واحادیث نبوی منکر اند اما از برائے عوام ایام را امید خود کنند آیت واحادیث بر زبان رانند چوں ایں کفار مملوء از مکر و تلبیس اند در بعض اوقات بر ظاہر شریعت روند و در باطن بر کفر حقیقی معتقد می باشند۔''

یہ معلون اور اس کے ماننے والے قرآن اور احادیث نبوی کے منکر ہیں لیکن اس بناء پر کہ عوام کو شکار کریں

Marfat.com

آیت اور احادیث زبان سے پڑھتے ہیں چونکہ یہ کفار مکر و فریب سے بھرے ہوئے ہیں بعض اوقات ظاہر شریعت پر عمل کرتے ہیں اور باطن میں کفر حقیقی کے معتقد ہیں۔ حضرت اخون درویزہ بابا ؒ نے اتنا عظیم کام کیا ہے کہ مسلمانوں کو ایسے گمراہ پیر کے پنجے سے آزاد کئے ہیں اور ان کا طلسمی جادو کو پاش پاش کیا۔

حضرت اخون پنجو بابا بھی پیر تاریک کے سخت مخالف تھے اور اس نے تاریکی تحریک کے رد میں پورا حصہ لیا تھا اور حضرت اخون درویزہ بابا ؒ کے ساتھ اس کے خلاف شریک تھے۔ تحفۃ الاولیاء جو حضرت شیخ عبدالوہاب اخون پنجو بابا کے مناقب ہیں شمس العلماء قاضی مولوی میر احمد شاہ رضوانی پشاور پروفیسر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور نے اسی کتاب میں احوال پیر تاریک پر ایک عنوان دیا ہے۔

''احوال پیر تاریک علیہ اللعنۃ کہ پیر سرمست اباحی بودہ'' اس عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں۔ تاریکی اول و اعظم لعنۃ اللہ علیہ بازید نام داشت کہ پسر عبداللہ اور مڑ واصل باشند شہر کانڑی کرم بود کہ در ملک وزیرے است در شہر کالنجر از ملا سلیمان علم تناسخ و وحدت الوجود اموختہ گمراہ شد بود و کتابے درعقائد فاسدہ خود بہ چہار زبان یعنی عربی و فارسی و افغانی و

Marfat.com

ہندی تصنیف کردہ نامش خیر البیان نہادہ بود در پشاور آمدہ
درمیان افغانان غوریہ خیل ومہمند زی ہشت نگر رسوخ پیدا کرو
و بیدینی ولامذہبی و بیباکی رادر مردم شیوع دادو با علماء حقانی
مباحثہ شروع کرد حضرت پیر بابا بونیر و حضرت اخون درویزہ
علیہ الرحمہ بمقام کلہ ڈھیر ہشت نگر با او بسیار ، مباحثہ کردند
لیکن دلش سیاہ بود ترک کفر نہ کرد مردم افغانان را بہ او بسیار
میلان پیدا شدہ بود اور ایشان را بر بغاوت اکبر بادشاہ
برانگیختہ کوہیان سادہ لوح خیبر و تیراہ یعنی آفریدی واورک
زئی ہمہ را بہ خود متفق ساختہ بتارج و غارت قافلہ ہا وممالک پر
داخت محسن خان کہ از طرف اکبر بادشاہ صوبہ کابل بود برائے
مدافعت تاریکی آمد و تاریکیان را شکست داد و بازید دو ہمان
جنگ زخمی شدہ بہ ہشت نگر آمدہ مردار داخل دار البوار شد در
موضع مامن زئی کہ متصل گلوزئی درمیان راہ اکبر پورہ و پشاور
است اور ادر صندوقے انداختہ فی النار والسقر کردند و گنبدے
بلند از خشت و صاروج برو ساختند چنانچہ آن گنبد تا حال
موجود است لیکن پسرانش باز آں صندوق را از ینجا کشیدہ لاش
در دریا اٹک انداختند۔ (تحفۃ الاولیاء صفحہ ۱۴۶۳)

ترجمہ :۔ تاریکی اول اور اعظم لعنۃ اللہ کا نام بازید تھا
اور عبداللہ کا بیٹا تھا اور اصل باشندہ ارمڑ کانڑی کرم کا تھا جو

Marfat.com

وزیرستان علاقہ میں ہے۔ کالنجر شہر میں ملا سلیمان سے علم تناسخ اور وحدت الوجود سیکھا گمراہ ہوا (وحدت الوجود تمام صوفیاء کرام کا متفقہ مسئلہ ہے لیکن پیر تاریک نے اس وحدت الوجود کے آڑ میں عقائد فاسدہ کو رواج دیا) اور ایک عقیدہ فاسدہ میں خود چہار زبانوں یعنی عربی و فارسی و افغانی و ہندی میں تصنیف کی اس کتاب کا نام خیر البیان رکھا پشاور میں آئے تو افغانان غوریہ خیل و مہمند زئی و ہشت نگر میں اثر و رسوخ پیدا کیا تو بیدینی اور لا مذہبی اور بے باکی کو لوگوں میں پھیلا دیا اور علماء حقانی سے مباحثہ شروع کیا حضرت پیر بابا بونیر اور حضرت اخون درویزہ بابا علیہ الرحمت کلہ ڈھیر ہشت نگر کے مقام پر اس کے ساتھ زیادہ مباحثے کیئے لیکن اس کا دل کالا تھا تو کفر کو نہ چھوڑا۔

تو بہت سے پٹھان لوگ آپ کی طرف مائل ہوئے تو اس نے اس سے فائدہ اٹھا کر اکبر بادشاہ کی مخالفت پر آمادہ کیئے پہاڑی سادہ لوح اور خیبر اور تیراہ یعنی آفریدی و اورکزئی تمام کو اپنے ساتھ متفق کیئے دوسرے ملک کے قافلوں کو لوٹتے محسن خان جو صوبہ کابل کا گورنر تھا اس نے پیر تاریک اور اس کے حواریوں کو شکست دے دی اس جنگ میں وہ زخمی ہوئے اور ہشت نگر آئے وہاں مردار ہوا اور ہلاکت

Marfat.com

کی جگہ داخل ہوا ما من زئی گلوزئی پشاور اور اکبر پورہ کے درمیان میں اس کو صندوق میں بند کر کے داخل جہنم کیا اس پر بڑا گنبد بنایا گیا جو اینٹوں اور صاروج کا بنا ہوا ہے اور ابھی تک موجود ہے بعد میں ان کے بیٹوں نے وہی صندوق وہاں سے نکالا اور دریائے اٹک میں پھینک دیا۔ یہ تاثرات حضرت عبدالوہاب المعروف اخون پنجو بابا کے تھے اس کتاب میں پیر تاریک کے قبر کا پتہ گلوزئی بتایا اور یہ بتایا گیا کہ اس پر گنبد بنا ہوا ہے وہ جگہ گنبد کے نام سے مشہور ہے یہ بھی پتہ چلا کہ اس کی لاش نکالا گیا ہے واقعی اگر کوئی وہاں جائے تو گنبد ویران معلوم ہوتا ہے اور لوگ وہاں مویشی باندھتے ہیں۔

ڈاکٹر ام سلمٰی گیلانی نے پی ایچ ڈی پنجاب یونیورسٹی کے لئے ایک مقالہ لکھا وہ مقالہ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث پشاوری لاہوری کی دینی وعلمی خدمات کے متعلق ہے اور اس کا نام شاہ محمد ہے اس کتاب میں تحریک سید علی ترمذی کا ایک عنوان مرتب کیا ہے اس میں وہ لکھتی ہے ''دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں تحریک روشنائی کمال عروج پر تھی بے راہ روی اور امر شرعیہ کے کھلے بندوں مخالفت اور اسلامی اقدار کی اصل روح مسخ ہو رہی تھی ایرانی شیعیت کے زیر اثر فقیرانہ بھیس میں تناسخ حلول، الحاد، رفض، تبرا اور اوامر ونواہی

Marfat.com

سے بغاوت برسر عام تھی اسے رفض اور بدعت اور الحاد و زندقہ کے پرآشوب دور میں یہ گمراہ کن تحریکیں اس علاقے کی فضاء کو مسموم واثر پذیر کررہی تھیں جب کہ علماء و مشائخ کا ایک ایسا گروہ بھی تھا جو اصلاح احوال تہذیب تنفس علوم اسلامیہ کے درس و تدریس اور سلاسل تصوف کی تبلیغ میں نہایت خاموشی کے ساتھ مصروف عمل تھا ان علماء و مشائخ نے ان غیر اسلامی اخلاق واعمال کے پھیلانے والوں کے خلاف ٹھوس اور مضبوط قدم اٹھایا اور امت محمدیہ کو اس بدعقیدگی، بد اعمالی اور بداخلاقیوں سے محفوظ رکھنے کی بھرپور سعی جدوجہد کی اس کے نتیجے میں جو تحریک نظر آتی ہے اس کے سرخیل جناب حضرت سید علی الترمذی المعروف پیر باباؒ تھے اور آپ کے ساتھ علماء کرام و مشائخ عظام کا ایک جم غفیر تھا جن کی رہنمائی آپ کے خلیفہ اول جناب آخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ کرتے تھے ان لوگوں نے نہایت ہی استقامت عزم راسخ اور ہمت کے ساتھ ان دونوں تحریکوں کا مقابلہ کیا۔ (شاہ محمد غوث صفحہ ۲۶۷)

مولانا عبدالحی حسنی بایزید انصاری کی ولادت کے متعلق لکھتے ہیں ولد سنتہ احدی وثلاثین وتسع مائتہ (نزہتہ الخواطر ج ۴ صفحہ ۴۹) یعنی ۹۳۱ھ میں آپ کی ولادت ہوئی

Marfat.com

اور نسب کے متعلق ملا محسن خان لکھتے ہیں بہفت پشت شیخ سراج الدین انصاری می رسد (دبستان مذاہب صفحہ ۲۵۰) بایزید ساتویں پشت میں شیخ سراج الدین انصاری سے جا ملتا ہے اسی دبستان مذاہب میں بایزید انصاری کے متعلق لکھتے ہیں "او خود را نبی دانیستی و مردم را بر یاضت فرمودی ۔ (دبستان مذآہب صفحہ ۲۴۸) وہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا تھا اور لوگوں کو ریاضت کی تعلیم دیتا تھا جناب مرزآ نصر اللہ خان فدائی نے داستان ترکتازان ہند میں تحریر کیا ہے۔ "روشنائی اس فرقے کا نام ہے جس کی بایزید نامی ایک شخص نے جو اہل ہند میں سے تھا بنیاد ڈالی اس نے افغانوں میں جا کر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو پیغمبر روشنائی کہلایا (داستان ترکتازان ہند صفحہ ۳۰۴) ڈاکٹر امی سلمیٰ شاہ محمد غوث میں بایزید انصاری کے متعلق مزید لکھتی ہے" نہ کسی کا شاگرد تھا اور نہ ہی سلوک و معرفت میں کسی سے ارادت مند تھا ان پڑھ ہونے کے باوجود قرآن و حدیث بیان کرتا تھا اور ان کے معنی اپنے فہم و عقل کے مطابق اس طرح بیان کرتا تھا کہ لوگ حیران ہو جاتے نماز میں تعین جہت کا بھی قائل نہ تھا فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّہ وَجْهُ اللّٰهِ سے استدلال کرتے ہوئے جہت کعبہ سے انکار کیا اپنے سلوک کے لئے خود ہی چند اصول وضع کیے جن کی اپنے مرید کو

Marfat.com

تلقین کرتا تھا شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، قربت، وصلت، وحدت، سکونت۔ (صراط التوحید) (شاہ محمد غوث صفحہ ۲۶۴) ڈاکٹر صاحبہ بایزید کے انتقال کے متعلق لکھتی ہے'' موضع کالیانی کے مقام پر انتقال ہوگیا بایزید انصاری کا انتقال ۹۸۰ھ میں ہوا۔

محمد ایوب خان افاغنہ ہوشیار پور میں لکھتے ہیں ''روشنایوں کی مذکورہ جنگ پچاس تک مسلسل جاری رہی بایزید کی وفات کے بعد اس کے تیرہ سالہ بیٹے جلال الدین جلالہ نے مغلوں کے خلاف اس جہاد کو جاری رکھا جلالہ کی وفات کے بعد اس کا بھتیجا امداد خان برسر پیکار رہا روشنائیوں کے خلاف جنگ میں اکبر کا نامور درباری بیربل، غیرت خان، جلال خان گکھڑ، بہمن خان، تاج محمد، بوگپال، تہمن خان، جان محمد خان اور جلال خان کا ماموں شریف خان بخشی رائے اور صوبہ رائے مع چالیس ہزار مغل فوج کے میدان میں کام آئے۔ (افاغنہ ہوشیار پور صفحہ ۱۱۵) فقیر کے اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ بایزید انصاری جو کہ پیر تاریک کے نام سے مشہور تھا حضرت پیر بابا اور حضرت اخون درویزہ بابا کے مناظرے اور مجادلے اور مخالفت مذہبی عقائد پر تھا نہ کہ کسی سیاسی مفاد پر تھا کیونکہ حضرت اخون درویزہ بابا کی شہادت زہر سے ہوا تھا

Marfat.com

اور اس کا صاحبزادہ میاں کریم داد کافروں کے ساتھ جہاد میں شہید ہوا جو شہید بابا کے نام سے مشہور ہے اور حضرت میاں نور محمد بھی اس دار فانی سے بدار بقا رحلت فرما گئے بعد کے نواسوں نے بھی اسلام کی خدمت میں کمی نہیں کی اور اسلامی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کیا حضرت پیر بابا اور اخون درویزہ بابا مغل کے ایجنٹ تھے۔

یہ ایک ایسا سوال ہے جو مخالفین ان دو بزرگوں پر یہ الزام لگاتے ہیں اس کا جواب سیدھا سادہ یہ ہے کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کے دادا حضرت اخون سعدی یوسفزئی قوم کے ساتھ ننگرہار سے آیا تھا اور وہ دعاء کے لئے اس کو خزانہ غیب الٰہی تصور کرتے تھے پھر انہوں نے جب تقسیم کی اور شیخ ملی نے تیس افراد کے برابر حصہ دیا اور اخون سعدی کو قوم یوسفزئی میں وہ مقام حاصل تھا جس طرح ہمارے ملک میں ممبران اسمبلی ہوتے ہیں حضرت اخون سعدی کے بعد اس کا صاحبزادہ اخون گدا یوسفزئی قوم کے ساتھ رہے تو آخر کونسی بات ہوسکتی ہے کہ ان حضرات پر مغلوں کی ایجنٹی کا

Marfat.com

الزام تھوپے اور بریکوٹی صاحب نے تو یہ بھی پیر بابا نامی کتاب میں درج کیا ہے کہ خوشحال خان خٹک نے جب مخزن کے لئے دوہ کفرہ شعر میں کہا تو پھر یوسفزئی قوم کے ناراضگی کے لئے دوہ کفرہ کی جگہ پر غیر موزوں اور بے جوڑہ الفاظ دو خیزہ لکھ دیا اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خوشحال کو بھی احساس تھا کہ یوسفزئی قوم حضرت اخون درویزہ کی حمایتی ہیں اور خوشحال خٹک نے یہ اشعار کیوں لکھے ہیں اس کا پس منظر یہ تھا کہ ابتداء میں خوشحال خان خٹک نے یوسفزئی قوم سے نوشہرہ اور پبی کے گردونواح کے علاقے مغلوں کی حمایت سے خوشحال خان نے ان سے چھین لئے لیکن جب مغلوں کو اس کے مکر و فریب کا پتہ چل گیا تو مغل حکومت نے خوشحال خان خٹک سے اپنا ماجب لے لیا اور اس کو قید میں ڈال دیا اور اس کا پس منظر کچھ اور تھا کہ حضرت کاکا صاحب شیخ رحم کار رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے کو شہید کیا تھا اور اس کی سزا میں مغل حکومت نے اس کو قید میں ڈال دیا اس نے جیل میں یہ شعر کہا ہے جو لوگوں کی زبان پر سرعام ہے کہ

زہ قید پہ بندو اورنگ نہ یم چہ بہ خلاص شم
زہ قید کڑے شیخ رحم کار زیڑی کاکا یم
میں اورنگ زیب کے قید میں قیدی نہیں ہو مجھے تو شیخ رحم

کارکا کا صاحب نے قید کیا ہے۔
تو جب وہ جیل سے نکلے تو سوات آئے اور ادھر خوانین سے ملے لیکن کوئی بھی مغلوں کے ساتھ جنگ کے لئے تیار نہ ہوا تو وہ خفہ ہوئے اور سوات کے لوگوں کے دلوں میں حضرت اخون درویزہ بابا کی عزت واحترام زیادہ تھا تو خوشحال خان خٹک نے بادل ناخواستہ شکوے کئے وہ کہتا ہے۔

که ژوندے شی افلاطون
په سوات کی ونیسی سکون
اکوزیو ته بیان کا کتابونه دفنون
هدایه کفایه دواڑه په پختو کاندے موزون
دوی به وائی چه دا سه دی مخزن خه دے د اخون

اگر افلاطون زندہ ہو جائے اور سوات میں سکونت پذیر ہو اور اکوزی قوم کو فنون کی کتابیں بیان کرے، ہدایہ اور کفایہ دونوں پشتو میں ان کو پیش کر دے تو وہ کہیں گے کہ یہ کیا ہے حضرت اخون درویزہ کی مخزن کتاب اچھی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اکوزی قوم کے دلوں میں کتنی عقیدت تھی حضرت اخون درویزہ باباؒ کے متعلق جب خوشحال خان خٹک ناامید واپس ہوا تو حضرت اخون درویزہ باباؒ کی مخالفت شروع کی

Marfat.com

اپنی ذات کے متعلق بھی وہ کہتا ہے۔

چہ نمک م د مغلو خوڑ و ملک و وم

چہ نمک د مغلو نشتہ او س ملک یم

کہ میں جب مغل کا نمک کھا تا تھا تو میں قوم کا ملک تھا لیکن جب مغلوں کا نمک نہیں ہے تو اب میں ملک کی جگہ ملک ہوں۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ خوشحال خان خٹک پہلے مغل کا نمک خوار تھا اور ان کے گیت گا تا تھا لیکن جب انہوں نے اپنا نمک اس سے لے لیا تو یہ مخالف ہوا یہ مخالفت یوسفزئی قوم کی حمایت کے لئے نہیں تھا بلکہ اپنے انا کی خاطر مخالفت کرتا تھا مجھے ایک لطیفہ یاد آیا ایک دفعہ میں عبدالحلیم اثر افغانی کے ملاقات کے لئے تخت بھائی گیا تھا کچھ لوگ اس کے پاس آئے تھے اور اس کو موٹر میں بٹھا کر کا کا صاحب جار ہے تھے اس موٹر میں فقیر بھی ساتھ تھا اس نے مجھے ایک عجیب بات بتائی کہ خوشحال خان خٹک کے کالیزہ کے دنوں میں مجھے اس کے قبر کے پاس لے گئے چونکہ اس کو کشف القبور کا دعویٰ تھا تو اس نے بتایا کہ میں جب اس کے قبر گیا تو اس سے پوچھا تو قبر والے نے مجھے کہا کہ میں خوشحال خان نہیں ہوں میں تو ایک بوڑھی عورت ہوں لوگوں نے ویسے مجھے خوشحال خان خٹک بنایا ہے اور میری قبر پر کالیزہ منار ہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ باباؒ کا تعلق نہ مغل سے تھا نہ مخالفت کرتا تھا اور نہ مدح سرائی میں مشغول تھا باقی رہی بات حضرت سید علی ترمذیؒ پیر بابا کی تو وہ ہمایون کا رشتہ دار تھا کیونکہ مولانا عبدالغفور پیش امام جامع مسجد پیر بابا و فاضل دارالعلوم اجمیر شریف اپنی کتاب حیات طیبہ میں لکھتا ہے کہ ہمایون کی بہن اور بابر کی بیٹی تھی اور یہ خاتون سید قنبر علی کی بیوی تھی اور وہ فوجی سپہ سالار تھا لیکن اس نے باپ کے قدم چھوڑ کر دادا کے مرید ہوا اور اس کا شاگرد بھی علوم دینیہ میں ہوا اس نے تصوف کو ترجیح دی اور ہمیشہ یاد الٰہی میں مصروف ہوئے چونکہ اس کے پیر کے ارشاد کے مطابق اس کو علاقہ کوہستان حوالہ کیا تھا اور وہ کوہستان علاقہ بونیر میں بموضع باچا کلی میں سکونت پذیر ہوئے اور لوگوں کے رشد و ہدایت میں مصروف ہوئے اب رشتہ داری آچکی ہے اگر وہ دنیاوی جلال کے دلدادہ ہوتے تو ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتے اور بڑے بڑے شہروں میں وہ رہتے تاکہ لوگوں کو مغل کی حمایت میں آمادہ کرے اور اچھے اچھے بنگلوں میں سکونت اختیار کرتے نہ وہ بڑے شہروں میں اس مہم کے لئے ٹھہرے اور نہ اس نے اچھے زیب و آسائش کو اختیار کیا وہ تو اللہ کے ولی تھے لوگوں کو راہ ہدایت کے لئے شب و روز مصروف تھے آپ نے

Marfat.com

پختون علاقوں میں زندگی بسر کی یہاں شادی کی اور یہاں وفات پا کر دفن ہوئے۔ بریکوٹی صاحب نے بھی یہ بات مانی ہے کہ حضرت پیر بابا مغلوں کے خفیہ اہل کار نہ تھے وہ اپنی کتاب پیر باباؒ میں رقم طراز ہے۔

تاہم اگر معترضین بضد ہوں کہ پیر بابا حکومت مغلیہ کا خفیہ آلہ کار تھا اور ان علاقوں میں حکومت دہلی اور کابل کے لئے کام کرتا تھا تو محض اس طرح زبانی دعویٰ سے ان کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا مغلیہ دور کے بے شمار مصنفین نے کتابیں لکھی ہیں جن کے اردو تراجم بھی کئے گئے ہیں انگریزی دور کے مستشرقین نے بھی بڑی کتابیں تالیف کی ہیں جو انگریزی، فارسی، اردو اور پشتو میں اس وقت انڈیا آفس لائبریری لندن اور ملک کے اندر بعض لائبریریوں میں موجود ہیں کسی ایک کتاب کا حوالہ دے کر ثابت کیا جائے کہ پیر بابا کا باپ چونکہ حکومت مغلیہ کا منصب دار تھا۔ اس وجہ سے حکومت نے ان کو اس علاقہ میں یہاں کے عوام کو روحانی طاقت سے آرام کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ پیر بابا کی زندگی کسی سے چھپی نہیں وہ ابتدائی زندگی سے حکومتی جاہ وجلال سے متنفر تھے پھر بھی اگر کوئی محقق اس جذبہ سے کہ لوگ صحیح صورتحال سے آگاہ ہوں کوئی ایسا حوالہ اور ماخذ پیش کرے جس کے مطابق پیر بابا مغلوں کا

Marfat.com

ایجنٹ ثابت ہو جائے تو اس کے کام کو پرکھا جائے گا لیکن ایسا محقق پختونوں کے اندر کون ہوسکتا ہے۔ (پیر بابا صفحہ ۱۱۹)

اب فقیر اس پر بھی تبصرہ کرے گا کہ فرض کرو کہ انہوں نے مغل حکومت کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا ان کو چاہئے تھا کہ وہ مغل حکومت کے خلاف کرتے تو یہ بات بھی غلط ہے اس لئے کہ مغل حکومت کے حاکمین میں سے بابر اور ہمایون و اکبر، جہانگیر و شاہجہان و اورنگزیب عالمگیر و بہادر شاہ ظفر تھے ان تمام میں سے صرف اکبر کے متعلق اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ اچھا مذہبی انسان نہ تھا اس نے دین الٰہی بنایا لیکن باقی حضرات تو اتنے خراب نہ تھے اور عالمگیر اورنگزیب نے تو فتاویٰ عالمگیری کو بھی علماء کا بورڈ بٹھا کر تدوین کی اور وہ قرآن مقدس کو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ایک مذہبی شخصیت تھے اس طرح بہادر شاہ ظفر بھی ایک اچھے انسان تھے تو وہ کونسی بات تھی کہ ان حضرات کے خلاف بھڑکایا اور انہوں نے بایزید کا ساتھ دیا ہم یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مغل حکومت کا دائرہ بہت وسیع تھا آج کل جو سارک ممالک ہیں ان تمام کے وہ بادشاہ تھا اس میں افغانستان بھی شامل تھا اور تاشقند و سمرقند تک یہ حکومت تھی تو ایک قبیلہ اگر مغلوں کے خلاف ہو جائے تو وہ کیا کرسکتا تھا اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دس یا سو آدمی کئی

Marfat.com

کروڑوں یا اربوں کے مخالفت میں لڑینگے تو کیا ان دس یا سو کو وہ نیست و نابود نہیں کریں گے اس لئے قبیلہ یوسف زئی کو کچلنے والے یہی بایزید انصاری تھے کہ انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور بایزید کے حمایت میں ان کو جانی و مالی دشواریاں پیش آئی اوران کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

حافظ محمد ادریس صاحب بازید انصاری کی کتاب صراط التوحید کے تعارف میں لکھتے ہیں ''ان پر طرح طرح کے الزامات دھرنے لگے جس کی وجہ سے بایزید اپنی زندگی ہی میں کافی بدنام ہوگئے چاہئے تو یہ تھا کہ وہ لوگوں کے غلط الزامات کی تردید کر کے اپنی پوزیشن صاف کرالیتے مگر اس کے برعکس انہوں نے پشاور آ کر حضرت سید المشائخ پیر سید علی ترمذی (عرف پیر بابا) کے ساتھ مقابلہ کرنا شروع کر دیا جس سے ان کی قوت کو بہت نقصان پہنچا اور بعد میں سیاسی بغاوتوں کی وجہ سے مغلیہ حکومت کی مادی طاقت اوراخون درویزہ کی علمی قوت نے ان کی مذہبی اور سیاسی دونوں تحریکوں کو کچل کر رکھ دیا۔ حافظ محمد ادریس صاحب نے یہ تعارف ۱۹۵۰ء ۲۳ نومبر کو لکھا تھا جو کہ کتاب کے ابتداء میں کتاب کی زینت بنی ہے۔ حافظ صاحب کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ جو الزامات بایزید انصاری پر لگائے گئے تھے وہ ان الزامات پر خاموش

Marfat.com

رہے آگے دوسرا جملہ ہے کہ اپنی صفائی کے برعکس اس نے شیخ المشائخ حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا کے ساتھ مقابلہ کرنا شروع کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ مقابلہ مذہبی تھا کوئی سیاسی نہ تھا چونکہ پیران طریقت تارک الدنیا ہوتے ہیں وہ امیرانہ ذہن نہیں رکھتے اس کے برعکس بایزید انصاری نے جو یہ کتاب لکھی ہے یہ امراء کے لئے لکھی ہے کہ اس کو پڑھو اور میری تابعداری کرو کتاب سے بھی آمریت کا ہوس معلوم ہوتا ہے اور ان کے مدمقابل پیر بابا اور اخون درویزہ دونوں نے ترک دنیا کا ثبوت دیا اور کسی امیریت یا ریاست بنانے کا خیال بھی دل میں نہیں لائے۔ محمد عبدالشکور جو اس کتاب کو منظر عام پر لانے والے تھے اس نے ایک دیباچہ اس کتاب کے لئے لکھ دیا پیر بابا پر مغل حکومت کی ایجنٹی کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس زمانے میں جب بایزید پختونخواہ کے پہاڑوں میں اپنے مسلک کی نشر و اشاعت اور حکومت مغلیہ کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف تھے ایک دوسرے بزرگ حضرت سید علی ترمذی مشہور بہ پیر بابا ولد سید قنبر علی نے جو امیر تیمور گورگان کے رشتہ داروں میں سے تھے مغلوں کی طرف داری میں بایزید کی مخالفت شروع کر دی۔ پیر بابا سال وفات ۹۹۱ھ کی روحانی سرگرمیوں کا مرکز بونیر تھا۔ پیر بابا

Marfat.com

کے مریدوں میں حضرت اخون درویزہؒ خاص شہرت رکھتے تھے حضرت اخون درویزہ بڑے عالم و فاضل اور پشتو و فارسی کے بلند پایہ مصنف ہونے کے باوجود پشاور کے علاقہ میں روحانی اثر ورسوخ کے مالک ہوئے ان کا شمار بایزید انصاری کے شدید مخالفوں میں کیا جاتا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پیر کی تقلید میں اپنی کتب مخزن اور تذکرہ میں بایزید کو بے دین اور ملحد تک لکھا اور لوگوں کو اس کی پیروی سے باز رہنے کی تلقین کی ہوسکتا ہے کہ یہ سب کچھ انہوں نے مغلوں کی حمایت اور ایماء پر کیا ہے۔ (دیباچہ صراط التوحید) فقیر نے یہ واضح کیا ہے کہ رشتہ داری ایجنٹی نہیں ہوسکتی اور پھر تو حضرت سید علی ترمذی درویش تھے درویشانہ زندگی گزاری نہ مغل اس سے ملے نہ خفیہ رابطہ رکھا اور نہ منصب دیا اور نہ کوئی جاگیر عنایت کی اور یوسفزئی جو مغلوں کے مخالف تھے انہوں نے پیر باباؒ اور اخون درویزہ باباؒ کا پورا ساتھ دیا کسی یوسف زئی ملک یا خان نے یہ الزام ان پر نہیں لگایا کہ ہم تو مغلوں کے خلاف ہیں اور تم تو مغلوں کے ایجنٹ ہو ہمارا اور تمہارا راستہ الگ ہے۔ خوشحال خان خٹکؒ نے جو اخون درویزہ بابا کی کتاب مخزن کی مخالفت میں کچھ اشعار کہے ہیں خوشحال خان خٹک جو اخون درویزہ بابا کا مخالف معلوم ہوتا ہے وہ بھی برملا

Marfat.com

کہتے ہیں کہ اخون درویزہ مغل کا ایجنٹ ہے۔ ان لوگوں کا یہ گمان وہمی ہے حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ صراط التوحید کے ابتداء سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے والد عبداللہ صاحب سے خفہ تھے اور اس سے شکوے بھی کیے ہیں پھر اپنے خوابوں کو بیان کرتے ہیں اور یہ بھی واضح کیا ہے کہ میں نے کسی سے بھی بیعت نہیں کی اپنی طرف سے چہلہ کشی اور اوراد شروع کی تو وہ کونسی اوراد تھی جو وہ پڑھتے تھے قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ کی اورادوں میں سے کسی کا ورد وہ نہیں پڑھتے تھے پھر اس کا دل کس طرح روشن ہوا اور وہ روشنی تھی کہ زھد اور ترک دنیا کے بجائے بادشاہوں کو تابعدار کرنے کے لئے کتابیں بنام صراط التوحید لکھی گئی اس کتاب میں اللہ کی وحدانیت کی کونسی دلائل ہیں فقیر نے وہ تمام کتاب مطالعہ کی لیکن کسی جگہ اس کی تقریر توحید کے متعلق نظر سے نہیں گزری اور کتاب کا نام صراط التوحید رکھا۔ اس کتاب میں وحدت الوجود کا بھی ذکر نہیں فقیر تو یہ سمجھتا تھا کہ پوری کتاب وحدت الوجود پر ہوگی لیکن جب مطالعہ کی تو اس کتاب میں وحدت الوجود کا کوئی ذکر نہ تھا صرف چند جگہوں سے ان کے معتقدین بایزید کو وحدت الوجود کا داعی مانتے ہیں۔ اس کتاب میں وہ لکھتے ہیں ''پس بادشاہان و امیران باید کہ ایں رسالہ تا آخر

Marfat.com

بخواند تا اثر در دلہائے ایشان اثر گردد'' (صراط التوحید صفحہ ۳۰) پس بادشاہوں اور امیروں کو چاہئے کہ یہ رسالہ آخر تک پڑھے اور اس پر عمل کرے تاکہ ان کے دلوں میں اثر پیدا ہو جائے۔آگے بایزید انصاری مزید لکھتے ہیں۔

''بدانید اے گروہ بادشاہان و امیران کہ علم ظاہر و باطن است و علم میان خدا و بندہ است می باید کہ علم ظاہر از استاد بیاموزند و علم باطن از پیر کامل و آں علم کہ میاں خدای بندہ است۔'' (صراط التوحید صفحہ ۳۷)

اے بادشاہوں کے گروہ اور امیروں کے گروہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ علم ظاہر و باطن ہے اور علم خدا و بندہ کے درمیان ہے تو چاہئے کہ علم ظاہر استاد سے سیکھے اور علم باطن پیر کامل سے ضروری ہے اور پہلے وہ بتا چکے ہیں کہ میں نے تمام دنیا میں کسی پیر کامل کو نہیں پایا تو معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو پیر کامل کا اشارہ کرتے ہیں لیکن تناقض یہی ہے کہ دوسروں کے لئے پیر کامل کا پکڑنا لازم جانتے ہیں لیکن اپنے لئے علم کے لئے کسی کو مرشد نہیں بنایا آگے مزید لکھتے ہیں''بدانید اے گروہ باشاہان و امیران کہ راہ توحید نہ سوے مشرق است و نہ مغرب و نہ یمین و نہ یسار و نہ سوئے نشیب و نہ سوے بالا و نہ سوئے پستی و ہر کہ سوے جہت داند گافر گردد بلکہ توحید را

Marfat.com

راست و صراط مستقیم است در دل و در وجود آدمیان است اونمی دانند بے کاملان و مکملان دانستن آں از ایشان فرض عین بر آدمیان است"۔ (صراط التوحید)۔ اے بادشاہوں اور امیروں کے گروہ جان لو کہ توحید کا راستہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف اور نہ دائیں اور بائیں نہ نیچے اور نہ اوپر اور نہ پستی میں ہے جو کوئی اس کے لئے جہت کا تعین کرے وہ کافر ہو جاتا ہے بلکہ توحید کا راستہ صراط مستقیم ہے وہ دل اور وجود انسان میں ہے اور وہ بغیر کامل اور مکمل عارفوں کے بغیر نہیں پہچانا جاتا اور اس کا جاننا فرض عین ہے انسانوں پر۔ اس بیان سے بھی معلوم ہوا کہ بادشاہوں اور امیروں کو کامل اور مکمل عارفوں کی ترغیب دیتا ہے اور وہ بغیر اس کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ آگے لکھتے ہیں "و ہر کرا از فرمان برداری کامل باز گرداندی را از اطاعت خدائے باز گرداند و ہر کہ از اطاعت خدای باز گرداند وے گمراہ کنند و مردود است بمانند شیطان کہ دشمن آدمیان است ہر تاریکی و حماقت و جہالت و کید و ضلالت و تدبیر معصیت جملہ بدی و بدخصت کہ در ابلیس و شیطان است آں ہمہ در وجود پیران ناقصان و عالمان جاہلان غافلان و درویشان منافقان و مشرکان است محبت متابعت و صحبت ایشان ہمہ حرام و زیان

Marfat.com

ایمان و عذاب جاودان است و بازگشت از ایشان فائدہ ہر دو جہان است۔'' (صراط التوحید صفحہ ۴۹) اور جو فرمان برداری کاملین سے چھوڑ دے اور ان سے الگ ہو جائے تو وہ خدا کی اطاعت سے واپس ہوتا ہے اور جو اطاعت خداوندی کو چھوڑ دے وہ مردود ہے شیطان کی طرح کہ وہ انسانوں کا دشمن ہے جو تاریکی اور حماقت و جہالت اور مکر و گمراہی اور تدبیر معصیت تمام بدی اور بدخصلت جو کہ ابلیس میں ہے وہ تمام ناقص پیران اور ناقص عالم اور جاہل غافل اور منافق درویش اور جاہل و مشرک ہیں انکی محبت اور صحبت تمام حرام ہیں اور ایمان کا زیان ہے اور عذاب جاودان ہے اور ان لوگوں سے اجتناب میں دونوں جہانوں کا فائدہ ہے۔ پہلے بتا چکا ہوں کہ تمام دنیا میں بایزید کو کوئی کامل نہ ملا خود بے پیر ہے اور بادشاہوں اور امیروں کو پیر کامل کی دعوت دیتے ہیں اور پھر ناقص پیران ار عالم اور درویشوں سے اجتناب کی تلقین کرتے ہیں اس سے اس کی کیا مراد ہے صرف اپنے آپ کی طرف ترغیب دلانا ہے جس طرح غلام احمد قادیانی نے یہی حربہ استعمال کیا تھا کہ لوگ کہے کہ یہ داعی الی اللہ ہے یا ظلی نبی ہے وغیرہ یہ چند اقتباسات تھے جو مشت نمونہ خروار صراط التوحید پیش کئے گئے جو لوگ اپنے آپ کو روشنائی گرہ سے

Marfat.com

منسلک کرتے ہیں وہ تصوف کے دعوے دار ہیں لیکن تصوف پر کاربند نہیں دوسروں کے لئے مرشد ضروری ہے لیکن ان کے مرشد کا کوئی مرشد نہ تھا۔

جب مغلوں سے حکومت لے لی گئی تو کون ملک پر مسلط ہو گئے یورپ سے آئے ہوئے انگریز اس مقدس ملک کے بادشاہ اور حکمران رہے نتیجہ صفر نہیں بلکہ نفی میں رہا ابھی تک لوگ اس ارمان میں ہیں کہ ہماری ملک میں چونکہ ہم آزاد ہیں تو ہمارے لئے ہمارا قانون ضروری ہے یعنی اسلام اور قرآن پر فیصلے۔

اب تک ہماری عدالتوں میں برطانوی نظام کے تحت عدالتوں میں فیصلے ہوتے رہتے ہیں۔ ہم تمام پاکستانی اس دن کے انتظار میں ہیں کہ ہمارے ملک میں ہم پر اپنا نظام اور اپنا قانون ہم پر نافذ ہو جائے لیکن اس کے باوجود بایزید انصاری کا پر پوتا الہداد جو احداد کا بیٹا تھا وہ امرائے شاہجہانی میں داخل ہوا تھا اور منصب رشید خانی اس کو عطا کیا گیا تھا اور چار ہزاری اس کا وظیفہ ہوا یہ بات مولانا نجم الغنی خان رامپوری اور ائمہ تلبیس نے مشترکہ لکھی ہے ہم حیران ہیں کہ مغلوں کے وفادار کون تھے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بایزید انصاری نے پشتون قوم پر بڑا احسان کیا ہے تو بایزید ہندوستان کے شہر

Marfat.com

جالندھر پنجاب میں پیدا ہوا تھا ایک آدمی پنجاب میں پیدا ہو پھر یہی حضرات کہتے ہیں کہ اس کی ماں پٹھان تھی اور اس نے اس بچے کو اپنے علاقہ کالی کرم یعنی ارمڑ وزیرستان میں لے آیا پشتون ہے لیکن ارمڑ کے لوگ اپنی زبان میں باتیں کرتے ہیں یعنی وہ ہندکو ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ پٹھان نہ تھے پھر انصاری کے لقب سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ پشتون نہ تھے اب اسے پٹھان بھی بنایا گیا اور یہاں تک لکھا گیا کہ اس نے پٹھانوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ اس نے خیرالبیان میں پشتو زبان بھی داخل کی ہے تو حیرانی کی بات یہ ہے کہ خیرالبیان کی پشتو نہ ہونے کے برابر ہے اگر یہاں فقیر کسی کو خیرالبیان سنائے تو لوگ کہینگے کہ یہ کیا منتر پڑ رہا ہے یہ تو پشتون نہیں تو یہ کونسا احسان ہے جو بایزید انصاری نے پشتونی قوم پر کی ہے باقی اگر کوئی کہے کہ ارزانی یا دوسرے ہم خیال لوگ جو شاعر بھی تھے۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے ان کی زبان اچھی ہے تو بات متقدین کی نہیں ہے بات تو بایزید انصاری کی ہو رہی ہے چونکہ بایزید اپنے لئے ایک ریاست قائم کرنا چاہتے تھے اور کافی حد تک وہ کامیاب بھی ہوا تھا اس وجہ سے اس نے اس وقت کی حکومت سے لڑنا پسند کیا اس وقت تو حکومت مغل کی تھی اگر کسی کی بھی ہوتی تو وہ اس حکومت سے لڑتے۔ تو معلوم ہوا

Marfat.com

کہ یہ الزام حضرت سید علی ترمذی المعروف بہ پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ بابا پر صحیح نہیں کہ یہ دونوں حضرات مغلوں کے ایجنٹ تھے۔

بایزید انصاری اور ریاستی ہوس

ریاستی ہوس بھی ایک نشہ ہے اور لوگ اس نشے میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں بہت سے لوگوں نے اپنے رشتہ داروں کو قتل کیا اور ریاست کے حصول کے لئے کتنے دوڑ دھوپ لگائے ہم اپنے ملک کی بات کی مثال دیتے ہیں کہ اگر کوئی اس ملک کا سربراہ بن جائے تو دوسرا اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ کس طرح یہ کرسی مجھے نصیب ہو جائے اور میں اپنا حکم لوگوں پر چلا سکوں مال زر، زیب و زینت ہر قسم کی آسائش یہ تمام چیزیں ہوس پسندی کی ہیں اور ریاست کا ہوس سب سے زیادہ ہوتا ہے ریاستوں کو دیکھے کہ ان کا کیا حال ہوا اس طرح بعض لوگ مذہب کے آڑ لے کر لوگوں کو اپنے ہوس کا نشانہ بنا دیئے ہیں بارہ صدی ہجری میں محمد بن عبدالوہاب نے حجاز کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے لئے ایک ریاست قائم کی سید احمد بریلوی اور اسماعیل دہلوی بھی اس خیال کے ہم نوا نظر آتے ہیں لیکن ہندوستان میں اس وقت حکومت انگریزوں

Marfat.com

کی تھی اور انہوں نے انگریزی حکومت کی مخالفت نہ کی بلکہ صوبہ سرحد آئے اگر ان کا مقصد سکھوں سے جہاد کرنا تھا تو انبالہ اور امرتسر میں سکھ زیادہ تھے یا ہندوستان کے کسی دوسرے شہروں کو جاتے اور ان سے لڑتے بات سکھوں کی نہیں تھی انہوں نے برٹش گورنمنٹ کی مخالفت نہیں کی بلکہ وہ پٹھانوں کے علاقہ میں آئے ان کو پتہ تھا کہ یہ لوگ دین پرست ہیں اور دین پر قربانی دینے والے ہیں اس لئے ان کے اس جذبہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے اس وقت حضرت پیر طریقت مولانا عبدالغفور صاحب سوات نے ان کا ساتھ دیا لیکن جب اس کو پتہ چلا کہ ان لوگوں کے عقائد اہلسنت کے نہیں ہے اور ان کے عقائد وہابی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں تو ان سے بائیکاٹ کیا بلکہ اپنے دو خلیفوں کو حکم دیا کہ اس کی کتاب تقویۃ الایمان کا رد لکھوان میں سے ایک کا نام میاں نصیر احمد المعروف بہ میاں صاحب قصہ خوانی پشاور تھے اور دوسرا خلیفہ مرید محی الدین نوشہروی تھے یہ بات تذکرۃ اکابر اہل سنت میں لکھی ہے۔ جب لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ لوگ ہمارے عقائد کے نہیں تو یہ ان کے وبال جان کا سبب بنا۔ ایسا ہی افغانستان جب روس کے پنجوں سے آزاد ہوا تو جمیل الرحمان نے اس ریاست کے ہوس کے پیش نظر کنڑ اور نورستان کو اپنا ریاست

Marfat.com

بنایا لیکن عمر نے وفا نہ کی اور وہ اس فرقہ کے چنگل سے آزاد ہوا اخوان المسلمین کے متعلق بھی تاریخی شواہد موجود ہیں وہ بھی اپنا ریاست بنانا چاہتے تھے لیکن وہ اس عزم میں ناکام رہے ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں بھی ایک صاحب شریعت کے نام پر ایک ریاست بنانا چاہتا ہے ابھی تک اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اگر پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ اور اخون درویزہ باباؒ ریاست بنانے کا خواب دیکھتے تو وہ بیابانوں اور پہاڑوں کے غاروں میں چھلے نہ کاٹتے بلکہ اپنے لئے ایک سٹیٹ کا بندوبست کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا اور اللہ کے ذکر وفکر کو اپنایا اور اس قسم کے ہوست پسندی سے دور رہے۔ اس طرح بایزید انصاری نے بھی یہ خواب دیکھا تھا کہ وہ بھی اپنے لئے ایک ریاست قائم کرے اس لئے اس نے پٹھانوں کے قبیلے کو اپنی طرف مائل کیا اور پھر آہستہ اس وقت کی حکومت کے خلاف کی اور پھر لڑائیاں اس حکومت کے خلاف شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قبیلہ یوسف زئی کا بڑا نقصان ہوا اور وہ ننگرہار و جلال آباد تک ریاست بنانے میں کامیاب ہوا تھا لیکن اتنی بڑی حکومت سے باغی ہونا کوئی آسان بات نہیں اس لئے بایزید انصاری نے شکست کھائی۔ یہی خیال خوشحال خان خٹک کا بھی تھا کہ وہ بھی ایک

Marfat.com

ریاست بنانا چاہتے وہ بھی ناکام رہے۔ اسلام میں سب سے پہلے رخنہ اندازی کرنے والے اسود عنسی ہے اس شخص نے بھی دعویٰ نبوت کیا تھا اسود کا اصل نام عیہلہ بن کعب بن عوف بن عنسی تھا لیکن سیاہ فام ہونے کی وجہ سے اسود کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔ عنس قبیلہ مذحج کی ایک شاخ تھی علاقہ یمن کے ایک موضع میں جس کا نام کہف خار ہے پیدا ہوا اور وہی نشو ونما پایا شعبدہ بازی اور کہانت میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا اسود کی ذات میں شرین کلامی اور تحمل و بردباری کا جوہر بدرجہ اتم ودیعت تھا اس لئے عوام لوگ آپ کے مکروفریب میں جلد پھنس جاتے تھے خصوصاً اہل نجران نے اسود کے ادعائے نبوت کی خبر سنی تو اسے بغرض امتحان اپنے وہاں مدعو کیا یہ قبیلہ بھی اسود عنسی کے جال میں گرفتار ہوا اس طرح قبیلہ مذحج نے بھی اسود کی نئ تحریک کو سمعاً و طاعتہً قبول کرلیا۔ اسود نے دعویٰ نبوت کے بعد تھوڑی سی جمعیت بہم پہنچا کر ہاتھ پاؤں مارنے شروع کیۓ سب سے پہلے اہل نجران کو گانٹھ کر نجران پر چڑھ دوڑا اور عمرو بن حزم اور خالد بن سعید بن عاص کو وہاں کی حکومت سے بے دخل کیا اس طرح اسود کا وزیر قیس بن عبدیغوث مرادی بھی جس کے ہاتھ میں اسودی لشکر کی قیادت تھی فروہ بن مسیک پر چڑھ آیا جو مراد پر عامل تھے اور انہیں منہزم کرکے

Marfat.com

وہاں پر قابض ہو گیا۔ اس کا خیال بھی ریاست لینا تھا اور لوگوں پر حکمرانی کرنا تھا۔ اس خبیث نے قرآن مقدس کی نقل کرتے ہوئے کچھ عبارتیں لکھی تھیں جنہیں اس کے پیرو برہان مقدس کی مماثل خیال کرتے مثلاً لکھا تھا و المائسات میساً والدارسات درساً تجون جمعاً وافرادیٰ علی قلائص بیضٍ و صفرٍ (عیون التواریخ) ابن الثیر نے لکھا ہے کہ اسود کا فتنہ تین چار مہینے سے زیادہ عرصہ ممتد نہ ہوا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اس کا پورا نام مسیلمہ بن کبیر بن حبیب ہے اس کا قلب یمامہ تھا ابوثمامہ اور ابوہارون کنیتیں تھیں اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ شخص ذاتی وجاہت اور قابلیت کے لحاظ سے ابنائے وطن میں ممتاز اور طاقت لسانی اور فصاحت وا ماثل میں ضرب المثل تھا اور اس نے مشہور کیا کہ حضور علیہ السلام نے اسے اپنی نبوت میں شریک کیا ہے اور اپنی من گھڑت وحی والہام کے افسانے سنا سنا کر اپنی قوم کو راہ حق سے منحرف کرنا شروع کیا اور حضور علیہ السلام نے مسیلمہ کذاب کو تیں مشہور کذابوں میں ایک کذاب فرمایا اس دجال نے سورہ عادیات کے مقابلہ میں کہا تھا الزارعات زرعاً و الحاصدات حصداً و الزاریات قمحاً والطاحنات طحناً و

Marfat.com

الخابزات خبزاً و الثاردات ثرداً و اللاقمات لقماً اهالتة و سمناً لقد فضلتم علیٰ اهل الوبر و ما سبقکم اهل المدر ریقکم فامنعوه والمعینیے واوه الباغی فتاوره۔

ترجمہ:۔ قسم ہے کھیتی کرنے والوں کی اور قسم ہے کھیتی کاٹنے والوں کی اور قسم ہے بھوسہ صاف کرنے والوں کے لئے گیہوں کو ہوا میں اڑانے والوں کی اور قسم ہے روٹی پکانے والوں کی اور قسم ہے سالن پکانے والوں کی کہ تم کو صوف والے عربوں پر فضیلت دی گئی اور مٹی والے تم سے بڑھ کر نہیں ہیں تم اپنی روکھی سوکھی روٹی کی حفاظت کرو عاجز درماندہ کو پناہ دو اور طالب اور مانگنے والوں کو اپنے پاس ٹھہراؤ۔
مسیلمہ کذاب نے سورہ فیل کے جواب میں لکھا تھا۔

الفیل و ما الفیل له ذنب و بیل و خرطوم طویل ان ذالک من خلق ربنا الجلیل (الدعاۃ صفحہ ۹۳)
ترجمہ:۔ ہاتھی اور ہاتھی کیا ہے؟ اس کی بدنما دم اور لمبی سونڈ ہے یہ ہمارے رب جلیل کی مخلوق ہے۔

علامہ خیر الدین آفندی الوسی سابق وزیر ٹیونس نے کتاب الجواب الفسیح میں عبد المسیح نصرانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسیلمہ کذاب کا پورا مصحف پڑھا ہے جس سے معلوم

Marfat.com

ھوتا ہے کہ اس نے ایک ضخیم کتاب ہی تیار کر ڈالی تھی اور دعویٰ یہ تھا کہ یہ ایک الہامی کتاب ہے ۔ اس کذاب کو بھی ریاست کا حکمران بننے کا نشہ چڑھ گیا تھا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا اور نامراد اس دار فانی سے واصل بجہنم ہوا۔

اسحاق ابو عیسیٰ اصفہانی حکیم مقنع خراسانی ، عبداللہ بن میمون اھوازی ، بابک عبداللہ خرمی ، احمد بن تیال بلخی ، یحییٰ بن فارس ساباطنی ، علی بن محمد خارجی ، حمدان بن اشعث قرمط ، ابو سعید حسن بن بہرام خبابی قرمطی ، یحییٰ بن زکرو یہ قرمطی ، غن بن فضل یمنی ، محمد بن علی شلمغانی عبدالعزیز باسندی حسن بن صباح حمیری ان تمام افراد نے دعویٰ نبوت مہدویت کیا یہ وہی لوگ ہیں کہ اپنے ،آپ کو مذہبی لباس میں ملبوس کر کے عوام کے سامنے پیش ہوئے اور بعض ناعاقبت انگیز لوگوں نے ان کی پیروی کی اور گمراہ ہو گئے قریب وقت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور بہت سی کتب کو تالیف کیں اور پاک و ہند میں ایک پورا گروہ اس کے دام میں پھنس گیا آخیر نامراد ٹٹی خانہ میں اس کی روح نے دوزخ کی طرف پرواز کی۔

Marfat.com

پیر بابا کی شادی

انسانی رہن سہن کے لئے خاندانی شکل کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے اور خاندان بغیر شوہر اور بیوی کے ہو نہیں سکتا ہے اس کا لازمی جز بیوی ہے جو گھر کی مالکن تصور کی جاتی ہے چونکہ پیر بابا علیہ الرحمتہ دین و اسلام کے ترویج و اشاعت کے لئے اور خصوصاً روحانی و باطنی علوم سے مسلمانوں کو روشناس کرانے کیلئے مختلف علاقوں میں مقیم ہوئے جب حضرت پیر بابا نے جعفر نامی پہاڑ میں چہلہ کشی کی تو چلہ سے جب فارغ ہوئے تو آپ بونیر کے باچا نامی گاؤں میں رہنے لگے وہاں آپ نے ایک مسجد کی تعمیر کی بنیاد رکھی اور عالی شان مسجد بنی۔ اس میں درس علوم شرعیہ کو شروع کیا اور اس مدرسہ کا نام سید عالیہ رکھا گیا تو اس علاقہ کے خوانین اور ملک لوگوں نے ایک جرگہ منعقد کیا کہ پیر بابا کو یہاں ٹھہرانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس ولی کامل کے لئے یہاں سے شادی کی جائے ہمارے علاقہ پختون کی رواج یہ بھی ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی کو پسند آجائے تو پھر اس کے ٹھکانے اور شادی کا بندوبست وہی لوگ کراتے ہیں انہوں نے جرگہ میں یہ کہا کہ ہم میں سے کوئی مشہور شخصیت کے گھر کی بیٹی اس والی خراسان کو دینی چاہیے

Marfat.com

کہ یہ برکات ہمارے علاقہ سے نہ چلی جائے اور یہی بونیر میں ہمارے پاس رہے۔ ہمارے پختون خوا کے علاقہ میں دو قبیلے ملیزئی قوم کے نام سے شہرت رکھتے ہیں مگر اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ریاست دیر کے ملیزئی قوم اس سے مراد ہے تو یہ بہت بڑی غلطی ہے ملے بن یوسف جو یوسف بابا کا بیٹا ہے اور اس کی اولاد بونیر میں آباد ہیں جو دولت زی، نوروزی اور چغرزی قبیلوں سے شہرت رکھتے ہیں اور بونیر ملیزی قوم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا قبیلہ ضلع دیر ملیزی قوم سے مشہور ہے جو یوسف بابا کا دوسرے بیٹے اکوزی کی اولاد سے ہیں جو چار قبیلوں پر تقسیم ہیں، پائندہ خیل، سلطان خیل، نصرت دین خیل اور اوسا خیل پائندہ ابن ملے ابن خواجہ ابن اکو ابن یوسف جو ضلع دیر کے پنجکوڑہ کے نام سے ملیزی قوم میں متعارف ہے جب کسی پرانی کتاب میں ملیزی قبیلے کا ذکر آ جائے تو اس میں پوری تحقیق کرنی پڑے گی کہ یہ کونسے قبیلے کا ذکر ہے کہ بونیر کے ملیزی قبیلہ مراد ہے یا دیر کے پنجکوڑہ ملیزی قبیلہ مراد ہے اس بے غوری اور ناسمجھی سے تردد و اشکلات پیدا ہو جاتے ہیں تو پیر بابا کی شادی خانہ آبادی کی ذمہ داری بونیر کے ملیزی دولت زی، برکازی معروف خیل قبیلہ کا بڑا خان ملک دولت خان نے یہ ذمہ داری قبول کی کہ

Marfat.com

وہ اس وقت بونیر کے ایلئی نامی گاؤں میں سکونت پذیر تھے ملک دولت خان نے اپنی بہن صاحبہ جو بی بی مریم نام تھا بہت نیک اور پاکباز خاتون تھی، عابدہ اور زاہدہ بی بی تھی صاحب ولایت وکرامت تھی اس کو حضرت سید علی ترمذی کی نکاح میں دے دی۔ جو بعد میں پیرہ ابئی یعنی پیر ماں کے نام سے مشہور ہوئی اور آج بھی اس کے مزار پر بڑا گنبد بنا ہوا ہے پیرہ ابئی کے نام سے اب بھی مشہور ہے۔ شادی کے بعد حضرت پیر بابا نے بونیر کے دوکڈہ نامی گاؤں میں اپنے رہنے کے لئے ایک مکان بنایا اور ہموار زمین میں جاری پانی کے چھوٹے نہر کے ساتھ ایک مسجد تعمیر کی اور آپ اسی گاؤں میں مقیم ہوئے پیر بابا کا وہی گھر اب بھی اچھی حالت میں موجود ہے اب میاں سید بشیر بابا کی میراث میں ملا ہے وہ خود اور اس کے آل و عیال اسی گھر میں سکونت پذیر ہیں اس گھر کی برکت سے وہ بڑے جاگیردار اور بزرگ سید ہے دوکڈہ گاؤں کوہستان کا علاقہ ہے حضرت پیر بابا نے اس وجہ سے باچا نامی گاؤں میں دارالعلوم بنایا کہ یہ قصبہ بڑا ہے اور اس مدرسہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں گے اور حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اس دارالعلوم کے لئے وظیفہ لوگوں پر مقرر کیا جو آج تک طلباء کے لئے لوگ وظیفہ دیتے ہیں اس کو فارسی زبان میں درویزہ

Marfat.com

کہا جاتا ہے شادی کا سال ۹۹۵ھ تھا پیر بابا کی عمر اس وقت ۴۸ سال کی تھی۔ اس شادی کو حضرت اخون درویزہ باباؒ نے تذکرۃ الابرار والاشرار میں یوں بیان کی ہے۔ افغانوں کا عام طریقہ ہے کہ جب کوئی عالم یا نیک آدمی ان کے ہاں بغرض قیام کچھ عرصہ کے لئے آتا ہے تو اس قوم اور قبیلہ کا سردار اپنی لڑکی یا بہن اس مقصد کے لئے ان کے نکاح میں لانا چاہتا ہے کہ شادی کے بعد وہ اس علاقہ میں مستقل سکونت اختیار کریں گے اور لوگ ان کی وعظ و نصیحت اور تعلیم و تبلیغ سے فائدہ اٹھائیں گے اسی غرض کے لئے ملک دولت ملی زئی نے اپنی بہن بی بی مریم سے میرا نکاح کیا اگرچہ اس وقت میں شادی کے حق میں نہیں تھا لیکن اس علاقہ کے لوگوں کی محبت، ہمدردی اور ایثار دیکھ کر میں نے شادی کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ کبھی کبھی پیر بابا بونیر کے زبڑول نامی گاؤں کے قدرتی غار میں چہلہ کشی میں مصروف رہتا آپ کے ساتھ اس اعتکاف میں حضرت اخون درویزہ بابا اور ملا صالح جان دیوانہ بابا بھی شریک ہوتے۔ حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا نے خواجگان معین الدین اجمیری کے طریقہ تعلیم باطنی ظاہری پر عمل پیرا ہوکر صوبہ سرحد میں رشد و ہدایت کا شمع روشن کیا اور خصوصاً بونیر باچا کلے اس تبلیغ کا مرکز بنا وہاں کے

Marfat.com

لوگوں نے آپ کو ایک روحانی ولی اور بزرگ سمجھے عقیدت اور محبت کا بے مثال ثبوت پیش کیا اور آپ نے مستقل سکونت بھی وہاں اختیار کی اور وہاں شادی بھی کی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپکو اولاد بھی عطا کی اور مولانا عبدالکریم المعروف بہ میاں کریم داد اور اس کے والدؒ ماجد حضرت اخون درویزہ باباؒ اور حضرت پیر مولانا محمد صالح المعروف بہ دیوانہ باباؒ جیسے مقتدر روحانی شخصیات بھی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے حضرت اخون درویزہ باباؒ سے عالم دین ان علاقوں میں کوئی نہ تھا۔

حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کے تین صاجزادے اور تین صاجزادیاں پیدا ہوئے ان میں بڑا میاں سید مصطفیٰ دوسرے صاجزادے کا نام سید حبیب اللہ اور تیسرے کا نام سید عبداللہ تھا جو بلوغ سے پہلے وفات پا چکے ار اس وقت حضرت پیر بابا زندہ تھے تین صاجزادیوں میں سے ایک برکازی دادی صاحبہ جو کہ پیرہ اماں بی بی مریم کے بھائی کے صاجزادہ کی بیاہ میں دی گئی تھی دوسری صاجزادی مانیا رامی ہے جو کہ ایک قندھاری سید عالم دین کو نکاح میں میں دی تھی اس کی اولاد میں سے صرف ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اور وہ بھی بارہ تیرہ سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے اور باقی اور اولاد نہیں ہیں

Marfat.com

حضرت پیر بابا کی تیسری صاجزادی بی بی عائشہ ہیں جو کہ شاھان دادی اماں کے نام سے مشہور ہیں اور یہ صاجزادی حضرت اخون درویزہ باباؒ کے صاجزادے میاں عبدالکریم عرف میاں کریم داد شہید باباؒ کے نکاح میں تھی اس صاجزادی کا مزار مبارک اسلام پور سوات میں پرانا مقبرہ میں دفن ہیں اور دادی اماں اور حضرت پیر بابا کی صاجزادی پر وہ مشہور ہے۔شادی کے بعد حضرت پیر باباؒ جب اپنی والدہ کے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے آپ کی والدہ نے پوچھا کہ اے بچہ تم کہاں تھے کہ گھر کو نہیں آئے تھے تو حضرت پیر باباؒ نے اپنی والدہ کو وہ تمام حالات سنا دیئے جو ان پر گزرے تھے اور یوسف زی اور بونیر میں سکونت کا بھی ذکر کیا اور اس علاقہ میں شادی اور بچوں کا بھی ذکر کیا آپ کی والدہ کو آگاہی ہوئی تو فرمایا کہ بچہ یہاں نہ ٹھہرنا بلکہ جاؤ اور اپنے بال بچوں کو یہاں لے آؤ اور اگر آنے کا کوئی مکان نہ ہو تو میں نے اپنا حق تمہیں بخش دیا ہے پھر ان کے ساتھ رہو کہ ان لوگوں کا حق ہمارے گردن پر نہ رہے۔ والدہ ماجد نے رخت سفر تیار کیا اور دعا کے ساتھ رخصت کیا اس کے بعد پیر بابا ہر سال اپنی والدہ کی ملاقات کی نیت کرتا لیکن کچھ ایسی دشواریاں درمیان میں اجاتی جو جانے کا موقع نصیب نہ ہوا۔

Marfat.com

حضرت پیر باباؒ کے آباؤ اجداد میں سے سید محمد نور بخش ترمذی ایران سے تشریف لائے تھے ترمذ کو اور ترکستان کے قندوس شہر میں سکونت پذیر تھے یہ شہر کسی زمانہ میں ترک مغل بادشاہوں کے زمانہ میں دارالخلافہ بنا تھا حضرت پیر بابا کے والد محترم سید قنبر علی شاہ کا دادا سید احمد نور اور اس کے والد ماجد سید یوسف نور قندوس میں پیدا ہوئے تھے قندوس کا وہ پرانا شہر ویران پڑگیا ہے اور بیابان بنا ہے ترکستان سے موجود بلخمری شہر سے بذریعہ سوزوکی پاکستانی ڈھائی روپے کرایہ لیتا ہے یہ روڈ خان آباد اور تالقان اور بدخشاں کو بھی جاتا ہے اور دریائے بغلان، دریائے آمو کے ساتھ مل جاتا ہے قندوس اور پشاور کے درمیان کابل شہر آباد ہے خیبر پار پشاور سالنگ پار قندوس یعنی پرانا قندوس کے قریب ایک قبرستان ہے اس قبرستان میں حضرت پیر بابا کے والد اور والدہ اور دادا اور پردادا کے قبور اور مزارات ہیں لوگ وہاں زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ان سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ حضرت پیر بابا کا بڑا صاحبزادہ میاں سید مصطفیٰ پر بی بی مریم یعنی پیرہ ابئی کے بھائی کی بیٹی کو آپ کے نکاح میں تھی حضرت پیر بابا کی زندگی میں وہ کونڑ افغانستان پشت دونائی علاقہ کو گھر والوں کے ساتھ گئے تھے پھر دوبارہ وہ بونیر سوات

Marfat.com

کو واپس تشریف نہیں لائے وہاں وفات پا گئے اور وہاں اس کا قبر یعنی مزار مبارک ہے۔میاں سید مصطفیٰ بابا کی بیوی جو بی بی مریم کی رشتہ دار تھی دو صاحبزادے پیدا ہوئے میاں عبدالوہاب اور حضرت میاں قاسم جب ان کی والدہ وفات پا گئی تو ان کے والد ماجد نے دوسری شادی کی اس کی کوئی اولاد نہ ہوئی تھی تو حضرت عبدالوہاب اور میاں قاسم کی بابا کی دعا سے چودہ سال بعد میاں حسن بابا پیدا ہوا حضرت میاں عبدالوہاب ارحضرت میاں قاسم بابا دونوں کو کونڑ سے حضرت اخون درویزہ باباؒ سے اپنے مرشد کامل کی اجازت سے بونیر کو مدرسہ عالیہ سیدیہ کو واپس لے آیا۔ یہ دونوں حضرات حضرت پیر بابا کے زیر تربیت رہ چکے تھے اور تعلیم حاصل کئے تھے پھر یہ دونوں حضرات واپس کونڑ افغانستان نہیں گئے حضرت میاں حسن بابا بھی بونیر کو دینی تعلیم کے لئے تشریف لائے تھے اور حصول علم کے بعد یہاں رہے اور واپس کونڑ نہیں گئے یہ تینوں بھائی اپنے والد ماجد حضرت میاں سید مصطفیٰ بابا کے دیدار کے لئے تشریف لے جاتے لیکن وہاں سکونت پذیر نہ تھے بڑے صاحبزادوں کے لڑکے کونڑ افغانستان گئے ہیں اور وہاں سکونت بھی اختیار کئے۔حضرت عبدالوہاب عرف میاں اودل بابا اپنے زمانہ کے مشہور عالم بزرگ تھے اور بونیر کے

Marfat.com

شلبانڈی گاؤں میں رہتے تھے اور وہاں وفات پا گئے آپ کا مزار مبارک شلبانڈی گاؤں کے شرقی بڑے قبرستان میں ہے جو مرجع خلائق ہیں مزار مبارک میاں اودل بابا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے حضرت پیر بابا کی بیوی صاحبہ بی بی مریم المعروف بہ پیرہ الئی بونیر کے سرد چشمہ نامی گاؤں کے قریب بڑے شاہراہ کے ساتھ دفن ہیں بڑا شاندار مزار مبارک ہے اور ساتھ ہی بڑی جامع مسجد بھی ہے اور مرجع خلائق ہیں۔ پیر بابا کا دوسرا صاحبزادہ سید حبیب اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ آپ کی بیوی بھی سیدانی تھی اور آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔ سید حبیب اللہ صاحب پیر بابا کی وفات کے بعد وصال کر گئے اور حضرت پیر بابا کے قبر کے ساتھ قبلہ کی جانب دفن ہے۔ حضرت پیر باباؒ کا تیسرا صاحبزادہ جو سب سے چھوٹا تھا اور اس کا نام عبداللہ تھا بچپن میں حضرت پیر بابا کی زندگی میں رحلت کر گئے تھے اور اس جامع مسجد کے قریب والی قبرستان میں دفن ہے جہاں پیر بابا اور سید حبیب اللہ صاحب دفن ہیں حضرت سید عبداللہ کا قبر پیر بابا کے قبر کے پنجرہ کے باہر حضرت پیر بابا کے سرہانے کی طرف ایک گز کے فاصلے پر اب بھی موجود ہے۔

ہمیں جو شجرے حضرت میا او دل بابا اور حضرت میاں قاسم بابا ملے ہیں تو ان شجروں میں ان دو صاحبزادوں کے بیٹوں کی

Marfat.com

تعداد زیادہ ہیں لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیٹوں کے ساتھ پوتوں کے نام بھی درج ہو۔ حضرت میاں حسن بابا کوکڑی سوات کا شجرہ بالکل واضح ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت میاں حسن بابا کی اولاد اپنے دونوں بھائیوں کی اولاد سے تعداد میں کم ہیں۔ حضرت میاں اودل بابا کے صاحبزادے اور شجرہ مندرجہ ذیل ہے۔ حضرت میاں مسعود، میاں امام محمد، میاں ساقی، میاں داؤد، میاں سید جمال، میاں سرور، محمود شاہ، عبدالقادر، عبدالرزاق، حضرت میاں موسیٰ۔

حضرت میاں مسعود کا قبر اپنے والد میاں اودل بابا کے قبرستان شلبانڈی میں ہے میاں مسعود بابا کے بارہ صاحبزادے تھے ان کے نام یہ ہیں۔ میاں خواجہ نور مدفن بمع والد، میاں پیر بیغم، میاں حسام، میاں حقی، میاں زھراب شاہ میاں پیر عالم میاں پیر امام مدفن جدبہ ابا سین، میاں حضر مدفن، بھار چغرزی میاں بدیع الدین مدفن سنی گرام بونیر، میاں پیر عاشق مدفن برہ بانڈہ سوات، میاں خواجہ بہاؤ الدین مدفن مینگورہ پانڑ کلے سوات اور اخون جمال لاولد مدفن مینگورہ سوات میاں امام محمد عرف لوڑے بابا کا قبر مبارک بونیر میں بھائی نامی گاؤں میں ہے اور اس کے بیٹے باڑی بابا کا مزآر بھی بھائی گاؤں میں ہے اور اس کا دوسرا بیٹا برڑہ بابا کا مزآر

Marfat.com

اس گاؤں میں ہے لیکن دوسرے قبرستان میں دفن ہے جو برڑہ گاؤں کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت میاں ساقی بابا کا مزار مبارک باجوڑ گامبٹ نامی گاؤں میں ہے اور آپ کے ایک صاحبزادے سید عبدالباقی عرف غازی بابا کا مزآر مبارک خوازہ خیلہ سوات ہے اور اس کا ایک بیٹا میاں بابا جس کا مزآر مبارک سوات ڈکوڑک نامی گاؤں میں شرقی بڑے قبرستان میں ہے میاں ساقی بابا کا دوسرا بیٹا سید عسکر جس کا مزار مبارک آمنی غوربند جوزو کنڈو میں ہے۔

میاں عبدالباقی غازی بابا ایک صاحبزادہ ڈھیری بابا ہے وہ بھی خوازہ خیلہ ڈھیری میں دفن ہے اور آپ کا دوسرا صاحبزادہ میاں بابا کا مزار مبارک بھی خوازہ خیلہ سوات جانو نامی گاؤں میں ہے اور آپ کی اولاد بھی یہاں رہتی ہیں۔

میاں اودل بابا چوتھا صاحبزادہ میاں داؤد ہے جس کا مزار مبارک ریاست ویر گنوڑی نامی گاؤں میں ہے اس کی اولاد ضلع دیر کے کومبڑ میدان وغیرہ علاقہ میں آباد ہیں۔

حضرت میاں سید جمال بابا اور اس کے دو صاحبزادے میاں عباس اور شاہ مرتضی تو ان تینوں کے مزارات کونڑ پشت دونائی میں ہیں اور ہوسکتا ہے کہ میاں

Marfat.com

اودل بابا کے دوسرے صاجزادے بھی کوٹر میں ہو اور دفن ہو۔

حضرت میاں مسعود بابا کا بڑا صاجزادہ میاں پیر عاشق بابا شلبانڈی بونیر سے برہ بانڈی سوات آئے تھے اور برہ بانڈہ گاؤں کے باہر ایک قدرتی بڑا چشمہ ہے اس کے قریب گھر اور مسجد آباد کیا تھا وہ گاؤں سرمنے کے نام سے مشہور ہے آپ وہاں رہتے تھے بڑے عالم و فاضل شخصیت تھے اور طریقہ چشتی میں بیعت تھے اور وہاں وفات ہو چکے ہیں اور آپ کا مزار مبارک بھی وہاں موجود ہے جو میاں عاشق بابا کے نام سے لوگ یاد کرتے ہیں۔ میاں عاشق بابا کے تین صاجزادے تھے میاں سید اکبر جو اپنے زمانہ کے شہنشاہ تھے دوسرا صاجزادہ میاں محب الدین تیسرا میاں طلب الدین تھے میاں سید اکبر اور میاں طلب الدین کے مزارات اپنے والد کے مزار کے ساتھ ہیں اور میاں محب الدین بابا کا مزآر سوات شکردرہ نامی گاؤں میں ہے اس کے دو صاجزادے تھے ایک کا قبر شکردرہ کے قبرستان میں ہے اور دوسرے صاجزادے کا مزار دیولئی برہ چم میں ہے۔

حضرت میاں قاسم بابا اپنے زمانہ کے مشہور ولی اور بڑے عالم فاضل شخصیت تھے حضرت میاں قاسم بابا اور حضرت

Marfat.com

میاں نور بابا ابن میاں عبدالکریم المعروف بہ کریم داوا دونوں نے مدین سوات سے لے کر کوہستان تک تمام علاقوں میں غزا کیا اور اس علاقہ کو کافروں سے خالی کرایا کوہستانی لوگ ان کی اولاد ہے جو ان دونوں بزرگوں کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں بعض بوڑ قبیلہ ہے بعض کو دنوڑ اور بعض کو پانجیڑ کہا جاتا ہے اور بعض جوڑ قبیلہ ہے پانجیڑ قبیلے کا باپ پانچ بار مسلمان ہوا تھا ان میں سے ایک قبیلہ خانان ہیں اس قبیلہ کے سردار نے حضرت میاں قاسم بابا اور حضرت میاں نور بابا کا ساتھ دیا تھا تو انہوں نے اس کو دعا دی کہ تم ان لوگوں کے خانان ہو اب خانان میں سے اگر بہت غریب بھی ہو کچھ بھی ان کے پاس نہ ہو لیکن وہاں کے لوگوں ان کو خان صاحب کہتے ہیں۔ جب علاقہ کوہستان فتح کیا تو اس کے بعد مدین شاہ گرام کے پکلئی نامی گاؤں میں رہنے لگے آپ نے اپنے لواحقین کو وصیت کی تھی کہ جب میں علاقہ کوہستان یا شاہ گرام میں مر جاؤں یا شہید ہو جاؤں تو مجھے اس علاقہ میں دفن نہ کرنا کیونکہ یہ علاقہ دارالحرب ہے یہاں مسلمانوں کا پرانا مقبرہ نہیں ہے سواتی قوم کے قیام اور سکونت کے وقت کافرستان کے لوگ آباد تھے بابا خیلے اور ختٹ گاؤں کے قریب موجود پیر کلے میں بڑا پرانا قبرستان ہے وہاں

Marfat.com

مسلمانوں کی قبریں ہیں وہاں مجھے لے جاؤ اور دفن کرو اور یہ گاؤں پیر کلے کے نام سے مشہور ہوا اور جہاں آپ کی شہادت ہوئی ہے یعنی تو روال کوہستان تو دریا کے کنارے میاں قاسم بابا کے نام پر ایک اونچا قبر بنا ہوا ہے یہ ایک یادگار قبر ہے یعنی شہادت میاں قاسم بابا کی جگہ اور وہاں بھی اب قبرستان بن گیا۔

حضرت میاں قاسم بابا کے صاجزادوں کی تعداد اور نام مندرجہ ذیل ہیں۔

میاں شیخ فرید بابا آپ کا مزار سمبٹ چم عرف کڑپے بابا برسوات میں ہے۔

میاں مندہ بابا لاولد جس کا مزار مبارشنگواٹی چم برسوات میں ہے۔

میاں پیر صدیق بابا آپ کا مزار مبارک تحصیل کبل بمقام چنداخور میں ہے۔

میان شیخ کبیر عرف سمے بابا جس کا مزار پیوچار کلے برسوات میں ہے۔

میاں سید عبدالجبار جس کا مزار شین گٹ عرف مٹی بابا شین گٹ سوات میں ہے۔

حضرت میاں مومن آپ کا مزار مبارک سرد چشمہ پیرہ ابئ

Marfat.com

بونیر میں ہے۔

حضرت میاں غفور جس کا مزار دوکڈہ بونیر آپ کے ساتھ تاروگے باباوکڈہ بونیر میں ہے۔

حضرت میاں سید علی شاہ جس کا قبر چغرزی میں ہے اور میاں پیر علی شاہ کا قبر مبارک کا علم نہیں میاں سید جلال جس کا قبر شدکاری بکوڑ منگ پکلئی کاغان میں ہے۔

میاں قاسم بابا کے صاحبزادے میاں شیخ فرید کے پانچ صاحبزادے تھے ایک کا نام میاں علی شاہ جو میاں پیر نشان بابا کے نام سے مشہور ہے مدین کے اڈہ کے قریب قبرستان میں آرام فرما ہے اور یہ قبرستان میاں پیر علی شان کے مقبرہ سے مشہور ہے۔ میاں شیخ فرید کا دوسرا صاجزادہ شاہ گرام بابا تھا اس کا قبر موھ دیر میں ہے۔

تیسرا صاجزادہ کا نام میاں سید رسول تھا اس کا مزار تیرات دامانہ گاؤں میں ہے۔

چوتھے صاجزادے کا نام حضرت میاں شیخ نور صاحب ہے اس کے ایک بیٹے کا نام سید یوسف تھا ساتال میاں گان بمع پکلئی میاں گان و شگئی میاں گان شاہ گرام ان کی اولاد ہیں۔ مدین قصبہ سے باہر بحرین روڈ پر آپ کا مزار ہے۔ پانچویں صاجزادے کا نا میاں سید رقیب ہے جس

Marfat.com

کا مزار مبارک چکدرہ میں ہے اس کے بیٹے کا نام میاں محی الدین جو کوٹیگرام ادینزئی سوات میں دفن ہے۔

حضرت میاں غفور بابا ابن میاں قاسم باباؒ آپ کے صاجزادوں میں سے ایک کا نام میاں رحمان الدین ہے۔ جو کانڑا بابا کے نام سے مشہور ہے آپ کا مزار مبارک بونیر کے سلطان وس گاؤں میں ہے حضرت میاں مومن ابن میاں قاسم بابا آپ کے چار صاجزادے تھے ایک کا نام جہاں میر عرف سور گیرے بابا جو درشخیلہ سوات میں آپ کا مزار ہے دوسرے کا نام جہان نور جو طور ژبے بابا کے نام سے مشہور ہے آپ کا مزار بھی درشخیلہ میں ہے۔

تیسرے صاجزادے کا نام سید نور المعروف بہ زیڑے بابا ہے جس کا مدفن درشخیلہ ہے چوتھے کا نام میاں سید علی عرف میں اشاہ صاحب باباؒ ہے آپ کا مزار چپر یال سوات میں ہے میاں سید جلال بابا ابن میاں قاسم باباؒ آپ کی اولاد شینکاری پکلی کاغان وغیرہ آلائی سوات بٹیلہ نامی گاؤں میں ہیں سید جلالی میاں گان سے مشہور ہیں۔

حضرت میاں حسن بابا کے چار صاجزادے تھے ان میں سے ایک کا نام سید حسن مزار شریف امازو گھڑی مردان کوٹ دولت زی میں ہے۔ دوسرے کا نام سید یوسف عرف

Marfat.com

میاں شیخ بابا مزار مبارک تحگرام سوات میں ہے تیسرے
حضرت میں میاں تی بابا ولد جس کا مزار لنگی سوات میں
ہے چوتھے کا نام حضرت نوران بابا لااولد قبرستان میاں حسن
بابا کوزی سوات میں آپ کا مزار ہے۔

Marfat.com

شجرہ شریف حضرت سید عبدالستار شاہ المعروف باچا جان صاحب

سید علی ترمذی

سید مصطفیٰ — سید حبیب اللہ لاولد — سید عبداللہ لاولد

عبدالوہاب — میاں قاسم — میاں حسن

امام محمد — میاں ساقی — سید جمال — میاں سرور — محمود شاہ — عبدالقادر — عبدالرزاق — موسیٰ — مسعود

خواجہ نور — حسام — پیر عالم — میا حضر — پیر عاشق — اخون جمال

پیر نعیم — میاں حقی — پیر امام — بدیع الدین — بہاؤالدین — زہراب شاہ

پیر امام مدفن ہزارہ

کریم شاہ ہزارہ

امیر شاہ

گل شاہ مدفن میرانہ کلے

عبدالقہار — عطار شاہ — اکبر سید — سمندر شاہ — عکیم شاہ — برہان شاہ — عبدالستار شاہ المعروف باچا جان مدفن ڈبگری پشاور شہر — عبدالمنان

Marfat.com

شجرہ سید آدم شاہؒ و سید نبی شاہؒ

سید علی ترمذی

سید مصطفیٰ — سید حبیب اللہ — سید عبداللہ

عبدالوہاب — میاں قاسم — میاں حسن

امام محمد — میاں ساقی — داؤد — سید جمال — میاں سرور — محمود شاہ — عبدالقادر — عبدالرزاق — موسیٰ — مسعود

خواجہ نور — پیر بیغم — حسام — میاں حقی — پیر عالم — پیر امام — میاں حضر — بدیع الدین — بہاؤالدین — پیر عاشق — انور جمال — زہراب شاہ

مدفن ہزارہ

مرتضیٰ شاہ

منیر شاہ

حبیب شاہ

اکبر شاہ

انور شاہ

سید ادم شاہ مدفن اکبر آباد بالمقابل ریلوے پاتک مردان — سید نبی شاہ مدفن ملتان

علی شاہ — اصغر علیشاہ — سیف علیشاہ — اقبال حسن علی شاہ — عنبر علیشاہ — حیدر علی شاہ — محمد حبیب علیشاہ

قاسم علی شاہ — حسین علی شاہ — مدثر علی شاہ — مرتضیٰ علی شاہ

Marfat.com

حضرت پیر بابا کے مریدین اور خلفاء

آپ کے مریدین کی تعداد بہت زیادہ ہیں علاقہ بونیر نگرا اور اسلام صوابی میں آپ کے مریدین کا جال بچھا ہوا تھا ان مریدین میں سے جو تصوف میں منازل سلوک طے کئے تھے اور روحانیت میں عروج کے منزل پر تھے تو ان کو حضرت پیر باباؒ نے خلافت سے نوازا ان میں سے آپ کا بڑا صاحبزادہ

(۱) سید میاں مصطفیٰ بابا جو کنڑ میں دفن ہے آپ کا ماذون اور خلیفہ ہے۔

(۲) حضرت ملا صالح عرف دیوانہ بابا بونیر مدفن بدال

(۳) حضرت اخون درویزہ باباؒ جس کا مزار پشاور ہزار خوانی میں ہے۔

(۴) حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخون کریم داد جس کا مدفن مدین تیرات میں ہے۔

(۵) حضرت اخون یوسف الیاس جائے مدفن چنار کلے بونیر سوات۔

(۶) حضرت ملا محمد عرف ملاتور بابا مدفن ایلئی کلے بونیر۔

(۷) حضرت ملا ہارون جس کا مدفن باچا کلے بونیر ہے ولد شہید باباؒ بونیر

Marfat.com

(۸) نیمگئی مر د صا حب مدفن نیمگئی کلے سوات ۔

(۹) باڑی بابا مدفن رنگیلا کلے شموزی سوات

(۱۰) حضرت ملا سنجر ر پا پنی مدفن نا معلوم

(۱۱) حضرت سید خواجہ علی د واو ہ ہشت نگر چا رسدہ

(۱۲) حضرت سید ہا رون د واو ہ یہ دونوں بھائی ہیں ۔

(۱۳) حضرت نلو با با نل کلے تھانہ سوات ۔

(۱۴) حضرت محمد ابراہیم عرف حصار با با طوطا کان سوات

اس کے علاوہ بہت سے خلفاء ہیں لیکن میرے علم میں ابھی تک نہیں آئے یہ تمام شاہ خراسان بونیر غوث حضرت سید علی شاہ ترمذی المعروف بہ پیر باباؒ کے خلفاء اور ماذون تھے ۔

حضرت اخون درویزہ بابا کی اولاد

حضرت اخون درویزہ باباؒ کے چھ صاحبزادے تھے ان میں ایک کا نام عبد الباری دوسرے کا نام عبد الخالق تیسرے کا نام عبد الکریم عرف کریم داد ہے چوتھے کا نام پائند محمد ہے پانچویں کا نام عبد اللہ اور چھٹے کا نام محمد یوسف ہیں اس کا شجرا ولاد مندرجہ ذیل ہے ۔

Marfat.com

عبدالخالق عرف خالقدادا ابن اخون درویزہ باباؒ ایک عالم و فاضل شخصیت تھے احکام ایمان کے نام سے ایک مستند کتاب لکھی ہے اپنے چچا محمد صادق کی طرف سے ننگر ہار گیا تھا اور رہائش پذیر ہوا اور پھر دوبارہ یہاں نہیں آیا آپ کی اولاد کابل افغانستان میں موجود ہے اخون خیل میاں گان سے مشہور ہیں اور سنا ہے کہ علاقہ تیراہ صوبہ سرحد میں بھی ہیں۔

عبدالباری عرف باری دادا ابن حضرت اخون درویزہ باباؒ طالب علمی کے زمانہ میں کشمیر سری نگر اسلام آباد نامی علاقہ کو تشریف لے گیا اور وہاں مقیم ہوا پھر دوبارہ اس علاقہ کو واپس نہیں آیا ہے اس کی اولاد علاقہ کشمیر میں ہے اور اخون خیل میاں گان سے مشہور ہیں۔

حضرت محمد یوسف ایران کو حصول علم کے لئے آ گیا تھا اور دوبارہ صوبہ سرحد تشریف نہیں لایا ہے اس کی زندگی اور اولاد کا کوئی پتہ ہمیں معلوم نہیں۔

حضرت میاں عبداللہ عرف اللہ دادا ابن اخون درویزہ باباؒ بڑے عالم و فاضل صوفی تھے اپنے والد کے مرید اور خلیفہ تھے سوات میں سیدو شریف کے قریب اسلام آباد میں مقیم ہوئے بڑے عابد اور زاہد تھے آپ کا صرف ایک

Marfat.com

صاحبزادہ تھا جس کا نام عبدالحلیم تھا جو تیس سال کی عمر میں اپنے چچا عبدالکریم عرف میاں کریم دادا شہید بابا کے ساتھ مدین تیرات میں شہید ہوئے بڑے عالم و فاضل اور شاعر تھے اپنے چچا کے شاگرد اور مرید تھے آپ کا قبر کانجو میں ہے اور حلیم بابا کے نام سے مشہور ہے قبر مبارک مرجع خلائق ہے حضرت میاں عبداللہ آپ کی شہادت کے بعد آپ کا والد میاں عبداللہ اسلام پور میں وفات پا گئے اور آپ کا مزار مبارک بھی اسلام پور سیدو شریف میں ہے اسلام پور کے پرانی قبرستان میں آپ کا مزار ہے اور میاں عبداللہ بابا کے نام سے مشہور ہے آپ کی اولاد اسلام پور میں ہیں وہاں بھی لوگ آپ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور روحانی فیوضات سے مالا مال ہو کر چلے جاتے ہیں اسلام پور میں میاں نور محمد نقش بندی کا بھی مزار ہے۔

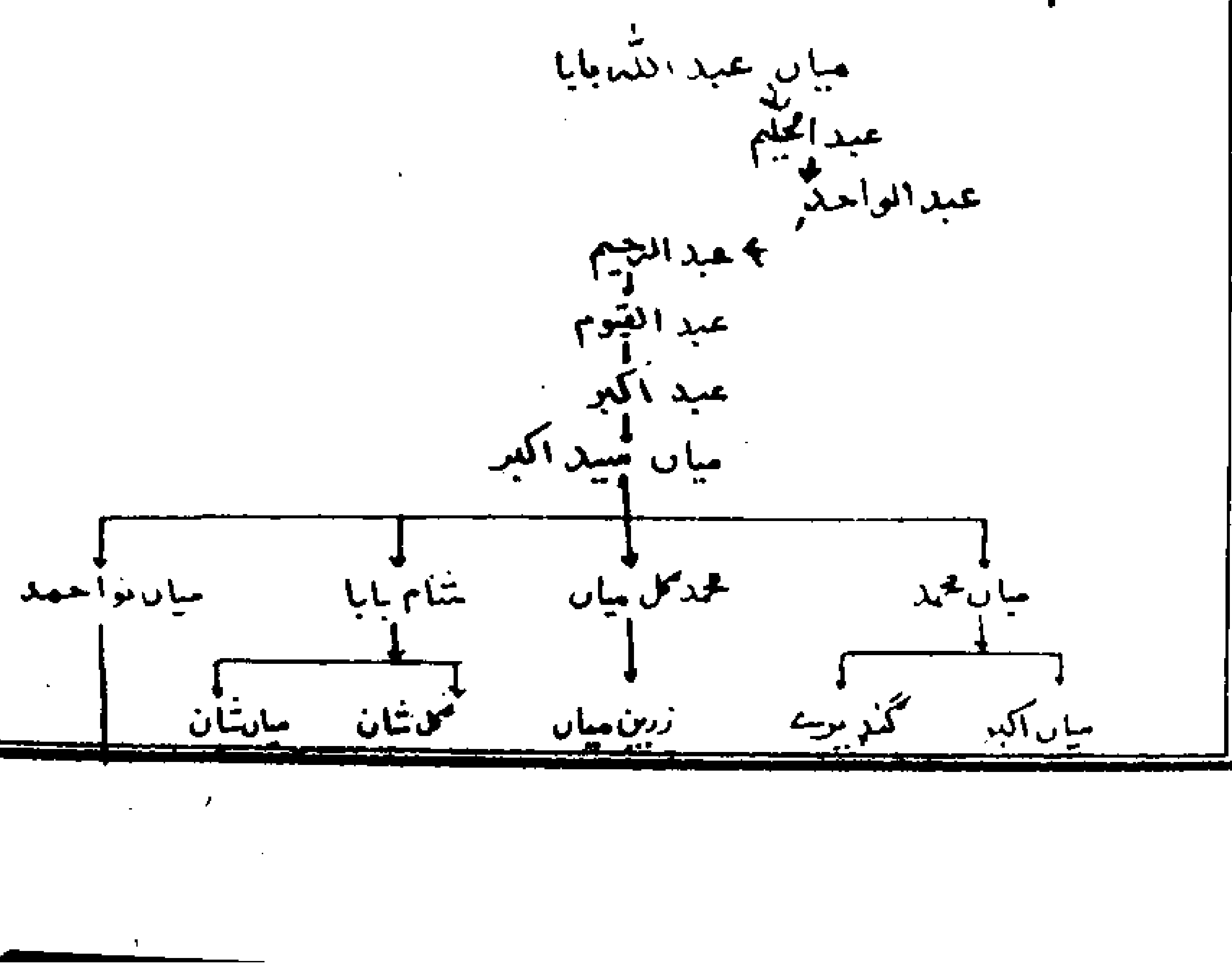

حضرت اخون پائندہ محمد بن اخون درویزہ باباؒ اپنے زمانہ کے مشہور بزرگ صوفی عالم باعمل تھے آپ مؤلف بھی تھے اور فقہ شریف کی کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں اپنے والد سے بیعت تھے اور پھر اپنے والد کے خلیفہ طریقت ہوئے ریاست دیر جو سوات کے ساتھ ملا ہوا علاقہ اسبنڑ ڈھیری میں کشمیر نامی گاؤں میں رہائش پذیر تھے صاحب ولایت تھے اخون بابا کے نام سے مشہور ہیں آہنگرو بابا اور آکا بابا ٹیغک سوات اور اسو بابا، بوڈھا بابا اوچ کے آپ کے مریدین اور شاگرد تھے یہ تمام بڑے بڑے علماء میں سے تھے آپ وہاں وفات پاگئے ہیں آپ کا مزار مبارک کشمیر نامی گاؤں میں ہے مرجع خلائق ہے اور اخون بابا کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

حضرت اخون پائندہ محمد ابن اخون درویزہ باباؒ کی اولاد ضلع دیر اور کنڑ افغانستان میں ہیں۔ آپ کا مزار مبارک بھی مرجع خلائق ہے لوگ دور دراز علاقوں سے دعاء کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور پھر آپ کے قبر سے فیوضات لے کر واپس اپنے اپنے علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عبدالکریم المعروف بہ اخون کریم دادا شہید بابا ابن حضرت اخون درویزہ باباؒ

حضرت اخون کریم دادا حضرت اخون درویزہ بابا کا سب سے بڑا صاحبزادہ تھا۔ آپ ۹۷۰ھ میں بونیر کے سالارزومیرہ نامی گاؤں میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ نوروزی قبیلہ میں خمارخیل شاخ کڑپے نامی گاؤں میں بڑے خان حبیب خان کی بہن تھی وہ بھی کڑپہ میں رہائش پذیر تھے آپ کی پیدائش سے دو ماہ بعد آپ کے والدین نے دعا کے لئے پیر بابا کی خدمت میں حاضر کیا تھا اور حضرت پیر باباؒ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا تھا اور اس نیک فرزند ارجمند کے لئے دعا بھی کی دس سال کی عمر میں پیر بابا کے مدرسہ عالیہ میں حصول علم کے لئے داخل ہوا آپ براہ راست پیر باباؒ کا شاگرد اور خلیفہ و ماذون تھے حضرت پیر بابا علیہ الرحمت نے اپنی صاحبزادی عائشہ المعروف بہ نیاابی یعنی

Marfat.com

دادی اماں یاشاھان بی بی آپ کے نکاح میں دے دی
دادی اماں کا مزار مبارک اسلام پور سوات میں موجود ہے جو
حضرت پیر بابا کی صاحبزادی کے نام سے مشہور ہے حضرت
میاں اخون کریم داد حضرت پیر بابا کے ساتھ رہائش پذیر
تھے اور آپ کے نواسوں کے استاد بھی تھے حضرت پیر بابا کی
وفات کے بعد آپ اسلام پور سوات میں رہنے لگے دہلی کے
اکبر بادشاہ اور سوات کے یوسف زئی قبیلہ کے درمیان
لڑائیوں کی وجہ سے صاحب خزینتہ الاصفیاء نے اپنی کتاب
میں آپ کا اسم گرامی عبدالکریم پشاوری لکھا ہے اس کے تحت
آپ کے حالات اور مناقب درج کئے ہیں جب اکبر بادشاہ
کے افواج نے سوات کو خالی کرایا اور جلا وطن یوسف زو
سوات اور دیر کو آنے کی اجازت دے دی گئی تو اخون کریم
دادا المعروف بہ شہید بابا یوسف زئی کے ساتھ واپس آئے
اور موجودہ ضلع دیر سندھ کے شیادی نامی گاؤں میں رہنے لگے
شیادی علاقہ میں آپ نے ایک بڑی مسجد تعمیر کی اور علم دین کا
درس بھی اس مسجد میں جاری کرایا وہ مسجد اب بھی اسی جگہ
آباد اور موجود ہے کانجو شہید بابا کے نام سے مشہور ہے شیادی
خیل نامی گاؤں میں ایک حمزہ خیل عالم پیر صاحب بھی رہتے
تھے اس نے بھی اپنی بیٹی میاں کریم داد کو بخشی یعنی نکاح میں

Marfat.com

دے دی۔ حمزہ خیل قوم ضلع دیر میں ایک ستانہ دار قوم ہے تو شیادی اماں وہاں فوت ہوئی ہے اور وہاں دفن ہوئی ہے آپ کا مزار شادی خیل گاؤں کے پشت قبرستان میں ہے پھر آپ کچھ مدت بعد شادی گاؤں دیر سے سوات کے نیک پئخیل کانجو آئے اور وفات ہونے تک کانجو سوات میں سکونت پذیر تھے علاقہ کانجو میں ایک بڑی مسجد تعمیر کی اور اسی مسجد میں درس علم دین کا شروع کیا اب وہ مسجد اگرچہ پشتون قوم نے میاں گان سے قبضہ کیا ہے لیکن شہید بابا کی مسجد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس وقت یہ ایک بڑا دارالعلوم اور درسگاہ تھا۔ میاں کریم داد نے اپنی زندگی میں ہندوستان کے اجمیر شریف میں حضرت خواجہ خواجگان معین الدین اجمیری کے درگاہ عالیہ میں حاضر ہوا تھا اور پھر اجمیر شریف سے دہلی کو اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کے خلاف مناظرے کے لئے گیا تھا تو اکبر بادشاہ نے گرفتار کیا آگرہ کے قلعہ میں قید کیا گیا جو شیخ عبدالکریم جیلی کے نام سے مشہور ہوا تھا کچھ مدت بعد جیل سے رہا ہوا رہائی کے بعد آپ اپنے علاقہ کانجو تشریف لائے کافرستان کے کافر اور مسلمانوں کے لڑائیوں میں غازی محمد خان دیر کے محاذ پر لڑتا تھا اور حضرت اخون سالاک اباسین سندھ کڑئی کے محاذ پر لڑتا تھا آپ کا مدفن کابل گرام پایان گاؤں بڑے نالے کے

Marfat.com

کنارے پر ہے۔ اس وقت حضرت اخون صدیق بابا غور بند لونئی کے محاذ پر لڑتا تھا وہ بھی وہاں شہید ہوئے آپ کا مزار مبارک مینگورہ سوات نواں کلی کے قبرستان میں ہے حضرت اخون صدیق بابا کے نام سے مشہور ہے۔ غازی محمد خان یوسف زی دیر کے محاذ پر لڑتا تھا آپ خال نامی گاؤں میں شہید ہوئے غازی محمد خان بابا کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت اخون کریم داد اور حضرت میاں قاسم بابا بر سوات پیر کلے اور صوفی پیر کامل عبدالحلیم ابن میاں عبداللہ بابا جو حضرت اخون کریم داد باباؒ کے بھائی کا صاحبزادہ تھا لنڈی کالا کوٹ دوشاہ گرام دارمئی اور علاقہ تیرات، شاہ گرام پیتی موجودہ نام فتح پور میادم، جرو پیا اور چورڑئی موجودہ نام مدین چیل کے محاذ پر لڑتا تھا اس جنگ وغزا میں ۱۰۵۹ھ میں تیرات کے مقام دریا کے کنارے آدھی رات کے وقت اور شوال عیدالفطر کے مہینہ کے نو تاریخ کافروں کے ہاتھوں حضرت میاں کریم داد اور پیر عبدالحکیم شاعر دونوں اس غزا میں شہید ہوئے اور حضرت میاں الہ داد چشتی بابا آلہ ڈھنڈ سوات جو پیر آدم خان بابا افغان کا بیٹا تھا اور میاں کریم داد کا خواہرزادہ تھا اس لڑائی میں سخت زخمی ہوا مگر مرنے سے بچ گیا۔

Marfat.com

حضرت چشتی بابا کی شادی کا ایک ہفتہ گزر گیا تھا کہ آپ زخمی ہوئے اور حضرت میاں قاسم باباؒ اس غزا میں بچ گئے مگر دوسری لڑائی یعنی غزا میں کوہستان کے توروال نامی گاؤں میں غزا کرتے شہید ہو گئے اس توروال نامی گاؤں میں آپ کا یادگار اب بھی موجود ہے۔

جس وقت حضرت اخون کریم داد شہید باباؒ شہید ہوئے تو لوگوں نے آپ کو تیرات علاقہ دریا کے کنارے دفن کیا کانجو کے لوگ آئے اور آپ کو نکالا وہاں نیک بخیل کانجو لے گیا نیک بخیل میں دمغار نامی گاؤں میں جنازہ رکھا گیا اس وقت خوجہ قوم کے قبضہ میں دمغار گاؤں تھا اور وہاں کی جائیدادو زمین خوجہ قوم کی تھیں اللہ جانے کہ یہ کونسی قوم تھی اور کونسی ذات تھی تو غازی اور مجاہدین نے میاں کریم داد کے لئے قبر کی جگہ مانگی لیکن انہوں نے انکار کیا ان کا خیال تھا کہ میاں کریم داد ایک بزرگ اور نیک آدمی تھا اس کے قبر کے اردگرد لوگ اپنے مریدوں کو دفن کرنا شروع کر دیں گے اور پورا مقبرہ بن جائے گا تو کس ونڈ میں آپ کے جنازے کی چارپائی رکھنے کی جگہ پر ایک یادگار اب بھی موجود ہے جو شہید بابا کے نام سے مشہور ہے اور اس کے بھائی کا صاحبزادہ پیر عبدالحلیم صاحب بھی کانجو نیک بخیل میں دفن ہوئے۔ مدین

Marfat.com

تیرات کے لوگوں نے محسوس کیا کہ ایک بزرگ ہمارے علاقہ سے کس طرح لوگ لے گئے تو وہ چپکے سے گئے اور وہاں سے آپ کو دوبارہ نکال کر مدین لے آئے اور اسی جگہ جہاں شہید ہوئے تھے دوبارہ دفن کرایا اور اس قبر کو سیمنٹ کر کے اوپر ریت اور مٹی ڈال دی لوگوں میں مشہور کیا کہ صرف وہ یہاں شہید ہوا ہے یہ صرف یادگاری قبر ہے لیکن اب ہمارے زمانہ میں حضرت کانڑا باباجی صاحب نے اپنے ایک مرید کو بھیجا اور فرمایا کہ حضرت اخون کریم داد تیرات مدین میں ہے جب وہ ریت اور مٹی اٹھائے گئے وہ پرانا تین سو سال کا وہ قبر نکل آیا اوپر ابڑا قبر بنایا گیا ہے قبر کے دونوں طرف روشن دان ہیں جو ابھی تک وہ پرانا قبر موجود ہے اور لوگ مشاہدہ کر سکتے ہیں یہاں کافی تعداد میں مجاوران اس کے ارد گرد آباد ہیں۔ جب خوجہ قوم نے میاں داد کے قبر کے لئے جگہ نہیں دی تو یہ بھی آپ کرامت میں سے ہے کہ نیک بخیل کے رئیس جس کا نام علی خان تھا خوجہ قوم سے خفہ ہوا اور خوجہ قوم پر لشکر کشی کی تو دمغار جگہ ان سے خلی کرایا وہ دوسرے علاقوں میں چلے گئے اور دمغار گاؤں کو یوسف زئی قوم نے مشترکہ تقسیم کی اور سردار علی خان نے نقارہ سے اعلان کرایا کہ دمغار گاؤں کسی خوجہ کو رات ٹھہرنے کے لئے بھی نہ چھوڑے یہ گاؤں اس قوم

Marfat.com

کے لئے ہمیشہ بند ہے۔ اخون میاں کریم دادا کے شہید ہونے کے بعد حضرت پیر میاں قاسم بابا نے ان کے صاحبزادوں کو خطوط بھیجے کہ تمہارے والد صاحب غزا میں شہید ہوئے ہیں تمہیں اطلاع ہو اور اپنے گھر واپس آجاؤ۔ حضرت میاں کریم دادا باباؒ کا بڑا صاحبزادہ ہندوستان کے دہلی شہر میں تھا اور اس سے چھوٹا حضرت میاں نور محمد بابا مدینہ شریف میں تھا جب ان کو اطلاع ہوئی تو وہ اپنے گھر کو واپس آئے تو حضرت پیر بابا کی صاحبزادی حضرت بی بی عائشہ المعروف بہ شاہان بی بی اور اس کی فقط ایک صاحبزادی تھی حضرت میاں عبداللہ بابا جو میاں کریم دادا کا اپنا بھائی تھا کانجو سے اسلام پور نامی گاؤں لے گئے اور وہ وہاں رہنے لگے شہید بابا کے ہاتھ لکھی ہوئی کتابیں شرح جام جہاں نمائے، مسائل النساء، تحفتہ الخانیہ، کلمات الوافیات، ، مکتوبات شیخ عبدالکریم، ملحقات مخزن الاسلام آخری حصہ تذکرۃ الابرار فارسی ہیں۔ سوات کے معروف و مشہور صوفی شاعر حضرت حافظ الپوری نے حضرت اخون میاں کریم داد کے متعلق اشعار فرماتے ہیں۔

یو عالم وے بل شہید شوے
عجب درفرید شوے
د کانجو میاں کریم دادہ

Marfat.com

ایک تو آپ عالم تھے اور دوسرا مرتبہ آپ کی شہادت کا ہے تو آپ عجیبہ درفرید کی طرح ہوئے اسے کانجو کے میاں کریم داد میں نے روحانی دامن آپ کا پکڑا ہے۔

حضرت عبدالکریم المعروف میاں کریم داد کے متعلق حضرت مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیاء میں لکھتے ہیں'' مولانا عبدالکریم پشاوری قدس سرہ فرزندہ مولانا درویزہ خلیفہ پیر سیدعلی خواص است تربیت ظاہری و باطنی از پدر نیک اختر خود یافتہ اوراخوند کریم داد نیز گوئند ووی دراشعار خویش ہم ہمیں نام رااختیار کردی واز محققان این طائفہ و عارفان این جماعہ است صاحب شریعت و طریقت و حقیقت بود'' مولانا عبدالکریم پشاور قدس سرہ فرزند مولانا درویزہ ہے اور خلیفہ پیر سیدعلی ترمذی پیر باباؒ ہے آپ کی تربیت ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد کی طرف سے تھا اور اس کو اخون کریمداد بھی کہتا ہے اور اس نے اپنی اشعار میں یہی نام اختیار کیا ہے اور اس گروہ اور عارفوں کی جماعت کے محققین میں سے ہے آپ صاحب شریعت وطریقت وحقیقت تھے یہی مؤلف آگے مزید لکھتے ہیں ''واز کلام او کہ درتتمہ مخزن الاسلام واقع شدہ علومراتب اوراظہر من الشمس است و در کتاب خلاصۃ البحر

Marfat.com

محقق افغانستان مخاطب است و گوئند کہ چوں مولانا کتاب مخزن الاسلام را بنا تمام میر رسانید بوقت شب جوی از کاغذ سفید درون حجرہ مبارک ہمراہ بردی و ے آن کہ چراغ روشنی کند تحریر نمودی الصباح بیاران خود دادی ہم چنین تمام مخزن را باتمام رسانید'' آپ کے کلام سے جو تتمہ مخزن الاسلام کا ہے او نچے مراتب والے اور سورج کی طرح نمایاں ہیں کتاب خلاصۃ البحر میں آپ کو محقق افغانستان کا خطاب دیا ہے اور کہتا ہے کہ جب مولانا نے کتاب مخزن الاسلام کو ختم کرنے کو پہنچایا تو رات کے وقت سفید کاغذ کو کمرے کے اندر لے گئے اور بغیر چراغ کی روشنی سے تحریر کیا اور صبح سویرے اپنے دوستوں کو دے دی اسی طرح تمام مخزن کو پوری لکھ دی (خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۴۷۹) معارج الولایت میں ہے'' کہ شخصے از مولانا پیر سید کہ غوث کرامی گوئند تعریفش چہ است فرمود کہ چوں غوث بمیر دو دیگر کسے برروے او نظر کند او تبسم کند چوں وفات یافت آں شخص بنظر امتحان درروے نگاہ کرد مولانا تبسم نمود و قریب بود کہ بتکلم درآید آں شخص از اں خطرہ تائب گشت و گفت کہ زیادہ ازین برہانی نمی خواہم۔ (معارج الولایت) ایک آدمی نے مولانا سے پوچھا کہ غوث کسے کہتے ہیں اور اس کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب غوث مر جائے اور

Marfat.com

دوسرا آدمی اس کو دیکھے تو وہ ہنستا ہوگا جب وہ وفات پا گئے اس آدمی نے امتحان کی نیت سے اس کے چہرے کو دیکھا تو مولانا نے تبسم کیا اور قریب تھا کہ باتیں بھی کرتے تو وہ آدمی اس خطرہ کو جان گیا اور توبہ کیا اور یہ کہا کہ اس سے زیادہ مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

مفتی غلام سرور صاحب لاہوری خزینۃ الاصفیاء مین آپ کی وفات کے متعلق لکھتے ہیں۔

چوں کریم و اکرام اہل کرم
باکرامت گشت در جنت مقیم
اہل خلوت سال وصلش ہست و نیز
والے عرفان کریم ابن الکریم

(خزینۃ الاصفیاء ج اصفحہ ۴۷۹)

حضرت عبدالحلیم اثر افغانی روحانی رابطہ میں حضرت میاں کریم داد کے متعلق لکھتے ہیں" عبدالکریم میاں داد شہید کے نام سے مشہور ہے ظاہری اور باطنی دونوں علوم میں اس نے اپنے والد سے فیض پایا ہے اور مفتی غلام سرور کے قول کے مطابق وہ پیر بابا کے ماذون اور خلیفہ تھے محقق عالم اور ادیب وشاعر ہیں علم فقہ میں تحفۃ الخانیہ نامی مستند کتاب لکھی ہے جو خراسان کے علماء نے اس کو استناد کے طور پر مانے ہیں شرح

Marfat.com

جام جہان نما اور کلمات الوافیات علم تصوف میں مرتب کی ہیں پہلی کتاب فارسی زبان میں ہے اور دوسری کتاب پشتو زبان میں ہے اور پشتو اشعار کی دیوان بھی آپ کے یادگاروں میں سے ہے علم فقہ میں زنانہ کے لئے ایک خصوصی کتاب کو ترتیب دی ہے اس میں وہی مسائل ہیں جو زنانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں شریعت اور طریقت اور ولایت میں بڑے رتبہ کے مالک تھے بعد کے علماءُ وصوفیاء نے آپ کی تعریف کی ہیں حضرت میاں کریم دادا کے شاگردوں اور مریدوں میں میاں نور محمد اور ملا عبدالسلام اور ملا عبدالحلیم اور حضرت پیر باباؒ کے تین نواسے حضرت میاں قاسم اور میاں عبدل بابا اور میاں حسن بابا آپ کے شاگردوں میں سے تھے کوہاٹ کے حضرت حاجی بہادر بابا اور حضرت اخوند قاسم پاپین خیل آپ کے شاگرد تھے اور پشتو زبان کے مشہور صوفی ولی کامل عارف ربانی حضرت عبدالرحمان بابا بھی آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔ (روحانی رابطہ صفحہ ۵۴۷)

Marfat.com

حضرت میاں کریم داد المعروف بہ شہید بابا اپنے مرشد کامل حضرت پیر بابا کے متعلق فرماتے ہیں۔

په دا سر کے یو گرانه دقیقه ده
چه ورپوهه شو هغه سڑے سلطان دے

اس بیان میں ایک مشکل باریکی ہے اگر کوئی اس کو سمجھ سکے تو وہ انسان بادشاہ ہے

چه دا په دقیقه پوهه شو لرے مه زه
طریقت اور شریعت عین فرمان دے

اگر اس باریکی کو سمجھ گئے تو آگے مت جاؤ طریقت اور شریعت عین فرمان ہے۔

دَدے هسے دقیقے لافے هر څوک کڑه
ولے شیخ سید علی په کے چلان دے

اس باریکی کے سمجھنے کا ہر ایک کو دعویٰ ہے لیکن میرے پیر سید علی اس باریکی کا سمجھدار ہے۔

دا گفتار دغو اصانو شیخ علی د تائیده دے
دے غواص صاحب د در دے سر بازل هنر دده دے

Marfat.com

یہ بیان غواصاؤ کا شیخ سید علی کے لئے ہے۔ اس در کا
یہ غواص ہے اور اس طریقت کے ہنر کا ماہر ہے۔

کریم داد چہ څه ویگی د خپل پلار رحم په ده دے
کریم داد بنده مرید دے دچشتیانو

کریم داد اگر کچھ کہتا ہے تو اپنے والد کا اس پر رحم ہے
اور کریم داد غلام و مرید ہے چشتی طریقہ کے صاحبان کا

د چشتیانو پیاله هسے رندانه ده
کریم داد به نور اونه مری ترابده

چشتیوں کے پیالہ میں ایسی مستی ہے کریم داد کا ابد تک
اس کی روح نہیں مرے گی بلکہ ابدی حیات اس کو میسر ہوگی۔

کریم داد به نور اونه مری تر ابده
هر چه خدای روزی کڑے تل خیات دے
وہ کبھی بھی نہیں مرے گا جب خدای تعالیٰ نے اس کو
روحانی زندگی عطا کی ہے۔

کریم داد د سترگو لیدلے حال بیان کڑو
د چار پایو سره بنلو په آگره کے

کریم داد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا حال بیان

Marfat.com

کیا وہ جانوروں کے ساتھ آگرہ کے جیل میں قیدی تھا۔
اس شعر میں اس واقعے کا بیان ہے جب اکبر بادشاہ نے دین اکبری یعنی الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے آگرہ کے قلعہ میں حضرت میاں کریم داد کو قید کیا تھا۔

مکتوبات شیخ عبدالکریم

حضرت میاں کریم داد کی تالیفات میں سے ایک تالیف مکتوبات شیخ عبدالکریم ہے یہ کتاب خطوطوں پر مشتمل ہے۔اس میں چودہ خطوط ہیں جس میں عالمانہ عارفانہ نکات بیان ہوئے ہیں اور ان خطوط میں تبلیغ وارشاد اور باطل فرقوں سے بچنے کی تاکید بھی بیان ہوئی ہے۔اس کا خطبہ یوں ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ امابعد میخواہد ایں ذرہ ناچیز بے ادراک و بے تمیز کہ نیرزد بداں کہ و پیش زکہ چند ارشادات مکاتیب از مکتوبات قدوہ العلماء و العظام زبدۃ الفضلاء الکرام متقدی الاسلام والمسلمین وارث الانبیاء والمرسلین المخصوص بمواھب الرحیم حضرت شیخ عبدالکریم بن شیخ المشائخ و الاولیاء نتیجۃ الصلحاء و الفضلاء

Marfat.com

داعی الی الحق المؤید بتائیدات اللہ الباری
مخدوم درویزہ ننگھاری قدس اللہ سرھما
ودام ظلال اجلالھما مفارق الطالبین الی یوم
القیامة بسبب امر المعروف ونھی منکر کہ فرض علی الکفایت
است باطراف عالم عالمیان وصلحاء ومشائخ ارسال داشتہ
بودند مع التماس ایشان وایشان بخطوات تعظیم واجلال استقبال
نمودہ بودند ومؤلف واستکتاب نمائند تا عوام انام ایں ایام
نافرجان ازعلماء وصلحاء ومشائخ وعباد وزہاد رواسخ مامردم از
اقوال واحوال او مطلع کردند وقبول کنند وتصدیق نمایند والا ہر
کہ بے تفحص وتفتیش غائبانہ برحضرت ایشان آں مشت
اعتراض نہد شک نیست کہ ضال ومضل است ودین ودیانت
او مضمحل آمد امید از حضرت خاطر خلاق وحاکم علی الاطلاق
آنست کہ آں بدکیش وبداندیش را مردود دارین گرداند
آمین یا رب العالمین والتکلان فی جمیع
الاحوال علی مھیمن المعتال ۔

(مکتوبا شیخ عبدالکریم صفحہ ۲)

ترجمہ فارسی ۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام
تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود وسلام حضور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر اس حمد وصلواۃ کے بعد یہ زرہ ناچیز بے ادراک

Marfat.com

و بے تمیز یہ چاہتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ چند خطوط قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء مقتدیٰ شیخ الاسلام و المسلمین وارث انبیاء و مرسلین جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہوئیں حضرت شیخ عبدالکریم بن شیخ المشائخ والاولیاء نتیجہ صلحاء اور فضلاء داعی الحق جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مضبوط ہے شریعت مطہرہ پر درویزہ ننگر ہاری قدس سرہما ان دونوں کا سایہ ہم پر رہے۔ شیخ عبدالکریم نے اطراف عالم اور عالیان علماء و صلحاء و مشائخ کی طرف خطوط بھیجے ہیں جو انہوں نے بڑے ادب سے آپ سے پوچھے تھے تو آپ نے جوابات دیئے تھے اس کو ترتیب دے دیا تا کہ علماء و صلحاء و عباد و زہاد ان باطل قوتوں سے مطلع ہو جائے اور ان باتوں کو قبول کرے اور ان باتوں کی تصدیق کرے تا کہ حضرت پر بے جا اعتراض نہ کرے اور اس میں شک نہیں ہے کہ یہ فرقے ضال اور مضل ہیں اور ان بد اندیشوں سے اجتناب کرے اور ان کو مردود جانے آمین یا رب العالمین اللہ پر توکل ہے تمام احوال میں اور مشکلات کے حل کرانے والے اور بڑے رتبہ والے ہیں۔

اس مکتوبات میں پہلا مکتوب قاضی یار محمد کی طرف ہے اس مکتوب کے ابتداء میں یوں تحریر ہے ''المکتوب الی القاضی

Marfat.com

یار محمد'' اس مکتوب میں آگے لکھتے ہیں ہداہ اللہ الھادی
دربیان آن کہ قواعد و اصطلاحات روافض پنج تن پاک و
دوازدہ امام وغیرہ ہما اہل سنت برزبان نرانند الحمد
لولیہ والصلواۃ علی نبیہ و علی آلہ و اصحابہ
اجمعین اما بعد مکشوف ائمہ دین و ہادیان راہ یقین این
کہ مضمون نبویہ ستفرق امتی علی ثلاث و سبعین
فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ درین ایام فساد و
زمانہ بلا اعتماد امت محمدی گردیدہ بجز فرقہ ناجیہ اندو افحش ترین
فرقھا بدعت از روی الحاد والتحاد و اغلب ترین ایشان درین
ایام از روی ظہور فرقہ رفض است چہ ظہور این مذہب اکثر و
اغلب از سادات می باشد و سادات را مردم تعظیم می نمائند
رعایۃ الادب و چوں علماء نیز رعایت آداب سادات می کنند
ھضما للنفس و رعایتہ لقربھم من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس ایں عوام زمان گمان
برند کہ مگر علماء رانزدیک اللہ تعالیٰ ہیچ فضلے نیست چہ ایشان نیز
تعظیم سادات می کنند پس سادات افضل ترین خلائق باشند
از روی شرع پس باید کہ ما از تبعیت علماء بگردیدیم چہ ایشانرا
اشرف نیست و متابعت سادات نمائم قولا وفعلا خواہ اقوال و
افعال ایشان از جملہ حسنات باشند و یا جملہ سیات نعوذ باللہ من

Marfat.com

ظنون الفاسد ہم پس چوں عوام ور متابعت از دحام نمائند اگر سادات از فرقہ اہل سنت باشند امر نمانید عوام را المتابعت علماء فرمایند کہ محبت بہ علماء و دین از ایشان بیاموزید کما قال علیہ الصلواۃ والسلام من احب العلم و العلماء لم تکتب خطیئتہ ما دام حیاتہ و ایضا قولہ علیہ الصلواۃ والسلام من اکرم عالما فقد اکرمنی و شبہ ممکنہ از قلوب عوام دور سازند آں کہ معترف بقصور شرف علماء بودند یفرمایند کہ بعد از رسل ونبیین و خلفاء راشدین اصحاب سید المرسلین ہیچ کسے را بر دیگرے فضلے نیست جز بعلم و تقویٰ کما فی الفوائد و العالم کفو العلوی از شرف العلم ازید پس ہیچ کس از عوام بمرتبہ عالم نہ می رسد کقولہ تعالیٰ ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون .

(مکتوبا شیخ عبدالکریم صفحہ ۲۷۳)

ترجمہ فارسی : ۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دینے والا ہے قواعد و اصطلاحات روافض پنج تن پاک اور بارہ امام وغیرہ اہل سنت کے زبان میں رائج نہیں ہے ۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو آپ کے نبی اور آپ کے آل اور تمام اصحاب پر آئمہ دین اور ہادیان راستہ دین پر چلنے والوں

Marfat.com

پر یہ بات ظاہر ہے جو مضمون اس حدیث نبویہ کا ہے کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ تمام فرقے جہنمی ہوں گے سوا ایک گروہ کے اس زمانہ فساد اور زمانہ بلا میں امت محمدی تہتر فرقوں پر اعتماد کرتے ہیں وہ تمام کے تمام جہنم کی طرف دھکیلنے والے ہیں سوا ایک فرقہ کے جو اہل سنت و جماعت ہے اس فرقے کو ناجیہ فرقہ کہا جاتا ہے اور ان فرقوں میں سے زیادا فحش اور بے دینی فرقہ روافض کا ہے اور یہ فرقہ زیادہ سادات میں ہے اور لوگ سادات کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں جب علماء ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام سے نسب کے لحاظ سے نزدیکی رکھتے ہیں تو اس زمانہ کے عوام یہ گمان کرتے ہیں کہ علماء کی کوئی فضیلت اللہ کے ہاں نہیں ہے جب وہ تعظیم و تکریم سادات کے کرتے ہیں تو سادات افضل ترین خلائق ہوئے شرع کے لحاظ سے۔ پس ہمیں چاہئے کہ علماء کی پیروی نہ کرے کیونکہ وہ شرافت والے نہیں ہے اور ہم قولا و فعلا سادات کی پیری نیکی اور بدی میں کرے ہم ان فاسد عقائد سے پناہ مانگتے ہیں پس اگر سادات اہل سنت سے ہوتو ان کو چاہئے کہ علماء کی تابعداری کرے اس لئے کہ علماء سے محبت دین اور ایمان کی زیادہ مضبوطی کا سبب ہے حضور علیہ الصلواۃ

Marfat.com

والسلام نے فرمایا جس نے علم اور علماء سے محبت رکھی جب تک زندہ ہوان کی برائیاں نہیں لکھی جائے گی اور ایک دوسرا ارشاد ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جس نے عالم کی تعظیم کی اس نے میری تعظیم کی یہ شبہ عوام کے دلوں سے دور ہونا چاہئے اور علماء کی شرافت پر یقین رکھے اور رسولوں و نبیوں و خلفاء راشدین اور تمام اصحاب سید المرسلین کا کسی کا دوسرے پر فضیلت نہیں سوا علم اور تقویٰ کے جیسا کہ فوائد میں ہے کہ عالم علوی کا کفو ہے علم کے شرافت کی وجہ سے اور کوئی بھی عوام میں سے عالم کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے دونوں برابر ہیں یعنی برابر نہیں ہیں۔ اس بیان سے کوئی یہ مغالطہ ذہن میں نہ لائے کہ سادات کی تعظیم دین میں نہیں ضابطہ کائنات میں صاف حکم ہے کہ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى فرما دیجئے اے میرے حبیب کہ میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا مگر میرے قریب والوں سے محبت رکھو اور ایک حدیث شریف یہ بھی ہے کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزیں چھوڑ دیتا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میرے اہل بیت جب تم ان دونوں کو تھاموں گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوں گے۔

Marfat.com

حضرت میاں کریم داد کا مطلب یہ ہے کہ علماء جو دین بیان کریں گے وہ دین دین محمدی ہے اس کا تعلق اللہ اور اس کے رسول سے ہوگا اور عالم وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو پہچانے معرفت ربانیہ سے آگاہ ہو اب ہم پر سادات کی تعظیم واجب ہے حضور علیہ السلام کی وجہ سے آپ کے آل کی وجہ سے لیکن وہ معصوم نہیں ہیں اس لئے کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو کہ مدعیان سادات میں کتنے فرقے ہیں شیعہ' خوارج اور معتزلہ مرجیہ وغیرہ تو جو سید بھی ہو سنی بھی ہو اور عالم یعنی معرفت والا بھی ہو تو پھر اس کا کوئی ثانی نہیں ہے سادات کرام اس لئے زیادہ اہل تشیع میں پائے جاتے ہیں کہ وہ سادات کی زیادہ تعظیم کرتے ہیں ان کے اس ظاہری تعظیم کی وجہ سے ان کے دام تذویر میں پھنس جاتے ہیں اور قرآن مقدس میں ہے کہ تم میں سے زیادہ اللہ کے ہاں مکرم متقی لوگ ہیں اور اللہ سے ڈرنے والے علماء ہیں۔ علماء یہ نہیں کہ عربی و فارسی یا اردو و پشتو کا پروفیسر ہو تب وہ عالم کہلائے گا عربی میں المنجد لغت لکھنے والا ایک عیسائی ہے اس میں ایمان بھی نہیں ہے عالم ربانی وہ ہوتا ہے جو اللہ کو پہچانے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری میں اپنی زندگی بسر کرے۔ چونکہ روافض اس حب اہل بیت کی آڑ میں اصحاب ثلاثہ خصوصا

Marfat.com

ابو بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ سے بغض رکھتے ہیں تو جب حضور علیہ السلام ان حضرات قدسیہ سے محبت رکھتے تھے تو یہ کیوں ان سے بغض رکھتے ہیں یہ تمام مکتوب روافض کے متعلق ہے آگے دوسرا مکتوب سلطان کو چک کی طرف لکھا گیا ہے جو شاہ بیگ خان کے منصب داروں سے ہے اور اس مکتوب میں سرمست ملحد کے متعلق وضاحت ہے کہ پیران باطلہ سے اجتناب ضروری ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ فقر شریعت محمدی پر عمل کرنے کا نام ہے اور اس کو سمجھنا چاہیئے تیسرا مکتوب علماء کابل کے استفتاء کا جواب ہے اس مکتوب میں بھی روافض فرقہ کے متعلق بحث ہے پھر چوتھا مکتوب میرک مقصود بیگ بن احمد بیگ خان کی طرف ہے اور اس میں اس بات کی طرف ترغیب ہے کہ بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا بھی افضل جہاد ہے اور انبیاء اولیاء کی پیروی مسلمانوں پر ضروری ہے نہ کہ ان سلاطین کی جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو۔ پانچواں مکتوب قاضی حضرات کی طرف ہے۔ چھٹا مکتوب ہزارہ کے امامان کی طرف ہے اس میں بھی اہل بیت اطہار کے متعلق وضاحت ہے۔ ساتواں مکتوب علماء ننگر ہار کی طرف ہے اس مکتوب میں سنت و بدعت کے متعلق اظہار خیال ہے آٹھواں مکتوب بھی علماء ننگر ہار کی طرف لکھا گیا ہے اس مکتوب میں بھی فرق باطلہ

Marfat.com

کی تردید ہے نواں مکتوب مشہور شیخ بن حاجی محمد حسین کی طرف ہے اس مکتوب میں باطلہ پیران اور تصوف میں ملاوٹ کرنے والوں کی نشاندہی ہے۔ دسواں مکتوب علماء اطراف کی طرف ہے اہل سنت و جماعت پر عمل کرنے پر زور دیا ہے۔ گیارھواں مکتوب وعظ نصیحت کے متعلق ہے کہ شریعت مطہرہ کے اوامر و نواہی پر عمل ضروری ہے۔ بارھواں مکتوب قضا اٹک کی طرف ہے۔ تیرھواں مکتوب بھی علماء اٹک کی طرف ہے اس میں حیض و نفاس وضو و غسل کے متعلق وضاحت ہے۔ چودھواں مکتوب علماء دوابہ ہشت نگر کی طرف ہے اس میں بدعتی لوگوں اور پیران سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی ترغیب ہے۔ آپ کی کتب میں سے مکتوبات پر تبصرہ کیا گیا۔ حضرت اخون کریم داد رحمتہ اللہ علیہ نے مخزن الاسلام کی تکمیل کی ہے اس مخزن الاسلام کی عربی شرح حضرت العلامہ مولانا محمد بشیر صاحب کربوغہ شریف کی کتب خانہ میں موجود ہے ایک دفعہ وہ کتاب ٹی وی پر کربوغہ والے صاحب کا پروگرام نشر ہو رہا تھا اس پروگرام میں وہ عربی قلمی نسخہ دکھایا گیا تھا اور حضرت پیر طریقت مولانا عبدالسلام صاحب نقش بندی قادری پیر سباق مدظلہ نے ایک دفعہ مجھے مخزن الاسلام کا عربی میں نسخے کے متعلق اظہار خیال کیا تھا بہر حال یہ وہ بزرگ ہستیاں ہیں جو

Marfat.com

ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں اگر ہم نے ان قدسی صفات کے لوگوں سے رشتہ جوڑ دیا تو انشاء اللہ ہم کبھی بھی ناکام نہیں ہوں گے دین و دنیا کی راحتیں ہماری قدموں کو چومے گی۔

حضرت میاں کریم داد کا بڑا صاحبزادہ میاں دولت بابا بڑے عالم و فاضل وصوفی عابد اور زاہد تنہا پسند انسان تھا ہندوستان کے دہلی شہر میں طالب علم کے لئے تشریف لے گیا اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد وہ سوات کو واپس آیا اور اپنے چچا کے ساتھ اسلام پور میں رہنے لگے پھر اپنے چھوٹے بھائی حضرت میاں نور محمد صاحب کے ساتھ تقسیم کی تو اس کے بعد آپ شلبانڈی گاؤں چلے گئے وہاں رہنے لگے اور اپنے صاحبزادوں کو وصیت اور تاکید کی جس وقت میں دنیا سے رحلت کروں تو مجھے اسلام پور کے قبرستان میں دفن کرو اس لئے کہ اسلام پور شیخ ملی کی تقسیم کے زمانہ میں یہ میرے والد اور دادا کا مقام ہے مجھے شلبانڈی میں سپرد خاک نہ کیجئے ادھر میرے رشتہ داروں کا قبرستان نہیں ہے حضرت میاں دولت بابا ۱۰۹۶ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے آپ کا مزار مبارک حضرت میاں نور محمد صاحب کے مزار سے کچھ فاصلہ پر ہے جو کہ قبلہ کی طرف ہے آپ کا مزار میاں

Marfat.com

دولت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ آپ کے تین صاجزادے تھے سب سے بڑا میاں فاروق تھا دوسرے کا نام میاں عبدالرسول ہے تیسرے کا نام میاں حافظ بابا ہے۔

حضرت میاں فاروق بشام چکسیر اباسین کے مری دھندی اور مانڑی پیلئی کے غزا میں شہید ہوا ہے یہ صاحب بھی بڑے عالم اور صوفی تھے اور اس علاقہ کو بھی کافروں سے آزاد کیا تھا حضرت میاں فاروق بابا کا قبر مزار شریف پیلئی علاقہ میں دیار کے درختوں کے سایہ میں وہاں کے قبرستان میں دفن ہے آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ میاں فاروق ابن میاں دولت ابن میاں کریم داد کی اولاد کا شجرہ یہ ہے ملاحظہ کیجئے۔

میاں عبدالرسول ابن میاں دولت ابن میاں کریم دادا اپنے زمانہ کے بڑے عالم و فاضل شخصیت تھے شلبانڈی گاؤں میں رہائش پذیر تھے آپ کا مزار مبارک بھی سپلبانڈی گاؤں کے بڑے قبرستان میں ہے میاں عبدالرسول بابا کے نام سے مشہور رہے۔ میاں عبدالرسول کی اولاد کا شجرہ

حضرت میاں حافظ ابن میاں دولت بابا ابن میاں کریم داد المعروف بہ شہید بابا میاں دولت کا چھوٹا صاجزادہ تھا اپنے زمانے کا عالم و فاضل بزرگ شخصیت تھے اور حافظ

Marfat.com

قرآن بھی تھا سوات کے سپلبانڈی میں سکونت پذیر تھے اور دنیا سے رحلت فرما گئے آپ کا مزار مبارک گجروتنگی نالے کے کنارے پر ہے آپ کا مزار شاندار طریقہ سے بنا ہے اور آپ کے نام سے وہ قبرستان مشہور ہے مرجع خلائق خاص و عام ہے آپ کے تین صاحبزادے تھے ایک کا نام عبدالقادر دوسرے کا نام محمد باقر تیسرے کا نام محمد طاہر تھے۔عبدالقادر اور محمد باقر سوات سپلبانڈی گاؤں میں رہائش رکھتے تھے ان دونوں کی اولاد سپلبانڈی میں درمیان خونہ سے یاد کیا جاتا ہے ان کی بعض اولاد آلائی بتکول میں رہتے ہیں جو شیخان میاں گان اور حافظ بابا کی اولاد سے یاد کئے جاتے ہیں میاں حافظ بابا کے چھوٹے صاحبزادے سپلبانڈی گاؤں سے علی گرامہ کو نقل مکانی کیا تھا وہ بھی بڑے عالم و فاضل شخصیت تھے آپکا مزار مبارک علی گرامہ میں توتکی کے قبرستان میں ہے توتکی بابا اور میاں بابا کے نام سے مشہور ہے۔آپ کا مزار مبارک بھی مرجع خلائق ہے۔آپ کی اولاد صرف علی گرامہ گاؤں میں ہیں سپلبانڈی بتکول الائی وبٹگرام میں نہیں ہیں۔

Marfat.com

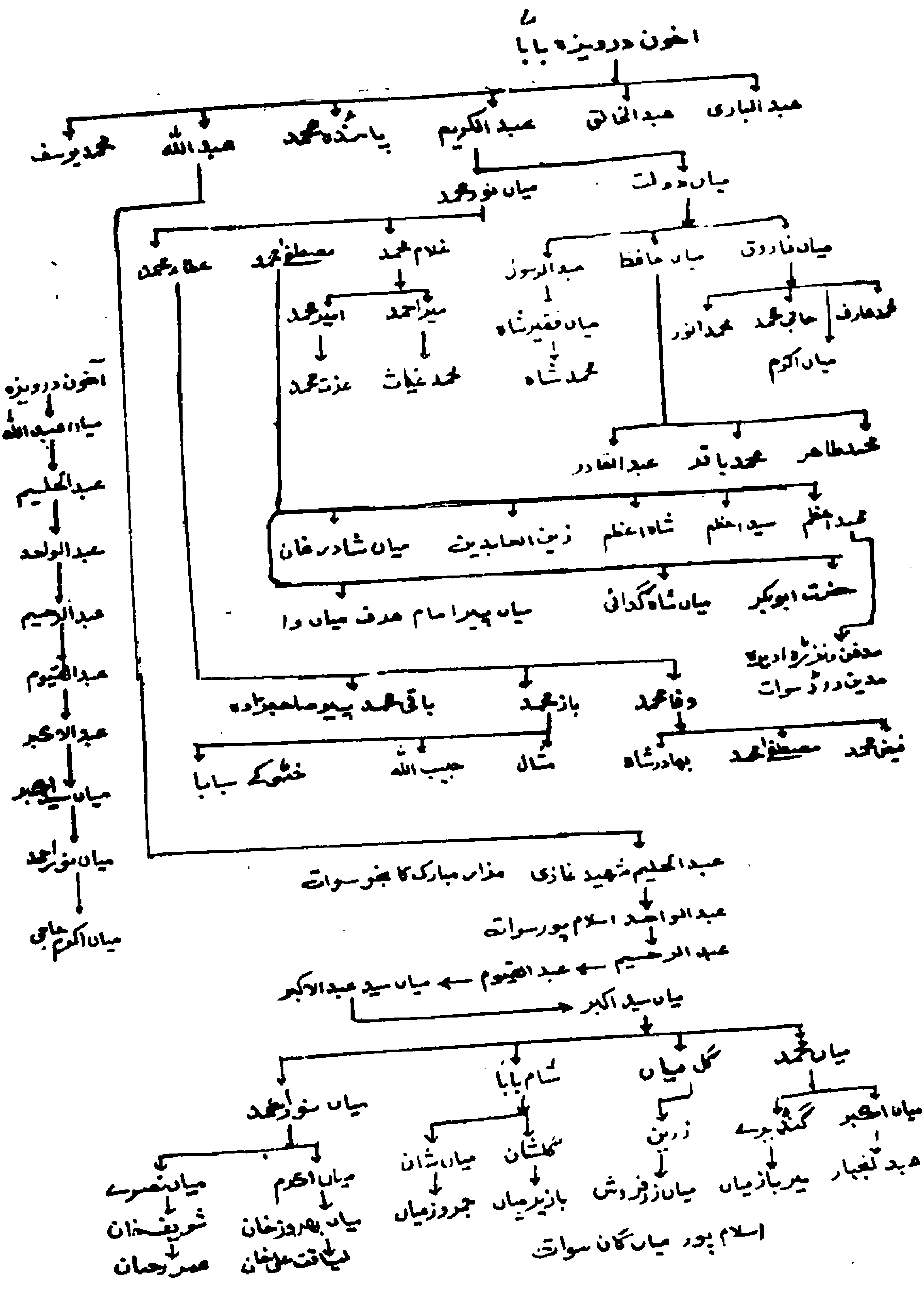

اخون درویزہ بابا
عبدالباری
عبدالخالق
عبدالکریم
پاسندہ محمد
عبداللہ
محمد یوسف
میاں دولت
میاں نور محمد
میاں فاروق
میاں حافظ
عبدالرسول
غلام محمد
مصطفیٰ محمد
عطاء محمد
محمد عارف
حاجی محمد
محمد انور
میاں اکرم
میاں فقیر شاہ
محمد شاہ
میر احمد
امیر محمد
محمد غیاث
عزت محمد
محمد طاہر
محمد باقر
عبدالقادر
محمد اعظم
سید اعظم
شاہ اعظم
زین العابدین
میاں شادر خان
حضرت ابوبکر
میاں شاہ گدائی
میاں پیرا سام عرف میاں را
وفا محمد
باز محمد
باقی محمد پیر صاحبزادہ
فیض محمد
مصطفیٰ محمد
بہادر شاہ
مثال
حبیب اللہ
خشوکے بابا
اخون درویزہ
میاں عبداللہ
عبدالحلیم
عبدالواحد
عبدالرحیم
عبدالقیوم
عبدالاکبر
میاں سید اکبر
میاں نور احمد
میاں اکرم حاجی
عبدالحلیم شہید غازی مزار مبارک کالجو سوات
عبدالواحد اسلام پور سوات
عبدالرحیم ← عبدالقیوم ← میاں سید عبدالاکبر
میاں سید اکبر
میاں محمد
گل میاں
شام بابا
میاں نور محمد
میاں اکبر
گنج برے
زرین
گلستان
میاں شان
میاں اکرم
میاں نصرے
عبدالغفار
میر بازمیاں
میاں زرفروش
بازیر میاں
جرور میاں
میاں بہروز خان
لیاقت علی خان
شریف خان
عمر رحمان
اسلام پور میاں گان سوات

Marfat.com

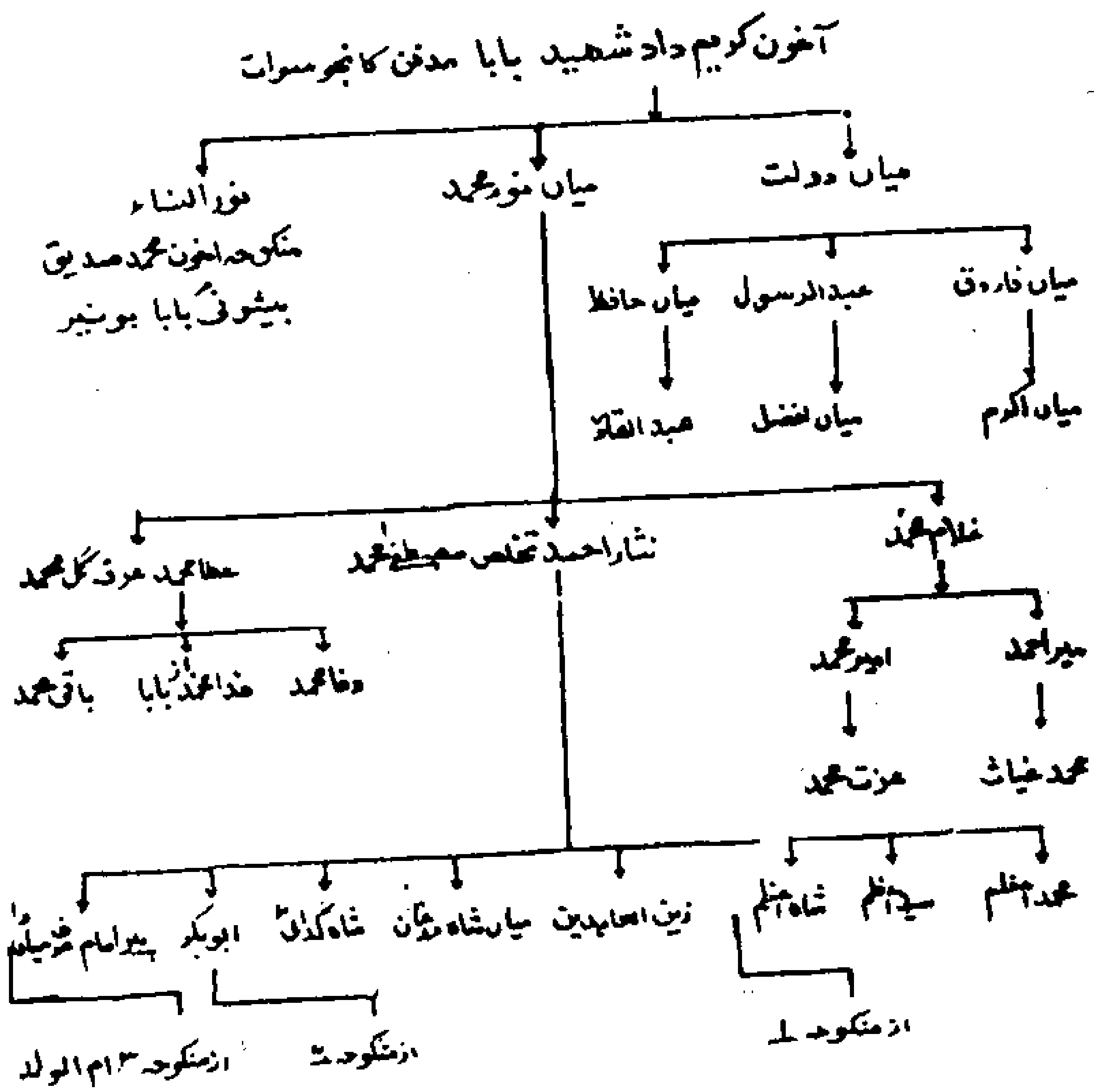
آخون کریم داد شہید بابا مدفن کانجو سوات
میاں دولت
میاں نور محمد
نور النساء
منکوحہ اخون محمد صدیق
بیشونی بابا بونیر
میاں فاروق
عبدالرسول
میاں حافظ
میاں اکرم
میاں افضل
عبد الله
غلام محمد
نثار احمد تخلص مصطفیٰ محمد
عطا محمد عرف گل محمد
میر احمد
امیر محمد
محمد غیاث
عزت محمد
وفا محمد
خدا محمد بابا
باقی محمد
محمد اعظم
سید اعظم
شاہ اعظم
زین العابدین
میاں شاہ مردان
شاہ گدائی
ابوبکر
میر امام
از منکوحہ
از منکوحہ
از منکوحہ ام الولد

Marfat.com

حضرت میاں نور محمدؒ ابن

اخون کریم دادؒ

حضرت میاں نور محمد: نقش بندی رحمتہ اللہ علیہ حضرت اخون میاں کریم داد کے صاحبزادوں میں سے ہے آپ سب سے چھوٹے ہیں آپ اپنے والد صاحب کے ساتھ اسلام پور میں رہتے تھے آپ حصول علم دین کے لئے دہلی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ گئے تھے وہاں یہ دونوں بھائی حضرت سید ادم بنور رحمتہ اللہ کے شاگردی میں آئے تھے حضرت شیخ سید آدم بنور اصل نسب میں حسینی سادات سے تعلق رکھتے تھے آپ کے بڑے اجداد مدینہ پاک سے ہندوستان تشریف لائے تھے پھر ہندوستان کے صوبہ لکھنو دکن بنور ضلع شہر میں آئے تھے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کی حضرت شیخ آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ بنور شہر سے دہلی تشریف لائے اور حضرت مجدد الف ثانی سے ملاقات ہوئی اور آپ کے مستقل شاگردی میں آئے علم شریعت کے حصول کے بعد علم طریقت میں آپ سے بیعت ہوئے اور کچھ مدت بعد حضرت شیخ آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ تمام ہندوستان میں آپ ایک مذہبی اور روحانی شخصیت مانے گئے

Marfat.com

اورنگزیب بادشاہ جو شاہجہان کا بیٹا تھا شاہجہان بادشاہ اپنے پسندیدہ صاحبزادوں میں شمار نہیں کرتا تھا اورنگزیب جب تمام ہندوستان کا بادشاہ بنا تو پہلے سے حضرت ادم بنور رحمتہ اللہ علیہ کا مرید ہوا اور آپ کا حلقہ بگوشی میں داخل ہوا اس کے بعد وہ اس کا خلیفہ بھی بنا اور فقیری و درویشی کو ترجیح دیتے تھے۔ شاہجہان بادشاہ کے وقت دہلی شہر میں مسلمانوں کا ہجوم حضرت سید آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ کے ارد گرد جمع ہونا شروع ہوئے اور پشتون طلباء بھی جب دہلی جاتے تو حضرت آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اقامت کرتے تو اس ہجوم کے سبب سے آپ کے خانقاہ کی جگہ تنگ تھی اس لئے آپ نے بڑی وسیع اور کشادہ مسجد بنانا شروع کی اور پشتون مرید اس کے ساتھ کام میں لگ جاتے کسی نے شاہجہان بادشاہ کی کان میں یہ بات ڈال دی کہ حضرت بنور نے ایک عظیم قلعہ بنانا شروع کیا ہے اور پٹھانوں کے لشکر یہاں جمع ہوتے ہیں۔ تو شاہجہان بادشاہ نے حکم دیا کہ حضرت آدم بنور یہاں آبادی نہ کرے اور دہلی سے لاہور شہر چلے جائے اور وہاں سکونت اختیار کرے حضرت سید آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ دہلی سے لاہور تشریف لے گئے ایک دو سال بعد بادشاہ نے دوبارہ حکم دیا کہ حضرت سید آدم بنور صاحب حج چلے جائے ہندوستان میں

Marfat.com

ان کا رہنا اچھا نہیں تو وہ حج کو روانہ ہوئے تو کوہاٹ کے حاجی بہادر باباؒ اور باجوڑ کے چنگی گاؤں کے تور بابا اور دیر اخون زادگان کے بڑے اجداد میں سے حضرت اخون میاں نور صاحب اور دیر کے نوابوں کے جد اعلیٰ حضرت اخون الیاس بابا اور ضلع سوات کے اخون صدیق بابا مدفن مینگورہ نوان کلی اور حضرت میاں نور محمد ابن عبدالکریم ابن اخون درویزہ باباؒ اور شاہجہان بادشاہ کے صاحبزادے عالمگیر محمد اورنگزیب صاحب بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے اورنگزیب کو حضرت سید آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ ہمارے ساتھ مکہ شریف نہ جائے آپ اجمیر شریف چلے جائے اور حضرت خواجہ خواجگان معین الدین اجمیری چشتی کے دربار میں اپنی فقیری کرو اور تمام ہندوستان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ تمہارے سپرد فرمائے گا آپ ہندوستان کے بادشاہ بنیں گے اور ہمارے ساتھ حج نہ جاؤ وہ اجمیر شریف چلے گئے عالمگیر بادشاہ بھی عالم و فاضل شخصیت تھے اورنگزیب بادشاہ نے اپنے عہد میں فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کی ہے اور علماء کا ایک پورا بورڈ بٹھا کر پانچ جلدوں میں اس کتاب کو مرتب کیا اور یہ کتاب فقہ شریف میں ایک اعلیٰ مقام رکھتی ہے اس میں اکثر مسائل قضاء کی ہیں اور محکمہ قضاء میں اس کتاب کا

Marfat.com

ہونا ایک لازمی چیز ہے حضرت میاں نور محمد اسلام پوری رحمتہ اللہ علیہ جو ایک عالم و فاضل شخصیت تھے حضرت بنور صاحب نے اپنی زندگی میں مدینہ شریف میں خلیفہ بنایا اور روحانی بارگران کو آپ کے سر ڈال دیا۔ اور حضرت میاں نور محمد کو خلیفہ اعظم کے خطاب سے بھی نوازا حضرت میاں نور محمد صاحب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ مدینہ پاک میں تھے کہ حضرت میاں قاسم بابا نے آپ کو خط ارسال کیا اور اس کے والد ماجد اخون کریم داد کی وفات کا پیغام بھیجا کہ آپ کا والد کافروں کے ساتھ غزا میں شہید ہوا ہے تو حضرت آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ کو جب پتہ چلا تو آپ کو اپنے وطن جانے کی اجازت دے دی اور قرآن مقدس کو تحفتاً اور تبرک کے طور پر آپ کو عنایت کی اور مدینہ پاک سے ان کو رخصت کیا۔ حضرت میاں نور محمد نقشبندی نے ایک افغان مولوی صاحب جو ملا خیل یا خدین خیل سے تعلق رکھتا تھا کی بیٹی سے شادی کی حضرت میاں نور محمد صاحب غوثیت کے مرتبہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ میاں نور محمد صاحب کے متعلق صاحب نتائج الحرمین لکھتے ہیں۔ ''جد ایشان ملا درویزہ کہ از کبار اولیاء صاحب العلم والاحوال والکرامت بود در اصل از جانب ننگرہار بود لیکن چو شنید ند کہ پیر اوشان کہ نفس الامر ویچ ناصح نیست کہ دلالت کند آخر ناچار از حمیت

Marfat.com

اسلام وقوت دینداری پشاور درآمدند کتابہائے وعظ ونصیحت را درمیان آوردہ بہدایت مشغول شدند وتصنیف ہا بزبان افغانی وفارسی بیان کردند واہل بدعت وضلالت را بہ سنت و ہدایت دلالت نمودند تاحال برکت اجتہاد ایشان درقوم افغان باقی است۔'' (نتائج الحرمین)

ان کے یعنی نور محمد صاحب کے دادا ملا درویزہ اولیاء کبار میں سے صاحب علم وصاحب احوال وصاحب کرامت تھے آپ ننگرہار کے رہنے والے تھے جب انہوں نے پیر روشان جو کہ درحقیقت پیر تاریک تھا اور عملا واعتقاد ملحد تھا گمراہ تھا اور گمراہ کرنے والا تھا پٹھانوں کو یہ شخص گمراہ کر رہا تھا اور اس وقت پٹھانوں میں کوئی نصیحت کرنے والا نہیں تھا آخر غیرت اسلام ودین کی وجہ سے آپ ننگرہار سے پشاور آئے وعظ ونصیحت کی کتابوں کو لاکر ہدایت کرنے میں مصروف ہو گئے بہت سی کتابیں پشتو زبان اور فارسی میں لکھیں اہل بدعت وضلالت کو سنت ہدایت کی طرف بلایا اب تک آپ کے اجتہاد کی برکات پختون قوم میں موجود ہیں۔مولانا محمد امین بدخشی آپ کے والد ماجد حضرت اخون کریم داد کے متعلق لکھتے ہیں'' پدر ایشان شیخ عبدالکریم ازعلماء متقی وناصح و مصنف بود'' یعنی عبدالکریم متقی نصیحت کرنے والے اور

Marfat.com

صاحب تصنیف عالم تھے پھر شیخ نور محمد صاحبؒ کے متعلق لکھتے ہیں'' در جوانی در لاہور و سلطان پور تحصیل علوم نقلی و عقلی کردہ اند'' (نتائج الحرمین) نور محمد صاحب لاہوری اور سلطان پور میں علوم مروجہ کی تحصیل کی آگے لکھتے ہیں شیخ نور محمد پشاوری سوادی از خلفائے اعلم و اعظم و اکرم آنحضرت است'' شیخ نور محمد صاحب پشاوری سواتی حضرت سید آدم بنوریؒ کے اعلم و اعظم و اکرم خلفاء میں سے تھے پھر مزید لکھتے ہیں'' شیخ نور محمد در سواد قوم یوسف زئی ساکن اند و در ارشاد شریعت وطریقت می کوشند و جمعے را در طریقہ نقشبندیہ ذوقے ساختہ ولیکن عزلت و ریاضت و بے التفاتی درایشان غالب است'' (نتائج الحرمین) شیخ نور محمد سوات میں قوم یوسف زئی میں سکونت رکھتے تھے۔ ارشاد شریعت وطریقت میں مصروف ہیں اور کافی لوگوں کو طریقہ نقشبندیہ میں ذوق بخشا ہے مگر طبیعت میں عزلت' ریاضت اور بے التفاتی غالب ہے۔ علامہ مفتی غلام سرور صاحب لاہوری خزینۃ الاصفیاء میں لکھتے ہیں'' ہزار ہاں مردم قوم افغان یوسف زئی بتوجہ موجہ وی بدرجات ولایت رسیدند '' یعنی آپ کی توجہ کاملہ کی بدولت قوم افغان یوسف زئی ہزار ہا کی تعداد میں ولایت کے درجات بلند تک پہنچے۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کی بہت خدمت کی مولانا محمد امین بدخشی لکھتے

Marfat.com

ہیں'' عالمے رانقشبندی می ساختند باوجود لباس فقر و نیستی مقتدائے دیارخود اند'' یعنی ہزار ہا افراد کونقشبندی بنایا باوجود فقیری اور درویشی کے اپنے علاقہ کے مقتداء ہیں پھر تحریر کرتے ہیں'' گاہے باعلماء وصلحاء ویاران خود اتفاق نمودہ قوم خودراجمعید می سازندیَ گاہے ہفتاد ہزار گاہے کم وزیادہ بریں جمع کردیدہ بجنگ کفار میروند ہزاراں راقتل نمودہ ہزاران را اسیر میکردند'' یعنی کبھی علماءِ یَ صلحاء اور اپنے دوستوں کے ساتھ کافروں سے جنگ کرتے اور ہزاروں کو قتل کرتے اور ہزاروں کوقید کرتے اپنے مرشد کامل کی وفات کے بعد تین بار حج کیا حرمین الشرفین میں اعتکاف کئے زہد و عبادت میں مصروف رہے صاحب نتائج الحرمین تحریر کرتے ہیں'' بعد از وفات حضرت سید درحرمین آمدندسہ بار حج و زیارت کردند و آنچہ او اشتند صرف محتاجان نمودند و درحرمین اعتکاف ہاوریاضت ہاکشیدند و درجبل نور و جبل ثور خلوت بانشتند برکات بسیارو بشارات بےشمار حاصل نمودہ بوطن رفتند '' یعنی حضرت سید آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد تین بار حج کیا اور مدینہ منورہ آنحضرت شافع یوالنشور سید عالم رحمتہ للعالمین احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے جو کچھ آپکے پاس تھا سب کا

Marfat.com

سب محتاجوں میں تقسیم کر دیا حرمین الشرفین میں اعتکاف کیے زہد وعبادت میں مصروف ہے جبل نور (غار حرا) اور جبل ثور پر چلے کاٹے برکات کثیرہ اور بشارات عظیمہ سے مشرف ہوئے پھر وطن واپس لوٹے۔ مولانا محمد امین بدخشی مزید لکھتے ہیں۔ ''بالجملہ در مجاہدہ ظاہری و باطنی عزیز الوجود اند در ترویج دین واحیائے سنت سید المرسلین کامل الوجود اند سلمہ اللہ وابقاہ'' یعنی مختصرا مجاہدہ ظاہری و باطنی میں آپ جیسے انسان کم دیکھنے میں آیا ہے اور دین اسلام کی اشاعت کرنے میں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کو زندہ رکھنے میں آپ سے زیادہ باعمل کوئی دوسرا کم نظر آتا ہے سلمہ اللہ وابقاہ خزینۃ الاصفیاء میں مفتی سرور لاہوری نے آپ کی وفات کی تاریخ ۱۰۵۹ لکھی ہے آپ نے لکھا ہے۔

بجست پرتو فگن مثل خورشید
چوں نور الھدیٰ نور محمد
نداشد فیض حقانی و صالش
دیگر مشکل کشا نور محمد!!

آپ کے زہد وتقویٰ کے متعلق حضرت العلامہ مولانا پیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی تذکرہ علماء ومشائخ سرحد میں لکھتے ہیں'' شیخ نور محمد صاحب نقش بندی پشاور'' آپ کا اسم شریف

Marfat.com

نور محمد والد اسم گرامی عبدالکریم اور دادا کا نام واسم گرامی حضرت اخون درویزہ ننگہاری تھا آپ کے والد شیخ عبدالکریم اپنے والد کی طرح صاحب علم و تقویٰ تھے۔ پھر آگے تحریر کرتے ہیں'' آپ نے جناب حضرت خلیفہ الزمان سید آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ سے طریقہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے سلوک و معرفت کی تربیت حاصل کی اور اسی سلسلہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد ج ۲ صفحہ ۱۹۴)

جس وقت حضرت میاں نور محمد کی طرف مدینہ پاک کو خط بھیجا خط ملتے ہی آپ کے مرشد نے وطن کو رخصت کیا جب میاں نور محمد صاحب وطن تشریف لائے تو کافروں کے ساتھ جہاد کا عزم کیا جہاں آپ کے والد ماجد شہید ہوئے تھے تو حضرت میاں قاسم بابا کی قیادت میں یوسف زئی کے مجاہد اور غازیوں کو جمع کیا اسلام کے کلمہ طیبہ کے اعلاء کے لئے جس وقت یہ جنگ معطل ہوا تھا یعنی سوات کوہستان کے محاذ پر یہ علاقہ گبری کافرستان کا علاقہ تھا وہ لوگ اب بھی چترال دروش اور بدخشاں تالقان موجودہ کوہستانی نورستان کے پہاڑی علاقہ اور دروں میں موجود ہیں جو گیراہ و ڈگیرام سوات حضرت میاں قاسم باباؒ مدفن مزار شریف پیر کلے اور حضرت میاں نور محمد نے جہاد شروع کیا۔ اور بہت سخت لڑائی ہوئی یہ بڑی لمبی

Marfat.com

لڑائی تھی اس وقت اورنگزیب کا عہد حکومت تھا جب جنگ تیز ہوا اور یہ میدانی جنگ بھی نہ تھا ہر پہاڑ میں گیرا کافر کا سخت مورچہ بنا ہوا تھا جو قلعہ سے بھی زیادہ مضبوط تھا اور کافر لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں پر مقیم تھے جنگ جاری ہوا اور حضرت میاں قاسم بابا بمقام توروال جام شہادت نوش فرمایا لیکن مجاہدین اور غازیان اسلام نے فتح حاصل کی اور تمام کوہستان نے کلمہ طیبہ پڑھا اور دین اسلام سے مشرف ہوئے اور ان کی زمینیں اور جائیداد اپنی جگہ محفوظ رہ گئیں جنگ ختم ہوا حضرت میاں نور بابا اپنے مرشد کی وفات کے وقت موجود تھے حضرت سید آدم بنور رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کا ایک صاحبزادہ جس کا نام سید محمد حسن تھا مدینہ شریف میں سے اپنے ساتھ وطن لائے تھے سوات تھانہ نامی قصبہ میں رہنے لگے اور وہاں وفات پا گئے آپ کا مزار مبارک تھانہ میں میاں گانو چم میں ہے اور اب بھی اس کی اولاد بنوری سیدان کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

اکوڑہ خان بابا یحییٰ خان بابا' شہباز خان' اکبر بادشاہ نے درخیبر کے راستہ کی حفاظت کے لئے کوہاٹ ٹیری علاقہ سے اکوڑہ خٹک' جہانگیری علاقہ کو لے آیا خیبر سے اٹک یہ شاہراہ خٹک قوم کے سپرد کیا گیا تاکہ یوسف زئی قوم کی

Marfat.com

بغاوت کی سرکوبی کے لئے یہ لوگ کمر بندر ہے اور اٹک اباسین کی بندر کی کشتیوں کا محصول وہ وصول کرتے رہتے اور مغل نے یہ محصول ان کے نام پر لکھا یا مغل حکومت کی مدد سے انہوں نے یوسف زئی قبیلہ کے علاقے قبضہ میں لے لئے اورنگزیب کے عہد حکومت میں مغل اور خوشحال خان کسی بات پر ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے خوشحال خان خٹک کو پشاور شہر میں گرفتار کیا گیا اور ہندوستان کے دہلی شہر میں کئی سال قید رہے اس قید کا پس منظر یہ تھا کہ حضرت کستیر گل عرف کا کا صاحب نوشہرہ کے بیٹے پر خوشحال خان خٹک کی بیٹی بیاہ ہوتی تھی جب وہ عید کے دنوں میں اپنے گھر چلی گئی تو اپنے بھائی بہرام خان کو شکایت کی کہ مجھے اپنا شوہر پسند نہیں یہ ایک صوفی آدمی ہے لمبی داڑھی ہے اور سر پر عمامہ لمبا کرتہ اور کشادہ شلوار پہنتا ہے اور کپڑے بھی لمبے ہیں پیر وفقیر اور شیخ آدمی ہے مجھے یہ شخص پسند نہیں ہے تو جب کا کا صاحب کا یہ صاجبزادہ المعروف بہ شہید بابا اپنے سسر کے عید مبارکی کے لئے وہاں گئے تو بہرام خان نے اس کو مار ڈالا اور مویشیوں کے چارہ بوسہ کے کوٹھی میں چھپایا اور بھوسہ اس پر ڈال دیا جب دو تین دن گذر گئے اور وہ واپس نہ آیا تو شیخ رحم کار کا کا صاحب نے ایک آدمی کو وہاں بھیجا اس نے جواب میں کہا کہ وہ یہاں آیا

Marfat.com

تھا مگر پھر واپس گھر گیا ہے شہید بابا نے خواب میں کاکا صاحب کو بتایا کہ مجھے بہرام خان نے مار دیا ہے اور مویشیوں کے چارہ وبھوسہ کے کمرے میں مجھے چھپایا ہے مجھے یہاں سے نکال دو اور اپنے گاؤں کے قبرستان میں دفن کرو تو حضرت شیخ رحم کار المعروف بہ کاکا صاحب نے لوگوں کو وہاں بھیج دیا اور اپنے بیٹے کو اس بھوسہ والے کمرے سے نکال دیا اور زیارت والی قبرستان میں دفن کرایا اب تک وہ شہید بابا کے نام سے مشہور ہے تمام پختون خواہ میں یہ ضرب المثل مشہور ہوا کہ بھنگ کبھی لکڑی نہیں بن سکتا اور خٹک کبھی آدمی نہیں بن سکتا۔ حضرت کاکا صاحب نے بہرام خا کو کچھ نہ کہا لیک کسی نے عالمگیر اورنگزیب کو یہ ماجرا سنایا تو اس نے اس کے جرم میں خوشحال خان خٹک کو قید کرلیا اس واقعہ کے بعد حضرت کاکا صاحب نے خوشحال خان کو بددعا دی تو خوشحال خان کی اولاد اور خاندان میں ایک آفت آیا جس وقت خوشحال خان خٹک اورنگزیب کے قید میں تھے ایک شعر کہا

زہ پہ قید د اورنگ زیب نہ یم چہ بہ خلاص شم
زہ بند کڑے شیخ رحم کار زیڑی کاکایم

یعنی میں اورنگزیب کے قید میں نہیں ہوں کہ نکل جاؤ مجھے تو شیخ رحم کار کاکا حب نے قید بنایا ہے جب خوشحال خان

Marfat.com

خٹک قید سے رہا ہوا تو اورنگزیب کی مخالفت میں قبائلی علاقوں میں دورے شروع کئے خوشحل خان خٹک پر تھانہ کے رئیس حمزہ خان کی بہن شادی ہوئی تھی اس کے پاس بھی آیا اور سوات کے دمغار گاؤں میں سوات کے رئیس اودل خان بابا سے ملاقات کی اور اپنی رائے سے خبردار کیا لیکن اودل خان نے یوسف زئی قوم کے ساتھ جو دشمنی پہلے سے خوشحال خان کی تھی ساتھ نہ دیا تو میاں نور محمد اسلام پور، حمزہ خان اور اودل خان سے وہ خفہ ہوکر اپنے علاقہ خٹک کو واپس گیا اور اس خفگان کا برملا اظہار کیا جو سوات نامہ میں اب بھی وہ اشعار موجود ہیں۔

مه غولیگه په دوستی د یوسف زو
بیا په تیره دهموړ اکوزو

یعنی یوسف زئی کی دوستی پر ناز مت کرو اور اس طرح تمام اکوزو کی دوستی پر بھی ناز نہ کرو

خبردار کله په ننگ افغانی دی
کشمیری دی پکلیوال دی لغمانی دی

خبردار کبھی افغانی لوگوں کی طرح ننگ کرتے ہیں اور کبھی کشمیری پکلئی اور لغمانی لگوں کی طرح۔

Marfat.com

ملکان خانان کل واڑہ خرران دی
عالمان شیخان ئے واڑہ جاھلان دی

ملک اور خان لوگ تمام کے تمام گدھے ہیں اور علماء و شیخ تمام جاہل ہیں۔

اول حال د عالمانو درته وایم
هله ۔پس به میاں نور درته وستائم

سب سے پہلے حال میں علماء تم کو بتاتا ہوں اس کے بعد میاں نور محمد کے متعلق تمہیں بتادوں گا۔

دمیان نور مفتیان په سوات کے دوه دی
اله داد او دوست محمد دواڑہ یاوه دی

میاں نور محمد کے مفتی سوات میں صرف دو ہیں ایک اللہ داد اور دوسرا دوست محمد ہے۔

لگے علم لگے لوسته ڈیره تقریر کا
چه میان نورئے لمسوی هسے تدویر کا

علم تھوڑی اور کم پڑھنے والے اور زیادہ بولنے والے جو میاں نور بتاتا ہے اسی طرح وہ حکم لگاتے ہیں۔

هر ملا چه د میان نور به حکم درومی

Marfat.com

هم هغه د سوات په ملک کښې سيرئی مومی

جو ملا مياں نور محمد کے حکم پر چلتا ہے وہ سوات میں زمین کا ایک حصہ کا مالک بن جاتا ہے۔

که مياں نور د خنزيرغوښے پرے رواکه
ملايان به باندے زرجوړه فتوا که

مياں نور محمد خنزیر کا گوشت کا کھانا بھی ان پر جائز کر دیتا ہے اور مولوی صاحبان جلد جواز کا فتوٰی لکھے گا۔

سه به وائم د مياں نور د حقيقته
چه د نورو نه دے لادے بد خصلته

میں میاں نور کی حقیقت تمہیں کیا کہو یہ تمام سے زیادہ بدخصلت ہے۔

هر ملک سره جواب ددے مکار دے
په کمی به قصد زما دکاروبار دے

ہر ملک کے لئے اس مکار کا جواب موجود ہے اور میرے کاروبار کے کمی کے لئے اس کا عزم ہے۔

د لخکر په سازولو اولس سازشی
بياله ده دلوری بل فساد آغاز شی

Marfat.com

لشکر بنانے میں جب لوگ متحد ہو جائے تو اس کی جانب سے دوسرا فساد شروع ہوتا ہے۔

د میاں نور پہ خولہ چہ نہ کانديے لخکرے
پہ لخکر د یوسف زوشہ خاورے سرے

جب میاں نور کے کہنے پر وہ لشکر تیار نہیں ہوتے تو یوسف زئی کے سروں پر خاک ہو۔

اسلام پور میں آپ کا مزار مبارک ہے ۱۰۵۹ھ میں وفات پا گئے ہیں۔آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

مندرجہ بالا اشعار میں خوشحال خان خٹک نے اپنی کتاب سوات نامہ میں یوسف زئی قوم کی دوستی کے متعلق جو اظہار خیال فرمایا اور اس پر تنقید کی کہ ان کی دوستی کو دوستی نہ سمجھو اور اکوزی قبیلہ سے بھی یہی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ ان خوانین اور ملک لوگ بھی تمام گدھوں کے مانند ہیں تو کیا بریکوٹی صاحب کو خوشحال خان خٹک کے تمام اشعار پسند ہے اور وہ آپ کے پسندیدہ شاعروں میں سے ہے پھر یہ بھی کہا کہ سوات کے علماء اور مشائخ تمام کے تمام جاہل ہیں اور حضرت میاں نور محمد نقشبندی پر خوب کیچڑ اچھالا شاعر لوگ ہمیشہ ہی

Marfat.com

مبالغے سے کام لیتے ہیں بجز نیک اور پارسا شعراء کے کہ انہوں نے اپنی زبان ان گندگیوں سے محفوظ رکھا مثلاً حافظ صاحب الپوری سوات اور رحمان بابا وغیرہ ہرسراگوئی والے شاعروں کے متعلق الطاف حسین کا شعر کا ایک مصرعہ ہے۔

جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے۔

یہ مصرعہ ایسے شعراء کے متعلق ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ اَلشُّعَرَاءُ کِلَابُ الْجَہَنَّم شاعر جہنم کے کتے ہیں۔ حضرت میاں نور محمد صاحب نقشبندی کے مناقب آپ نتائج الحرمین اور خزینۃ الاصفیاء میں ملاحظہ کر سکتے ہیں اس طرح حضرت عبدالحلیم اثر افغانی اور مولانا سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی کی کتاب تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد دوم میں ملاحظہ کر سکتے ہیں فقیر کے پاس حضرت یہاں نور محمد صاحب نقشبندی کی ایک تالیف ہے اور وہ قلمی کتاب ہے جو تصوف کے موضوع پر لکھی گئی ہے فارسی زبان میں ہے تقریباً دوسو صفحات کی وہ کتاب ہوگی اس میں صفحے نہیں ہیں کتاب کے نام کا بھی پتہ نہیں چلتا کتاب کے اختتام پر یہ لکھا ہے ھذہ الرسالتہ من تصنیف للشیخ المعظم و المکرّم شیخ نور قدس اللہ سرہ العزیز رحمتہ اللہ علیہ۔ اس رسالہ مبارکہ سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں آپ اس قلمی کتاب میں لکھتے ہیں ''وَقَالَ

Marfat.com

الْمَشَائِخُ اَلتَّصَوُّفُ قِيَامُ الْقَلْبِ مَعَ اللّٰهِ وَ حَيٰوتِه فِی مُشَاهِدَةِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْحُسَيْنُ اَلتَّصَوُّفُ بِزِلُ الْاَرْوَاحِ فِی طَلَبِ الْحَقِّ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اَلتَّصَوُّفُ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ اَخُذُ لِعَفْوِ وَامْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَ قَالَ مَشَائِخُنَا وَ اِمَامُنَا وَ مُرْشِدُ نَامَدَ اللّٰهُ ظِلَّهُ اَلتَّصَوُّف بِذْلِ الْوُجُوْدِ فِی طَاعَتِهِ الْمَعْبُوْدِ وَ اِيْثَارِ الموجوْد مَعَ تَرْكِ الْمَفْقُوْدِ وَ شُهُوْدِ مَعَ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ"

ترجمہ :۔ مشائخ نے فرمایا ۔تصوف کا مطلب یہ ہے کہ دل اللہ کے ساتھ ہو اور اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے مشاہدحق میں ہو حسین نے فرمایا کہ تصوف کا نام ہے ارواح کو خرچ کرنا طلب حق میں اور بعض نے کہا ہے کہ تصوف کا نام حسن خلق ہے اور عفو کو لینا اور نیکی پر حکم کرنا اور جاہل لوگوں سے کنارہ کش ہونا اور ہمارے مشائخ اور امام اور مرشد نے فرمایا کہ تصوف کا نام وجود کو معبود کی طاعت میں خرچ کرنا اور موجود اشیاء کو قربان کرنا اور مفقود چیزوں کو ترک کرنا اور اللہ کے دربار میں اپنے آپ کو حاضر رکھو۔اس کے بعد میاں نور محمد صاحب آگے تصوف کے حروف کے متعلق لکھتے ہیں " اَلتَّصَوُّف اَرْبَعُ اَحْرُفِ اَلتَّاءُ وَ الصَّادوالوا و وَالْفَاءُ اَلتَّاءُ

Marfat.com

تَخلِیَۃُ الْبَاطِنِ عَنْ اَوصَافِ الدُّنیَوِیَّۃِ وَالصَّادُ صَفَاءُ الْقَلْبِ عَنْ کَدُوْرَاتِ غَیْرِ الْاُلُوْهِیَّۃِ وَالْوَاؤُ اَلْوَلَہُ بِشَوْقِ الرَّبُوْبِیَّۃِ وَ الْفَاءُ فَنَا الْبَشرِیَّۃِ بِمُشَاهَدَۃِ الْوَاحْدَانِیَّۃِ چوں خواہد کسے کہ درین راہ درآید اورا باید کہ اول از حب دنیا وصحبت اغنیاء و امرا ملوک سلاطین و جمیع اھل زود ترک کند کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ لَا تُجَالِسُو الْمَوْتیٰ قِیْلَ مَنِ الْمَوْتیٰ یَا رَسُو اللّٰہِ قَالَ الْاَغْنِیَاءُ کَذَا فِی الشَّرْحِ التَّصَوُّف وَ جَاءَ فِی حَدِیْثٍ آخَرَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃٌ وَ فِتْنَۃُ اُمَّتِیُ الْمَالُ " تصوف کے چار حروف ہیں پہلا حرف ت ہے پھر صاد پھر واؤ ہے تاء سے مطلب باطن کو اوصاف دنیویہ سے بالکل خالی کرنا ہے اور صاد سے مراد ہے اللہ کے سوا تمام کدورات سے اپنے دل کو صاف رکھنا واؤ سے مراد ہے ربوبیت کی طرف شوق میں تیزی کرنا اور فاء سے مراد بشریت کو فانی کرنا ہے وحدانیت کے مشاہدہ حق کے لئے اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس راستے میں آئے اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے حب دنیا اور صحبت اغنیاء و امراء و ملوک و سلاطین اور تمام اہل دنیا کو ترک کر دے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مُردوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہا گیا

Marfat.com

کہ موتیٰ کون ہیں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا کہ وہ اغنیاء ہیں ایسا ہی شرح التعرف میں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔مزید تشریح کرتے ہیں۔'' قَالَ الْمَشَائِخَ اَوّلُ قَدَمٍ فِی طَرِیْقِ السَّالِکِیْنَ تَرْکَ الدُّنْیَا مَعَ الْخَلَائِق کُلِّهَا لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَ تَرْکَ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ '' ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ سالکین کے راستے کا پہلا قدم یہ ہے تمام مخلوق سے ترک دنیا کرنا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور دنیا کو ترک کرنا تمام عبادت کی جڑ ہے آگے لکھتے ہیں'' قال اهل المعرفة من ترک الدنیا ملک ، من اخذ هلک و قالَ بعضهم طالبُ الدنیا جاهلٌ وطالب العقبیٰ عاقلٌ و طالبَ المولیٰ کاملٌ و قالَ بعضهم طالبَ الدُّنیا هالکَ و طالب العقبیٰ سالکَ وَ طالبَ المولیٰ مالکَ و قال بعضهم طالبَ الدُّنیا اسیرٌ وَ طالبُ العقبیٰ بصیرٌ و طالب المولیٰ امیرٌ اے برادر بندہ کہ ممنوع است از دوستی دنیا

Marfat.com

لِاَنَّهَا مَبْغُوْضَۃُ الْحَقِّ و درموافقت شرط است نہ مخالفت و موافقت اینست کہ دوست محبوب رادوست دارند و دشمن محبوب او دشمن وارد اَفْضَلَ الْخَصَائِص اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَ الْبُغْضُ لِلّٰہِ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اَعْقَلَ النَّاسِ تَارِکُہُ الدُّنْیَا وَ اَجْھَلَ النَّاسِ طَالِبُ الدُّنْیَا ''

ترجمہ۔ اہل معرفت والوں نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا کو ترک کیا بادشاہ بنا اور جس نے لیا وہ ہلاک ہوا اور بعض عرفاء نے فرمایا کہ دنیا کے طالب جاہل ہے اور عقبیٰ کا طالب عاقل ہے اور مولیٰ کا طالب کامل ہے اور بعض نے فرمایا دنیا کے طالب ہلاک ہے اور عقبیٰ کے طالب سالک ہے اور مولیٰ کا طالب مالک ہے بعض نے فرمایا دنیا کا طالب قیدی ہے اور عقبیٰ کا طالب بینا ہے اور مولیٰ کا طالب امیر ہے اے میرے بھائی کہ بندہ کو مانع ہے کہ دنیا سے دل لگائے کیونکہ یہ اللہ کو پسند نہیں ہے اور محبت میں موافقت شرط ہے نہ کہ مخالفت اور موافقت یہ ہے کہ محبوب کے دوست کو محبوب رکھے اور دوست کے دشمن کو دشمن جانے اور یہ بھی وارد ہے کہ بہترین خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ کے لئے کسی سے محبت رکھے اور اللہ کے لئے کسی سے بغض رکھے اور یہ اللہ سے حکایت کرتے ہیں کہ زیادہ عقل مند لوگوں میں سے دنیائے ترک کرنے والا ہے

Marfat.com

اور زیادہ جاہل لوگوں میں سے دنیا کے طالب ہے آگے ایک رباعی درج کی ہے۔

حال دنیا را بہ پرسیدم از فرزانہ
گفت یا خوبیست یا بادیست یا فسانہ
باز گفتم حال آنکس کہ دل دروی بہ بست
گفت یا دیو یست یا غویست یا دیوانہ

دنیا کا حال کسی دانا سے میں نہ پوچھا اس نے کہا کہ یہ خواب ہے یا باد ہے یا ایک فسانہ ہے پھر میں نے پوچھا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے جس نے دنیا سے دل لگایا اس نے جواب دیا کہ وہ شیطان ہے یا گمراہ یا دیوانہ۔

قَالَ الْمَشَائِخُ الْمُسَافِرُوْنَ عَلٰی ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ سَاعِرٌ اِلَی الدُّنْیَا وَ رَأْسُ مَالِهِ الدُّنْیَا وَ رُبْحُهُ الْمَعْصِیَةُ وَ النَّدَامَةُ وَ صِنْفُ یُسَافِرُ اِلَی الاٰخِرَةِ وَ رَاْسُ مَالِهِ الطَّاعَةُ وَ الْعِبَادَةُ وَرُبْحُهُ الْجَنَّةُ وَ صِنْفُ یُسَافِرُ اِلَی اللّٰهِ وَرَأْسُ مَالِهِ الْمَعْرِفَةُ وَ الْمَحَبَّةُ وَ رُبْحُهُ لِقَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی "

مشائخ نے فرمایا کہ مسافروں کے تین اقسام ہیں کہ وہ مسافر ہے جو دنیا کی طرف سفر کرتا ہے اور اس کا راس المال وہی دنیا ہے اور فائدہ اس کے لئے معصیت اور ندامت ہے اور

Marfat.com

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ وہ آخرت کی طرف سفر کرے اس کا
اس میں محنت اور عبادت ہے اور فائدہ اس کے لئے
جنت ہے اور تیسرا فائدہ یہ ہے جو اللہ کی طرف سفر کرے اس
کا اس میں معرفت اور محبت ہے اور فائدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا
ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اس میں
ناطق ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا من کان
ت هجرته الی الله و رسوله فهجرته الی الله
و رسوله ومن كانت هجرته الى مال يكسبها
او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه واز
ان صحت نیز حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز
فرمود الدنیا حرام علی الآخرة والآخرة حرام
علی اهل الله۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی
طرف ہو تو اس کے لئے اس ہجرت کا ثواب ہے اللہ و رسول
کی طرف سے اور جس نے مال یا عورت کے نکاح کے لئے
ہجرت کی تو اس کے لئے وہی چیز ہے جس کے لئے اس نے
ہجرت کی ہو۔ حضور پر نور مطلوب و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ دنیا اہل آخرت پر حرام ہے اور آخرت اہل
اللہ پر حرام ہے کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تو کی ... هر دو کون بیک جو نمی خرند

Marfat.com

ایشان دم از محبت دنیا کے زند

یہ لوگ دونوں جہانوں کو ایک جو میں بھی نہیں خریدتے
وہ دنیا کی محبت سے کس طرح اپنے آپ کو ملوث کرے جو
سالک اس راہ پر چلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اسرارات کو دیکھ کر
بے ساختہ بول اٹھتا ہے کہ میں نے یہ عجائبات ملاحظہ کئے لیکن
سالک کو اس میں اشارہ ملتا ہے جب منزل مقصود کو پہنچتا ہے تو
وہ پھر خاموش ہوتا ہے اس حدیث کی طرف اس میں اشارہ ملتا
ہے اِحْفَظْ لِسَانَکَ وَ یَتَّبِعْ نَبِیَّکَ یعنی اپنے زبان کو
محفوظ رکھو اور اپنے نبی پاک کی تابعداری کرو مشائخ کرام
نے یہ بھی فرمایا ہے اَلْمُرِیْدُ نَاطِقٌ وَ الْمَعَارِفُ اَخْرَسٌ
مرید بولتا رہتا ہے اور عارف گونگا ہوتا ہے۔
حضرت شیخ میاں نور محمد نقشبندی نے اس رسالہ کے
فصل اول میں پہلے باب کے عنوان کے تحت لکھا ہے در بیان محض عشق و
ماہیت آں اس عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں قَالَ الْمَشَائِخُ
اَلْعِشْقُ نَارٌ نُوْرِیٌّ بِاَیِّ قَلْبٍ نَزَلَ تَصَرَّفَ وَ مَلِکَ
وَ لَمْ یَبْقَ لَہٗ اِسْمٌ وَ لَا رَسْمٌ اَلْعِشْقُ وَ رَسْمُہٗ وَ قَالَ
بَعْضُهُمْ اَلْعِشْقُ جُنُوْنٌ اِلٰهِیٌّ یَرْفَعُ بِنَاءَ الْعَقْلِ قَالَ
بَعْضُهُمْ اَلْعِشْقُ نَارٌ یَقَعُ فِی الْقَلْبِ وَ تَحْرِقُ
مَاسِوَی الْمَحْبُوْبِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اَلْعِشْقُ مَحَبَّۃٌ

Marfat.com

وَ هِیَ قِیَامُ الْقَلْبِ مَعَ الْمَحْبُوْبِ بِلَا وَاسِطَۃٍ وَقَالَ بَعْضُھُمُ الْعِشْقُ اِحْرَاقٌ وَ قَتْلٌ وَ بَعْدَہٗ حَیٰوۃُ الْاَفْنَاءِ لَھَا کَذَا فِی ذَادِ الْمُحِبِّیْنَ اَمَّا رِوَایَۃُ عَلَامَۃِ الْاَرْضِ رَئِیْسُ الْاَبْدَالِ. خواجہ خضر صلواۃ اللہ علیہ آنست کہ از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ اند کہ عشق نوریست وآں فراستہ البحرین گویند چو در دل مومن نزول کند ھمہ مستور مکشوف گردد ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ عبارت ازاں نور است وآں از عالم علوی نزول کردہ میاں آسمان و زمین معلق طریق ابر سپید مشکل دریا ماندہ وہر سال ازاں مقام یکبار در کوہ طور فرود می آید ومصور میشود ومیگوید الٰہی مرا خبر کن کہ کدام بندگان از برای من اخریدہ تا بہ سرہا ایشان نشینم و دلھا ایشان بسوی تو کنم حق تعالیٰ آسامی نود ہزار کس از عاشقان نوشتہ فرود فرستد آں کاغذ بر دولت کند و در طلب ایشان سعی کند و بر سر ایں صاحب دولتان نشیند و دلہا ایشان ساعۃ فساعۃ بسوی حق جذب کند کہ جَذْبَۃٌ مِّنْ جَذَبَاتِ الرَّبِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ،،

خاص عشق و اس کی ماہیت کے بیان میں عنوان کے تحت لکھتے ہیں مشائخ عظام نے فرمایا کہ عشق ایک نوری آگ ہے جس

Marfat.com

دل میں اترتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے اور اس کا بادشاہ بنتا ہے اور اس کا نام بھی باقی نہیں رہتا اور نہ رسم عشق کا اور بعض نے فرمایا کہ عشق ایک جنون الٰہی ہے عقل کی آبادی کو اٹھا دیتا ہے اور بعض نے فرمایا ہے کہ عشق آگ ہے دل میں اترتا ہے تو محبوب کے سوا تمام جلا دیتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ عشق محبت ہے اور یہ دل کا محبوب کے ساتھ ہونا بغیر واسطہ کے ہے اور بعض نے فرمایا کہ عشق جلانے اور قتل کرنے والی چیز ہے اور اس کے بعد زندگی ہے جسؒ کے لئے کوئی فنا نہیں ایسا ہی زاد المحبین میں لکھا ہے اور جو روایت میں کہ زمین کی علامت ابدال کا رئیس خواجہ خضر علیہ السلام ہے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ عشق ایک نور ہے اور اس کو فراست البحرین کہا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ جب مومن کے دل میں اترتا ہے تو تمام مستور مکشوف کر دیتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مون کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کی نور سے دیکھتا ہے یہ اس نور سے عبارت ہے وہ نور عالم علوی سے اترتا ہے اور زمین و آسمان کے درمیان معلق ہو جاتا ہے سفید ابر کی شکل میں دریا بن جاتا ہے اور ہر سال اس مقام سے ایک بار کوہ طور کو نیچے اترتا اور وہاں مصور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے الٰہی مجھے اطلاع دے کہ کونسے لوگ میرے لئے پیدا ہوئے ہیں تا کہ

Marfat.com

ان کے سروں پر ہم بیٹھ جائے اور ان کے دلوں کو آپ کی طرف مائل کر دے اللہ تعالیٰ نوے ہزار لوگوں کے نام عاشقوں کے لکھ دیتا ہے اور ان کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ وہ کاغذ اپنے دلوں میں محفوظ کر دیتے ہیں اور ان کی طلب میں کوشش کرتے ہیں اور ان کے سروں پر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے دلوں کو اللہ کی طرف مائل جذب کر دیتے ہیں یہ جذب اللہ کے جذبوں میں سے ہے تمام جن و انس کے اعمال کے برابر نوازتے ہیں۔ بیت

عشق تو درین دلم لفانے بگرفت
تختیے بنہد و ملک کانے بگرفت
من عشق نہ دیدم بدیں سوزانے
یک زرہ درآمد جہانے بگرفت

آپ کی محبت میں نے اپنے دل میں پکڑا عشق کے تختے رکھے گئے اور ملک کو گھیر لیا اس سوز میں میں نے عشق نہیں دیکھا ایک زرہ عشق جب آتا ہے تو تمام جہاں گھیر لیتا ہے۔

آگے مزید لکھتے ہیں'' اے برادر عشق سہ حرف است عین شین و قاف عین عبارت از علو است یعنی شہباز لا مکانی است کہ درمکان از بہر ایں صاحب دلان نزول کردہ تا دلہا ایشان محرم با سرار الوھیت و منور با نوار ربوبیت کرداند و بسوی حق

Marfat.com

کشد خوش گفت آں کہ گفت۔

رباعی۔

پا بر سر چرخ نعمیں نہ
کیں چرخ ز چرخھا بالا است
جبریل دران میان نگنجد
کیں لا رمز ز رمزھا وابالا است

تا ہر چہ از غرح حق باشد بسوزد و ناچیز گردد چنانچہ مولانا رومی می فرمائید۔

حق آتشے افروختہ تا ہر چہ بے حق سوختہ
آتش بسوزد و قلب راو آن قلب بر عالم زند

وقاف عشق عبارت از قربت است بر سر کسے کہ آں شہباز نشیند ساعتہ فساعتہ دلش را پرواز کند با شہباز لامکان درکشد عند ملیک مقتدر رساند۔ بیت

ہمائے قاف قربے اے برادر
ہمارا جز ہمائی مصلحت نیست

اکنون اشارت حروف عشق بشنو اَلْعِشْقُ ثَلَاثَۃُ اَحْرُفٍ اَلْعَیْنُ وَ الشِّیْنُ وَالْقَافُ فَالْعَیْنُ یُشِیْرُ اِلَی الْعُبُوْرِ عَنِ الْجَائِزِ وَ الشِّیْنُ یُشِیْرُ بِشُھُوْدِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَ الْقَافُ یُشِیْرُ بِقَلْعِ الْوُجُوْدِ بِمُشَاھَدَۃِ

Marfat.com

المَعْبُودِ لَابُدَّ لِلسَّالِکِ مِنَ التَّزْکِیَۃِ وَالتَّصْفِیَۃِ وَالتَّخْلِیَّۃِ وَالتَّجْلِیَۃِ فَالتَّزْکِیَّۃُ زَکوٰۃُ الْقَلْبِ عَنِ الْاَوْصَافِ الْبَھِیْمِیَۃِ وَ التَّصْفِیَّۃُ صَفَاءُ الْقَلْبِ بِنُعُوْتِ الْمَلَکِیَّۃِ وَالتَّخْلِیَّۃُ اخلاءُ الْقَلْبِ عَنْ غَیْرِ الْاُلُوْھِیَۃِ وَالتَّجْلِیَّۃُ اِنْجلاءُ الْقَلْبِ بِاَنْوَارِ الرَّبُوْبِیَۃِ وَ اَسْرَارُ الْوَحْدَانِیَّۃِ''۔

ترجمہ:۔ اے بھائی عشق کے تین حروف ہیں عین وشین و قاف عین علو سے ہے یعنی شہباز لامکان ہے کہ اس مکان سے اس صاحب کے دل کے لئے نزول کیا ہے تاکہ ان کے دلوں کو اسرار الوھیت کے محرم بنائے اور انوار ربوبیت سے منور کردیتے ہیں اور اللہ کی طرف کھینچتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

یا بر سر چرخ انعمین نہ
کیں چرخ ز چرخھا بالا است
جبریل درمیان بگنجد
کہ ایں لارمز ز رمزھا وابالا است

اور شین عشق کا یہ عبارت ہے آتش شوق سے کہ اللہ تعالیٰ محبان کے دلوں میں خود ڈال دیتا ہے تاکہ جو کچھ حق کے سوا ہیں وہ جلائے اور وہ ناچیز بن جائے مولانا روم نے فرمایا۔

Marfat.com

عشق حق کو اٹھا دیتا ہے اور جو کچھ حق کے سوا ہے وہ جلا دیتا ہے آگ جلا دیتا ہے دل کو اور اس دل کو دنیا پر ڈال دیتا ہے۔

اور قاف عشق کا عبارت قربت سے ہے جس کے سر پر وہ شہباز بیٹھ جاتا ہے تو ساعت بساعت اس کا دل پرواز کر دیتا ہے اور شہباز لامکان کو کھینچ لیتا ہے اللہ کے مقتدر کے ساتھ پہنچا لیتا ہے۔

ہماء قاف قرب ہے اے میرے بھائی ہما کے سوا ہما مصلحت یعنی برابر نہیں ہے۔ اب اشارہ حروف عشق کا بھی سنو کہ عشق کے تین حروف ہیں ایک عین ہے اور دوسرا شین اور تیسرا قاف پس عین جائز کی طرف عبور کو اشارہ ہے اور شین واجب الوجود کے شہود کی طرف اشارہ ہے اور قاف وجود کو نکالنے معبود کے شاہد کی طرف اشارہ ہے تو سالک کے لئے ضروری ہے کہ تزکیہ اور تصفیہ کرے دل کو ملکوتیت سے اور اللہ کے سوال دل کو خالی کر دے اور انوار ربوبیت اور اسرار وحدانیت سے دل کو روشن کر دے۔ شیخ نور محمد صاحبؒ فصل چہارم عنوان وصول الی اللہ کے تحت لکھتے ہیں'' ای برادر وصول الی اللہ دہ چیز شرط است اول توبہ است قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَصُوْحاً ای خلوصا

Marfat.com

دوم دوام طهارت قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فِیْھَا رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سوم نیت است قَالَ اللّٰہُ وَ مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُ اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ لِکُلِّ امْرَاءٍ مَانَوٰی جز لقاء دوست دیگر نیت نباشد چہارم ادا نماز فرائض بجماعت کہ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ انچہ سید عالم را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقاب قوسین او ادنیٰ دارند نعمت درنماز نیز دارند کہ فَعَلَیْکَ بِالصَّلوٰۃِ ونوافل بقدر وسع بگذارد وَلَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ پنجم اوراد معمور دارد کہ ہیچ نبی وولی دروخود فوت نہ کردہ است کہ مَنْ اِقْتَدٰی بِیْ فَھُوَ مِنِّیْ وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ نعمت موقوف باتباعیت کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ثابت است و ذکر بسیار گوید کہ اَقْرَبُ الطُّرُقِ اِلَی اللّٰہِ اَلذِّکْرُ وَ تِلَاوَۃُ الْقُرْآنِ ششم فکر در اسباب دینا کہ متاع دنیا فانیست بقائی ندارد و مزاحمۃ ثابت کہ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَ یَبْقیٰ وَجْہُ رَبِّکَ اَیْ اَلْمُکَوِّنِ پس دل از فانی بردارد بحق سپارد ہفتم نومید شدن ازخلق چوں معطی و مانع ضار و نافع حق است پس دل از خلق بردارد وقطع امید کند چنانچہ ازموتی قطع امید است قَالَ اللّٰہُ

Marfat.com

تعالیٰ یا ایھا النبی ؐ دل را در مدح وذم وقبول خلق برابر دارد ہر کرا ابر کشد خدای برکشد و ہر کرا رد کند خدای رد کند ازدوقبول دیگراں چہ تفاوت ہست بیچارہ کسے کہ از درتو گردد مردودنہم دل را در شکنجہ وفراخی وغم وشادی متغیر نگرداند کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ و بقدر ہر چہ پیش آید صلاح کار خود داند وہم ہر مجلسے و مقامی کہ باشد دل باحق حاضر دارد یک طرفۃ العین غائب نہ گرداند تا برگ جمال معنی درتو پدید آید کہ چہار ہزار پیر طریقت درین سخن متفق علیہ اند کہ ولی خدای کسے ہست ہر بار کہ در دل خود ذکر کند ملازم حق یابد و ہمیشہ حق را ناظر احوال خود داند کہ اسمع واری ثابت و کاین است اگر یکی ازیں دہ چیز فوت کند نقصان کار خود کردہ باشد''

اے بھائی اللہ تک جانے کے لئے دس چیزوں کی شرائط ہیں اول توبہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے خالص توبہ کرو دوم طہارت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں آدمی ہیں کہ وہ پاکی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ تیسرا شرط نیت ہے اللہ کا فرمان ہے ان کو حکم اس بات کی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے خالص حضور علیہ السلام نے فرمایا ہر آدمی کے لئے وہ ہے جس کی نیت کرے سوا ملاقات دوست کے کہ دوسرا کوئی نیت نہ ہو چوتھا فرائض نماز

Marfat.com

کو جماعت سے ادا کرنا کہ نماز مؤمن کی معراج ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قاب قوسین کی درجات رکھتے ہیں تو نماز میں بھی ایسی درجات رکھتے ہیں اور تم پر نماز لازم ہے۔ نوافل طاقت کے مناسب سے ادا کرے حدیث شریف میں ہے کہ ہمیشہ میرا بندہ مجھے نوافل کے ساتھ قرب پیدا کرتا ہے پنجم اوراد کو جاری رکھے کہ کوئی نبی یا ولی وہ فوت نہیں ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت سے محبت رکھی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں یہ تمام موقوف اطاعت پر ہے کہ اللہ کا فرمان ہے فرما دو کہ میری تابع داری کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا یہ ثابت ہے اور زیادہ ذکر کرنا چاہئے کہ زیادہ قرب والی راہوں میں ذکر اور تلاوت قرآن پاک ہے چھٹا اسباب دنیا میں فکر کرنا کہ دنیا کا مال و سامان فانی ہے اس کے لئے بقا نہیں ہے اور مزاحمت ثابت ہے کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور صرف اللہ پاک کی ذات باقی ہے پس دل کو فانی سے خالی کرنا چاہئے اور اللہ پر بھروسہ کرنا ضروری ہے ساتواں مخلوق سے ناامید ہونا جب کہ عطا کرنے والا اور مانع اور ضرور دینے والا اور نفع پہنچانے والا اللہ پاک ہے پس مخلوق سے دل کو ہٹانا چاہئے اور اس سے امید کو قطع کرنا چاہئے چنانچہ مردوں سے لوگ امید کاٹتے

Marfat.com

ہیں اللہ کا فرمان ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور جو تمہاری اطاعت کرتے ہیں مومنوں میں سے اور استفہام کو بھی نیز موکل کر دیا گیا اللہ پاک اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں آٹھواں شرط یہ ہے دل کو مدح اور ذم اور قبول خلق کے لئے برابر رکھو جس نے دل موڑا اللہ بھی اس سے موڑ دے گا اور جس نے رد کیا اللہ بھی اس کو رد کر دے گا اس سے اور دوسروں سے قبول کرنے میں کیا فرق ہے بے چارہ اگر کسی نے تمہارے ساتھ کیا ہو وہ مردود ہو نواں شرط یہ ہے کہ دل کو تنگی و فراخی غم و خوشی میں متغیر یعنی نہ بد بو کیونکہ اللہ تعالیٰ فراخ کر دیتا ہے رزق اس کو جس کو وہ چاہتا ہے اور جو پیش ہو گا تمہاری خاطر ہو گا۔

دسواں شرط یہ ہے جہاں بھی تم ہو اور جس مجلس میں تم ہو اپنے دل میں اللہ کو حاضر جانو ایک لحہ بھی غائب تصور نہ کرو تاکہ اس کا ثمرہ آپ میں ظاہر ہو جائے کہ چار ہزار پیران طریقت اس بات پر متفق ہیں کہ خدا کے ولی وہ ہے کہ ہر بار جب دل میں ذکر کرتا ہے اللہ کو اپنے ساتھ جانتا ہے اور ہمیشہ اللہ نظر کرنے والا اپنے آپ پر جانتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ میں سنتا ہو اور دیکھتا ہوں یہ ثابت ہے اگر کسی نے ان دس شرائط میں سے ایک بھی ختم کی تو اس کا وبال اس کے لئے ہے

Marfat.com

اس رسالہ کے اختتام میں فائدہ کے تحت لکھتے ہیں ''ابو علی ضریرؒ گفت پیغام بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دیدم و از آسماء خلوت بہ پرسیدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت ایں اسماء ہفت است وآں نیست یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا نَھَایَاتَ النِّھَایَاتِ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ عمل کنم بدیں آسماء فرمود چہل روز روزہ برار و ہر شبے بطعام اندک افطار کن بیشتر احوال در ذکر مشغول باش عجائبات بینی۔

ترجمہ:۔ بوعلی ضریر نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو خواب دیکھا میں نے اسماء خلوت آپ سے دریافت کئے پس آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا نَھَایَاتَ النِّھَایَاتِ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ پھر پوچھا کہ کس طرح عمل کروں آپ نے فرمایا کہ چالیس دن روزہ رکھے اور ہر شام کم طعام سے روزے افطار کرے اور اکثر اوقات ذکر میں مشغول رہو عجائبات دیکھو گے۔

Marfat.com

آپ کی اولاد کا سلسلہ اور شجرہ

حضرت میاں نور محمد نقشبندی کی دو بیویاں تھیں ایک بی بی جو بڑی تھی وہ بونیر کی تھی بونیر اماں کے نام سے مشہور تھی دوسری چھوٹی بیوی کوہستان کی تھی وہ کوہستان بی بی کے نام سے مشہور تھی بونیر بی بی کا ایک صاجزادہ اور ایک صاجزادی تھی جس کا نام غلام محمد مشر بابا کے نام سے مشہور تھا اور اس کی بہن بابوزئی قبیلہ کے بامی خیل علی خان کے بیٹے لنگر خان کی بیوی تھی اور کوہستان بی بی کے دو صاجزادے تھے ایک کا نام نثار احمد تخلص مصطفیٰ محمد عرف میاں جو اور دوسرے صاجزادے کا نام عطاء محمد تخلص میاں گل محمد عرف کشر بابا کے نام سے مشہور ہے حضرت میاں نور بابا کی اولاد تین خیلوں میں تقسیم ہو گئے مشر خیل، میاں جو خیل کشر خیل۔ غلام محمد مشر بابا عالم و فاضل بزرگ انسان تھے اپنے والد ماجد کے مرید تھے اور خلیفہ و ماذون بھی تھے نقشبندیہ طریقہ کے عامل پیر تھے اور مبلغ بھی تھے اورنگزیب کے بیٹے شاہ عالم اعظم کی حکومت کے وقت آپ کو وظیفہ سالانہ ملتا تھا آپ کی بیوی سوات تھانہ کے حمزہ خان کے نواسی کے بیٹے کی بیٹی تھی جو تھانہ ابئی کے نام سے مشہور تھی غلام محمد عرف مشر بابا کے دو صاجزادے تھے بڑے کا

Marfat.com

نام میر احمد تھا اور چھوٹے کا نام میر محمد تھا یہ دونوں بھائی بڑے عالم و فاضل تھے علاقہ یوسف زئی کے مفتی اور قاضی تھے حضرت میر احمد صاحب اسلام پور میں سکونت پذیر تھے آپ کا صرف ایک صاجزادہ تھا جس کا نام محمد غیاث تھا بڑے عالم فاضل تھے اور صاحب کرامات بزرگ تھے محمد غیاث کے کافی مدت تک کوئی اولاد نہ تھی پھر کسی فقیر نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کی دعا کے برکت سے ایک صاجزادہ عنایت کیا جس کا نام میاں فقیر شاہ تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے دیئے جو ایک بڑی قوم کے جد امجد ہے اس کا مزار بھی اسلام پور میں ہے۔

میاں فقیر شاہ کے سات بیٹے تھے جس کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

واصل محمد، مرتضیٰ علی، رضا محمد، طیب، معصوم، حضرت میر، میاں حسن شاہ، پورا شجرہ درج کیا جاتا ہے۔

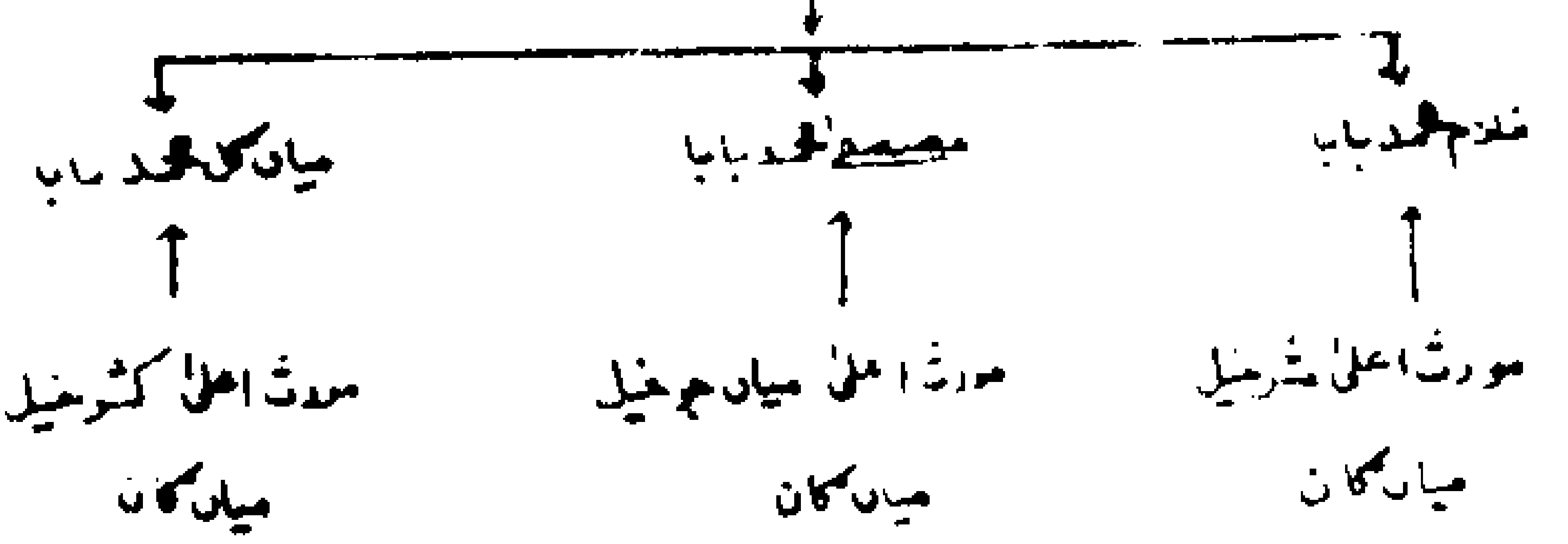

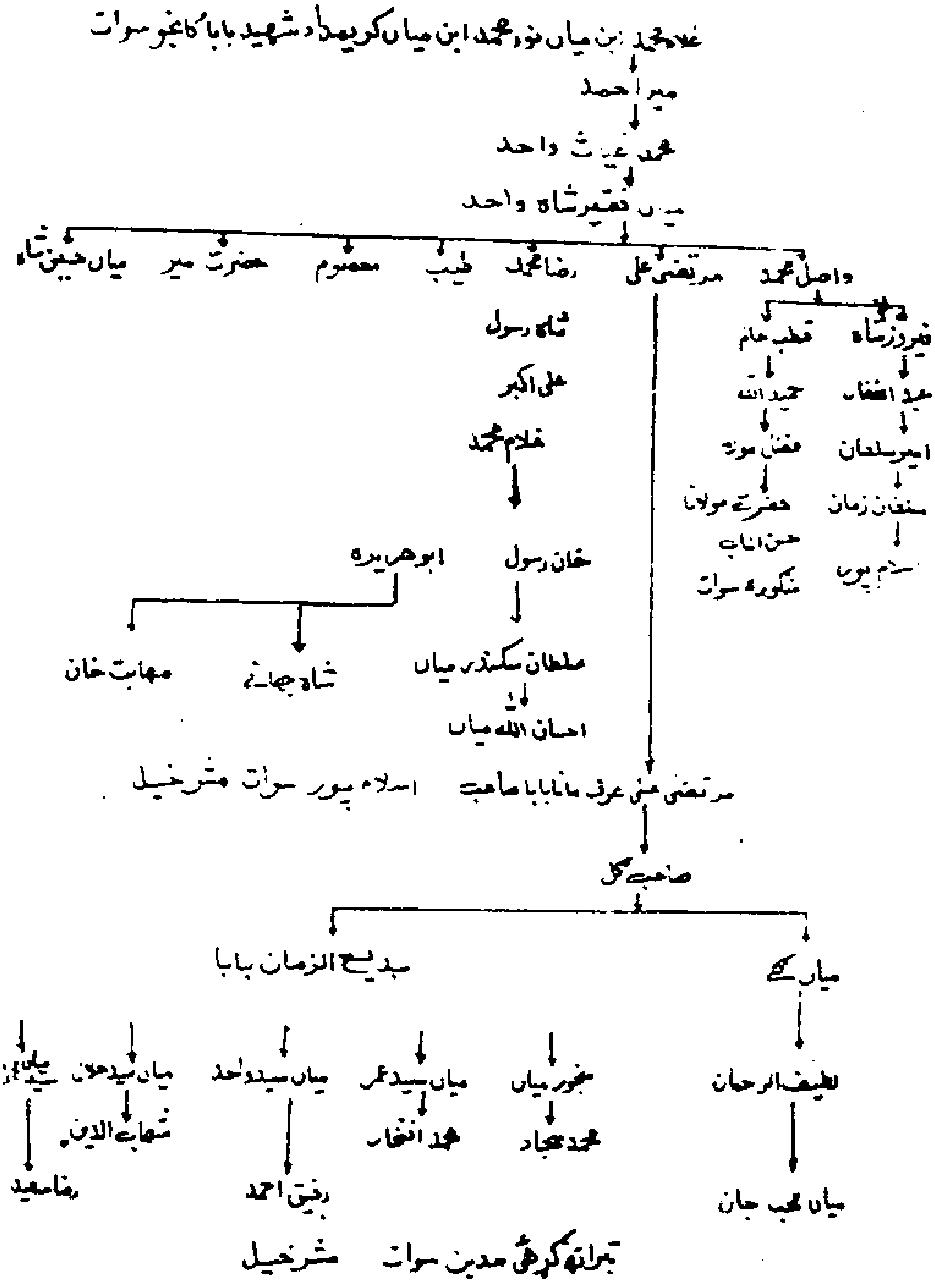
غلام محمد بن میاں نور محمد ابن میاں کریمداد شہید بابا کانجو سوات
میر احمد
محمد غیث واحد
میاں نصیر شاہ واحد
واصل محمد
مرتضیٰ علی
رضا محمد
طیب
معصوم
حضرت میر
میاں حسین شاہ
فیروز شاہ
قطب عالم
عبد الغفار
حمید اللہ
امیر سلطان
فضل مولا
سلطان زمان
حضرت مولانا
حسن اتاب
اسلام پور
شکورہ سوات
شاہ رسول
علی اکبر
غلام محمد
خان رسول
ابوہریرہ
سلطان سکندر میاں
احسان اللہ میاں
شاہ جہان
مہابت خان
مرتضیٰ علی عرف مانا بابا صاحب
اسلام پور سوات مشرخیل
صاحب گل
میاں گل
سید بدیع الزمان بابا
لطیف الرحمان
میاں محب جان
مجبور میاں
محمد سجاد
میاں سید عمر
محمد افغان
میاں سید واحد
رفیق احمد
میاں سید حلان
شہاب الدین
رضا سعید
تیرانہ کرھی مدین سوات
مشرخیل

Marfat.com

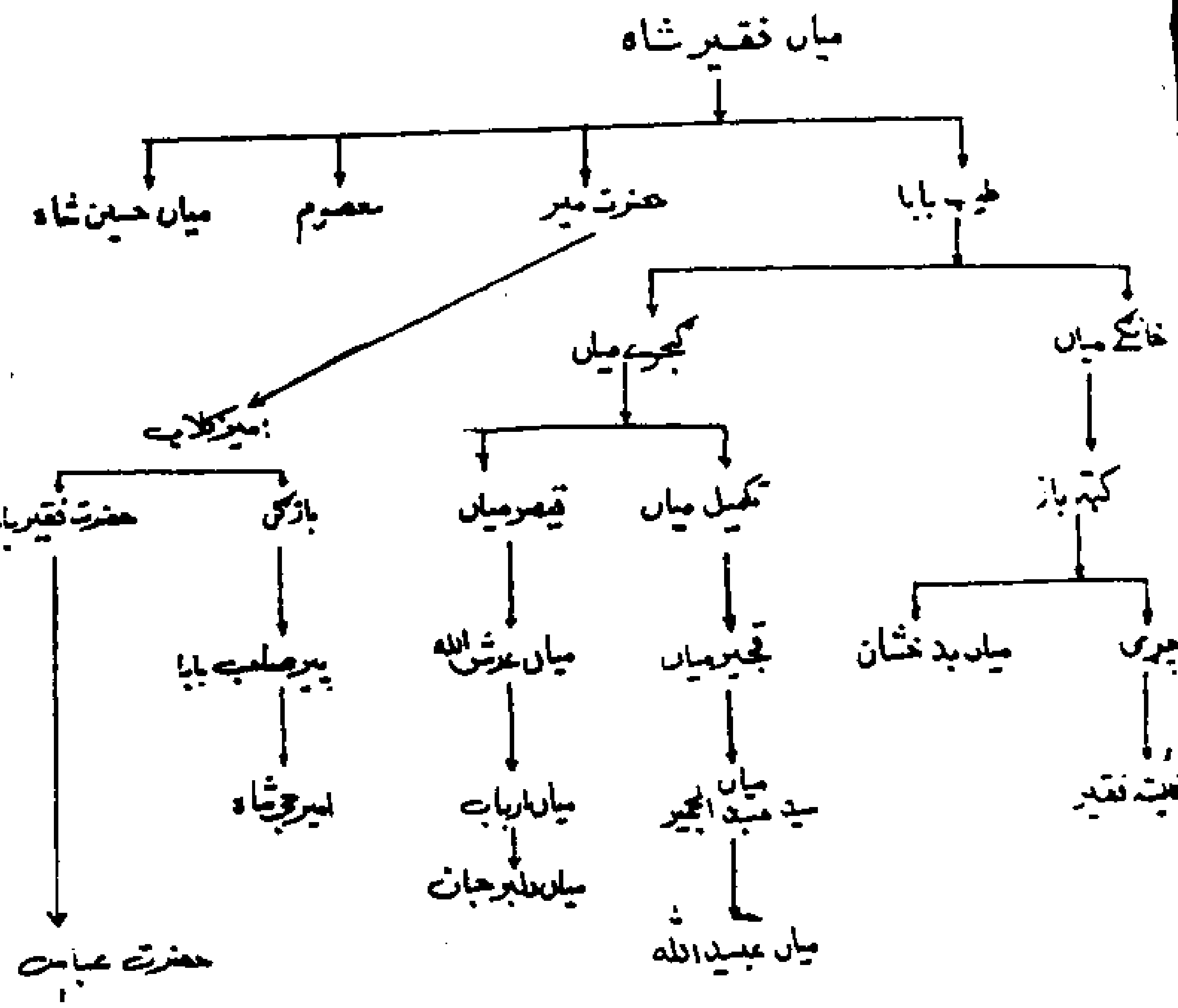

حضرت امیر محمد جو خٹ بابا کے نام سے مشہور ہے اور امیر محمد حضرت غلام محمد کا صاحبزادہ ہے اور وہ حضرت میاں نور محمد صاحب کا صاحبزادہ ہے۔ حضرت امیر محمد بھی اپنے زمانہ کے بڑے علماء میں شامل ہے آپ صاحب طریقت بزرگ تھے آپ سوات کے موسیٰ خیل کوٹہ لنڈاکی میں پیرانو کلے میں رہائش پذیر تھے آپ بھی اس علاقہ کے مفتی اور قاضی تھے آپ وہاں وفات پا گئے ہیں آپ کا مزار مبارک وہاں پیرانو کلے کے قریب ہے مرجع خلائق خٹ شہید کے نام سے مشہور ہے آپ کے تین صاحبزادے تھے عزت محمد، بادشاہ محمد، محمد انور، مدفن شلتالو مسجد یہ تینوں بھائی وہاں دفن ہیں۔

Marfat.com

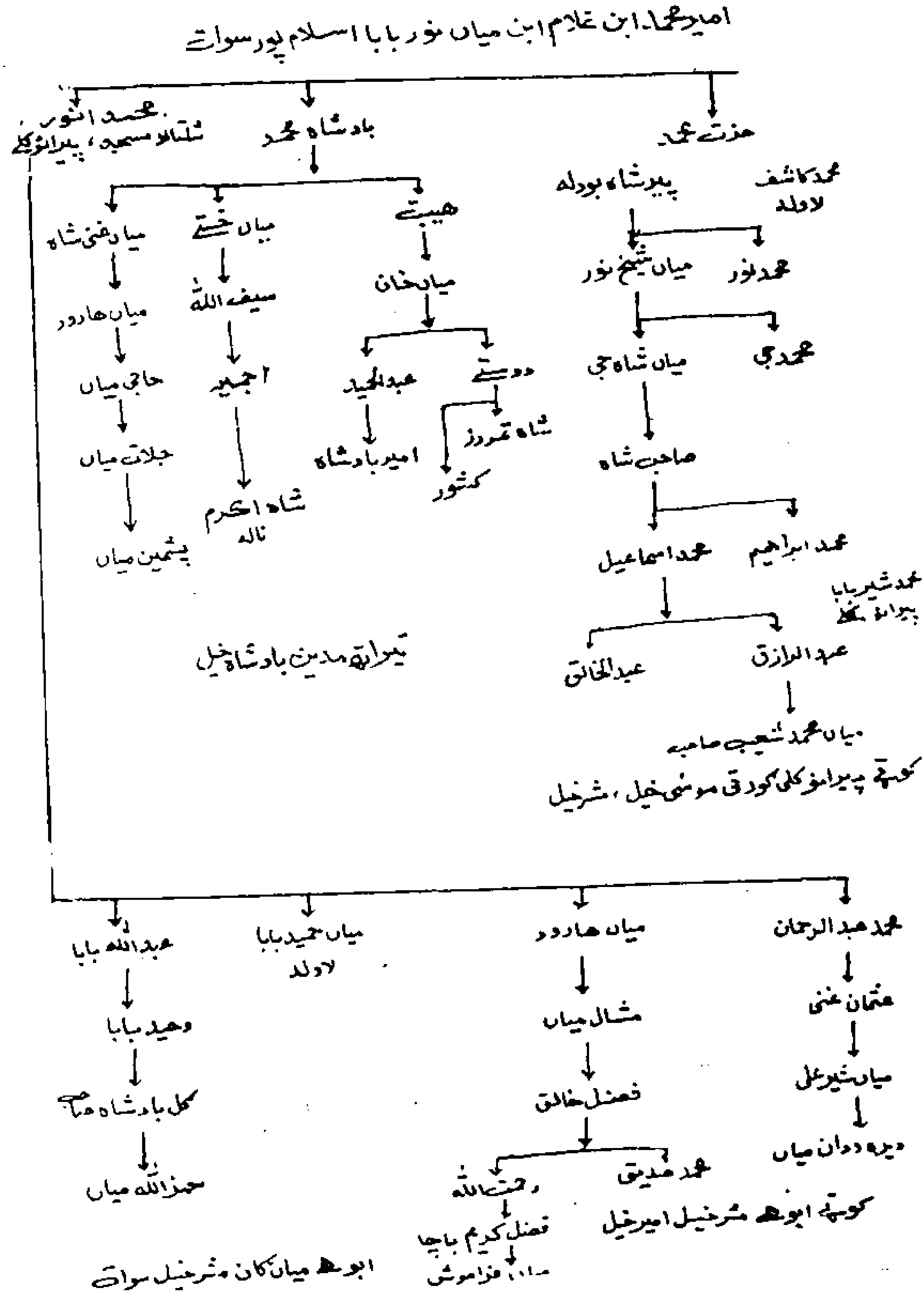
امیر محمد ابن غلام ابن میاں نور بابا اسلام پور سوات
حضرت محمد
بادشاہ محمد
محمد انور شلتالو سعید، پیرانو کلے
محمد کاشف لاولد
پیر شاہ بودلہ
محمد نور
میاں شیخ نور
محمد جی
میاں شاہ جی
صاحب شاہ
محمد ابراہیم
محمد اسماعیل
محمد شیر بابا پیرانو کلے
عبدالرازق
عبدالخالق
میاں محمد شعیب صاحب
کوہتہ پیرانو کلی کودی موسیٰ خیل، شرخیل
ہیبت
میاں خان
دوستے
عبدالحمید
شاہ تمروز
کشور
امیر بادشاہ
میاں ختے
سیف اللہ
اجمیر
شاہ اکرم ناله
میاں غنی شاہ
میاں ھارون
حاجی میاں
جلات میاں
یثمین میاں
تیراہ مدین بادشاہ خیل
محمد عبدالرحمان
عثمان غنی
میاں شیر علی
دیرہ دوان میاں
کوہتہ ابوھہ شرخیل امیر خیل
میاں ھارون
مشال میاں
فضل خالق
محمد صدیق
رحمت اللہ
فضل کریم باچا
... فراموش
میاں حمید بابا لاولد
عبداللہ بابا
وحید بابا
گل بادشاہ صاحب
حمزاللہ میاں
ابوھہ میاں کان شرخیل سوات

Marfat.com

نثار محمد تخلص مصطفیٰ محمد عرف میاں نجو ابن میاں نور محمد
ابن میاں عبدالکریم ابن اخون درویزہ بابا نثار محمد میانجو اپنے
زمانے کے بڑے علماء میں سے تھے صوفی اور بزرگ تھے شاعر
بھی تھے اور صاحب قلم مؤلف بھی تھے آپ نقشبندیہ طریقہ کے
خلیفہ اور ماذون تھے حضرت اخون درویزہ بابا کی کتاب مخزن
الاسلام کو ۱۱۱۲ھ میں آپ نے نئی ترتیب کے ساتھ پیش کیا اور
اضافہ بھی کیا آپ سوات کے اسلام پور کے رہنے والے تھے
آپ کی دو بیویاں تھیں پہلی بی بی پیر بابا کے خاندان سے تھی
اور دوسری بی بی افغانستان کے لغمان تاجیک قبیلہ کے والی
رئیس کی بیٹی تھی جو تاجک ابئی کے نام سے مشہور تھی میاں جو
بابا کے آٹھ صاحبزادے تھے پیر بابا کے خاندان کی بیوی سے
تین صاحبزادے تھے اور تاجک اماں سے چہار صاحبزادے
تھے اور ایک صاحبزادہ ام الولد کی تھی تمام کے آسماء یہ
ہیں۔

محمد اعظم، سید اعظم، شاہ اعظم، زین االعابدین،
میاں شاہ درغان میاں شاگدائی، میاں ابوبکر ام الولد میاں
پیرامام عرف اخون میاں، آپ اسلام پور میں وفات پا گئے
ہیں آپ کا قبر حضرت میاں نور بابا کے ساتھ ہے نثار احمد میاں
جو بابا کے نام سے مشہور ہے غلام محمد مشر بابا کی قبر میاں نور کی

Marfat.com

قبر سے قبلہ کی طرف ہے اور میاں گل محمد کی قبر کشر بابا کی قبر میاں نور بابا کی قبر سے سر کی طرف ہے اور میاں جو بابا کی والدہ کی قبر حضرت میاں نور بابا کے پاؤں کی طرف ہے یہ کوہستان ابیٔ کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت میاں جو باباؒ ابن میاں نور محمد باباؒ

مصطفیٰ محمد حضرت میاں جو بابا ابن میاں نور بابا ابن میاں کریم داد ابن اخون درویزہ باباؒ

حضرت میاں جو

زین العابدین میاں شاہ درغان میاں شاہ گدا حضرت ابوبکر

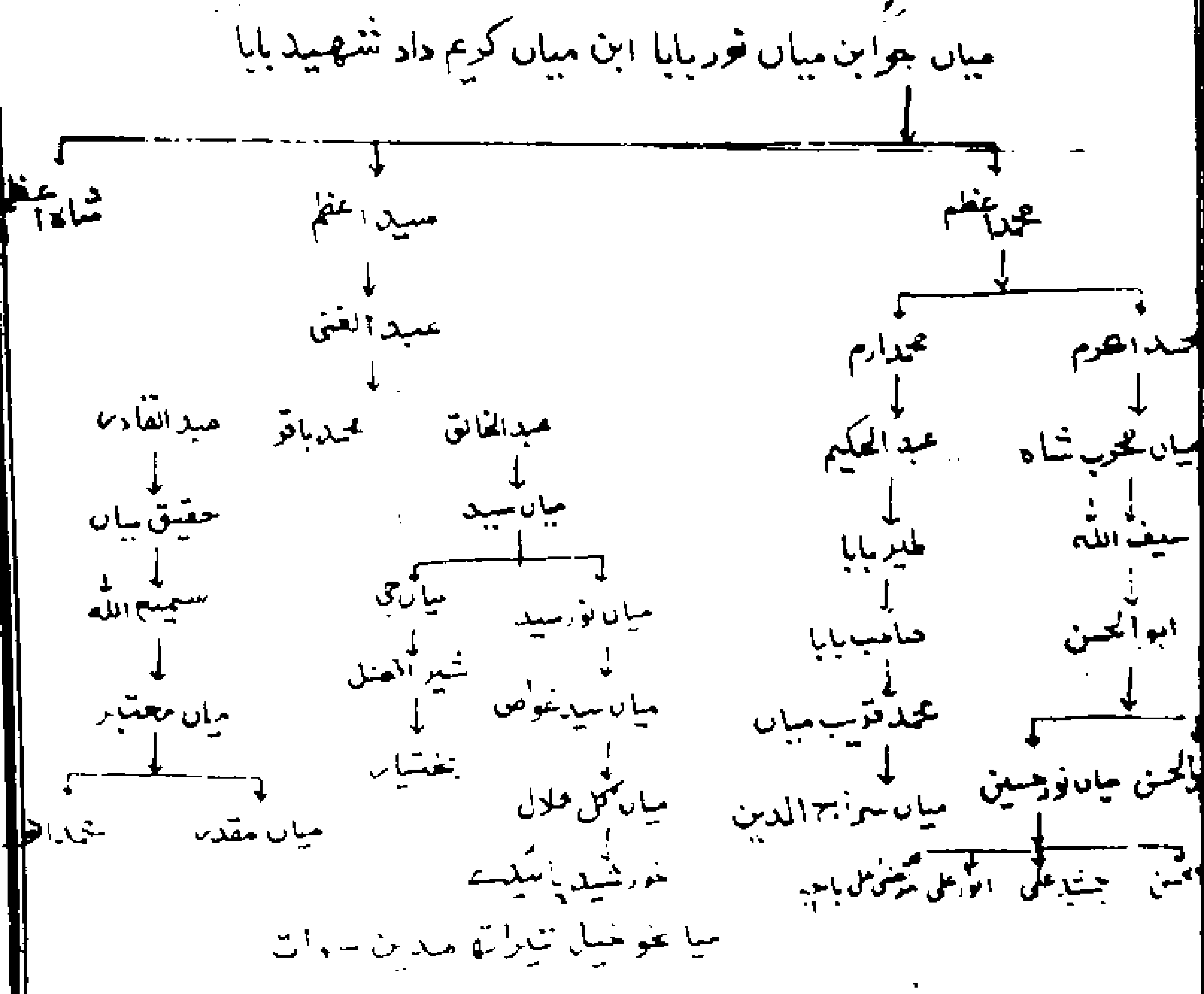

Marfat.com

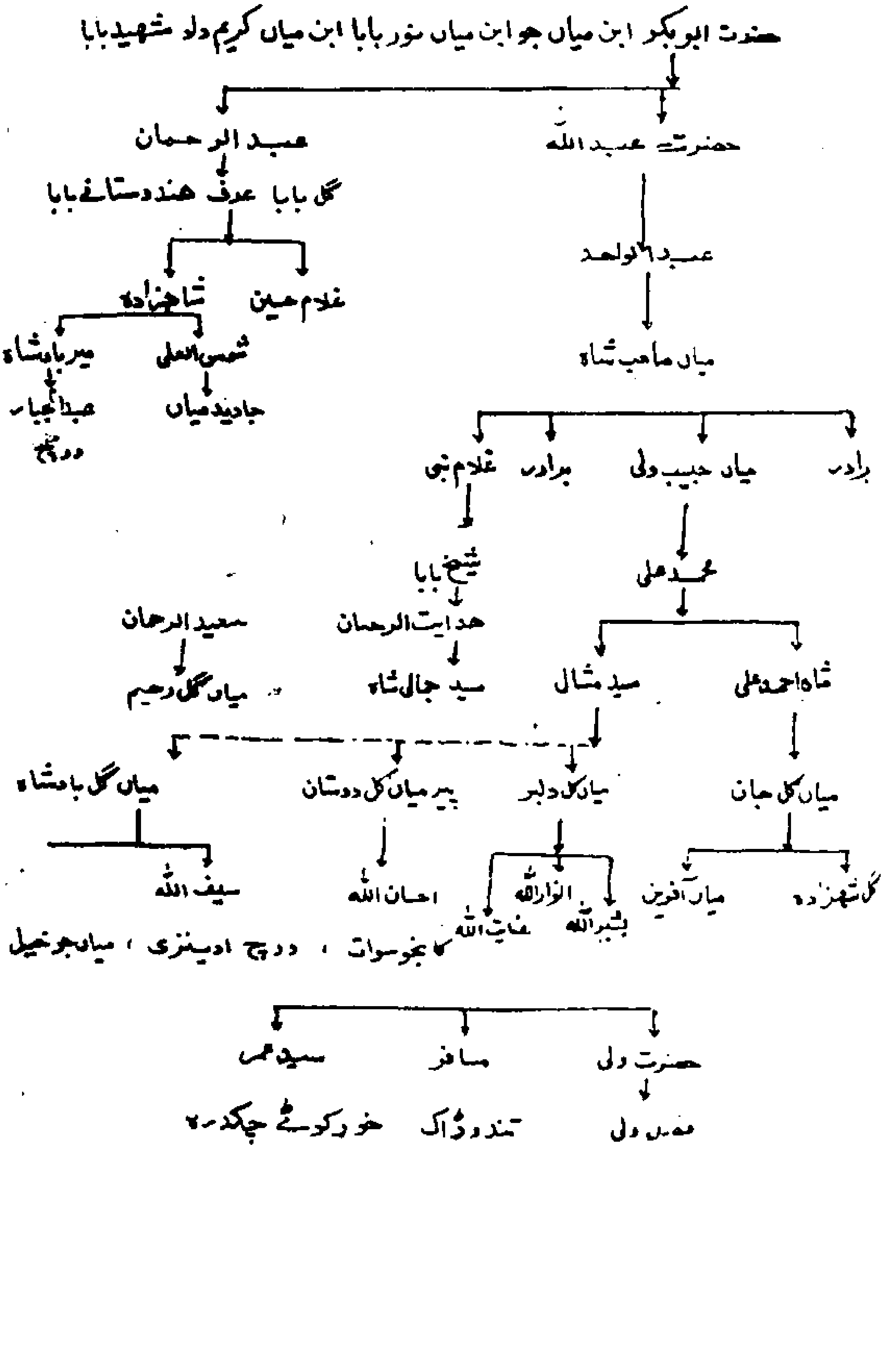
حضرت ابوبکر ابن میاں جو ابن میاں نور بابا ابن میاں کریم داد شہید بابا
حضرت عبداللہ
عبدالرحمان
گل بابا عرف ہندوستانے بابا
عبدالواحد
غلام حسین
شاہزادہ
میاں صاحب شاہ
شمس العلی
میر بادشاہ
جاوید میاں
عبدالجبار
وغیرہ
برادر
میاں حبیب ولی
برادر
غلام نبی
شیخ بابا
محمد علی
ہدایت الرحمان
سعید الرحمان
شاہ احمد علی
سید مشال
سید جمال شاہ
میاں گل رحیم
میاں گل جان
میاں گل دلبر
پیر میاں گل دوستان
میاں گل بادشاہ
گل شہزادہ
میاں آفرین
الواراللہ
بشیراللہ
عنایت اللہ
احسان اللہ
سیف اللہ
بجوسوات ، درچ ادینزی ، میاںجوخیل
حضرت ولی
مسافر
سید عمر
مصری ولی
تندوڈاک
خورکوٹے چکدرہ

Marfat.com

میاں شاہ درغان سپین بابا ابن میانجو ابن میاں نور بابا

- میاں کلاب
  - میاں سید عمران
    - جسم النجار
    - میاں سید شہاہ
- میاں نور گل شاخ
- شال محمد
  - آبا گل صاحب
    - طوطی بابا
      - جلال میاں
        - میاں سید علی
          - میاں شاد
            - امیر شاد
          - گل شاد
            - سید محمد
          - شیر شاد
            - خیر شاد
          - پیر شاد
- شاہ محمود
  - منیر بادشاہ
    - لعل بادشاہ
      - میاں عبدالباقی
        - میاں جی صاحب
          ودج

ودج ادینزی — کاکجو سوات

میانجو خیل

مطفٰی محمد حضرت میانجو بابا ابن میاں نور بابا اسلام پوری

- زین العابدین
- میاں شاہ درغان
- میاں شاہ گدائے
- حضرت ابوبکر

Marfat.com

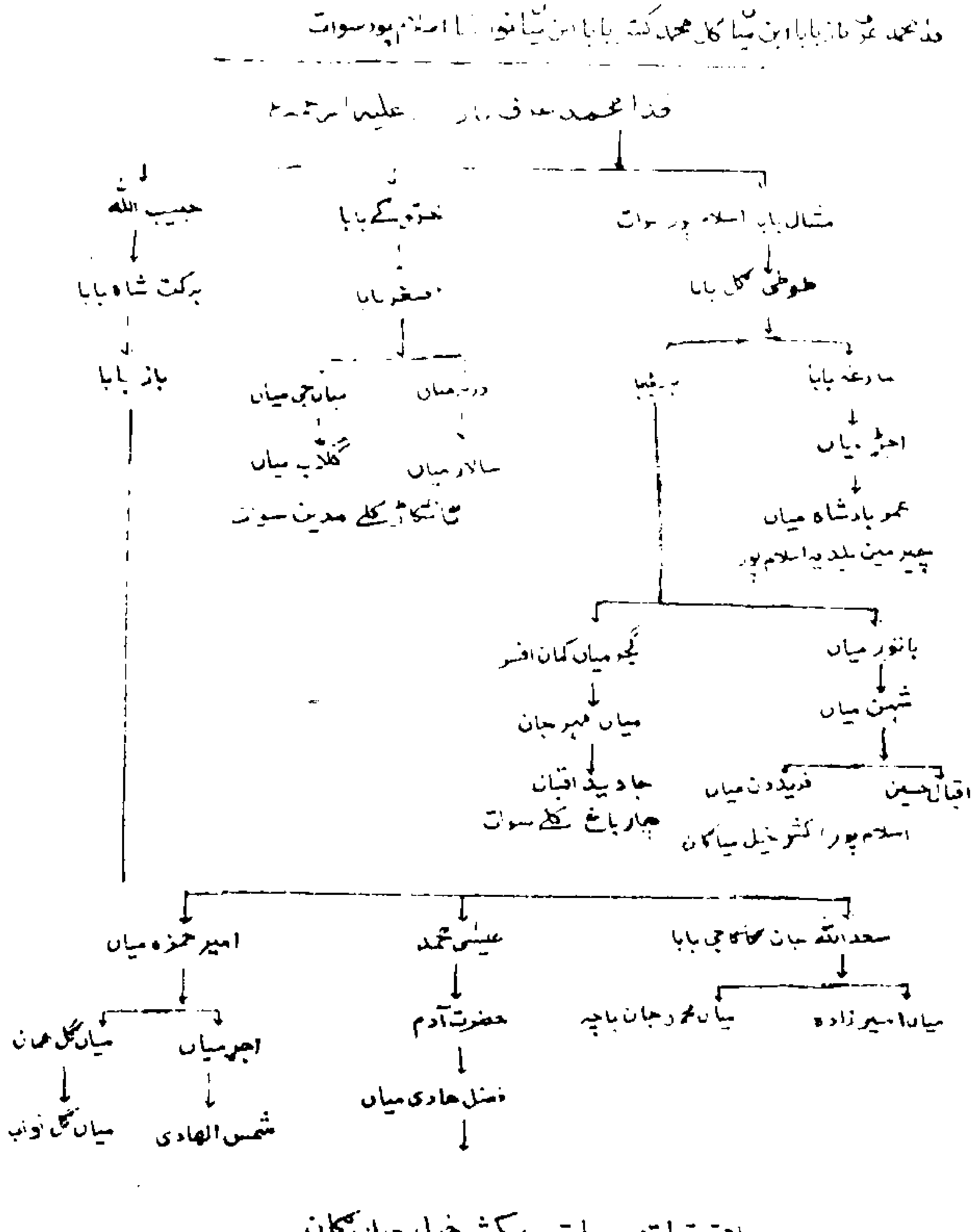

علاقہ تیراتہ سوات، کشر خیل میاں گان
اخون خیل میاں گان سوات

Marfat.com

سیدمحمد طاهر میاں بابا ابن میاں حافظ ابن میاں دولت ابن شهید باباکا از سوات

میاں محمد طاهر تو تکی بابا علیگرامه سوات
↓
سیّد عبدالرحیم عرف میاں بابا ثانی مدفن کلے
↓
- عبدالعزیز
  ۱-۷
- مبارک شاہ جماعت بابا
- عبـ...

سید مبارک شاہ جماعت بابا مدفن علیگرام جماعت
↓
- میاں شاہ دوغان
  - میاں شمسی
    ↓ میاں کل
    ↓ سردار علی باچا
  - میاں نورحق
    لاولد
- تنگی بابا
  ↓ میاں شاہ کامران
  ↓ میاں شاہ کل جان
- میاں سید فرید
  - میاں سید کوهر عرف کوهرے
    - محمد شاہ
      ↓ سید حکیم شاہ
    - سید احمد شاہ
      ↓ سید یوسف شاہ
  - میاں سید عثمان
    - میاں اورنگ زیب
      ↓ میاں اکبر شاہ
    - جہانزیب
      - میاں ولی شاہ
      - میاں گل سردار
    - میاں عالم زیب
      - سید منصور شاہ
      - میاں سید علی شاہ

  سوات علیگرامے کے میاں کان
- میاں میرهُدا
  ↓ میاں میرهادرور
  ↓ بدیع الزمان
- میاں شاہ اکبر
  ↓ میرهتاب
  ↓ میاں نوخواستہ
  ↓ سردار علی

Marfat.com

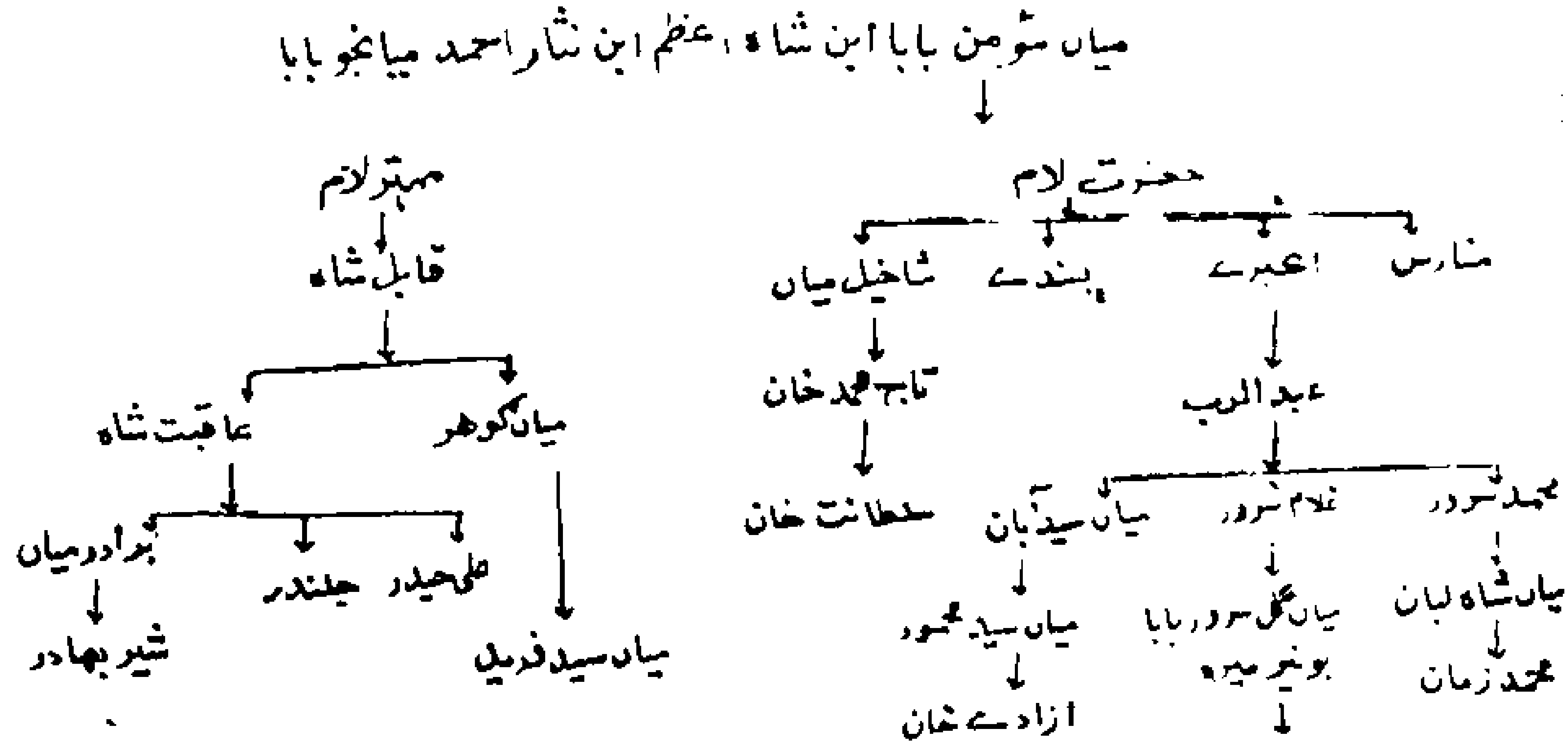

اسلام پور سوات مشران میانجو خیل

حضرت میاں زین العابدین عرف چپین گیرے بابا

اور اس کا بھائی محمد اعظم دونوں مدین سوات میں سکونت رکھتے تھے میاں زین العابدین بڑے عالم و فاضل تھے صوفی اور صاحب طریقت خلیفہ اور ماذون تھے غوثیت کے مرتبہ کو پہنچے ہوئے تھے مدین میں وفات پا چکے ہیں چپین گیری بابا کے نام سے مشہور ہے آپ نے مدین میں ایک بڑی جامع مسجد بھی بنائی جو چپین گیری بابا جماعت کے نام سے مشہور ہے اب ۱۹۹۹ء کو یہی مسجد کو شہید کر کے اس کی جگہ ایک عالی شان مسجد بنائی گئی ہے سنگ مرمر اور دیار کی لکڑی کا بھی استعمال ہوا

Marfat.com

ہے مسجد میں نئی طرز کے ایک ہال کمرے کے شکل میں بنایا گیا ہے باہر گرمیوں میں بھی نماز کے لئے الگ باہر مسجد بنائی گئی ہے مدین کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر اسمیں حصہ لیا۔

اس مسجد کے تین دروازے بنائے گئے ہیں دیکھنے کے قابل ہے۔ یہ مسجد پیپن گیری بابا کے ساتھ بنائی گئی ہے جہاں میاں زین العابدین کا مزار مبارک ہے چھوٹا سا مقبرہ ہے اس مقبرہ میں صرف میاں زین العابدین کی اولاد کی قبریں ہیں۔ یہ ان کی اولاد کا قبرستان ہے۔شجرہ کچھ اس طرح ہے۔

شجرہ مؤلف کتاب ھذا

میاں محمد ظاہر شاہ ابن میاں عبدالعظیم عرف ملا باچہ ابن حضرت العلامہ صاجزادہ میاں شہیدؒ ابن محمد گل میاں ابن حضرت شہاب الدین میاں ابن حضرت العلامہ میاں نصیر الدینؒ ابن میاں زین العابدین المعروف بہ پیپن گیرے بابا ابن میاں جو باباؒ ابن میاں نور محمدؒ اسلام پور سوات ابن حضرت العلامہ میاں کریم داد المعروف بشہید باباؒ ابن حضرت العلامہ اخون درویزہ باباؒ ننگرہاریؒ ابن میاں اخون گدا رحمتہ اللہ علیہ ابن ظہیر الدین المعروف اخون رحمت باباؒ ابن میاں اخون سعدی ابن نصراللہ بابا المعروف بہ اخون درغان بابا

Marfat.com

ابن سید جنید المعروف بہ اخون جنتی با۔ آپ کا مزار ننگر ہار میں ہے ابن عرفان الدین بابا ہراتی ابن ظفر شاہ بابا ہراتی ابن مصور شاہ بابا ہراتی آپ کا مزار بھی ہرات میں ہے ابن سید حسن بابا خوجندیؒ ابن سید احمد بابا خوجندی آپ کا مزار مبارک خوجند میں ہے شرف الدین بابا مرغانی آپ کا مزار مبارک مرغان میں موجود ہے اور یہ علاقہ خوارزم کے قریب ہے ابن جلال الدین بخاری ابن جمال الدین بخاریؒ ابن عبدالحکیم آپ کا مزار بخارا میں ہے ابن عبدالسلام کوفی ابن عبدالمعظم کوفی ابن جابر کوفی ابن عمران کوفی ابن مسلم کوفی ابن نعیم کوفی ابن عبدالرشید کوفی آپ کا مزار کوفہ میں ہے ابن عبدالعزیز مدنی ابن عبدالقادر مدنی ابن عبدالرحمان مدنی ابن ابان مدنی ابن عثمان ذی النورینؓ ابن عفان ابن عاص ابن امیہ ابن عبدشمس ابن عبدمناف ابن قصی ابن کلاب ابن امرہ ابن کعب ابن لوی غالب ابن مہرا ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان الخ۔

Marfat.com

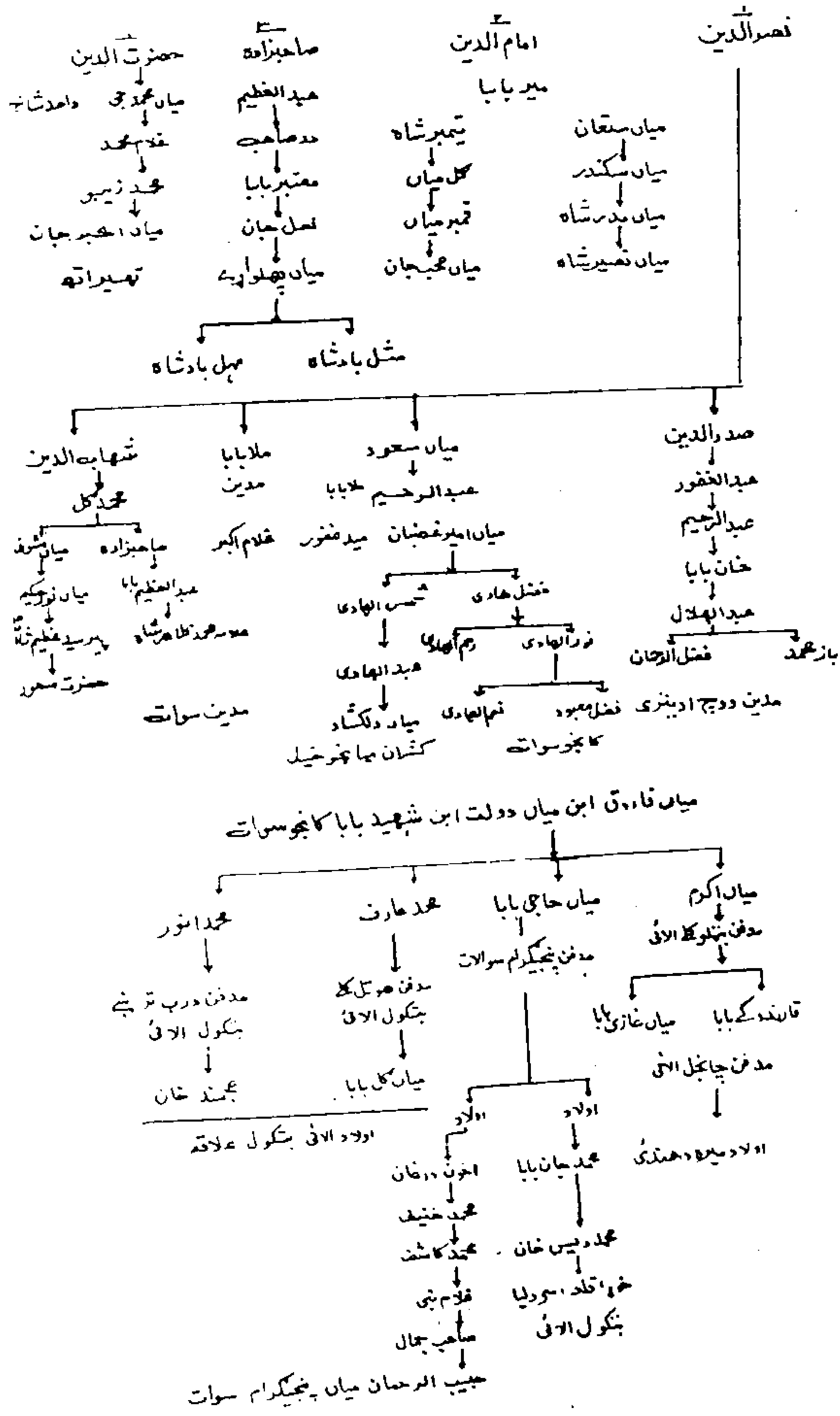

نصیرالدین
امام الدین
صاحبزادہ
حضرت الدین
میاں سلطان
میاں سکندر
میاں بدرشاہ
میاں نصیر شاہ
میر بابا
تیمورشاہ
گل میاں
قمبر میاں
میاں محب جان
عبدالعظیم
محمد صاحب
معتبر بابا
لعل جان
میاں پھلوارے
مشل بادشاہ
مہل بادشاہ
میاں محمد جی
واحد شاہ
غلام محمد
محمد زیبو
میاں اعجبر جان
صدرالدین
عبدالغفور
عبدالرحیم
خان بابا
عبدالجلال
باز محمد
فضل الرحمان
مدفن دوچ ادینزی
میاں مسعود
عبدالرحیم ملابابا
میاں امیر غضبان
میر مفور
فضل ھادی
شمس الھادی
نورالھادی
رحم الھادی
عبدالھادی
فضل معبود
نعم الھادی
کانجو سوات
میاں دلکشاد
کشران میاخیل
ملابابا
مدین
غلام اکبر
شہاب الدین
محمد گل
صاحبزادہ
میاں شوف
عبدالعظیم بابا
میاں نورحکیم
معوسہ محمد گلاھرشاہ
پیرسید عظیم شاہ
حضرت مسرور
مدین سوات
میاں فاروق ابن میاں دولت ابن شہید بابا کانجو سوات
میاں اکرم
مدفن بنکول الائی
قاسمند کے بابا
میاں غازی بابا
مدفن چیانجل الائی
اولاد میرہ دھنڈی
میاں حاجی بابا
مدفن پنجیگرام سوات
اولاد
محمد جان بابا
محمد یس خان
خو تلہ سوریا بنکول الائی
اخون درخان
محمد حنیف
محمد کاشف
غلام نبی
صاحب جمال
حبیب الرحمان میاں پنجیگرام سوات
محمد عارف
مدفن صرتل کلا بنکول الائی
میاں گل بابا
محمد انور
مدفن درب تر بنے بنکول الائی
محمند خان
اولاد الائی بنکول علاقہ

Marfat.com

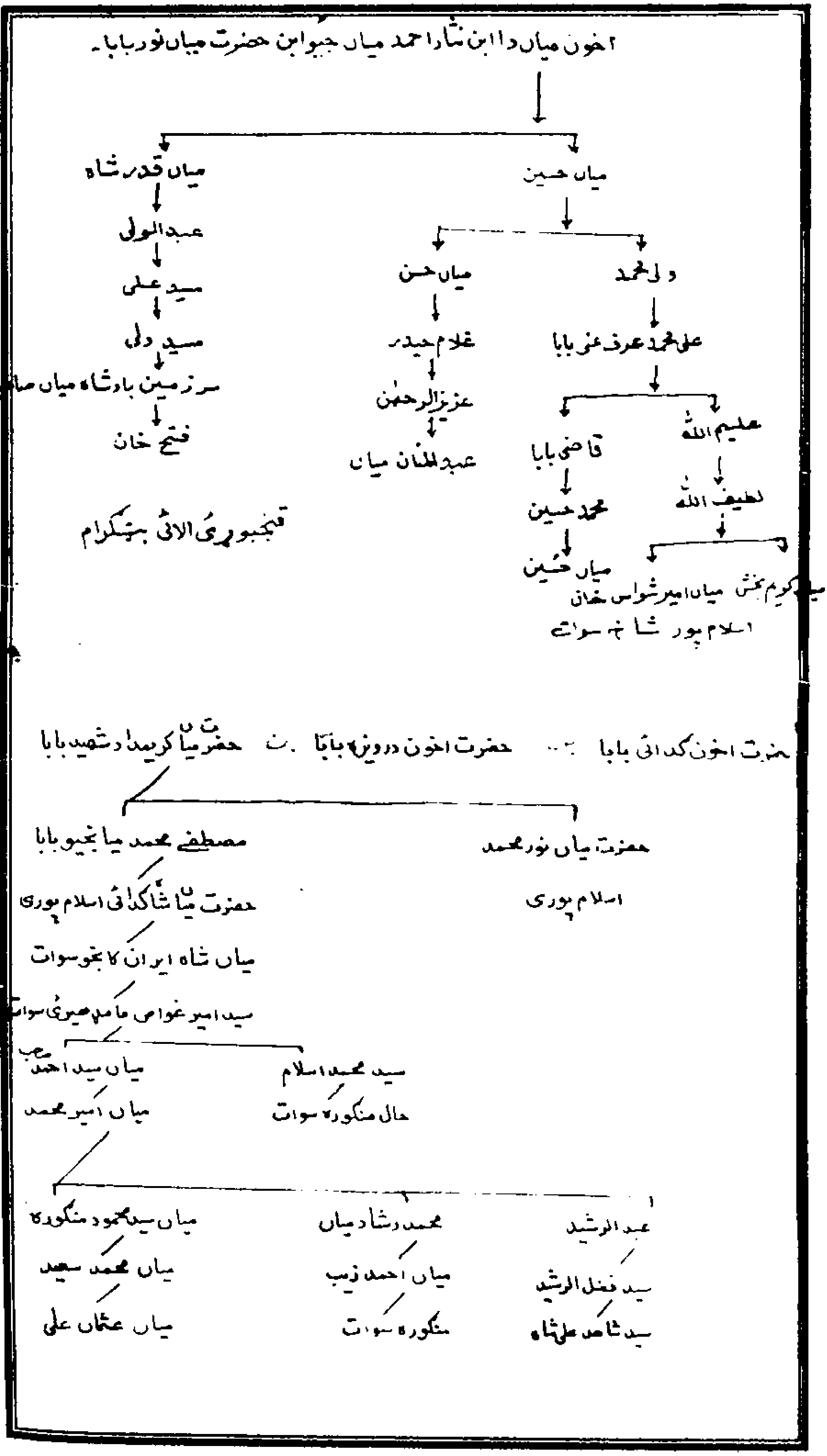
اخون میاں دا ابن نثار احمد میاں جیوابن حضرت میاں نور بابا۔
میاں قدر شاہ
عبدالولی
سید علی
سید ولی
سرزمین بادشاہ میاں صاحب
فتح خان
فتحپور ی الائی بٹگرام
میاں حسین
میاں حسن
غلام حیدر
عزیزالرحمٰن
عبدالمنان میاں
ولی محمد
علی محمد عرف عزی بابا
قاضی بابا
محمد حسین
میاں حسین
علیم اللہ
لطیف اللہ
کریم بخش
میاں امیر شواس خان
اسلام پور شانہ سوات
حضرت اخون کدائی بابا
حضرت اخون درویزہ بابا
حضرت میاں کریمداد شہید بابا
مصطفٰے محمد میا بخیو بابا
حضرت میاں شاکدائی اسلام پوری
میاں شاہ ایران کا بخو سوات
سید امیر غواص مامہ ضیری سوات
میاں سید احمد صاحب
میاں امیر محمد
سید محمد اسلام
حال منکورہ سوات
حضرت میاں نور محمد
اسلام پوری
میاں سید محمود منکورہ
میاں محمد سعید
میاں عثمان علی
محمد رشاد میاں
میاں احمد زیب
منکورہ سوات
عبدالرشید
سید فضل الرشید
سید شاہد علی شاہ

Marfat.com

حضرت میاں شاہ درغان بابا ابن نثار احمد میاں جو ابن میاں نور محمد ابن میاں کریم داد باباؒ حضرت میاں شاہ درغان بابا بڑے عالم و فاضل شخصیت تھے آپ اسلام پور سے کانجو سوات منتقل ہوئے اور وہاں سکونت اختیار کی آپ کے ساتھ اپنے مادرزاد بھائی نے بھی وہاں سکونت اختیار کی چین بابا کی کچھ اولاد اوچ نامی گاؤں میں بھی رہتے ہیں اور بعض خاندان ادیزی اور تھانہ سوات میں ہیں چین بابا نے اپنے ہاتھ سے دو مسجدیں کانجو میں بنائی ہیں جو اب بھی اچھے شکل میں موجود ہیں چین بابا وہاں وفات پا گئے ہیں آپ کا مزار مبارک مسجد کے احاطہ میں ہے اور مرجع خلائق ہے چین بابا کے نام سے مشہور ہے۔

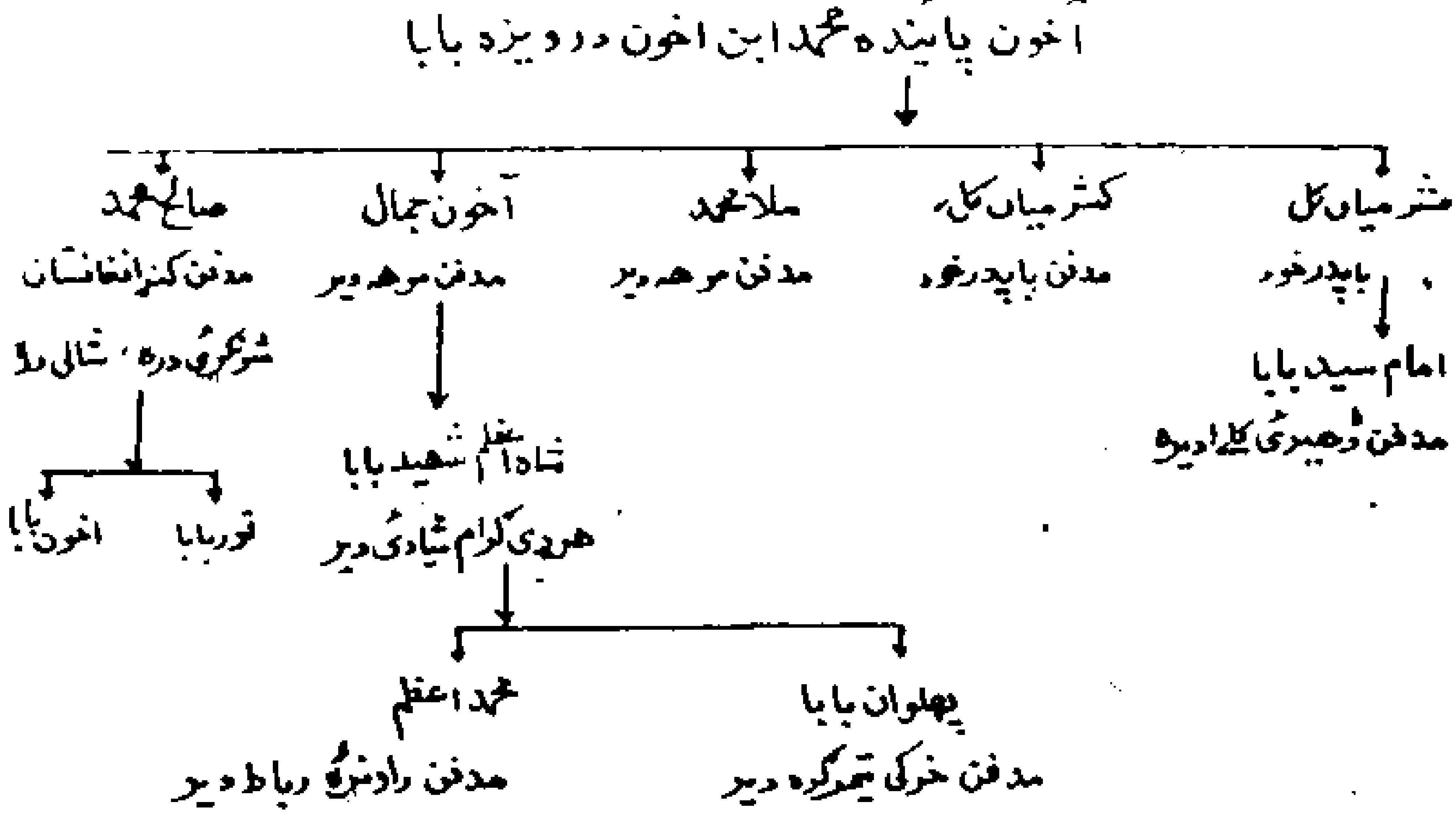

دآخون پائندہ محمد اولاد پہ ریاست دیر او کنڑ افغانستان کینے دے۔

شجرہ میاں شاہ گدائی ابن میاں جو باباؒ ابن میاں نور محمد ابن میاں کریم داد ابن اخون درویزہ باباؒ

میاں شاہ گدائی اسلام پور سوات

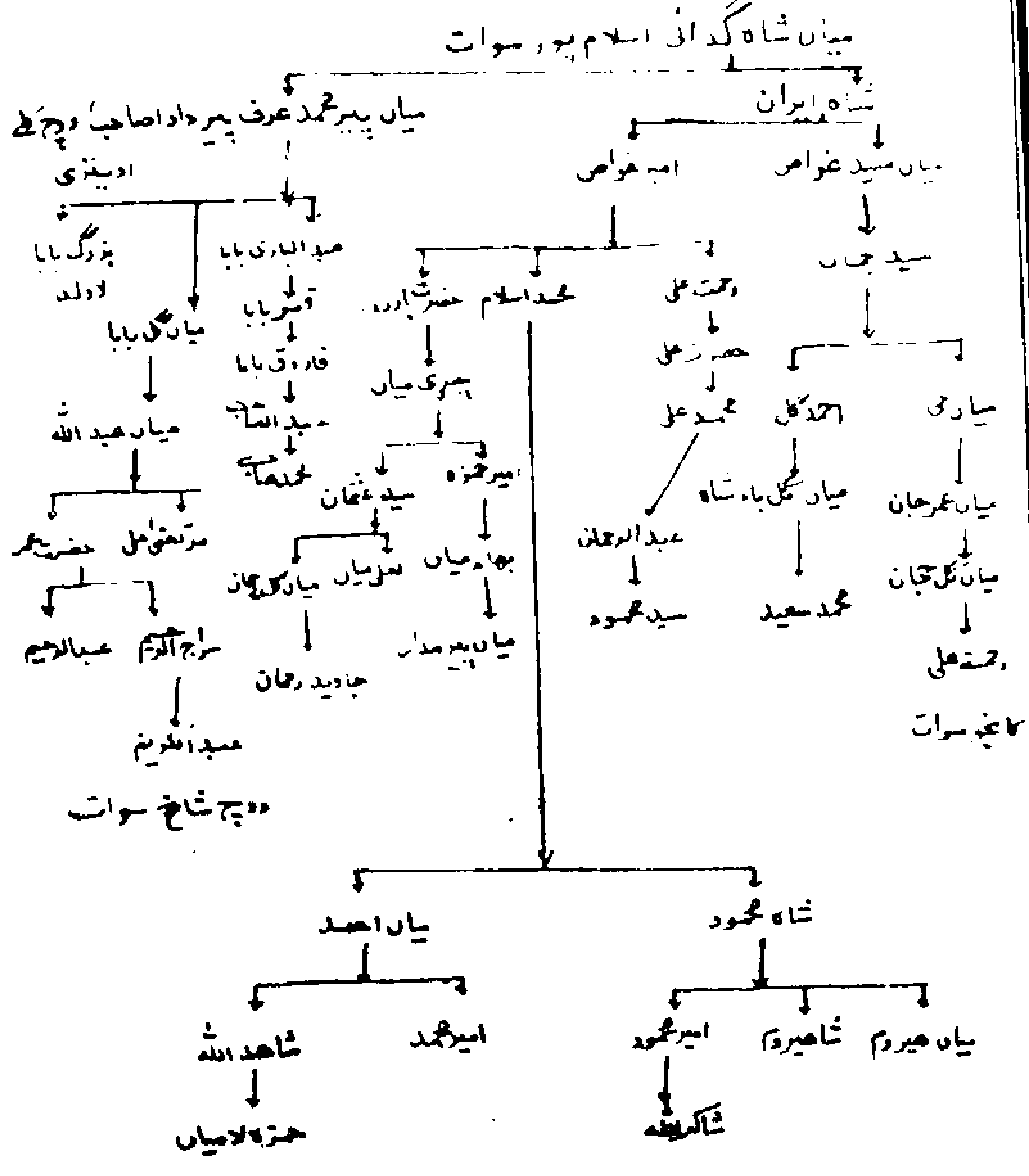

ماخذ میری مشائخ سوات

Marfat.com

حضرت میاں پیر امام عرف اخون میاں واں بابا ابن مصطفیٰ محمد ابن میاں نور محمد ابن میاں کریم داد باباؒ حضرت میاں پیر امام حضرت مصطفیٰ بابا کا صاحبزادہ تھا یہ اس کی لونڈی کا بیٹا تھا اس کے علاوہ باقی سات بھائی تھے جو دوسرے بیوی میاں مصطفیٰ محمد کے تھے جب انہوں نے جائیداد کی تقسیم شروع کی تو حضرت پیر امام کو اپنا پورہ نہ دیتے تھے تو حضرت میاں عبداللہ بابا ابن اخون درویزہ بابا کی اولاد کی حمایت سے اور میاں دولت ابن اخون کریم داد کی اولاد کی مدد سے کچھ حصہ اسلام پور میں ملا اور جو حصہ حضرت میاں نور بابا کا الائی سواتی قوم میں تھا وہ حصہ میاں پیر امام کے قبضہ میں تھا یہ قنجوڑی نامی علاقہ تھا تو حضرت پیر امام صاحب اسلام پور سے وہاں چلا گیا اور وہاں سکونت اختیار کی حضرت پیر امام بڑے عالم و فاضل شخصیت تھے لوگوں کے مقتدا تھے اور دور دراز سے لوگ آ کر آپ سے مسائل پوچھتے تھے آپ وہاں وفات پا گئے آپ کا مزار مبارک وہاں قنجوڑی چاولوں کے علاقہ میں ہے جو مرجع خلائق ہے اور حضرت امام بابا اور حضرت اخون میاں بابا کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام میاں حسین تھا اور دوسرے کا نام میاں قدر شاہ تھا ان دونوں بھائیوں کے مزارات وہاں قنجوڑی میں معلوم اور موجود

Marfat.com

ہیں۔ وہاں کے لوگ جمعرات کے دن وہاں زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ان حضرات کے توسل سے اپنی حاجات کو اللہ تعالیٰ سے حل کراتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حاجات ان عظیم ہستیوں کے طفیل پورا کرتے ہیں۔

اخوند خیل میاں جو خیل میاں گان دڈبے تھانے سوات

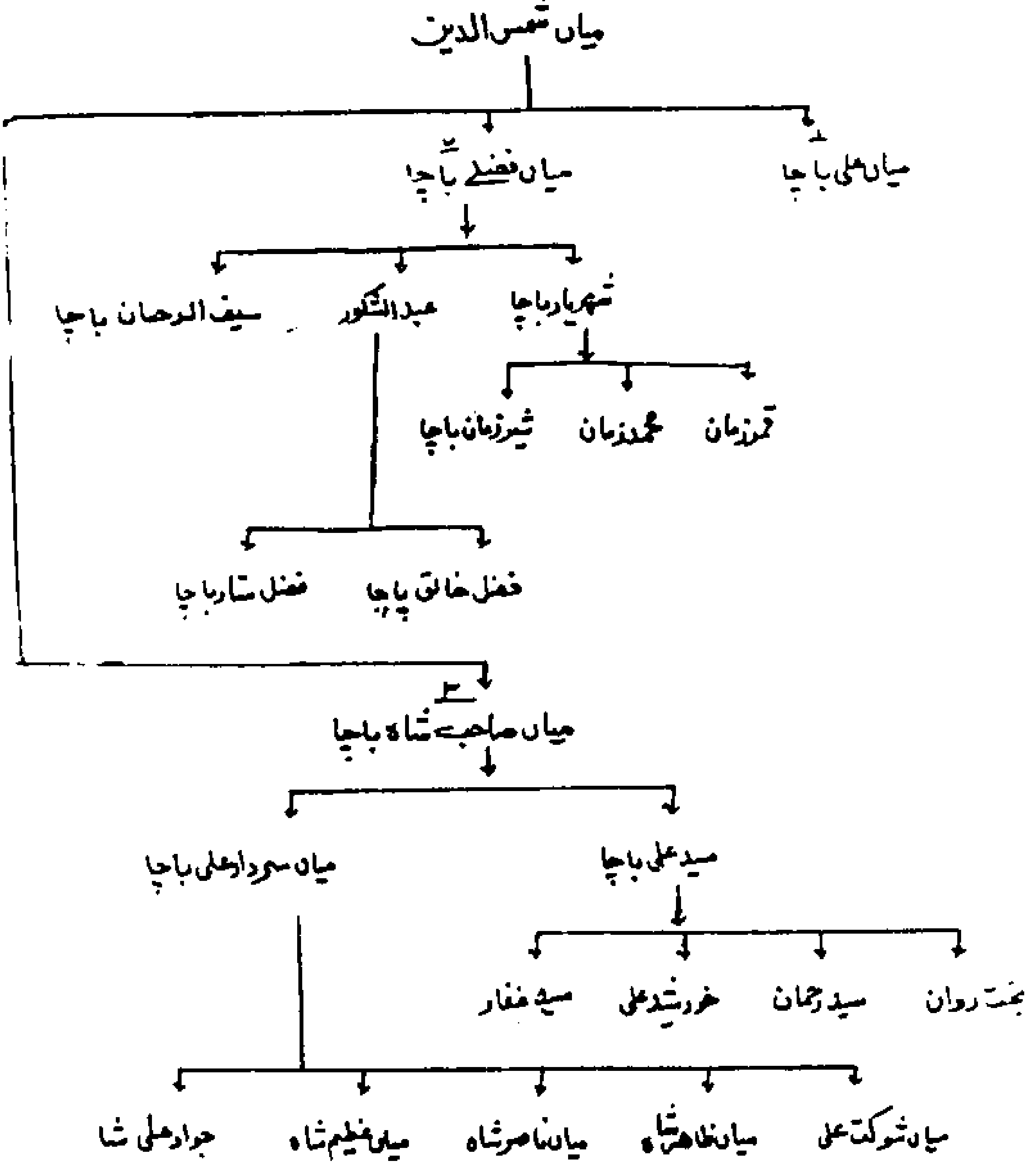

تھانہ سوات ، میاں جو خیل

Marfat.com

حضرت عطا محمد عرف میاں گل محمد کشر بابا ابن حضرت میاں نور محمد بابا اسلام پور سوات کے تین صاحبزادے تھے وفا محمد عرف گلونو بابا مدفن تھا کوٹ آلائی دوسرے صاحبزادے کا نام باقی محمد عرف پیر صاحبزادہ جو کافی عرصہ تک ایران میں طالب علم رہا جائیداد کی تقسیم کے بعد سوات آیا تھا آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے مدفن شگہ کس تیرات میں دفن ہے پایر صاحبزادہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تیسرے صاحبزادے کا نام فدا محمد عرف باز بابا علیہ الرحمت جو اسلام پور میں دفن ہے وفا محمد گلونو بابا اپنے پدری جائیداد کے لئے سنڈاکی تختے نامی گاؤں جو اباسین کے علاقہ میں ہے گئے تھے اور خود آلائی تھاکوٹ میں سکونت اختیار کی اور وہاں وفات پا گئے ہیں وہاں آپ کا مزار مبارک ہے گلونو بابا کے نام سے مشہور ہے۔

وفا محمد گلونو بابا کا شجرہ

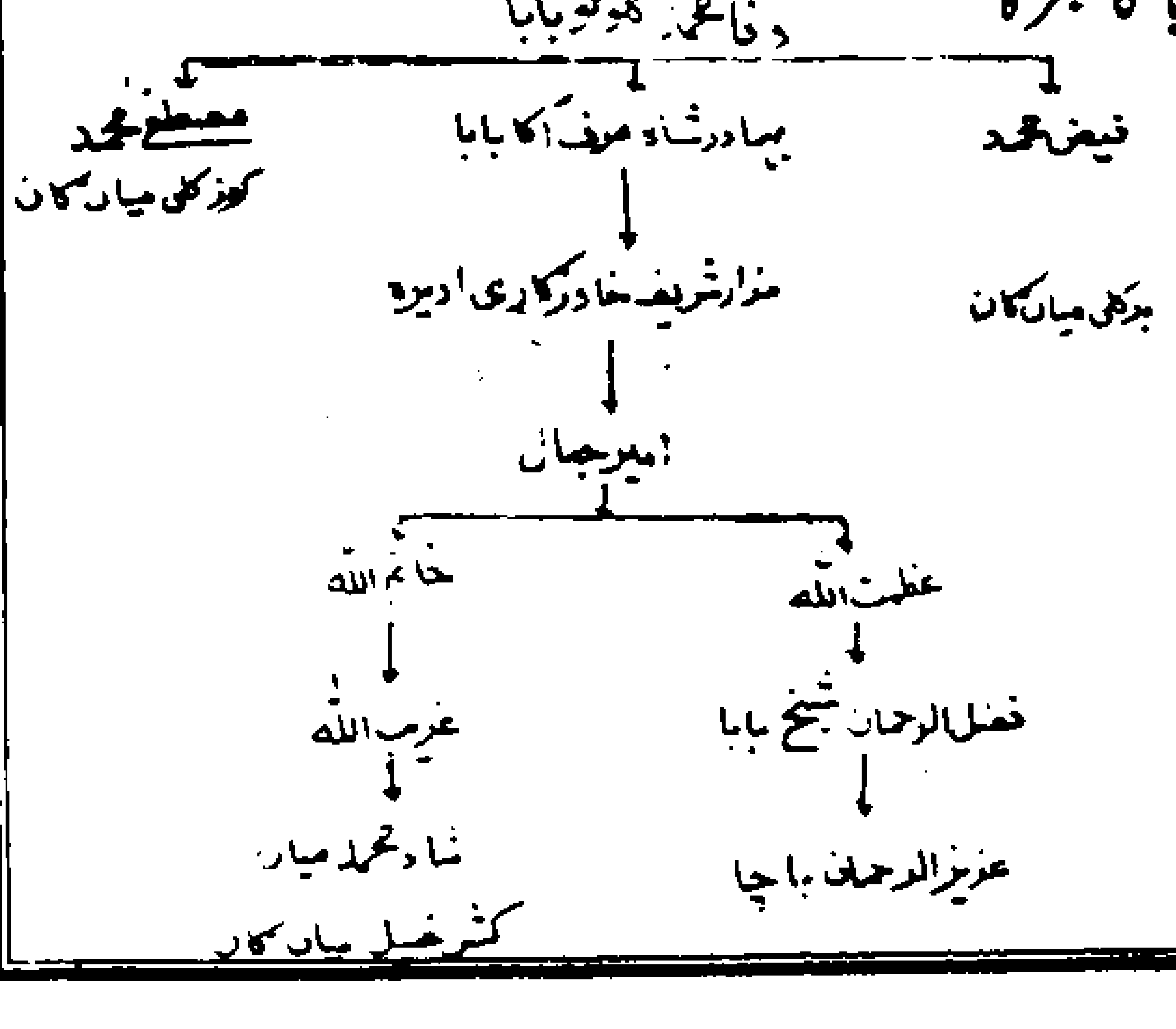

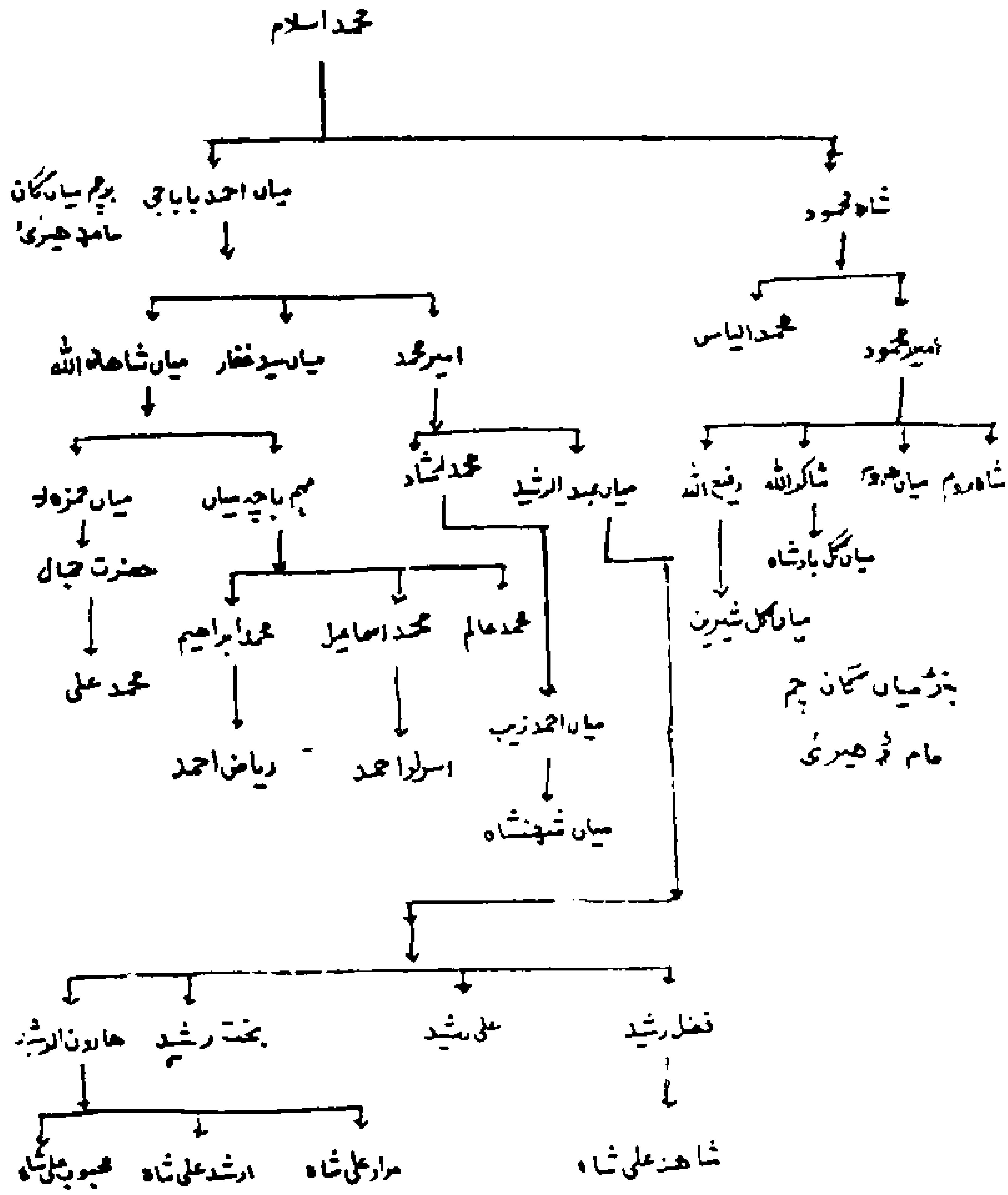

کابغوشاخ - میاں جوخیل مامڈھیری میاں گان
حال مینگورہ سوات

Marfat.com

حضرت اخون درویزہ علماء وصوفیاء کی نظر میں

مشہور بزرگ وصوفی شاعر حافظ الپوری رحمتہ اللہ علیہ جو اکابرین صوفیاء میں شمار ہے اور صوبہ سرحد میں تمام مسلمان آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایک مذہبی اور روحانی شخصیت مانتے ہیں حافظ الپوریؒ نے ایک دیوان لکھی ہے اور پشتو ادبیات میں اس کا خاص مقام ہے حافظ الپوری نے حضرت اخون درویزہ بابا کی مدح وتعریف میں بھی عقیدت کے پھول نچھاور کئے قارئین کرام کے لئے وہ پیش خدمت ہے۔

۱. لکه نیت په کل پښتون وو اخون کړے
مشفق پلار په زاوزاد کله هومره نیت گدی

۲. هر چه وائی داخون په ما حق نشته
د سیلاب په مخ کے خپل عمل طاعت گ‌دی

۳. پښتنو ته د دین لار اخون رنړا کړه
مرد و زن ی په خپل زان بارد منت گدی

۴. په هر زائے اخون چراغ د شرع بل کړو

Marfat.com

چه په نورے راست قدم اهل سنت گدی

ترجمہ اشعار:۔ (۱) تمام پختونوں کے لئے حضرت اخون درویزہ بابا نے ہدایت دکھانے کے لئے نیت کی تھی جس طرح مشفق باپ اپنی اولاد پر جتنی نیت کرتے ہیں اتنا ہی حضرت اخون درویزہ بابا نے کی تھی۔

(۲) جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اخون درویزہ بابا کا کوئی حق نہیں ہے وہ اپنا عمل و طاعت سیراب یعنی دریا کے آگے ڈال دیتا ہے۔

(۳) پختون کو دین کی راہ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے روشن کی تو مرد و زن کو چاہئے کہ یہ بار منت تسلیم کرے۔

(۴) ہر جگہ پر حضرت اخون درویزہ باباؒ نے شریعت کے چراغ روشن کئے کہ اس روشنی پر اہل سنت قدم رکھتے ہیں یعنی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔

حضرت سید بہادر شاہ ظفر کا کاخیل نے پختون تاریخ کی روشنی میں تاریخ پشتونوں کی مرتب کی ہے اس کتاب میں وہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کے متعلق تحریر کرتے ہیں'' پیر بابا کے اولین خلفاء میں اخون درویزہ نامور عالم دین اور پرہیز گار انسان تھے ان کے والد کا نام گدائی اور دادا کا نام سعدی

Marfat.com

تھا آپ اصل میں ترک تھے روایات کے مطابق سعدی یوسف زئی قبیلہ کے ساتھ آئے تھے اور شیخ ملی تقسیم اراضیات میں ان کو ملیزائے علاقہ دیا گیا تھا۔ اخون درویزہ ایک متشرع اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے''

مستشرق میجر راورٹی ایک مشہور صحافی اور محقق ہے اس نے پشتو ڈکشنری میں حضرت اخون درویزہ بابا کے علم و ادراک اور پشتو ادبیات میں شعروسخن کی تعریف کی ہے اس طرح سر اولف کیرو نے دی پٹھان میں حضرت اخون درویزہ باباؒ کے علم و فضل کی تعریف کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ اخون درویزہ باباؒ نے پختونوں پر احسان کیا ہے۔ تذکرہ صوفیاء سرحد میں مولانا اعجاز الحق قدوسی نے آپ کی علمی ادبی اور مذہبی خدمات کے علاوہ آپ کے اصل نسل پر بحث کی ہے اور آپ کے خاندان کو پختونوں کے لئے جزو لاینفک کہا ہے۔

شیخ محمد اکرم محقق رضا ہمدانی کے حوالہ سے آپ کو پشتو ادبیات کا ماہر کہتے ہیں۔

بریکوٹی صاحب نے ''پیر بابا'' میں بھی اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں مولانا اخون درویزہ بابا نے عالم اور معلم دونوں حیثیت سے بڑی شہرت حاصل کی تھی قبیلہ یوسف زئی سوات میں آپ کی حیثیت ان کے شیخ یا امام کی تھی اخون

Marfat.com

درویزہ کئی کتابوں کے مصنف تھے اور اس زمانے میں کئی پختون عالم کے لئے کتابوں کا مصنف ہونا بہت بڑی عزت سمجھی جاتی تھی مثال کے طور پر آپ نے تین کتابیں تذکرۃ الابرار والاشرار، ارشاد الطالبین اور ارشاد المریدین فارسی زبان میں لکھی تھی جب کہ ایک کتاب مخزن الاسلام پشتو میں لکھی تھی ان کتابوں میں تذکرۃ الابرار والاشرار آپ کی وہ شاہکار کتاب ہے جس میں آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت سید علی ترمذی پیر بابا کے واقعات زندگی لکھے ہیں اور صرف یہی ایک کتاب ہے جس سے محققین نے اپنے زاویہ نگاہ کے مطابق استفادہ کیا ہے اس کتاب کا قلمی نسخہ برٹس لائبریری اینڈ انڈیا آفس لندن میں موجود ہے اور دوسری کتاب ارشاد الطالبین ارشاد المریدین اور مخزن الاسلام بھی اس لائبریری میں محفوظ پڑی ہیں۔ (پیر بابا صفحہ ۹۶۔۹۷)

سید محمد تقویم الحق کاکا خیل نے لکھا ہے'' پیر بابا اور اخون درویزہ کی اولاد کے ساتھ مغل حاکموں نے اولاً ایسا سلوک کیا ہے نہ آخر اخون درویزہ پشاور کے قریب گمنامی کی زندگی گزارتے رہے اور ان کے جانشین شیخ عبدالکریم کریم داد سوات کے کوہستان میں کفار کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں پیر بابا کی اولاد کو کسی نے بھی انعام و اکرام

Marfat.com

سے نہیں نوازا ان کا سرمایہ حیات اب بھی وہ احترام ہے جو پشتون کے دل میں ان کے لئے موجود ہے'' (پیر بابا صفحہ ۲۷۹)

شیخ محمد اکرم رود کوثر میں آپ کے بارے میں لکھتے ہیں'' اخون صاحب کی تحریک کا دوسرا فائدہ ادبی تھا انہوں نے اور ان کے مریدوں نے پشتو زبان میں علوم اسلامی کے متعلق کتابیں لکھیں پشتو نظم و نثر میں دینی علوم کی اشاعت کی اور بہ قول رضا ہمدانی پشتو کے دامن کو مالا مال کر دیا۔

حاجی پردل خان خٹک کی کتاب پشتو شاعری کے دیباچہ میں پروفیسر پریشان خٹک لکھتے ہیں کہ اخون کریم داد ایک بڑا عالم اور اچھا شاعر تھا اس کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ وحدت الوجود کا قائل تھا۔ پریشان خٹک کے اخون درویزہ بابا کے صاجزادے میاں کریم داد کی تعریف کی اور میاں کریم داد کا ماخذ بھی حضرت اخون درویزہ بابؒا تھا پیر بابؒا اور حضرت اخون درویزہ بابا دونوں کے فیض اثر تھا۔

خوشحال خان خٹک جو حضرت اخون درویزہ بابؒا کا سخت ترین مخالف تھا لیکن اس نے یہ مخالفت سیاسی بنا پر کی نہ کہ مذہبی بنا پر اس لئے کہ جب وہ مغل سے خفہ ہوا اور مغل حکومت نے اس سے ماجب اور ملکی چھین لی اور جیل میں ڈال دیا تو

Marfat.com

جب وہ جیل سے رہا ہوا تو مغل کے خلاف یوسف زئی قوم سے مل کر مغل حکومت سے اپنا بدلہ لینا چاہتا تھا چونکہ پہلے اس نے یوسف زئی قوم کے ساتھ غداری کی تھی اس لئے انہوں نے ساتھ نہ دیا اور جب وہ اس سلسلہ میں سوات گیا اور وہاں بھی کسی نے حمایت نہ کی اور تمام سوات میں حضرت اخون درویزہ اور میاں نور محمد کا ڈھنکا بج رہا تھا تو جب وہ واپس ہوا تو یوسف زئی قبیلہ کا ذم اور حضرت اخون درویزہ بابا اور میاں نور محمد بابا کا ذم اشعار میں بیان کیا لیکن جب وہ اپنے بیٹے بہرام خان سے خفہ ہوا تو مندرجہ ذیل اشعار لکھے جو ارمغان میں موجود ہیں۔ اور اخون درویزہ باباؒ کو داعی ایمان کے لقب سے نوازا۔

نفس مے افریدے دے هیس غم نه لری د دین
لگ فکر ئے خه ده ڈیر دے بدو وته شین
زه درویزه غوندے ایمان خائم و ده ته
دے د پیر روخان غوندے د کفر کا تلقین
کوم ساعت چه پیر روخان فساد بنیاد کڑو
افریدو ورسره ٹینگ کار د فساد کڑو
افریدی اورکزئی بخره دروخان شو
شپه او ورز دوی په فساد باندی روان شو

Marfat.com

ترجمہ ابیات اشعار:۔ میرا نفس افریدی ہے دین کا کوئی غم اس کے پاس نہیں ہے تھوڑا فکر اس کا اچھا ہے لیکن بدی کی طرف زیادہ مائل ہے میں درویزہ کی طرح اپنے بیٹے کو ایمان کی تلقین کرتا ہوں اور یہ پیر روشن کی طرح کفر کی تلقین کرتا ہے جس وقت پیر روشن نے فساد کی بنیاد ڈالی تو افریدی قوم نے اس کے ساتھ مضبوط کام فساد کا کیا افریدی اورکزئی قوم پیر روشن کا ہوا۔ دن رات وہ فساد کی طرف چل پڑے۔ ان اشعار میں بھی حضرت اخون درویزہ بابا کی مدح موجود ہے جو آخری عمر میں اقرار حقیقت منہ سے نکالا۔ سرزن زیب خان سواتی تاریخ سوات میں حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق لکھتے ہیں۔ خوشحال خان خٹک وائی چه د اخون صاحب حیثیت دیو مجتهد گنڑلے شو او دے د پیر بابا صاحب یو مرید اعلیٰ حسابیدو ده په مناظره کښے پیر روښن له شکست هم ورکڑے وو ۔ دے یوخه مصنف گنڑلے شو تذکره او مخزن د ده دوه مشهور کتابونه دی د اخون درویزه مقبره په پیخور کښے ده یکه توت دروازے بهر په هزار خوانی کښے ده (تاریخ سوات صفحہ ۷۰) خوشحال خان خٹک کہتا ہے کہ حضرت اخون

Marfat.com

کی حیثیت ایک مجتھد کا مانا جاتا ہے اور یہ حضرت پیر بابا کا مرید اعلیٰ حساب کیا جاتا تھا۔ آپ نے مناظرہ میں پیر روشن کو شکست دی تھی آپ ایک اچھے مصنف بھی مانے جاتے ہیں تذکرہ اور مخزن دو مشہور کتابیں آپ کی ہیں حضرت اخون کا مقبرہ پشاور میں بیرون یکہ توت دروازہ ہزارخوانی میں ہے۔

مولانا عبدالحنان اپنی کتاب ادوار خمسہ میں لکھتے ہیں

اخون درویزہؒ ددین اسلام خہ خدمت کڑے دے حنفی المذھب وو تذکرہ مخزن ، ارشاد الطالبین ، ارشاد المریدین وغیرہ ڈیرہ تصنیفات کڑیدی ۔(ادوار خمسہ صفحہ۲) اخون درویزہ باباؒ نے دین کی خدمت اچھے انداز سے کی ہے آپ حنفی المذھب تھے تذکرہ اور مخزن وارشاد الطالبین و ارشاد المریدین وغیرہ بہت سی تصانیف آپ نے تصنیف کی ہیں۔

مولانا حمد اللہ صاحب اور مولانا گل بادشاہ صاحب طورو مردان نے السیف المبیر علی اتباع ملا فنجفیر میں حضرت اخون درویزہ بابا کی تعریف کی ہے حضرت مولانا میاں کریم داد جو حضرت اخون درویزہ باباؒ کا بڑا صاجزادہ بھی ہے اور ایک عالم و فاضل شخصیت تھے حضرت میاں کریم داد نے اپنے والد ماجد حضرت اخون درویزہ باباؒ کے لئے جو القاب تحریر

کئے ہیں وہ یہ ہیں ملک العلماء الراسخین ، رئیس الفضلاء المتجرین تاج العرفاء الکاملین زبدۃ الاصفیاء الواصلین سیف السنت والشریعت الغراماحی البدعتہ والضلالتہ والھویٰ استادی محقق ومربی مشفق وپدرمرفق المتضرع الی اللہ الباری شیخ الاسلام والمسلمین شیخ درویزہ ننگرہاری قدس اللہ سرہ العزیز (تذکرہ الابرار والاشرار صفحہ ۳۰۴)

یہ القاب وآداب جو مذکورہ بالا درج کئے گئے ایک قاری اس سے بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپ کے صاحبزادے حضرت میاں کریم داد کے دل میں آپ کا کیا رتبہ تھا جس کا اس نے برملا اظہار کیا۔ محمد آصف صاحب اپنی کتاب تاریخ ریاست سوات میں لکھتے ہیں '' دے کے شک نشتہ چہ اخون درویزہ صاحب د خپلے زمانے یو لوی عالم او خہ سڑے وو د ھغوی تصنیف چہ کتابونہ ھم شتہ دی پہ ھغو کے تذکرہ اور مخزن اخوند ڈیر مشھور دی تذکرہ پہ فارسی ژبہ کے لیک دہ د پیر روشن د خیر البیان پہ مقابلے کے مخزن اخوند لیکلے شوے دے اخون درویزہ صاحب د پختنو پہ اوچتو عالمانو کے حساب دے ''

Marfat.com

(تاریخ ریاست سوات صفحہ ۵۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اخون درویزہ صاحب اپنے زمانے کے ایک اچھے بڑے عالم تھے آپ نے کچھ تصانیف بھی کی ہیں ان میں سے تذکرۃ اور مخزن اخوند بہت مشہور ہیں تذکرہ فارسی زبان میں ہے پیر روشن کی خیر البیان کے مقابلہ میں مخزن اخوند نے لکھی ہے حضرت اخون درویزہ بابا پشتون کے بڑے اونچے علماء میں حساب ہے۔ دبستان مذاہب میں بھی حضرت اخون درویزہ بابا کی علمیت کو اجاگر کیا ہے اسی طرح مذاہب الاسلام میں مولوی نجم الغنی خان رامپوری نے پیر روشن کے باب میں آپ کی علمیت اور پیر روشن کے ساتھ مناظرے کے حالات درج کئے ہیں۔

بریکوٹی صاحب پیر روخان نامی کتاب میں لکھتے ہیں''

حضرت اخون درویزہ مذہبی لحاظ سے طبقہ علماء سے تعلق رکھتے تھے لیکن جب حضرت سید علی ترمذی پیر بابا سے بیعت ہوئے تو اس کے بعد طبقہ علماء و صفیاء دونوں کے ممتاز نمائندہ شمار ہونے لگے ایک عالم دین کی حیثیت وہ شریعت کے علمبردار تھے لیکن تصوف میں آنے کے بعد اب طریقت کا بھی پرچار کرنے لگے۔ (پیر روخان صفحہ ۶۳)

محمد افضل رضا نے دپشتو دنثر تاریخ صفحہ ۵۹ میں حضرت

Marfat.com

اخون درویزہ باباؒ کے متعلق لکھتے ہیں'' اخون درویزہ باباؒ د لسمے صدی هجری د اخرنی دور په مشهور عالمانو مؤرخینو ادیبانو کے ستر مقام لری'' اخون درویزہ باباؒ دسویں صدی ہجری کی آخری دور کے مشہور علماء و مورخین و ادیبوں میں بڑا مقام رکھتے ہیں مشہور روسی مستشرق ڈرون حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق لکھتے ہیں جن لوگوں نے پشتو کو عمری شہرت دیا ہے ان میں سے حضرت اخون درویزہ بابا کو بڑا مقام حاصل ہے۔

مشہور فرانسیسی مستشرق ڈار مستمیسٹر نے لکھا ہے کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کی تالیفات پچاس تک پہنچتی ہیں ان میں سے ارشاد الطالبین، تذکرۃ الابرار و الاشرار فارسی اور مخزن الاسلام چھپ چکی ہیں مخزن الاسلام مذہبی، سیاسی تاریخی کتاب ہے۔ (کاروان سرحد کے مضامین صفحہ ۱۷۸)

پشتو میں نثر کی تاریخ نامی کتاب محمد افضل رضا حضرت اخون درویزہ بابا کے مکتب کے متعلق لکھ تے ہیں کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ اپنے ایک خاص مکتب کے مالک ہے جو نیا طرز اور نئی فکر رکھتا ہے پشتونوں کے لئے علم الانساب لکھی پشتونوں کی عادات اور رسومات زندگی کے مختلف گوشوں پر قلم

Marfat.com

اٹھایا اپنے وقت کے چھوٹے پیرانوں اور مبلغین پر خوب تنقید کی اس خیال سے پشتونوں کو اپنی تعلیمات پشتو زبان میں پشتونوں کو پیش کیا ایک طرف مخالف گروپ کا جواب ان کی زبان میں کیا دوسری طرف پختونوں کو اپنی تعلیمات پشتو زبان میں پشتونوں کو پیش کیا ایک طرف مخالف گروپ کا جواب ان کی زبان میں کیا دوسری طرف پختونوں کو اپنی تعلیمات پیش کیں اور دینی علوم کے آسانی کے لئے پشتو زبان کی دامن کو تھام لیا حضرت اخون درویزہ کا مکتب سبززار ہوا میاں کریم داد اور اخوند قاسم کی طرح علماء اور لکھنے والے پیدا ہوئے جو پشتو زبان کے ادب کا پنگہ کو بے بہا موتیوں سے بھاری کیا۔ اس مکتب کے میاد کریم داد اور اس کا صاجزادہ میاں نور محمد کا شاگرد مولانا محمد یوسف وہ شخصیت ہے جو رحمان بابا کی طرح بڑا شاعر اور استاد مانا جاتا ہے۔ حضرت اخون درویزہ کے مکتب کی برکت سے پشتو لکھنے والے علماء پیدا ہوئے جو ان کی زیادہ کوشش کی برکت سے اخلاق، تاریخ، تفسیر، تصوف، فقہ اور بہت سی موضوعات پشتو ادب کو سپرد ہوئے۔ (پشتو میں نثر کی تاریخ صفحہ ۱۶۱)

مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ خزینۃ الاصفیاء میں حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق لکھتے ہیں ''مولانا

Marfat.com

درویزہ پشاوری چشتی قدس سرہ مرید وخلیفہ میر علی غواص است جامع علوم ظاہر و باطن بود جمال ولایت خود راہ در پردہ تدریس وتعلیم و ملائی پوشیدہ می داشت و در دفع زناوقہ و ملاحدہ ورفضہ بسیاری کوشید و ہر جا کہ ملحدی یا رافضی شنیدی نزد اورسیدے وبا او تذاکرہ کردی واور ملزم ساختے خصوصا باعیسی بلوقی بسیار تذاکرہ کرد وبایزید ملحد کہ خود را پیر روشن نام نہادہ بود وباز مذاکرہ کردی واورا بنام تاریکی فرمودی وذکر ایں ہر دوکس در کتاب مخزن اسلام آوردہ ومخزن کتابی است کہ اورا مولانا بزبان افغانی تالیف نمودہ است امانا تمام ماند وبعد ایشان مولانا عبدالکریم پسرش آن کتاب را بہ تمام رسانید پس انچہ از تالیف مولانا است دروے معارف تذکرہ احکام شریعت بسیار است وآنچہ از تالیف سپروے است واکثر حقایق و معارف مذکور است وصاحب معارج الولایت بر مخزن اسلام شرحی نوشتہ وباسم شرح کلمات الوافیات وموسوم ساختہ وفات مولانا درویزہ یکہزار وچہل و ہشت است از مؤلف ۔

ز دنیا رفت در فردوس والا
چوآں درویزہ درویش معظم
زوالی رضا چو ارتحالش بخواں

Marfat.com

درویزہ   معشوق ۱۰۴۸ھ   مکرم

(خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۴۷۲)

ترجمہ عبارت مذکورہ بالا :۔ مولانا درویزہ چشتی قدس سرہ العزیز پشاوری مرید اور خلیفہ پیر سید علی غواص علوم ظاہر و باطن کے جامع ولایت کے جمال کو تدریس اور تعلیم و ملائت کے پردہ سے چھپا رکھا تھا اور زنادقہ اور ملاحدہ رافضیان کے دفع کرنے یں زیادہ کوشش فرماتے اور جس جگہ کوئی ملحد یا رافضی کے متعلق سنتے تو آپ وہاں چلے جاتے اور اس کے ساتھ مذاکرہ کرتے اور اس کو ملزم کرتے خصوصاً عیسیٰ بلوتی کے ساتھ زیادہ مذاکرے کئے تھے اور بایزید ملحد کہ اپنے آپ کو پیر روشن کہا کرتے اس کے ساتھ مذاکرہ کیا اور اس کو پیر تاریک کے نام سے موسوم کیا اور ان دو حضرات کا ذکر کتاب مخزن اسلام میں کیا ہے اور مخزن ایسی کتاب ہے کہ مولانا نے اسے افغانی زبان میں تالیف کی ہے لیکن ناتمام رہ گئی تھی اس کے بعد اس کے صاحبزادہ مولانا عبدالکریم نے اس کتاب کو مکمل کی جو تالیف مولانا کی ہے اس میں اکثر حقائق اور معارف و تذکرہ احکام شریعت زیادہ ہیں اور جو اس کے صاحبزادے کی ہے اس میں اکثر حقائق اور معارف مذکور ہیں اور صاحب معارج الولایت نے مخزن اسلام پر شرح لکھی ہے اور اس

Marfat.com

شرح کا نام کلمات الواضیات رکھا ہے مولانا کی وفات ۱۰۴۸ھ ہے مؤلف نے اپنی اشعار اس کے متعلق لکھی ہیں اس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

اس دنیا سے جنتی صاحب رحلت کر گئے وہ درویزہ درویش معظم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں رحلت فرما گئے یعنی ارتحاش کو حروف ابجد سے ۱۰۴۸ھ بنتا ہے تم بھی پڑھو درویزہ معشوق ومکرم اس دوسرے مصرعہ کے دوسرے حصہ میں بخوان لکھا ہے اور بخوان حروف ابجد سے بھی ۱۰۴۸ھ بنتا ہے۔ یہ تھے مفتی غلام سرور صاحب خزینۃ الاصفیاء کے تاثرات اور مناقب جو خزینۃ الاصفیاء میں درج کئے۔ حضرت العلامہ مولانا ولی اللہ ابن محمد گل ابن حاجی بہادر کوہاٹی نے مخزن الاسلام کی شرح بنام تبیان الحقائق لکھی ہے جو ۵۳۰ صفحات پر مشتمل ہے یہ کتاب عربی زبان میں ہے اس کتاب میں حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق وہ ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ مولانا قطب المکنہ ورکن السنہ منبع الاسرار ومرقع الانوار شیخ شیوخ الطریقۃ علام الاحطام الشریعۃ حصال اوصول الحقیقۃ مجذوب جذبات الوحدۃ ملبوس العزۃ قبلۃ الابرار ونقطۃ الاحرار زین العباد

Marfat.com

وعین العبودیة الشیخ الفاضل والولی الکامل المسمےٰ باخون درویزه ابنه العارف اخون کریم داد (تبیان الحقائق ص ۳)

حضرت اعبدالحلیم اثر افغانی بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے وہ ایک محقق عالم اور شاعر اور ادیب و مؤرخ ہے آپ نے اپنی کتاب روحانی رابطہ میں حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق عنوان کے تحت ابتداء میں لکھتے ہیں'' حضرت مولانا شیخ المشائخ قدوة العلماء الراسخین زبدة الاولیاء الکاملین شیخ عبدالله المعروف به الله داد او ملقب به اخون درویزه ننگرهاری پاپینی علیه الرحمت یو مشهور دینی عالم اور روحانی پیشوا دے چه د لسمے پیړی په روښنی اور د یولسمے پیړی په اولنی حصه کے ژوندے وو اور د علم و عرفان ادب او تاریخ په میدان کے ډیر لوئے نوم گټلے دے او کم شهرت چه دوی ته حاصل شویدے هغه د پښتون خوا بل یوم کوم عالم او بزرگ ته نه دے نصیب شوے''. (روحانی رابطه صفحه ۵۱۱)

Marfat.com

ترجمہ از پشتو عبارت وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا شیخ المشائخ علماء راسخین کے قدوہ اور کاملین کے زبدہ شیخ عبداللہ المعروف بہ اللہ داد اور آپ کا لقب اخون درویزہ ننگرہاری پاپینی ہے علیہ الرحمت ایک مشہور دینی عالم اور روحانی پیشوا ہیں جو دسویں صدی ہجری سے گیارہویں صدی ہجری تک زندگی بسر کی اور علم و عرفان ادب و تاریخ کے میدان میں بڑا نام پیدا کیا ہے اور پہلے آدھے حصہ میں زندہ تھے جو شہرت آپ کو حاصل ہوئی وہ پختونخواہ کے کسی عالم اور بزرگ کو نصیب نہیں ہوئی۔ آپ مزید اپنی اس کتاب میں لکھتے ہیں۔ آنے والے زمانہ کے علماء کرام اوز بزرگوں نے اپنی یادداشتوں میں جو تعریفی الفاظوں میں یاد کیا ہے ان میں سے چند یہ ہیں دین اسلام کا چراغ مذاہب اسلام کی روشنی، صاحب حق، فاضل علم اہل ہوا اور بدعت کے مقابل میں ایمان اور اسلام کا سب سب سے بڑا مدافع، قطب المکنہ ورکن السنۃ و منبع الانوار شیخ شیوخ الطریقت امور شریعت کا علامہ مجذوب جذبات وحدت کا قبلۃ الابرار، نقطۃ الاحرار، الشیخ الفاضل اور ولی کامل حضرت مولانا اخون درویزہ علیہ الرحمۃ (روحانی رابطہ صفحہ ۵۱۴)

حضرت العلامہ پیر سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے

Marfat.com

تذکرہ علماء و مشائخ سرحد مرتب کی ہے اور اس کتاب میں
صوبہ سرحد کے نامور علماء و مشائخ کے تذکرے موجود ہیں
آپ نے حضرت اخون درویزہ باباؒ کے متعلق بھی پورا ایک
باب لکھا ہے اس کتاب میں آپ کے متعلق عنوان ہے حضرت
اخون درویزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ننگر ہاری ۹۵۶ھ تا
۱۰۴۸ھ اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں'' آپ کا اسم گرامی
درویزہ والد کا نام گدا دادا کا نام سعدی اور لقب رئیس
الفضلاء ہے آپ علاقہ ننگر ہار ملحقہ کابل کے رہنے والے تھے
خواص میں آپ اخوند صاحب اور عوام میں اخون کے نام
سے مشہور ہیں۔ یہاں اخون پر حاشیہ کر کے نیچے تحریر کرتے
ہیں اخون، اخوند کا مرخم ہے یہ نورانی لفظ ہے جس کے معنی تبحر
عالم کے ہیں ہم اپنی اصطلاح میں اس کے معنی علامہ کر سکتے
ہیں ترخیم اس وقت ہوتی ہے جب کہ آخری حرف زبان پر ثقیل
ہو چونکہ یہاں بھی دال جو آخری حرف ہے زبان پر ثقیل تھا
لہذا اگر دایا گیا اور'' اخوند'' سے'' اخون'' رہ گیا آگے مزید
لکھتے ہیں چونکہ آپ تبحر عالم تھے اور بہترین مدرس بھی اس
لئے آپ کو اخون کے نام سے پکارا گیا۔ جب آپ کے دادا
جناب سعدی کو ننگر ہار میں شہید کر دیا گیا تو آپ کے والد
جناب گدا مہمندوں میں آکر آباد ہوئے جناب درویزہ

Marfat.com

صاحب کی ابتدائی عمر کا بیشتر حصہ مہمندوں ہی میں گزرا آپ کو ابتداء ہی سے طلب علم اتباع سنت اور ترک بدعت، زہد و ریاضت کا شوق دامنگیر تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں معرفت الٰہی اور ہول قیامت و قبر کا جذبہ بچپن ہی سے مجھ پر اتنا غالب تھا کہ میں بسا اوقات روتا رہتا اور نہ سمجھتا کہ یہ کیا ماجرا ہے والدہ صاحبہ میری یہی کیفیت کو دیکھ کر مجھے تھپڑ بھی رسید کر دیتی مگر ذوق و شوق الٰہی کی طلب بڑھتی ہی گئی۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد صفحہ ۲۵) آگے آپ کے مزار کی ایک خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اس وقت تک آپ کے مزار کے احاطہ میں کوئی عورت داخل نہیں ہوتی باہر سے کھڑے ہوکر عورتیں فاتحہ پڑھتی ہیں پشاور میں یہ بات عام طور پر موجود ہے کہ جو بچہ غبی یا کند ذھن ہو جس حافظ قرآن کو قرآن حفظ نہ ہوتا ہو وہ آپ کے مزار پر جاکر تین یا پانچ یا سات جمعرات قرآن پڑھے اللہ کے فضل سے اس کی زبان رواں ہو جاتی ہے آپ کی وفات ۱۰۴۸ھ میں ہوئی (تذکرہ مشائخ صفحہ ۳۸) علامہ عالم فقری نے اپنی کتاب اولیاء پاکستان میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں حضرت اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ بہت زیادہ مشہور ہیں (تذکرہ علماء پاکستان صفحہ ۳۹۱) محمد شفیع صابر

Marfat.com

صاحب بہت سی کتب کے مؤلف ہیں آپ کی کتب میں سے ایک کتاب حیات پیر بابا بھی ہے اس کتاب میں وہ حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق تحریر کرتے ہیں'' حضرت اخون درویزہ بابا نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ کا حقہ ادا کیا انہوں نے قاشقار (چترال) کشمیر اور دوسرے دور دراز مقامات کے دورے کئے اور وہاں کے علماء وصلحاء وفقراء سے استفادہ کیا جب واپس اپنے شیخ گرامی (پیر بابا) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت اخون درویزہؒ کو چاروں سلسلوں میں انہیں ماذون اور خلیفہ بنایا۔ ماذون اور صاحب اجازت ہونے کے بعد انہوں نے عامۃ المسلمین کی اصلاح کی کوششیں تیز تر کردیں جیسے کہ بتایا جا چکا ہے کہ وہ دور دینی اعتبار سے بڑی ابتری کا دور تھا جو بھی اٹھتا اپنے بھونڈے عقیدوں کا ڈھنڈورا پیٹتا۔ اکثر لوگ شرک و بدعت اور غیر اسلامی عقائد اختیار کر چکے تھے ہر طرف بے عمل علماء نام نہاد صوفی اور اباختی پیروں کی بھرمار تھی وہ لوگ محض دنیوی فوائد کے لئے لوگوں کو اپنی شعبدہ بازیوں سے گمراہ کرنے میں مصروف تھے ایسے میں حضرت اخون درویزہ بابا نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ان ملحدوں اور منکران دین کے خلاف آخری دم تک اپنے قلم اور زبان سے جہاد کیا حضرت اخون

Marfat.com

درویزہ بابا نے بتیس سے زائد گمراہوں کی نام نہاد پیشوائیت کا خاتمہ کیا الخ'' (حیات پیر بابا صفحہ ۱۵۸) محمد شفیع صابر صاحب مزید لکھتے ہیں ''حضرت پیر باباؒ کے خلفاء میں سب سے زیادہ شہرت حضرت اخون درویزہؒ کے حصے میں آئی انہوں نے اپنے مرشد گرامی حضرت پیر باباؒ کی زندگی میں بھی ۲۹ سال تک شب و روز ان کا ساتھ دیا۔ ان کی طرف سے مخالفین اور بد عقیدہ لوگوں سے مناظرے اور مجادلے کئے کفار کے خلاف جہاد میں سرگرم حصہ لیا مرشد گرامی کے وصال کے بعد جس نے اپنے مرشد کے مشن کو آگے بڑھانے کی سب سے زیادہ کوشش کی وہ بھی حضرت اخون درویزہؒ ہی تھے'' آگے مزید لکھتے ہیں'' حضرت اخون درویزہ تبحر عالم تھے متقی انسان تھے دین کے اس درجہ عاشق تھے کہ اپنے فرزند عزیز کو کوہستان میں کفار کے خلاف جہاد میں بھیجا جہاں وہ راہ حق میں شہید ہو گئے (حیات پیر بابا صفحہ ۴۰)

دائرہ معارف اسلامیہ میں ہے کہ حضرت اخون درویزہؒ ایک آتش بیان خطیب اثر انگیز مقرر و مؤلف اور نہایت سخت گیر محتسب تھے پشتو، فارسی اور عربی میں تقریر کرتے تھے شعر کہتے تھے اور حاضرین پر چھا جانے کا وصف رکھتے تھے۔ (دائرہ المعارف اسلامیہ) ڈاکٹر ای سلمٰی شاہ محمد غوث میں

Marfat.com

لکھتی ہے ''اس تحریک کے بانی حضرت سید علی ترمذی کا انتقال ہوا آپ کو شیخ الاسلام والمسلمین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے آپ کے بعد اس تحریک کو ۱۰۴۸ھ تک اخون درویزہ رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت استقامت اور بھرپور گرم جوشی کے ساتھ کمال عروج تک پہنچایا افغانوں سے بدعات کو دور کرنے علم کو عام کرنے طریقت کو شریعت کے ساتھ کمال عروج تک پہنچایا افغانوں سے بدعات کو دور کرنے علم کو عام کرنے طریقت کو شریعت کے ساتھ کمال عروج تک پہنچایا افغانوں سے بدعات کو دور کرنے علم کو عام کرنے طریقت کو شریعت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے اور روحانی مطلق العنانی کو دوو کرنے میں ان کی زبان اور قلم کا بڑا حصہ ہے آپ علاقوں میں باقاعدہ کے ساتھ جاتے اور وعظ وتذکر فرماتے جہاں ممکن ہو سکا اپنی طاقت کے مطابق جہاد کرکے بھی ان باطل تحریکوں کا بھی مقابلہ کرتے رہے۔ (شاہ محمد غوث صفحہ ۲۶۹)

عبدالرؤف نوشہروی نے بحرالانوار میں حضرت اخون درویزہ بابا کے متعلق پورا باب دیا ہے عنوان کا نام اخون درویزہ باباؒ ہے اس عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں'' د پیر بابا دا مرید یو خه جید عالم وو علوم ظاهری او باطنی کے کمال لرو مخزن الاسلام اور تذکرہ دوہ

Marfat.com

کتابونہ ئے لیکلی دی " (بحرالانوار صفحہ ۱۹۲ عظیم پبلشنگ پشاور) ''پیر بابا کا یہ مرید ایک اچھے جید عالم تھے علوم ظاہری اور باطنی میں کمال رکھتے تھے مخزن الاسلام اور تذکرہ دونوں کتابوں کے مؤلف بھی ہیں۔''

ڈاکٹر ہدایت اللہ خان نعیم نے حافظ الپوری کی زندگی اور شاعری پر تحقیق اور تنقید پر ایک کتاب بنام دیوانی مقدمہ لکھی ہے۔ اس کتاب میں ضمناً حضرت اخون درویزہ باباؒ کا ذکر بھی کیا ہے آپ لکھتے ہیں''سوات کے لوگوں کے متعلق یہ مشہور بات ہے کہ کافی مدت سے حضرت اخون درویزہ بابا کے معتقدین بہت ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ خوشحال خان خٹک نے کہا ہے۔

پہ سوات کے دی دوہ سیزہ یو خفی دے بل جلی
یو دیوان د درویزہ دے بل دفتر د شیخ ملی

سوات میں دو چیزیں ہیں ایک پوشیدہ اور دوسری ظاہر ایک اخون درویزہ کی دیوان ہے اور دوسری چیز شیخ ملی کا دفتر ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ حافظ الپوری نے اپنی دیوان میں حضرت اخون درویزہ بابا کی خوب تعریفیں کی ہیں اور ان کی احسانات کو یاد کئے ہیں اور وہ حضرت اخون بابا کی احسانات صرف

Marfat.com

اکیلا سواتی قوم پر نہیں بلکہ تمام پشتونوں پر ہیں اس کے متعلق تو بہت کچھ کہہ دیا ہے لیکن یہاں مثال کے طور پر چند اشعار درج کرتا ہوں ۔ ان اشعار کے ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ پشتون حضرت اخون درویزہ بابا کے ممنون ہیں وہ عاق ہو جاتا ہے جو اپنے پیرو مرشد کی توہین کرتا ہے۔

۲۔ تمام پشتون پر حضرت اخون کی نیت تھی مشفق باپ اپنی اولاد پر اتنی نیت نہیں کرتا۔

۳۔ پشتونوں کو حضرت اخون درویزہ نے اپنے دین کا راستہ روشن کیا تو مرد و زن کو یہ احسان ماننا چاہئے۔

۴۔ ہر جگہ حضرت اخون درویزہ باباؒ نے شریعت کے چراغ کو روشن کیا کہ اس روشنی پر راست قدمی اہل سنت رکھتے ہیں۔ (دیوانی مقدمہ صفحہ ۵۴ از ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم) ڈاکٹر عبدالغفور صاحب جو پشاور یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے ڈائریکٹر بھی ہے حضرت اخون درویزہ باباؒ پر پی ایچ ڈی کی ہے اور آپ کا یہ تحقیقی مقالہ پنجاب یونیورسٹی میں موجود اور محفوظ ہے۔

Marfat.com

اقوال حضرت اخون درویزہ باباؒ

اقوال وارشادات بزرگان دین کا ہمارے لئے مشعل راہ ہیں چونکہ یہ نفوس قدسیہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مسلمانوں کے لئے راہنما بنائے ہیں اس لئے بزرگان دین کی زندگیاں ہمارے لئے باعث تقلید ہیں مشہور بزرگان دین کے اقوال لوگ جمع کرتے ہیں اور وہ اپنی اپنی جگہ پر چسپاں کرتے ہیں حضرت باعث ایجاد و بقا حضور انور معلم و مقصود کائنات کے ارشاداتوں سے تو احادیث نبویہ کی کتب بھری ہیں ان احادیثوں پر عمل کرنے والے یہی بزرگان دین ہیں تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اقوال بھی علماء نے جمع کئے ہیں اسی طرح دوسرے خلیفہ برحق حضرت عمر فاروقؓ کے ارشادات بھی کتب اسلامیہ میں جمع کر دیئے گئے ہیں پھر حضرت امیر المومنین عثمان ابن عفانؓ کے اقوال ہیں اس کے بعد امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی ہیں آپ کے ارشادات بھی مرتب ہیں نہج البلاغہ اور معالم الحکم اور کئی دوسری کتابوں میں جمع ہیں ۔ اس طرح اہل بیت اطہار کے اقوال ہیں خلفائے راشدین و اہل بیت اطہار کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے

Marfat.com

اقوال ہیں ان کے بعد بزرگان دین کے مثلاً ابراہیم ابن ادھمؒ اور سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ اور داتا گنج بخش ہجویریؒ اور غوث الاعظم شاہ بغداد جیلانیؒ کے ارشادات ہیں جو الفتح الربانی کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں اسی طرح خواجہ خواجگان معین الدین اجمیریؒ ہیں ان نفوس کی طرح حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ بابا بھی ہیں یہاں آپ کے کلام میں سے چند ایسے کلام جو مسلمانوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں درج کئے جاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی لوگوں کی نظروں میں بڑا بزرگ اور بڑا آدمی مشہور ہو لیکن اگر وہ شریعت محمدیہ کے خلاف ایک قدم بھی رکھے اور دین میں خودسری اور مطلق العنانی اختیار کرے تو ایسے مطلق العنان کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ نہ رکھے یعنی ایسے شخص سے بیعت نہیں کرنا چاہئے۔ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے اور عوام کو گمراہ کرنے اور اللہ کے قہر و غضب میں مبتلا ہونے کا اصل سبب یہ بدعتی اور گمراہ پیران ہیں جو غلط طرق اور بدعت لوگوں میں رائج کرتے ہیں ''یعنی اہل سنت و جماعت کے عقیدہ سے لوگوں کو رفض اور خروج کی طرف دعوت دیتے ہیں'' اس کا واحد علاج یہ ہے کہ پرانے بزرگوں اور صحیح العقیدہ مسلمانوں بزرگوں کی

Marfat.com

پیروی اختیار کرلے اور جو بات یا کام قرآن و حدیث کے خلاف ہو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

آجکل پیری و مریدی کا یہ روزگار اور اپنے خراب اغراض اور مال جمع کرنے کے لئے اور پیٹ بھرنے کے لئے ایک ذریعہ بنایا ہے اور بہت سے بدعتی اور گمراہ پیروں نے پیری و مریدی کے لئے بدعت کا شکل دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ (ارشاد المریدین صفحہ ٦۵) پیر تاریک جس کا نام بایزید انصاری تھا اس نے خیر البیان نامی کتاب لکھی ہے روشنائی کے معتقدین کہتے ہیں کہ یہ ایک الہامی کتاب ہے اور غوث الاعظم کے الہاموں سے مشابہ کرتے ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں یہ کیسا پیر تھا کہ زہد و تقویٰ کی آڑ میں ایک ریاست قائم کرنا چاہتا تھا جو کہ ننگرہار اور جلال آباد تک اس کا خواب پورا ہوا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ اس خواب میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے برعکس حضرت اخون درویزہ باباؒ نے اور نہ اس کے مرشد پاک حضرت پیر بابا نے یہ خواب دیکھے تھے حضرت اخون درویزہ باباؒ نے جو کتب تالیف کی ہیں ان تمام کتب میں ایمان و ایقان بھرا ہوا ہے نور اور روشنی ہے نہ اس میں ایسی عبارات ہیں جو لوگوں کو شریعت مطہرہ سے دور کردے بلکہ مخزن الاسلام اور ارشاد الطالبین و

Marfat.com

ارشاد المریدین وشرح قصیدہ امالی وتذکرۃ الابرار والاشرار و برھان الانبیاء والاولیاء و شرح اسماء الحسنٰی کے گلدستے مسلمانوں کو پیش کئے ہیں اور ان گلدستوں سے مسلمان ہر وقت خوشبو سے خوشبودار ہو سکتے ہیں اور اس خوشبو سے اپنے دماغوں کو معطر کر سکتے ہیں ان کتب میں تمام کے تمام ترغیبات شریعت مطہرہ کی طرف ہیں کہ اگر شریعت مطہرہ پر عمل کیا کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر خلاف شریعت چلے تو گمراہی میں بھٹک جاؤ گے۔

حضرت اخون درویزہ باباؒ فرماتے ہیں'' ان ظاہری ریا و نمائش کو چھوڑو یہ غیب دانی، غیب گوئی اور استواری قوتوں سے لوگوں کو نہ بہکاؤ بلکہ قرآن وسنت کے پیرو بن جاؤ اور جناب حضرت شیخ الاسلام والمسلمین سید علی ترمذی المعروف پیر بابا صاحب جیسے پیر کامل کے آگے زانوے ادب طے کرو تا کہ اسلام قرآن اور حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ سکو۔ بدعتوں اور رواجوں کو اور خلاف شرع محمدیہ طریقوں کو چھوڑ دو'' تذکرۃ الابرار والاشرار میں فرماتے ہیں '' اگر چہ اولیاء اللہ را کشف وکرامات باشد اما دعویٰ نمی باشد چہ ایشان مامور بہ اختفاء اند۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ ۱۰۰) آپ ارشاد المریدین میں فرماتے ہیں'' در مکتوبات شیخ شرف

Marfat.com

الدین منیری آوردہ مسلمانی نہ آسان کاراست ای برادر شیخی وہ صوفی گری و پیری و مریدی آسان است چنانکہ امروز تمام عالم پیر شدہ است ولی مسلمان نہ شدی امروز فتوی برانیست کہ سَيَأْتِي زَمَانٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ مُسْلِمٌ مگر آں زمانہ زمانہ ما است و آں نماز گزاران گان مائم و از مسلمانی ما کافران ننگ دارند''
(ارشاد المریدین صفحہ ۳۷)

ترجمہ از عبارت فارسی ۔ مکتوبات شیخ شرف الدین منیری رحمتہ اللہ علیہ میں ہے کہ مسلمانی آسان کار نہیں ہے اے بھائی شیخی وصوفی بننا پیری و مریدی تو آسان کام ہے چنانچہ آج کل تمام لوگ پیر بنے ہوئے ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں آج کل فتوی اس حدیث پر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے لیکن ان میں ایک مومن مسلمان نہیں ہوگا مگر وہ زمانہ ہمارا زمانہ ہے اور وہ نمازی ہم ہیں کہ ہمارے مسلمانی سے کافر لوگ بھی شرم کرتے ہیں آپ کرامت کے متعلق لکھتے ہیں''
قَالَ سَيِّدُ الطَّائِفَةِ جُنَيْدٌ كُنْ طَالِبَ الْاِسْتِقَامَةِ وَلَا تَكُنْ طَالِبَ الْكَرَامَةِ فَاِنَّ الرَّبَّ يَطْلُبُ مِنْكَ الْاِسْتِقَامَةَ بِقَوْلِ تَعَالٰى اِسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ

Marfat.com

وَالنَّفْسُ تَطْلُبُ مِنْكَ الْكَرَامَةَ" استقامت ظاہر رعایت حدود شرعیہ است از اوامر و نواہی و استقامت نفی ماسوے است قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ مژدہ عظیم است استقامت را۔ (ارشاد المریدین صفحہ ۶۶)

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استقامت کے طلب گار بنوں اور کرامت کے طلب گار نہ بنو کیونکہ رب تم سے استقامت طلب کرتا ہے اس قول میں کہ مستقیم رہو جیسا کہ تمہیں حکم ہوا ہے اور نفس تم سے کرامت کا طلب گار ہے استقامت کا مطلب یہ ہے کہ حدود شرعیہ کی رعایت کرنا ہے اوامر و نواہی کا اور استقامت اللہ کے سوا تمام چیزوں کو نفی کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے بے شک وہی لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے تو ان پر نہ خوف اور ڈر ہوگا یہ ایک عظیم خوشخبری ہے خاص استقامت والوں کے لئے۔

ایمان کے متعلق فرماتے ہیں" بداں ای فرزند اول چیزے کہ بہ طالبان صادق فرض لازم است حصول ایمان است اگر ایمان نہ باشد حصول معرفت کما حقہ نہ باشد و چوں معرفت نہ باشد بی معرفت کسی صوفی نہ گردد چنانچہ زہاد کفار کہ در زہد و

Marfat.com

محنت بر ہوائے جان می کنند امانہ صوفی می گردند و نہ مسلمان اگرچہ ایشان دعویٰ معرفت کنند معرفت ندارند زیراکہ بر ترامعرفت اللہ کما حقہ روزی شود معرفت اور اباستقامت برطاعت وانواع عبادات است کہ موافق متابعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد خواند وچوں متابعت محمد ندارند پس اہل نارانداگرچہ صاحب کشف وکرامت گردند کما ذکر فی کشف العقائد اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ ضَمِنَ الْعِصْمَۃَ فِی جَانِبِ الْکِتَابِ وَ السُّنَّۃِ وَلَمْ یَضْمِنْ فِی جَانِبِ الْکَشْفِ وَالْاِلْھَامِ۔ (ارشاد المریدین صفحہ ۵۴)

جان لو اے میرے فرزند اول وہ اشیاء جو طالبان صادق پر فرض ہیں وہ حصول ایمان ہے اگر ایمان نہ ہو تو حصول معرفت کما حقہ نہ ہوگا جب معرفت نہ ہو تو بے معرفت کوئی صوفی نہیں بن سکتا چنانچہ کافروں کے زاہد لوگ زہد اور محنت میں ہوا میں بھی اڑتے ہیں تو وہ صوفی نہیں کہہ سکتے اور نہ مسلمان اگرچہ وہ دعویٰ معرفت کی کرے مگر ان کے پاس معرفت نہیں ہوتی کیونکہ جس کے پاس اللہ کی معرفت کما حقہ ہوتی ہے تو ان کی معرفت اطاعت و انواع عبادت پر استقامت کے ذریعہ ہوگی اور وہ موافق متابعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعدار ہوگا جب متابعت محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نہ ہوتو وہ اہل نار ہوگا اگرچہ صاحب کشف وکرامت کیوں نہ ہو جیسا کہ کشف العقائد میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کتاب وسنت کے ضمن میں چھپایا ہے نہ کہ کشف و کرامت والہام میں۔ یہ چند ارشادات مشت نمونہ خروار پیش خدمت ہیں عاقل کے لئے بس اتنے ارشادات کافی ہیں اور منکرین کے لئے دفتر بھی بے کار ہے۔

خوشحال خان کی کہانی ان کے اشعار کی زبانی

خوشحال خان خٹک ایک مشہور شاعر ہے جو پشتو زبان میں اس کو ایک اہم مقام حاصل ہے شخصیت کے لحاظ سے وہ خٹک قوم کا سردار مانا جاتا ہے۔ پشتو ادب میں آپ کو خاص شہرت حاصل ہے خوشحال خان خٹک نے چند کتب اشعار میں مرتب کی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں کلیات خوشحال خان سوات نامہ، ارمغان اور ایک طب نامہ بھی آپ کی کلیات سے اخذ شدہ کتاب ہے حضرت اخون درویزہ بابا کے مخالف لوگوں میں خوشحال خان خٹک بھی ہے اور خصوصاً حضرت اخون

Marfat.com

درویزہ بابا کے نواسے حضرت میاں نور محمد نقشبندی کے بھی مخالف تھے اس پر بھی تبصرہ کیا جائے گا۔ اب خوشحال خان خٹک کا ایک شعر ہے جو کلیات خوشحال خان خٹک سے پیش کیا جاتا ہے۔

دوه کاره دی په سوات کښے که خفی دی که جلی
مخزن د درویزه دے یا دفتر د شیخ ملی

یعنی دو کام ہیں سوات میں ایک خفی اور دوسرا ظاہر ہے درویزہ کی مخزن ہے یا شیخ ملی کی دفتر یہ شعر کلیات خوشحال خان خٹک صفحہ ۳۴۹ میں ہے اس شعر میں دوہ کارہ الفاظ ہیں لیکن بریکوٹی صاحب نے دوہ سیز الفاظ کو اپنی دونوں کتابوں پیر بابا اور پیر روخان میں درج کی ہیں یہ تو الفاظوں کی تحریف ہے جو بغیر تحقیق کے کسی مخالف سے سنے اور بے دھڑک اپنی کتاب میں درج کیا اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ بعض جگہوں میں دو کفرہ لکھ دیا یہ اس کے دل کی آواز تھی جو اس نے اپنی کتاب میں درج کی کیونکہ ان الفاظ سے اس کی روح کو تسلین ملتی ہوگی۔ اس نے یہ پرواہ تک نہ کی اور اس شعر پر تبصرہ بھی کیا کہ یہ دوسیزہ نہیں بلکہ دوہ کفرہ ہیں لیکن خوشحال خان خٹک یوسف زئی قوم کی مخالفت سے ڈرتا تھا تو اس نے دو کفرہ کی جگہ پر دوہ سیزہ بے جوڑ اور بے موزوں الفاظ جڑ دیئے فقیر

Marfat.com

اس پر اس سے قبل بھی تبصرہ کر چکا ہے کہ یہ کس ہمزاد نے اس کے کان میں ڈال دیا ہے کہ یہ دوکفرہ ہے دوسیزہ نہیں حالانکہ کلیات میں دوہ کار الفاظ درج ہیں نہ دوسیزہ ہیں اور نہ دوہ کفرہ۔ بریکوٹی صاحب اگر خوشحال کے اشعار پیر تاریک کے مقابلہ میں پیش کرنا چاہتے تو تحریف کی کوئی بات نہ تھی بلکہ کئی دوسرے اشعار بھی ہیں جو مخالفت میں بریکوٹی صاحب کا ساتھ دیتے مثلاً

مخزن مے د اخوند چه تمامی په نظر کیوت
په ده کے نه عروض شته نه ئے بحرما موندلے

میں نے اخون درویزہ کی مخزن کو دیکھا اس میں نہ عروض ہے اور نہ میں نے بحر پایا ہے۔

اس میں اگر تنقید ہے تو حضرت اخون درویزہ بابا کی شاعری پر ہے نہ کہ مذہبی مسائل پر تنقید ہے تو اس شعر میں کونسی ایسی بات ہے کہ حضرت اخون درویزہ باباؒ کے مذہبی عظمت مجروح ہو۔ ایک شکوہ سوات کے لوگوں سے کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

که ژوندے شی افلاطون
په سوات کے ونیسی سکون
اکوزیوته بیان کا

Marfat.com

کتابونه د فنون
هدایه کفایه دواڑه
په پختون کاند موزون
دوی به وائی چه داسه دی
مخزن خه دے د اخون

(کلیات خوشحال خان صفحہ ۳۱۱)

اگر افلاطون زندہ ہو جائے اور سوات میں سکونت اختیار کرے اور اکوزو کو فنون کی کتابیں بیان کردے اور ہدایۃ و کفایہ پشتو میں نظم کرے یہ لوگ کہیں گے کہ اخون درویزہ باباؒ کی مخزن بہتر ہے ان اشعار میں سوات کے رہنے والوں سے شکوہ ہے اگر افلاطون زندہ ہو جائے اور وہ بھی سوات میں رہائش اختیار کرے اور ہدایۃ و کفایہ دونوں کو منظوم کر کے سوات کے لوگوں کے سامنے پیش کرے تو پھر بھی یہی لوگ حضرت اخون درویزہ کی مخزن کو ترجیح دیں گے۔ ان اشعار میں حضرت اخون درویزہ بابا کی عظمت زیادہ واضح ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بس اخون درویزہ ہی ہے۔

سوات نامہ میں بھی خوشحال خان خٹک نے مخزن الاسلام کی شاعری پر تنقید کی ہے ان اشعار سے بایزید کے تائید میں سہارا لینا نازیبا حرکت ہے لیکن یہ اشعار ## بے جوڑ اور بے

Marfat.com

موزوں نظر آتے ہیں۔ خوشحال خان خٹک نے یہ حرکت کیوں کی اس لئے کہ وہ پہلے مغل حکومت کا منصب دار اور نمک خوار تھا لیکن جب اس کے بیٹے نے حضرت شیخ رحم کار المعروف کاکا صاحب کے صاحبزادہ کو شہید کیا وہ بہنوی تھا اور آپ کی بہن کو وہ پسند نہ تھا۔ جب وہ عید کے مبارک بادی کے لئے گیا تو اس کو شہید کیا اور مویشیوں کے کمرہ میں ڈال کر تین دن کے بعد کاکا صاحب نے اپنا صاحبزادہ کو وہاں سے اٹھا کر اپنے گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا جو کہ شہید بابا کے نام سے مشہور ہوا کاکا صاحب کے ساتھ حضرت عبدالوہاب المعروف بہ اخون پنجو صاحب کے اچھے تعلقات تھے اور مغل حکمران ان کے مرید تھے جب مغل حکمران کو پتہ چلا تو خوشحال خان کو پشاور میں پکڑ کر جیل لے گیا جب وہ جیل میں تھا تو اس نے اس کے متعلق یہ شعر کہا۔

د رو یشان لکه ماران دی
هم مهره لری هم زهر

یعنی درویش سانپوں کی طرح ہیں ان کے پاس مہرہ بھی ہے اور زہر بھی۔ آگے مزید کہتے ہیں

زه په بند د اورنگ نه یم چه به خلاص شم
زه بند کړے شیخ رحم کار زیړی کاکا یم .

Marfat.com

یعنی اورنگزیب کے قید میں نہیں ہوں کہ رہا ہو جاؤں گا مجھے تو شیخ رحم کارکا کی بددعا لگی ہے مزید کہتے ہیں۔

په آزار ئے راضی مه شه
چه اخته نه شے په قهر

یعنی ان کے ازار پہ راضی نہ ہو جاؤ کہ قہر میں غرق نہ ہو جاؤ گے۔خوشحال خان خٹک نے اورنگزیب سے شکوے کئے ہیں وہ کہتے ہیں۔

چه منصب مے د مغلو خوڑ یو ملک ووم
چه منصب د مغل نشته اوس ملک یم

جب میں مغل حکومت کا نمک کھاتا تھا تو ملک تھا اب جب انہوں نے یہ منصب مجھ سے چھین لیا تو اب میں ملک ہوں۔اس شعر میں سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ پہلے مغل حکومت کا منصب دار تھا جب اس کے بیٹے نے نازیبا حرکت کی اور مغل حکومت نے وہ منصب لے لی تو یہ ملک سے مُلک بنا اصل میں ملغ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر پہلے مصرعہ میں ہم میم کا زبر اور لام کا لیتے ہیں تو ملک قوم کا سردار ہوتا ہے اور اگر ہم میم کا زبر اور لام کا زیر لیں گے تو معنی بادشاہ ہوگا تو یہ بھی نہیں ہوسکتا اور دوسرے مصرعہ میں ملک کے میم کا زبر اور لام کا بھی زبر لیں گے تو قوم کا سردار معنی ہوگا اور یہ منصب تو

Marfat.com

اسے تو چھین گیا تھا یہ ملخ لفظ ہے یعنی ٹڈی جس طرح ایک کمزوری جانور ہے مجھے بھی ٹڈی کی طرح کمزور بنایا آپ کا دوسرا شعر بھی اس معاملہ میں ہے۔

پروردہ که د مغلو په نمک یم
داورنگ لے جوره هم له غریوه ڈک یم

اگر میں مغل کے نمک سے پروردہ ہوں لیکن اورنگزیب کے ظلم سے میں بہت غصہ ہوں۔ آگے مزید کہتے ہیں۔

یا زه باز وم یا شاهین شاه جهان ته
واورنگ وته قارغه یا مخگیرک یم

یا میں شاہجہان کے وقت میں شاہین تھا اور اب اورنگزیب کو میں کوایا چوہا ہوں۔ اس شعر میں کوے اور چوہے سے تشبیہہ بیان کی تو اگر مذکورہ بالا شعر کے دوسرے مصرعہ میں ٹڈی یعنی ملخ لیا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ جب اس نے زندان کے دن گزارے تو پھر کہنے لگے۔

سو کاله بندی کړم اورنگزیب په هندوستان کے
روغ راغلم ترکوره بیائے خلاص شوم له ستم

یعنی چند سال مجھے اورنگزیب کی سزا کے لئے ہندوستان میں قید کرایا تو اب میں صحیح اپنے گھر واپس رہا ہوں

Marfat.com

پھر آپ کے دل میں بدلہ لینے کا ارادہ ہوا تو یوسف زئی قوم کا سہارا لینا پسند کیا اس سے پہلے یوسف زئی قوم سے بے وفائی کی تھی اور مغل حکومت نے درہ خیبر کے راستہ کے لئے خٹک قوم کو یہاں لایا تھا تو اٹک کے دریا سے اکوڑہ خٹک اور نوشہرہ بھی وچراٹ اور کوہاٹ سے کرک تک یہ علاقہ یوسف زئی اور غوریہ خیل سے لے کر خٹک قوم کے قبضہ میں آیا لیکن جب وہ جیل میں تھے تو آپ کے خاندان کے لئے بھی پناہ یوسف زئی قوم نے دی تھی جب وہ رہا ہوا تو اپنے بدلہ لینے کے لئے یوسف زئی قوم کو استعمال کرنا چاہا انہوں نے صاف انکار کیا وہ بادل ناخواستہ سوات گیا کہ سوات کے تھانہ سے آپ نے شادی کی تھی تو انہوں نے بھی انکار کیا پھر سوات کے دوسرے خوانین کے پاس گیا کسی نے بھی آپ کی ہمدردی نہیں کی تو آپ نے سوات کے لوگوں سے شکوے کئے جو مذکورہ اشعار جس میں افلاطون کو ذکر کیا ہے ان یوسف زئی قوم کے متعلق وہ کہتے ہیں۔

د خٹکو سپی بهتر تر یوسفزو
که خټک دی هم په خوی تر سپی بے کار

یعنی خٹک قوم کے کتے بھی یوسف زئی قوم سے بہتر ہیں اگرچہ خٹک کتے کی طبیعت سے زیادہ بے کار ہیں۔ خوشحال

Marfat.com

خان خٹک نہ صوفی تھے اور نہ پیر نہ درویش بلکہ وہ ایک عشق پرست شاعر تھے اور جن نازیبا الفاظ سے اس نے کلیات میں عورتوں کا مذاق اڑایا ہے وہ لکھنے کے قابل نہیں ہے ان میں سے ایک شعر یہ ہے۔

که د لاس په بکره بر شی پرے مگده
که د زای شی په هغه جهان سقر

(کلیات صفحہ ۲۰)

اگر باکرہ لڑکی تمہیں مل جائے تو ضرور اس سے زنا کرنا اگر اس کی سزا میں تمہیں جہنم کیوں نہ جانا پڑے کیا یہ کفری شعر نہیں آج تک کسی شاعر اور نہ مسلمان نے ایسا کچھ کہا ہے۔ مگر یہ ایک شعر نہیں ہے کہ لوگ معاف کرے بلکہ وہ اس سے بھی آگے نکلتا ہے اور کہتا ہے۔

د مخ رنگ تازه کوی صحبت دباکرے
ورکوی مستی د تن درد د کمر

باکرہ لڑکی سے مجامعت کرنا سستی کو دور کر دیتا ہے اور کمر کے درد کو بھی ہٹا دیتا ہے اور چہرہ کے رنگ کو تازہ کر دیتا ہے۔ اگر کوئی خوشحال خان کے اس کلام کو مذاق سمجھے تو وہ مزید کہتا ہے۔

که سوک شته چه ئے د زڑه په غوگ واوروی

Marfat.com

مسخرے مذاق نه دی دا ارشاد کڑم

کوئی ہے کہ دل کے کانوں سے میری باتیں سن لے یہ مسخرے اور مذاق نہیں اگر میں یہ کہو کہ ایسی بے ہودہ باتیں لکھنے کے بھی قابل نہیں صرف اس کا چہرہ دکھانا تھا اس پر بھی اکتفا نہ کیا بلکہ اپنی دلیل سے اپنی بات کو مزید مستحکم کی اور یہ بھی بتایا کہ اگر کوئی حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرے تو نتیجہ یہ ہوگا جس طرح میرا نتیجہ میرا بیٹا بہرام ہے۔

که له حیض پاکه نه وی

بدفرزند شی ترپیدا

که دلیل غواڑے له مانه

لاس په لاس دے دلیل دا

و بهرام وته نظر کڑه

هم وفا هم ئے حیا

اگر حیض سے بیوی پاکیزہ نہ ہو اور اس سے جماع کرے اور اس عورت سے بدفرزند پیدا ہوگا۔ اگر اس کی دلیل چاہتے ہو تو یہ دلیل دستی سن لو کہ میرے بیٹے بہرام کی طرف دیکھو اس کی وفا اور حیاء کی طرف دیکھو یہ وہی بہرام ہے جس نے اپنی بہنوئی کو قتل کیا اور اپنے باپ کو بدنام کیا مزید بہرام خان کے متعلق کہتا ہے

Marfat.com

بهرام هغه خنزیر دے
چه لائق دے د تفنگ

بہرام ایسا خنزیر ہے جو بندوق کے لائق ہے آگے اس کے بہادری کے متعلق کہتا ہے۔

د بهرام په لخکر مه زه
په ورتلو کے د رنگ نه کا
خو چه سه خو تور بریس وشی
نور د تختیے نه ننگ نه کا

بہران کے لشکر کو وہ دیکھو چلنے میں وہ ڈھیل نہیں لگاتے اگر چہ دباؤ ہو جائے تو پھر وہ بھاگنے میں بھی شرم نہیں کرتا اس کے حماقت کا ذکر کر کے کہتا ہے۔

بهرام غرخیرآبا د په حماقت دے
آب سیند د خیر آباد دے په دروغ

یعنی بہرام خان حماقت میں خیرآباد کا پہاڑ ہے اور جھوٹ میں وہ خیرآباد کے اباسین کے مانند ہے۔ جس وقت خوشحال خان خٹک نے حضرت اخون درویزہ بابا کی کتاب مخزن الاسلام کے شاعری پر تنقید کی اور سوات کے لوگوں سے شکوے بھی کئے کہ لوگوں کے دلوں میں حضرت اخون درویزہ کی کتاب مخزن الاسلام ہے اس تنقید کے بعد لوگوں کے دلوں

Marfat.com

میں خوشحال خان سے نفرت کی آگ بھڑک اٹھی آپ کے نواسے میاں نور محمد سواتی نقشبندی نے علماء وقت کا ایک وفد لے کر بغرض مناظرہ آپ کے پاس لنگر خٹک پہنچا خوشحال کو اطلاع دی کہ جو الفاظ تم نے مخزن کے متعلق کہے ہیں اس کو ثابت کرنے کیلئے مناظرہ کراؤ اور وہ باتیں ثابت کرو خوشحال خان خٹک نے اس واقعہ کو یوں ذکر کیا ہے۔

۱. د لنگر خٹک په کلی کے زه ناست وو
فراغت د توت د سوری لاندے ناست ووم

۲. داسگان رالره راغله زه ئے ویش کڑم
پهلیدو او په راتلوئے په تشویش کڑم

۳. په خندائے راته اووے دا خبره
اس ته پاسه خوشحال خانه زوره وره

۴. میاں نور تالره راغلے ناست په رود دے
خبر ولولره راغلو د موژدو دے

۵. یا ورزه و میا نور ته جواب کڑه
یا قبول د درویزه مخزن کتاب کڑه

۶. د درست سوات د ملایانو دا رضا ده
چه قبول دِ کڑی کتاب فائده هم ستاده

۷. ملا م وتڑله زه هم روان شوم

Marfat.com

یک تنها ووم مواجه په خصمان شوم

۸. ماوے دین د محمد دے ما منلے
دے قرآن نه بل کتاب دے چا منلے

۹. درویزه نه مجتهد دے نه امام دے
دے هم خام تاثر هم خام مخزن ئے هم خام دے

۱۰. سوک حکم منصف حاضر نه وومیان کے
چه په حق او باطل پوهه وے په بیان کے

۱۱. خدای د خپلو صادقانو سره مل وی
تر هر چا د صادقانو کار افضل وی

۱۲ ا ددنیا خبره نه وه کار ددین وو
زما زړه د مومنانو سره سپین وو.

ترجمہ اشعار پشتو۔

(۱) میں لنگر خٹک نامی گاؤں میں توت کے سائے میں آرام کرر ہا تھا۔

(۲) یہ کتے آ گئے اور مجھے نیند سے جگا دیا ان کی آمد سے مجھے تشویش ہوئی۔

۳۔ انہوں نے ہنسی ہنسی میں مجھے یہ بات کہہ دی کہ اے خوشحال تم کتنا زورآور آدمی ہو۔ ابھی تم اٹھو۔

۴۔ میاں نور محمد تمہارے پاس آیا ہے اور ندی کے کنارہ

Marfat.com

پر بیٹھا ہے ہم تجھے اطلاع دینے آئے ہیں کیونکہ یہ ہمارا دستور ہے۔

۵۔ اٹھو اور میاں نور کے باتوں کا جواب دو یا اخون درویزہؒ کی کتاب کو مان لو۔

۶۔ پورے سوات کے علماء کی یہ خواہش ہے کہ اگر تم یہ کتاب مانو گے تو تمہارا ہی فائدہ ہے۔

۷۔ میں نے ہمت کی کمر باندھی اور اس کی طرف چل پڑا میں تنہا تھا اور دشمن کا سامنا تھا۔

۸۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے دین محمد کو قبول کیا ہے اور قرآن کے علاوہ دوسری کتاب کو کس نے مانا ہے۔

۹۔ درویزہ نہ امام وقت اور نہ مجتھد ہے یہ بھی خام ہے علم بھی خام فہم بھی خام اور مخزن بھی خام ہے۔

۱۰۔ ہمارے درمیان کوئی منصف موجود نہ تھا جو حق و باطل میں تمیز کرسکتا ہو۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے سچے دوستوں کا حامی ہے اور ہر ایک سے صادقوں کا کام بہتر ہوتا ہے۔

۱۲۔ یہ کوئی دنیوی معاملہ نہ تھا بلکہ دین کا معاملہ تھا میرا دل مومنوں کے لئے پاک وصاف تھا۔

Marfat.com

چونکہ خوشحال خان خٹک کے دل میں صرف بغض وعناد تھا نہ مخزن کی بات تھی نہ کسی دوسری کتاب کی صرف سوات کے لوگوں نے آپ کا ساتھ نہیں دیا تو اس نے مخالفت میں مذکورہ بالا اشعار جو پہلے بیان ہوئے ہیں کہہ دیئے فقیر نے پہلے لکھ دیا ہے کہ مخزن میں کوئی تنازعہ مسائل بھی نہیں اگر تھے تو پھر وہ بتا دیتے کہ مخزن الاسلام میں یہ باتیں ہیں عقائد اہل سنت کے خلاف ہیں تو اتنے بڑے ملک اور سردار نے جب ان علماء سے باتیں کی تو صلحہ پر آمادہ ہوا اس صلح کا ذکر کرتے ہیں۔

زما روغه په رختیا دده روغه
د میاں نور سره م اشوه هسې روغه

میں نے خلوص دل سے میاں نور کے ساتھ سمجھوتہ کیا جب علماء اور میاں نور محمد نقشبندی وہاں سے چلے گئے تو پھر وہی مخالفت شروع کی اور کہنے لگا۔

چه م اولیده هسې کڑ زبان وو
چه په مکر په تذویر لکه شیطان وو

میں نے دیکھا کہ وہ بڑا چرب زبان تھا مگر مکر اور خوشامد میں وہ شیطان کی طرح تھا یعنی اس مناظرہ کے بعد اس نے پھر وہی بکواس شروع کی اور کہنے لگا کہ سوات کے علاقہ میں میا نور کے دو مفتی ہیں ایک اللہ داد ہے اور دوسرا دوست

Marfat.com

محمد۔ ان اشعار پر فقیر کیا تبصرہ کرے گا جب کہ اس نے یوسف زئی قوم اور خٹک قوم کو کیا کچھ نہیں کہا اور اپنے بیٹے بہرام خان اور تیراہ کے لوگوں کو نازیبا الفاظ سے یاد کیا ہے۔ یہ چند اشعار تھے جس کا آئینہ دکھایا گیا قارئین خود فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے بریکوٹی صاحب نے بایزید انصاری کے صفائی کے لئے خوشحال خان کو آلہ بنایا لیکن میرے خیال میں ان دونوں کے درمیان ایک برابری ہے اور وہ ہے مجازی عشق پرستی خوشحال خان خٹک کے مجازی عشق پسندی کے متعلق اظہار خیال کیا گیا لیکن بایزید انصاری کے متعلق فحش گوئی کے متعلق کچھ نہیں لکھا لیکن عوام میں آپ کے زرین اقوال مشہور ہیں تو عوام اور خواص میں ایک ضرب المثل بایزید انصاری کا مشہور ہے وہ یہ ہے۔

جونه دي گلونه هر سوک د بویینه یعنی جوان لڑکیاں تو پھول کے مانند ہیں ہر ایک اس کو سونگھ سکتا ہے چونکہ بایزید اباحتی گروہ سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے نزدیک ایسے تمام کام مباح تھیں اس لئے زنا کے لئے ایک دروازہ کھول دیا گیا ایک اور ضرب المثل مشہور ہے کہ پیر تاریک کا کہنا ہے کہ چرگ خو یو مارغه دے چه چا اونیو د هغه دے یعنی مرغ ایک پرندہ ہے جس نے پکڑا اس کا ہوا

Marfat.com

چونکہ بایزید نے امت محمدیہ میں بدعت کا پودا لگایا اور اس نے طریقت کے لباس میں بدعت والحادیت کا پرچار کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ہر نئی چیز جس کا اصل دین میں نہ ہو وہ بدعت ہے مشکواۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (متفق علیہ) جو ایجاد کرے ہمارے دین میں وہ طریقہ جو اس دین سے نہیں وہ مردود ہے۔ خیال رہے کہ امر سے مراد دین اسلام ہے اور ما سے مراد عقائد ہیں یعنی جو شخص اسلام میں خلاف اسلام عقیدے ایجاد کرے وہ شخص بھی مردود اور اس کے عقائد بھی باطل لہذا تمام بہتر فرقے اور ان کے عقائد باطل ہیں۔ حضور علیہ السلام نے سیدھی راہ کے لئے ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ لایۃ اب آپ خیر البیان کو سامنے رکھو دونوں کا جائزہ لے لو تمہیں زمین آسمان کا فرق نظر آئے گا ہر جگہ اس نے لکھا کہ اے بایزید تمہیں یہ حکم دیا گیا ہے

Marfat.com

خیر البیان اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی دونوں ان دعوؤں میں برابر ہے اس نے بھی قادیانی گروہ کی بنیاد ڈالی اور بایزید انصاری نے بھی تاریکی کی بنیاد رکھی اب زمانہ بھی عجیب ہے۔ لوگ تاریکی کو بھی روشنائی کہتے ہیں اور روشنی کو تاریکی اور جس گروہ کے داعی اور پیر، پیر تاریک ہو اور تاریکی سے مشہور ہو اس میں کونسی روشنی ہوگی اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ اپنی خواہشات کو حضور علیہ السلام کے تابع نہ کرے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو اس روایت کو صاحب مشکواۃ نے باب الاعتصام میں نقل کیا ہے۔ ایک اور روایت ہے جو حضرت بلال ابن ارث مزنی سے حضور علیہ الصلواۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ جو میری مردہ سنت کو جو میری بعد فنا کر دی گئی زندہ کرے اسے ان تمام کے برابر ثواب ہوگا جو اس پر عمل کریں اس کے بغیر کہ ان عاملوں کے ثواب سے کچھ کم ہو اور جو گمراہی کی بدعت کرے جس سے اللہ رسولؐ راضی نہیں اس پر ان سب کا برابر گناہ ہوگا جو اس پر عامل ہوں اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ

Marfat.com

کم نہ کرے گا۔ ترمذی نے اس روایت نقل کیا ہے اور ابن ماجہ نے بھی کثیر ابن عبداللہ ابن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف ہو اس کو چھوڑنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے اس نے حضور علیہ الصلواۃ والسلام سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ امت محمدیہ کو گمراہی پر متفق نہ ہو جماعت پر اللہ کا دست کرم ہے جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزح میں ہی الگ ہو جائے گا ترمذی نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں جائے گا۔ (ابن ماجہ) ان احادیثوں سے معلوم ہوا کہ دین میں بدعتیں پیدا کرنے والوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے خواہ وہ بدعتی علماء سے ہو یا پیران سے یا عوام سے پیر تاریک بھی ان بدعتی لوگوں میں سے تھا اور ہمارے زمانہ کے بدعتی لوگ جو پنج پیری کے نام سے لوگ پہچانتے ہیں وہ بھی پیر تاریک کے ماننے والوں میں سے ہیں محمد طاہر پنج پیری نے منشور میں اس کو ذکر کیا ہے کہ وہ نیک متبع سنت تھا اور زمانہ کے باطل پرست مولویوں کے

Marfat.com

ہاتھوں مارا گیا۔ اس کے صاحبزادے نے ازالۃ الاوھام میں بھی یہی جملہ نقل کیا ہے لہذا معلوم ہوا کہ تمام بدعتیوں کے گروہ کا آپس میں اتفاق ہوتا ہے۔ اور وہ بھی ایک دوسرے کے بھائی ہیں جس طرح مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ وارد ہے لوگوں کو قرآن کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو قرآن سکھاتے ہیں ایک دفعہ فقیر نے ایک پنج پیری مولوی سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو قرآن میں بزرگان دینے کی توہین کہاں ہے اور معمولات اسلامیہ سے لوگوں کو کیوں منع کرتے ہو کیا قرآن مقدس میں لکھا ہے کہ میلاد النبی ناجائز ہے کیا بزرگان دین کے عرس حرام ہیں کیا دعاء بعد السنن و النوافل بدعت ہے کیا نماز جنازہ کے بعد دعا حرام ہے کیا گیارہویں شریف اور ایصال ثواب مردوں کے لئے حرام ہے کیا حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی زیارت کرنا گنا ہے یہ کونسی آیت میں ہے۔ درس نظامی میں جتنی کتب داخل نصاب ہیں خواہ وہ فقہ شریف کے ہوا یا اصول فقہ کے یا حدیث وتفسیر و معانی سے کسی کتاب میں یہ نہیں کہ وسیلہ بذوات فاضلہ شرک ہے یا حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے نامی مبارک پر انگوٹھے چومنا بدعت ہے اور یا بزرگان دین کے عرس حرام ہے خلاصہ کیدانی سے ہدایہ تک

Marfat.com

اصول شاشی سے لے کر تلویح و توضیح تک دیکھو کسی جگہ یہ معمولات اسلامیہ نہ حرام ہے اور نہ بدعت جلالین و بیضاوی تفسیروں میں بھی داخل نصاب ہے کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ یہ چیزیں بدعت ہیں حتیٰ کہ صرف ونحو و منطق و معانی میں بھی مثال کے طور پر بھی نہیں ہے تو درس نظامی کا فاضل کس طرح دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ تمام معمولات اسلامیہ حرام یا بدعت سیئہ ہیں اللہ تعالیٰ ان مبتدعین سے مسلمانوں کو بچائے۔

آج سے چالیس سال قبل پیر تارک کی تحریک شروع ہو چکی تھی اور اب تک ان کے ماننے والوں نے پیر تاریک کے تائید میں جتنا زور لگایا ہے شاید کسی دوسرے گروہ میں نہ ہو حضرت پیر بابا رحمتہ اللہ علیہ پر رکیک حملے کئے گئے حضرت اخون درویزہ باباؒ کو نشانہ بنایا گیا لیکن کسی نے دفاع کا کام نہ کیا اور ان نفوس قدسیہ کے خلاف زہر اگلانے سے کسی کو منع نہیں کیا گیا یہاں تک کہ شیر افضل خان بریکوٹی صاحب نے جراءت مندانہ کردار ادا کیا اور پیر روخان اور پیر بابا پر دو کتابیں لکھی اور تیسری کتاب اخون درویزہ بابا پر کتاب لکھنے کا شوق ہے پتہ نہیں کہ اس میں کیا کیا لکھے گا۔ بہر حال اس کا بھی انتظار ہے جن لوگوں پر اس نے اعتماد کیا ہے ان میں ایک صاحب تجدید احیاء دین و تفہیم القرآن بھی ہے۔ تجدید احیاء

Marfat.com

دین میں مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ اگر کوئی دین کا کام کرنا چاہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تصوف سے پیری و مریدی سے بلکہ ہر وہ اطوار سے جو اس طریقہ کی یاد دلائے اس طرح پرہیز کرنا چاہئے جس طرح ذیابیطس کے مریض یعنی شوگر والے شکر سے کرتے ہیں اس طرح تصوف سے پرہیز کرے یہ بزرگان دین کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے حالانکہ مودودی صاحب کے دادوں میں سید مودودی چشتی بھی تھے وہ بڑے بزرگ ولی گزرے ہیں وہ بھی صوفی تھے اس گروہ کے سابقہ امیر جماعت اسلامی میاں محمد طفیل نے داتا گنج بخش کی کتاب کشف المحجوب کا اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔ ان تضاد کا ہمیں کوئی سمجھ نہیں کہ ان کا پیر کچھ کہے اور مرید کچھ کرے۔ ہمارے لئے بزرگان دین مشعل راہ ہیں پاک و ہند میں ان نفوس قدسیہ نے اسلام کو پھیلایا لوگوں کے دلوں میں اسلام کی شمعیں روشن کی اور ہندوستان میں جو کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کا شمار ہے یہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اور حضرت داتا گنج بخش ہجویری کی کرامات ہیں اور ان کا فیض خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب کرے۔ بریکوٹی صاحب کے یہ دو کتابیں پیر روخان اور پیر بابا کے مضامین تمام یکساں ہیں بہت کم فرق ہے خیالات اور

Marfat.com

منشہ ایک ہے لیکن الفاظوں کے ہیر پھیر کر دیئے اور ایک کتاب سے دو مرتب کئے۔ بایزید انصاری اپنے والد صاحب سے بھی عاق تھا اور اس نے اپنے گھر سے اس کو نکالا تھا اور اس کا کوئی پیر نہ تھا کہ تصوف کے مراحل طے کر کے منزل مقصود کو پہنچتے کسی کتاب میں نہ اس کا پیر لکھا ہے اور نہ وہ مرید ہوا اور نہ اس کو کسی نے خلافت اور اذن بیعت دی تصوف میں بیعت کرنا ایک اہم اور ضروری جز ہے پھر مرشد کامل کا ذریعہ سے وہ واصل حق بن جاتا اور فنا سے بقا تک چلا جاتا ہے فنا فی الرسول سے فنا فی اللہ تک پہنچتا ہے اور وہ ابدال واخیار ونقیب ونجیب قطب وغوث تک تمام منازل طے کرتا ہے اس کا منزل اپنے آپ کو حکمران بنانا تھا مغلوں سے لڑائی کرنے کا یہی مقصد تھا اور یوسف زئی قبیلہ کو مغل کے خلاف کر کے مغلوں کے ہاتھوں سے ان کو قتل کرایا اور بہت تکالیفوں سے دوچار ہونا پڑا بخلاف حضرت پیر باباؒ اور حضرت اخون درویزہ بابا کے کہ نہ انہوں نے حکمرانی کا خواب دیکھا نہ مغلوں کے ساتھ کسی لڑائی میں شریک رہے اور نہ انہیں خوشحال خان خٹک کی طرح ملکی سپرد ہوئی اور نہ انہیں کوئی جاگیر دی گئی انہوں نے اسلام کی خدمت کی اور روحانیت کی شمعیں صوبہ سرحد میں روشن کی اور بہت سے لوگوں کو عروج تک پہنچایا۔

Marfat.com

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کے طفیل اپنے امان میں رکھے اور اپنے عشق اور اپنے رسول کے عشق سے ہمیں نوازے اور ہمارے سینوں کو اپنے انوار سے منور فرمادے وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔۲۰۰۰۔۹۔۳ بروز اتوار۔

Marfat.com

ماخذ کتاب

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف کتاب یا مصنف	مطبع
۱۔	قرآن مقدس	اللہ تعالیٰ	
۲۔	صحیح بخاری شریف	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	اصح المطابع کراچی
۳۔	مسلم شریف	امام مسلم قشیری متوفی ۲۶۱ھ	اصح المطابع کراچی
۴۔	ابن ماجہ شریف	امام محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	اصح المطابع کراچی
۵۔	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	امدادیہ ملتان
۶۔	ابوداؤد شریف	سلیمان ابن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	اصح المطابع کراچی
۷۔	نسائی شریف	احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	اصح المطابع کراچی
۸۔	ترمذی شریف	محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	نور محمد اصح المطابع کراچی
۹۔	تذکرۃ الابرار والاشرار	اخون درویزہ بابا متوفی ۱۰۴۸ھ	مذہبی کتب خانہ پشاور
۱۰۔	ارشاد الطالبین	اخون درویزہ بابا متوفی ۱۰۴۸ھ	نورانی کتب خانہ پشاور
۱۱۔	ارشاد المریدین	اخون درویزہ بابا متوفی ۱۰۴۸ھ	مطبع لاہور
۱۲۔	مخزن الاسلام	اخون درویزہ بابا متوفی ۱۰۴۸ھ	پشاور یونیورسٹی
۱۳۔	شرح قصیدہ امالی	اخون درویزہ بابا متوفی ۱۰۴۸ھ	لاہور مطبع

Marfat.com

۱۴۔	فصوص الحکم	محی الدین ابن عربی متوفی ۵۴۳ھ	بیروت
۱۵۔	فتوحات مکیہ	محی الدین ابن عربی متوفی ۵۴۳ھ	بیروت
۱۶۔	شجرۃ الکون	محی الدین ابن عربی متوفی ۵۴۳ھ	بیروت
۱۷۔	احکام القرآن	محی الدین ابن عربی متوفی ۵۴۳ھ	بیروت
۱۸۔	صراط التوحید	بایزید انصاری	دارالاشاعت
۱۹۔	خیر البیان	بایزید انصاری	پشتو اکیڈمی
۲۰۔	مقصد اقصیٰ	عزیز بن محمد النسفی	قلمی نسخہ
۲۱۔	پیر بابا	محمد شفیع صابر	مطبع پشاور
۲۲۔	السیف المبیر	مولانا حمد اللہ ڈاگئی	مظہر العلوم مردان ڈاگئی
۲۳۔	روحانی رابطہ	عبدالحلیم اثر افغانی	دارالاشاعت باجوڑ
۲۴۔	مذاہب الاسلام	نجم الغنی خان رمپوری	رضا پبلی کیشنز لاہور
۲۵۔	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم رفیق دلاوری	دہلی مطبع
۲۶۔	تاریخ ریاست سوات	محمد آصف خان	سوات اسلام بک سٹور
۲۷۔	تاریخ سوات	سرن زیب خان	اسلام بک سٹور مینگورہ
۲۸۔	سیرت طیبہ	مولانا عبدالغفور صاحب	بونیر سوات

Marfat.com

۲۹۔	تذکرہ علماء و مشائخ سرحد	سید محمد امیر شاہ قادری	شاہ محدث اکیڈمی پشاور
۳۰۔	حالنامہ	علی محمد مخلص	حیدر آباد دکن
۳۱۔	کلیات خوشحال	خوشحال خان خٹک	عظیم پبلشنگ اکیڈمی
۳۲۔	دستار نامہ	خوشحال خان خٹک	پشتو اکیڈمی پشاور
۳۳۔	سوات نامہ	خوشحال خان خٹک	پشتو اکیڈمی پشاور
۳۴۔	دیوان رحمان بابا	عبدالرحمان المعروف رحمان باباؒ	مکتبہ ذھکی نعل بندی پشاور
۳۵۔	کنزالعارفین	خادم حسین	جلوی کتب خانہ فیصل آباد
۳۹۔	اسرار القدم	عطا محمد	جلوی کتب خانہ فیصل آباد
۴۰۔	تحقیق الامم	ڈاکٹر عطا اللہ	عدیم شاد باغ پشاور
۴۱۔	تحفۃ الاولیاء	مولوی میر احمد شاہ رضوانی پشاوری	
۴۲۔	عروج افغان	تاج محمد خان زیب سرہ برہ بانڈی سوات	مطبع سوات
۴۳۔	شاہ محمد غوث	ڈاکٹر محمد سلمیٰ گیلانی	شاہ محمد غوث یکہ توت پشاور
۴۴۔	تذکرہ کبار مشائخ سرحد	میاں عبدالرشیدؒ	مکتبہ غوثیہ مدین سوات
۴۵۔	بایزید انصاری	شیر افضل خان بریکوٹی	شعیب پبلشرز مینگورہ سوات

Marfat.com

مولف کی دوسری تالیف ولایت وکرامت کے متعلق کانگرس لائبریری کے خط کا عکس

LIBRARY OF CONGRESS OFFICE-PAKISTAN

American Consulute General
Abdullah Haroon Road
Karachi, Pakistan

Telephone: 515081, ext, 248 & 288 Telegram: CONLIB

August 9, 1988

Dear Mr. Qadri:

This will serve to introduce the Library of Congress Office, Pakistan. Our purpose is to identify and acquire for the Library of Congress, Washington, the national Library of the United States, and certain other major university and research libraries in America, all research publications in all languages that are produced in Pakistan. For this purpose we have acquired the following publications of which you are the compiler:

Vilayat o karamat.

In order to insure its longer preservation we want to produce this material on microfiche and, through this communication, are seeking your permission to do so. This technique reduces an issue of a magazine like Time to a piece of film measuring approximately 9x14 cm.

The fiche will be made under the terms of the Fair Copying Agreement and will not be commercially available. Enclosed are the permission from and a stamped, self-addressed envelope to assist you in replying our request. Kindly note that if we do not receive a reply from you within six weeks from the date of this letter, we will assume that the required permission has been granted.

We wish to express our appreciation for your kind cooperation in this matter and look forward to hearing from you in the near future.

Sincerely yours,

(Mrs.) Eunice Stutzman Gupta
Field Director

Enclosures

Mr. Zahir Shah Qadri
C/o Maktaba-i Ghousia
Madin, Swat

Marfat.com

تبلیغی جماعت

علماء کی نظر میں

مؤلفہ

میاں طاہر شاہ قادری

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ مدین سوات

ہدیہ ۳۵/- روپے

Marfat.com

العقد الجدید جو اردو میں ترجمہ ہو کر بنام گلدستہ تقلید پیش خدمت ہوا۔

گلدستہ تقلید

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد ایوب حنفیؒ پشاوری

مترجم

میاں ظاہر شاہ قادری ایم اے اسلامیات

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد

ہدیہ 20 روپے

Marfat.com

سلیس انداز میں خلاصہ کیدانی کی شرح المسمیٰ

تشریحات ظاہریہ

شرح و ترجمہ

خلاصہ کیدانیہ

مترجم و شارح: میاں ظاہر شاہ حنفی القادری

ایم اے اسلامیات

تحقیقات اسلامیہ صوبہ سرحد

Marfat.com

Marfat.com

فہرست کتب

جس کی ہر لائبریری میں موجود ہونا ضروری ہے

نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر	نام کتاب	قیمت
۱	فیضان علیؓ	۱۵۰	۲۹	سیف التقلید	۳۰
۲	اخون درویزہ بابا	۱۵۰	۳۰	الجہاد	۳۰
۳	غوث کائنات	۸۰	۳۱	مزارات مقدسہ پرگنبد نباظ	۲۵
۴	تحفۃ الاولیاء	۲۵	۳۲	نظام خلافت	۳۰
۵	سیرت مصطفیٰ	۴۰	۳۳	اعلیٰحضرت صداقت کے آئینہ میں	۳۰
۶	مکائد مسعود عثمانی	۳۰	۳۴	باطل فرقوں کی پہچان	۳۰
۷	تبلیغی جماعت علماء کی نظر میں	۳۵	۳۵	۷۳/ فرقے	۲۵
۸	گلدستہ تقلید	۲۰	۳۶	عشق رسول ﷺ	۲۰
۹	شرح خلاصہ کیدانیہ	۳۰	۳۷	المسئلۃ البیضاء	۱۵
۱۰	دعاء بعد السنن	۲۰	۳۸	انوار محمود	۲۵
۱۱	الصواعق ربانیہ	۱۵	۳۹	شرعی پردہ پشتو	۱۰
۱۲	مقامات قادریہ	۲۰	۴۰	الدر السنیہ پشتو	۲۵
۱۳	سیرت غوث الاعظم	۲۵	۴۱	تجلیات غفوریہ	۲۰
۱۴	معراج مصطفیٰ	۲۰	۴۲	ولایت وکرامت	۳۰
۱۵	دعاء نماز جنازہ	۲۰	۴۳	مسنون دعائیں	۲۰
۱۶	تعظیم مصطفیٰ	۲۰	۴۴	دعوت غور وفکر	۱۰
۱۷	داڑھی	۲۰	۴۵	اظہار حق پشتو	۳۰
۱۸	تبلیغی جماعت پر ایک نظر	۱۰	۴۶	منع الاشارات	۱۵
۱۹	تبلیغ قرآن وحدیث کی روشنی میں	۲۵	۴۷	القول المقبول	۱۲
۲۰	ضیاء الصدور عربی	۲۰			
۲۱	عصمت انبیاء	۲۵	۴۸	تذکرہ غوثیہ	۲۵
۲۲	روح کائنات	۴۰	۴۹	ریاض الصالحین	
۲۳	شاہد کائنات	۲۵			
۲۴	حیات خضر	۱۰	۵۰	الحق المبین پشتو	۴۰
۲۵	احسن البیان	۲۰			
۲۶	اذان سے قبل درود وسلام	۴۰			
۲۷	معجزات	۳۰			
۲۸	نام اقدس پر انگوٹھے چومنا	۲۵			

مکتبہ غوثیہ، مدین۔ سوات

دار الاخلاص صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور شہر

Marfat.com